DUE DATE

Cl No. Acc. No. 123653

Late Fine Ordinary books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night book Re. 1/- per day.

[illegible]			

ادب لطیف

1342

لکھنے والے

احمد ندیم قاسمی — سلام مچھلی شہری

ڈاکٹر شفیق الرحمن — ڈاکٹر نصیر الدین

مخمور جالندھری — منیب الرحمن

ملک راج انند — ادا بدایونی

1943

مکتبۂ اردو لاہور

-/۱۲/-

ادارہ:
چودھری برکت علی
چودھری نذیر احمد

زرِ سالانہ
پانچ روپے
بیرونِ ہند سے
دس شلنگ

رسالہ ادبِ لطیف لاہور

شمارہ ۶، ۷، اگست، ستمبر ۴۳ء
جلد ۱۷، ۱۸

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام چودھری برکت علی پرنٹر پبلشر چھپ کر دفتر رسالہ "ادبِ لطیف" سے شائع ہوا۔

ادارہ

اشارات

اگست اور ستمبر کا مشترکہ نمبر حسب وعدہ افسانہ نمبر کے فوراً بعد پیش کیا جا رہا ہے۔ قارئین کو یقین ہونا چاہیئے۔ کہ آئندہ ادب لطیف کی اشاعت میں کسی قسم کے التوا کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور سال نو سے ادب لطیف بھی ایک ایسے دَورِ جدید میں داخل ہوگا۔ جہاں مجبوریاں کو بھی عزمت و استقلال کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ اکتوبر اور نومبر کے الگ الگ نمبر شائع ہو کر وقت پر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گے۔ ان میں وہ سب کچھ ہوگا۔ جسے قارئین ادب لطیف کی امتیازی پالیسی اور جدید اُردو ادب کی معراج تصور کرتے ہیں، ہم ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ قارئین کے مطالعہ کیلئے ایسے ادب پارے جمع کرتے رہیں جو اپنے پیشرووں سے ہر طرح اور ہر لحاظ سے بہتر ہوں۔

سالنامہ اکتوبر اور نومبر کے شماروں کے بعد ہم ادب لطیف کا سالنامہ شائع کر رہے ہیں۔ یہ نمبر اُن تمام درخشندہ روایات کا حامل ہوگا۔ جن سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اور جن کا احترام ہمارا عزیز ترین مقصد ہے، معاونین حضرات سے التماس ہے کہ وہ سالنامہ کے لئے مضامین بھجوانے میں تیزی سے کام لیں۔ تاکہ یہ نمبر ہمارے مجوزہ پروگرام کے مطابق وقت پر پیش کیا جا سکے۔ ہم کوشاں ہیں کہ اب کے سالنامہ میں جدید ترقی پسندوں کے علاوہ قدیم کلاسیکی شعروں کی بھی ایک جھلک دکھائی جائے، اور یہ نمبر ادبار اور شعراء کے اُن تمام طبقات کی نمائندگی کر سکے، جن کا وجود اُردو کیلئے سرمایۂ ناز ہے۔

اعتذار ہمیں افسوس ہے۔ کہ افسانہ نمبر میں محترمہ عصمت چغتائی کے افسانہ "کروٹ" میں صفحات کی ترتیب میں ایک فروگذاشت ہو گئی ہے ناظرین صفحہ ۵۴ کے بعد ۵۶ اور اس کے بعد ۵۵ پڑھیں اور تصحیح کر لیں۔

مکتبہ اُردو ہم نے ابتدا سے جو پروگرام مرتب کیا تھا۔ اُسی پر عمل پیرا ہیں۔ جنگ کے نامساعد حالات ہمارے جذبۂ خدمت کو کم نہیں کر سکتے مندرجہ ذیل کتابیں بہت جلد شائع ہونے والی ہیں۔ ان کی صوری اور معنوی خوبیوں کا اندازہ لگاتے وقت مصنفین کے ساتھ مکتبہ اُردو کا درخشاں ماضی اور تاباں حال قارئین کے مدنظر رہے ۔

فروزاں :۔ معین احسن جذبی کی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ۔

چٹان :۔ اوپندر ناتھ اشک کی گیارہ منتخب کہانیوں کا مجموعہ۔

زندگی کے موڑ پر :۔ کرشن چندر کے تین طویل افسانوں کا مجموعہ۔ جن کا مرکزی موضوع انسانی محبت ہے۔

آزادی کی راہیں :۔ اس میں مغربی مفکر برٹرینڈ رسل نے ان تحریکوں کا ذکر کیا ہے جن کی گود میں آزادی پلتی ہے۔

کلیاں اور کانٹے :۔ اختر اورینوی کے جدید الاسلوب شاہکار افسانوں کا مجموعہ۔

نئے زاویئے :۔ جدید سکول کے فنکاروں کے خیالات کا البم۔ یہ کتاب اُردو کے بہترین اذہان کی بہترین پیداوار ہے۔ (دوسری جلد)

پردہ رسیمیں :۔ ڈاکٹر نصیر الدین کی منتخب کہانیوں کا مجموعہ۔ ہر کہانی ایک خوبصورت جامعیت کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔

انسان کی زندگی :۔ روس کے مشہور و معروف ڈرامہ نگار اینڈریف کا ڈرامہ، کیا انسان ظاہر میں مختار اور حقیقت میں مجبور ہے؟ ایک بہادر ہستی انسان کی زندگی کے حالات کو پیش کرتی ہے، انسان کے حالات، ہر انسان کے حالات، آپ کے حالات، ہمارے حالات۔

احمد ندیم قاسمی

سلونی شامیں

سرمئی شام فضاؤں میں گھلی جاتی ہے چھڑکے دیتے ہیں خلاؤں میں ستارے افشاں
دور پچھم میں سمٹتے ہوئے پربت پرے ایک مبہوت سبینہ ہے ابھی رقص کناں
پی گئی خستہ شی چھاگل کے چھنا کے، لیکن پھڑپھڑاتا ہے دھندلکوں میں شہابی داماں
کائنات ایک پہیلی سی بنی جاتی ہے نہ حجابوں کے تکلف نہ جمال عریاں

خواب آلودہ ہواؤں میں رواں ہیں یوں پل
جیسے اُڑتے ہوئے تیروں کے منور پیکاں

جھلملا اُٹھے ہیں سڑکوں کے کلیجوں میں دیئے تشنہ ذہنوں میں ہوں جس طرح امارت کے خیال
یوں چھلکتی ہیں دریچوں سے لرزتی کرنیں جیسے افسردگیٔ حال میں ماضی کا جلال
خوابگاہوں میں کچھ اس طرح کنیزیں گھومیں جیسے گھر جائیں کسی کھوہ میں آوارہ غزال
ایک اسٹیج پہ ہیں گرسنہ نظروں کے ہجوم جانے کب آئے گی رقاصۂ خورشید جمال

زہد آشام نگاہوں سے یہ کہتا ہے فقیہہ
جاؤ درگاہ میں لے آؤ سُریلے قوال

عشق کرتا ہوں کہ پانی سے شرر چُنتا ہوں فاقہ مستی میں امنگوں کو سکوں خاک ملے
میں نے تسکین کی خواہش میں جنہیں تھاما تھا آنسوؤں سے وہی دامن مجھے نمناک ملے
وسعتیں میرے جنوں کی نہ کسی نے سمجھیں چارہ گر بھی مجھے وارفتۂ ادراک ملے
ہمسفر پائے مگر دل کو تسلّی نہ ہوئی رو میں بے باک سہی، ذہن مگر چاک ملے

اپنی منزل تو معین تھی، مگر کیا کرتا
ہر قدم پر وہی ابہام کے پیچاک ملے

جذبۂ دل نے کہا "جرأتِ رندانہ کر"　　　میرا ماحول پکارا کہ "گنہگار نہ بن"
میں نے جب عشق کے فانوس جلانے چاہے　　　تو عزیزوں نے صدا دی، کہ "شب تار نہ بن"
تنگ گلیوں سے اُٹھائے تو یہ آواز آئی　　　"چشم احباب میں اس درجہ سبک سار نہ بن"
ہمنشیں گیت مرے سُن کے بزرگوں نے کہا　　　"بزم امروز میں فردا کا خریدار نہ بن"

میرا احساس مگر مجھ سے یہی کہتا ہے!
"رُوحِ اسلاف کی لعنت کا سزاوار نہ بن"

مجھ سے شاموں کی تباہی نہیں دیکھی جاتی!　　　میری محبوب! زمانے کی روش بھول بھی جا!
دیکھ وہ چرخ کی ظلمت زدہ پہنائی میں،　　　گیت گاتے ہوئے اُبھرے ہیں ستارے کیا کیا!
دورِ حاضر کی تجلی ہے حقیقت میں فریب،　　　خون میں کھیلنے والوں کا بہانہ ہے جینا!
ہم کو جو کہنا ہے، وہ کیوں نہ کہیں، کیوں نہ کہیں　　　عشقِ شوریدہ کجا! اور غمِ رسوائی کجا!

دیکھ ماحول کی زنجیر گلی جاتی ہے
بل پہ بل کھاتے ہیں فرسودہ تمدن کے خدا

ہم جوانی کو تذبذب میں نہ گھُٹنے دیں گے　　　ہم نہ رکھیں گے غریبوں کو غنی کا محتاج
ہم جیالوں کے گلیوں میں علم گاڑیں گے　　　چشمِ احرار میں جچتے نہیں خوش رنگ رواج
رُوحِ انساں کے تقدس کو نہ ہم بھولیں گے　　　ہم نہ مانگیں گے غریبوں سے غریبی کا خراج
ہم نہ ڈالیں گے حکومت پہ ریا کے پردے　　　نہ کوئی قصر، نہ درباں، نہ کوئی تخت نہ تاج!

میری محبوب! یہ چپ چاپ سلونی شامیں
آج کے بھیس میں دکھلاتی ہیں کل کی معراج!

جوش

آوارہ خیالات

اوجِ افلاک پہ ہیں فاقہ کشوں کی آہیں　　　کون کہتا ہے کہ رزاق نہیں، ربِ کریم
کون سا دل ہے کہ زخموں سے نہیں ہے خونبار　　　مرحبا اے کرمِ عام وزہے فیضِ عمیم

آفتاب احمد

ن۔م۔راشد

گذشتہ پندرہ بیس برس میں انگریزی تعلیم عام ہونے کی بدولت ہمارے شعراء نے مغربی شعروادب سے گہرا اثر قبول کیا ہے، یہ اثر ہماری شاعری کی ہیئت، اسلوب بیان، تمثیلات، اور دیگر فنی ادصاف میں جگہ جگہ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اس کی بدولت ہماری نئی شاعری میں ایسی اجنبیت پیدا ہوگئی ہے۔ جس سے مانوس ہونے کے لئے ہمیں ایک نئی قسم کے شعری ذوق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف اسی صورت میں ہم اس شاعری کی صحیح قدر و قیمت پہچان سکتے ہیں۔

معنوی اعتبار سے بھی مغرب کا اثر موجود ہے۔ چنانچہ ہماری نئی شاعری میں اکثر جگہ جدید علمی و فکری نظریوں اور اقتصادی و سیاسی تحریکات کا پرتو نظر آتا ہے۔ اگرچہ بنیادی طور پر اسی رجحان کا تسلسل جاری ہے۔ جو اردو شاعری میں حالیؔ نے پیدا کیا۔ یعنی خارجی اور سماجی حقائق کی آئینہ داری! ——— . اور یہ حقائق کیا تھے؟ ۔ مسلمانوں کے برسر اقتدار طبقہ کے زوال کے اثرات! ——— حالیؔ اور اس کے رفقاء نے انہی کی نوحہ خوانی کی۔ آج حقائق نے نیا روپ دھار لیا ہے۔ اس لئے شاعری کا رنگ بھی بدلنے لگا ہے۔ عالمگیر اقتصادی بدحالی اور سیاسی ادبار ہندوستان ایسے پسماندہ ملک میں سامراجی لوٹ کھسوٹ اور دباؤ کے باعث اپنی بھیانک ترین صورت میں ظاہر ہوا ہے یہ اقتصادی زبوں حالی اور سیاسی ادبار اور ان کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں پیدا شدہ تلخ حقائق اب ہماری شاعری میں منعکس ہونے لگے ہیں۔ اور چونکہ یہ حقائق بنیادی طور پر عوام کی زندگی سے متعلق ہیں اور انہی کی اجتماعی قوت ان کا مداوا کر سکتی ہے اس لئے ہمارے نئے شعراء میں عوام کے قریب تر آنے کا رجحان روز بروز ترقی پا رہا ہے۔ لیکن ان کی شاعری صرف انہی تجربات کی حامل ہوتی ہے جو ان حقائق کے درمیان متوسط طبقہ کے ایک تعلیم یافتہ حساس ذہن کو پیش آتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ خود اس طبقہ کے افراد ہیں۔ عوام کی زندگی کے حقائق کو عوام ہی کی نظر سے دیکھنا اور انہی کے لب و لہجہ میں بیان کرنے کی مثال جدید اردو شاعری میں مطلبی فرید آبادی کے سوا اور کوئی نہیں۔ ان حقائق کی ایک اور خصوصیت بھی قابل ذکر ہے۔ یعنی یہ کہ ان کی حیثیت قومی نہیں بین الاقوامی ہے، آج مغرب کو بھی انہی کا سامنا ہے، گو کسی قدر کم شدت سے! اور وہاں کی شاعری بھی ان سے متاثر ہو رہی ہے، اسی لئے جدید مغربی اور جدید اردو شاعری میں بہت کچھ مشابہت نظر آتی ہے۔ یہ مشابہت مغرب کی نقالی کا نتیجہ نہیں۔ جیسا کہ بعض حضرات سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایک جیسے سماجی حقائق کی پیداوار ہے۔

میں یہ سب باتیں عام طور سے کہہ رہا ہوں مستثنیات یقیناً مل جائیں گی۔ مگر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارے عہد کے ممتاز شعراء میں بنیادی طور پر یہی رجحانات کارفرما نظر آئیں گے۔ اور راشد، انہی میں سے ایک ہے۔

مغربی شعروادب کا اثر اس کی ابتدائی نظموں کے اسلوب بیان ہی سے نمایاں ہے۔ بعد کو اسی اثر کے ماتحت وہ نظم آزاد کی طرف مائل ہوا۔ سماجی حقائق کا اثر اس کی چند آخری نظموں میں پورے طور پر ظاہر ہوا ہے۔ اس منزل تک پہنچنے میں راشد کئی راہوں سے گذرا ہے۔ چنانچہ اس کی شاعری میں ایک واضح ذہنی ارتقاء نظر آتا ہے۔ 'ماورا' کی نظمیں تاریخی اعتبار سے ترتیب دی گئی ہیں، اس لئے ہم آسانی سے اس ذہنی ارتقاء کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

یہاں ایک ضروری امر کا اظہار کر دوں۔ ہر شاعر کی شاعری سے ایک منفرد شاعرانہ شخصیت ابھرتی ہے جس کی تعمیر خارجی محرکات اور داخلی ردعمل کے پیہم تعامل سے وجود میں آتی ہے۔ نقاد کا کام اسی شخصیت کو جانچنا ہے، لیکن 'ماورا' کا شاعر ابھی تک ایک مکمل شخصیت کا مالک نہیں۔ وہ ابھی اس منزل کے مختلف مراحل سے گزر رہا ہے چنانچہ یہ مضمون راشد کی بنتی ہوئی شاعرانہ شخصیت کی نشوونما کو سمجھنے کی ایک کوشش ہے ——— ایک بات اور ——— راشد کی نظموں کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ اس کے مختلف رجحانات کا جائزہ

لینا شاید بعض حضرات کے نزدیک بے معنی ہو۔ لیکن مجھے اس رائے سے اتفاق نہیں، کیونکہ 'ماورا' کی نظمیں دس سال کے دوران میں لکھی گئی ہیں۔ اور یہ عرصہ راشد کی عمر کا وہ حصہ ہے۔ جس میں انسان کا ذہنی ارتقاء اور اس کی شخصیت کی نشوونما بڑی اہم حیثیت رکھتی ہے اور بڑی سرعت سے ہوتی ہے، اس لئے وہ مختلف رجحانات جو اس کے زیر اثر راشد کی نظموں میں پیدا ہوئے ہیں، نظرانداز نہیں کئے جا سکتے۔ اگرچہ ان رجحانات کی مکمل صورت نہیں ملتی، محض ایک جھلک ہے۔ ایک ہلکا سا سراغ:—

راشد کی ابتدائی نظموں میں (ان سے میری مراد 'وادیٔ پنہاں' تک کی نظمیں ہیں۔) ایک قنوطی رنگ نمایاں ہے، (جو کسی نہ کسی صورت میں آخر تک موجود رہا)۔ اسے زندگی میں حسن اور دلکشی نظر نہیں آتی۔ اسے زندگی سے کسی جوان دل و دماغ کا سا گہرا ربط نہیں، چنانچہ ان نظموں میں طرب انگیز اور والہانہ کیفیات کا اظہار نہیں ملتا، اس کے برعکس زندگی سے اس کی بے اطمینانی۔ مایوسی اور بیزاری جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ اس کے نزدیک زندگی ایک زہر بھرا جام ہے۔ (میں اسے واقف الفت نہ کروں') اور یہ جہاں ایک نوحہ آباد (ستارے) اور پھر:—

الٰہی تیری دنیا جس میں ہم انسان رہتے ہیں!
غریبوں جاہلوں مردوں کی بیماروں کی دنیا ہے!
یہ دنیا بیکسوں کی اور لاچاروں کی دنیا ہے!
ہم اپنی بے بسی پر رات دن حیران رہتے ہیں
ہماری زندگی اک داستاں ہے ناتوانی کی

(انسان)

مری ندیم کہاں ایسے شعلہ زار میں ہم
جہاں دماغ میں چبھتی ہوئی ضیائیں ہیں
مہیب نور میں لپٹی ہوئی فضائیں ہیں

. . . .

یہ ہر طرف سے برستے ہیں ہم پہ کیسے شرر

. . . .

یہ ایک خواب ہے بے مدعا رواں ہیں ہم

(زندگی، جوانی، حسن، عشق)

ایک بیزاری سی ہے
زندگی کے کہنہ آہنگ مسلسل سے مجھے
سرزمین زیست کی افسردہ محفل سے مجھے (وادیٔ پنہاں)

یہ بیزاری کا احساس اس کی نظم 'دلسوزی' میں تو انتہائی تلخی کی حد تک پہنچ گیا ہے —— ان سب نظموں میں وہ بار بار انسان کی 'جنت گم گشتہ' کو یاد کرتا ہے۔

یہاں ایک چیز قابل غور ہے، راشد کی یہ قنوطیت محض تنقیدی کلیوں کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ جن کی پشت پر کوئی حقیقی تجربہ نظر نہیں آتا۔ وہ کس طرح ان نتائج پر پہنچا یہ معلوم نہیں، چنانچہ ان نظموں میں غم حیات کچھ موہوم Idealistic سا معلوم ہوتا ہے۔

اس احساس گراں کے دوش بدوش وہ زندگی کے کسی تازہ جہانگاہ اور انسان کی 'جنت گم گشتہ' کی تلاش میں بھی سرگرداں ہے۔ چنانچہ اسے اس بے رنگ و بو کیفیت کو مٹانے کیلئے مختلف راہیں نظر آتی ہیں۔ کبھی تو وہ اس جہاں سے دور 'خواب کی بستی' میں چین کی راہ دیکھتا ہے۔ کبھی روحانی محبت کا کیف اس کے فسردہ پیکر میں آرزوئے حیات پیدا کر دیتا ہے۔ (مری محبت جواں رہے گی) اور کبھی وہ ستاروں یعنی نغمہ و نور کے سرمدی سرچشموں میں ہمیشہ کیلئے کھو جانا چاہتا ہے۔ (رخصت) کبھی ابر پاروں کا سرود اس کی روح کے سکوت مرگ کو توڑ کر ایک تازہ زندگی بخشتا ہے۔ (بادل) اور کبھی اس کے اپنے شعر اس کی روح کی تاریکیوں میں روشنی کر دیتے ہیں (شاعر کا ماضی)؛ اور کبھی وہ زمان و مکاں کی حدود و بستگیں سے بھاگ کر 'عجم' کی 'سرزمین رنگین' کی مبہم فضاؤں میں اپنی نجات دیکھتا ہے۔

نہ خیر و شر ہے نہ یزداں و اہرمن ہے یہاں
کہ جا چکے ہیں وہ اس سرزمین رنگین سے
یہاں عدم ہے نہ فکر وجود ہے گویا!

یہاں حیات مجسم سرود ہے گویا!

اور کبھی وہ اس "وادیٔ پنہاں" میں پہنچ جانا چاہتا ہے :-

جس جگہ ہے قہقہوں کا اک درخشندہ وفور
جس جگہ ہے وقت اک تازہ سرور
زندگی کا پیرہن ہے تار تار
جس جگہ اہرمنوں کا بھی نہیں کچھ اختیار
مشرق و مغرب کے پار
زندگی اور موت کی فرسودہ شاہراہوں سے دور

ان سب مثالوں سے ایک چیز بالکل واضح ہے، یعنی یہ کہ راشد سرزمین زیست کی افسردہ محفل کو چھوڑ کر روحانی محبت، مناظر فطرت، آرٹ اور اپنے حسین خواب و خیال کی پہنائیوں میں فرار چاہتا ہے۔ وہ اپنی بیزاری کو ان موہوم لطافتوں سے مٹانا چاہتا ہے وجہ ظاہر ہے۔ اس کا انداز نظر ابھی تک مرہوں ہے۔ غم حیات بھی موہوم ہے اور قرار بھی موہوم ہے۔

یہ انداز نظر اس کی ابتدائی عشقیہ نظموں میں اور بھی زیادہ واضح ہے۔ "میں اسے واقفِ الفت نہ کروں"، "رخصت"، "گناہ اور محبت"، "مری محبت جواں رہے گی"، وغیرہ نظمیں کسی جوان آدمی کے عشقیہ محسوسات اور واردات (یعنی عشقیہ تجربات) کی حامل ہونے کے بجائے عشق کے موضوع پر تنقیدات بن کر رہ گئی ہیں۔ اس میں کسی پیکر رنگ و بو کا وجود نظر نہیں آتا۔ جو اس کا مخاطب ہے۔ یہ عشق محض خیالی معلوم ہوتا ہے۔ شاید کسی پیکر رنگ و بو سے محرومی کا ردعمل ہے۔ کہ اس کی موہومیت پسندی، حواس ظاہری کی لذتوں سے اجتناب بلکہ نفرت کرتی ہے اور عشق کے روحانی کیف سے سرشار ہے۔ جو جسمانی اور بہیمانہ خواہشات سے پاک ہے، مختصر یہ کہ اس کا عشق افلاطونی ہے :-

اور اب کہ تیری محبتِ سرمدی کا بادہ گسار ہوں میں
ہوس پرستی کی لذتِ بے ثبات سے شرمسار ہوں میں
مری بہیمانہ خواہشوں نے فرار کی راہ لی ہے مجھ سے
اور ان کے بدلے اک آرزوئے سلیم سے ہمکنار ہوں میں

دلیل راہِ وفا بنی ہیں ضیائے الفت کی پاک کرنیں!

. . . .

مجھے محبت نے معصیت کے جہنموں سے بچا لیا ہے
مجھے جوانی کی تیرہ و تار پستیوں سے اٹھا لیا ہے

. . . .

مجھے محبت نے ذوقِ تقدیس مثلِ رنگِ سحر دیا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاک محبت کا "سرمدی کیف" ہوس کی لذت بے ثبات لئے بغیر نا مکمل ہی ہے اور عارضی بھی! اس کا طلسم زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ ان بہیمانہ مگر فطری خواہشوں کو ذوق تقدیس تلے دبانا ممکن نہیں۔ جن کی تسکین انسانی زندگی کیلئے ضروری ہو۔ چنانچہ راشد کی اس تقدیس مآبی کا نتیجہ بھی "مکافات" میں ظاہر ہوا، میں شروع میں کہہ چکا ہوں کہ جدید اردو شاعری میں اکثر جگہ اسی دور کے علمی اور فکری نظریوں کا پرتو نظر آتا ہے، چنانچہ یہ نظم علم نفسیات میں فرائڈ کے نظریۂ تحت الشعور کا شاعرانہ اظہار ہے :-

گزر گئی ہے تقدس میں زندگی میری
رہا ہے اپنی امنگوں پہ اختیار مرا

. . . .

خیال ہی میں کیا پرورشِ گناہوں کو
کبھی کیا نہ جوانی سے بہرہ یاب انہیں

. . . .

ملِ رہی ہے مرے ضبط کی سزا مجھ کو
کہ ایک زہر سے لبریز ہے شباب مرا
اذیتوں سے بھری ہے ہر ایک بیداری
مہیب روح ستاں ہے ہر ایک خواب مرا
لو آ گئی ہیں وہ بن کر مہیب تصویریں
وہ آرزوئیں کہ جن کا کیا تھا خوں میں نے

. . . .

اسے کاش چھپ کے کہیں اک گناہ کر لیتا
حلاوتوں سے جوانی کو اپنی بھر لیتا

یہاں راشد کا اندازِ نظر موہومیت کو چھوڑ کر مادیت پسند ہو گیا ہے چنانچہ اسے محبت کے روحانی کیف کی بجائے ہوس و گناہ کی لذتوں کی تمنا ہونے لگی ہے ــــ اگرچہ اس نظم کے بعد بھی اس نے 'رفعت' اور 'مادیٔ یہاں' جیسی نظمیں لکھی ہیں۔ جن میں موہومی رنگ نمایاں ہے مگر موہومیت کا طلسم دیر تک قائم نہیں رہ سکتا، چنانچہ کچھ دیر بعد موہومیت پر مادیت پسندی حاوی ہوتی گئی۔ اور اس کی بدولت اس کے فراری رجحان میں بھی ایک اہم تبدیلی آئی۔

زندگی سے اس کی تلخی اور بیزاری اسی طرح قائم رہی۔ بلکہ روحانی عشق کا طلسم ٹوٹ جانے پر پہلے سے بھی زیادہ شدید ہو گئی۔ یہ بات بہت سی نظموں سے ظاہر ہے۔ 'روح کی سنگین تاریکی' (طلسم جاوداں)۔ زندگی میرے لئے کاوشِ بیداری ہے، (اتفاقات) غم کا بحرِ بے کراں ہے۔ یہ جہاں (ایک رات) 'اندوہ میری زندگی پر سایہ ریز' (آنکھوں کے جال) لیکن اب وہ یہاں سے بھاگ کر چاند ستاروں اور خواب و خیال کی موہوم فضاؤں میں سکون و راحت کی تلاش نہیں کرتا بلکہ عورت کے سینے سے اخذِ نور و نغمہ کرنے اور زندگی کی لذتوں سے سینہ بھرنے میں سکون و راحت پاتا ہے۔ چنانچہ ان نظموں میں ایک عورت کا پیکرِ رنگ و بو اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اس کے دل کا نور و نغمہ۔ اس کے سینے کے سمن زاروں کی مستی و نکہت۔ رس بھرے ہونٹوں کا لمس۔ مبہم آنکھوں کا سحر، غرض بار بار حواسِ ظاہری کی لذت پسندی کا بیان ہے۔ اب عشق کی جگہ جنسیاتی ہوسناکی نے لے لی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب موہومی دنیا کا طلسم باقی نہ رہے۔ وہ اپنی دسترس سے باہر نظر آنے لگے، تو ردِ عمل کے طور پر زندگی کا آخری سہارا مادی لذتوں کے سوا اور ہے کیا؟ چنانچہ اب جنسی لذت پسندی (راشد کے ہاں جنسی تسکین محض تسکین نہیں رہی۔ لذت پسندی بن گئی ہے) راشد کیلئے زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی بن گئی۔ فرار کا یہ رجحان بہت سی نظموں سے ظاہر ہے:

رہنے دے اب کھو نہیں باتوں میں وقت
اب رہنے دے
آج میں ہوں چند لمحوں کے لئے تیرے قریب
سارے انسانوں سے بڑھ کر خوش نصیب

تیرے دل سے اخذِ نور و نغمہ کرنے کیلئے
زندگی کی لذتوں سے سینہ بھرنے کیلئے　(طلسم جاوداں)

غم کا بحرِ بے کراں ہے یہ جہاں

تیرے سینے کے سمن زاروں میں اٹھیں لرزشیں
میرے انگاروں کو بے تابانہ لینے کیلئے
اپنی نکہت اپنی مستی مجھ کو دینے کے لئے
غم کے بحرِ بے کراں میں ہو گیا پیدا سکوں　(ایک رات)

اور 'اتفاقات' میں وہ اپنی بلند اور ناکام تمناؤں کو (شاید ایک دنیا کے راحت و سکون تلاش کرنے کی تمنائیں، جو اس سے پہلے اکثر نظر آتی ہیں)۔ کیسی حسرت سے یاد کرتا ہے۔ اور پھر اسی لذت پسندی میں بھول جانا چاہتا ہے:

کہکشاں اپنی تمناؤں کا ہے راہ گزار
کاش اس راہ پہ مل کر کبھی پرواز کریں
اک نئی زیست کا در باز کریں
آسماں دور ہے لیکن یہ زمیں ہے نزدیک
آ اسی خاک کو ہم جلوہ گہ گنہ ساز کریں
روحیں مل سکتی نہیں ہیں تو یہ لب ہی مل جائیں
آ اسی لذتِ جاوید کا آغاز کریں

اب تک وہ حواسِ ظاہری کی لذتوں سے ناآشنا تھا۔ خود راشد کو بھی اس کا اعتراف ہے:

تیرے رنگیں رس بھرے ہونٹوں کا لمس
جس سے ایسی زندگی کے دن مجھے آتے ہیں یاد
میں نے جو اب تک بسر کی ہی نہیں،
اور اک ایسا مقام۔
آشنا جس کے نظاروں سے نہیں میری نگاہ

تیرے رنگیں رس بھرے ہونٹوں کا لمس

دانیک یکه از تو مشعوف به پیری زن حجام از ترس جان بر بالای داون
بینی را در دست بند داشت او نشنیده را به پهلو می انگیخته که این چه حکایت است
گرفته و زاری میکند و سرای و بلای [illegible] بدون زن کفشگر بار آمد خواهر خوانده
خاوند را بینی بریده چو بیدار شد [illegible] عذر بسیار خواست و دعا بکشاد و
خود را بر شوهر زن حجام بینی در دست گرفته روی به خانه نهاد و از
حجره گاه میخندید و گاه [illegible] تبار [illegible] و [illegible]
که بینی بریده [illegible] ظاهر شد [illegible] حیرت می افزود و زن کفشگر اندر راه
بر دست و دعا برکشید و زبان مناجات بگشاد که خدا و پادشاه [illegible]
من بر من ستم کرده و به تهمت گناهی که نکرده ام و بی گون من بیاریده
بفضل خویش ببخشای و بینی مرا از [illegible] جمال من است بمن باز ده شوهر
اندر خانه او بیدار شد آواز بر کشید که ای [illegible] بد روزگار این چه دعاست
[illegible] و این چه آرزوست [illegible] و [illegible] الهی [illegible]
[illegible] زن [illegible] ای [illegible] خداوند
[illegible] و [illegible] من [illegible] چون و [illegible] من [illegible] بود و ابرو و دل
[illegible] بینی بریده مرا درست کرد [illegible] سا و

کلمات

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] پرسیدند که [illegible] از حکام عالم [illegible] حکام [illegible] چون [illegible]

[illegible] حکام گفت [illegible] عالم [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] انگشت [illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] گفت که [illegible]

[illegible] گفت اگر [illegible] آخر باشد [illegible] اول [illegible] متصل [illegible]

[illegible]

[illegible] خواست [illegible]

[illegible] اگر [illegible] کار [illegible]

[illegible] عاقل [illegible]

[illegible] حاکم [illegible]

[illegible] لایق [illegible]

[illegible] کاسب [illegible]

[illegible] گفت [illegible] دانا [illegible]

اینها نسبت به [illegible] خواه [illegible] که [illegible] به تحقیق مجهوده و در این [illegible]

[illegible] و [illegible] و [illegible] نسبت [illegible]

[illegible] این [illegible] خلاص [illegible]

[illegible] و [illegible] بعضی از [illegible] برای

[illegible] بعد [illegible] آنچه [illegible] از این

[illegible] و [illegible] و [illegible] بسیار [illegible]

[illegible] اختیار [illegible] که [illegible] [illegible]

[illegible] و نظام عمل برای [illegible] بزرگان گفته اند اگر

هیچ کار [illegible] نباید کند بعد از آن اول در طلب [illegible] پیش از آن کرده اند بعضی

[illegible] کردن از آنچه در زمان او [illegible] باشد سوم [illegible]

[illegible] بهره مند شدن از مال [illegible] چهارم [illegible] درون

[illegible] ایمن باشد [illegible] در ملاحظه [illegible] زیان روزگار

[illegible] چون [illegible] حقوق خدمت مراعات [illegible]

[illegible] مراتب [illegible] مراتب [illegible]

[illegible] در طلب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چو از میکده پا و دیده پدر و از فرزندان خرمی مینمودند ناگاه در میان
افزوده [illegible] بخاطر ایشان بگذشت بیک بار یکی ناگاه آغاز کرد و یکی از فرزندان
او گفت [illegible] شده و رفتن او پیدا بود کیفیت حال و سبب ملال پرسید
پس [illegible] بیقراری ماست این [illegible] کردن از تقدیر الهی و [illegible]
خدای [illegible] روشن شد [illegible] ولیکن از [illegible] اسباب [illegible]
دوا [illegible] مقرر کرده [illegible] است اگر در دفع این
بلا کوشش بجا آورند شاید که خدای تعالی این بلا را بکرم خود دور گرداند و
[illegible] دل شما [illegible] اینجا [illegible] افتاد یکی از ایشان [illegible]
فرزندان در گوشه خود مانده [illegible] بیچاره چون [illegible] چون [illegible]
در [illegible] ناگاه نظر بر سمندر
افتاد که [illegible] نموده [illegible]
افتاد این [illegible] شکل عجب [illegible] و گفت [illegible]
بلا [illegible] در میان [illegible] شاید که [illegible] از کار [illegible] شاید [illegible] چاره
راه نماید پس [illegible] سمندر [illegible]
[illegible] بزبان [illegible]

بود مال [illegible] و [illegible] راه است چند دور [illegible] فرزند ترکی [illegible]

[illegible] بود بعضی و دیگر است هم [illegible] نیاز [illegible] دار [illegible] بیکی [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] این کتاب دو مال چاره [illegible] و [illegible] بعضی [illegible]

[illegible] این کار را از [illegible] و [illegible] سازم که [illegible]

تا [illegible] و [illegible] این او را [illegible] عالم به [illegible]

[illegible] همه صاحبان [illegible] به [illegible] و [illegible]

[illegible] باشد [illegible] باشد [illegible] ان [illegible]

و [illegible] و [illegible] [redacted] [illegible]

[illegible] یا زلت ان [illegible] و [illegible] شوند [illegible]

تا دل شاد و [illegible] کال [illegible] کرد [illegible] گفت [illegible]

[illegible] ان او [illegible] که هر کس [illegible] گوشه [illegible]

باشد [illegible] بزرگ [illegible] است [illegible] گفت [illegible]

[illegible] است [illegible] شده [illegible]

و [illegible] شیر [illegible] شیر را از و کرد [illegible]

[illegible] شیر [illegible]

ازو

درست که تمدن و صنعت کلی و سبب بقای امم و خود نشانهٔ بزرگی آبرو دارند
لیکن اگر نظری بر این ممالک اندازیم چنانچه از نظر شده گفت کدام سبب از این
کلی به آئینه وجود ملک اوراق مصیبت نموده مرتبه اوراق از همه زیاده کرده و او
و دشمنی خود را نمی اندیشند که در این زمان بزرگان را از دولت محروم میکرده اند
دور و دراز پی خدمتشان بیکار و معطل شده و دنیای مردم از ملک برگشته
دوران پادشاهی چنین گفته اند که صفت پادشاهی در این ملک یکی از شش چیز
توانند بود اول محرومی یعنی ملک را بنا از تزویر یکی دور کرده اند دوم دولت
دولت محروم سازد تا عمل اعتبار شود سوم تلون یعنی کسی را
بکرم و دولت پایه ساخته جای حلک کدام است و محل
صحیح کارست اینکار سه چیز پایه ساخت در لطف گشاید و چهارم
خود ضد است که از حق کرده بجو پر انداختنیم از کی
حصول کارها و بار نهاده بر دن نهاد و چهارم یعنی از فساد مال
نبودن و ساخته اکبر اتفاق بر انجام مهمات ملکی و مالی کسب نظام عالم
تواند شد و وده اند این به پر و اصل و همواره به ثروت نگاه داشته از
قسم عامه باشد مشغول بودن بنظم و روی اکنان باشد

[illegible] شمشیر کشند

[illegible]

[illegible]

[illegible] در باب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پادشاه [illegible]

[illegible] عالم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس سے میری سلطنت تابندہ ہے
انتہائے وقت تک پائندہ ہے

(ہونٹوں کا لمس)

اسی رجحان کا نتیجہ ہے کہ اب وہ افلاطونی عشق پر طنز کرتا ہے، اب اس کے نزدیک عشق ہوس کے بغیر اور روح جسم کے بغیر خام ہے، ان میں کوئی تضاد نہیں۔ ان کی ہم آہنگی ان کی اپنی بقا اور انسانی زندگی کی تکمیل کیلئے ضروری ہے :۔

جسم اور روح میں آہنگ نہیں
لذت اندوزِ دلآویزئ موہوم ہے تو
عشق ہے تیرے لئے نغمۂ خام
کہ دل و جسم کے آہنگ سے محروم ہے تو (حزنِ انسان)

روح کا اظہار تھے بوسے مرے
جیسے میری شاعری میرا عمل!
کیسے کر ڈالوں میں جسم و روح کو
آج بے آہنگ د لوز
میرے بوسے روح کا اظہار تھے
روح تو اظہار ہی سے زندہ و تابندہ ہے (اظہار)

یہاں تک ہم انہی نظموں سے بحث کرتے آئے ہیں جن میں راشد خارجی اور سماجی حقائق سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ لیکن شاعر سماجی زندگی میں ایک اہم کردار ہے، اس کی شاعری پر ان کا اثر کسی نہ کسی رنگ میں ہو کے رہتا ہے۔ ان سے چشم پوشی کرنا آسان نہیں۔ اور پھر اس سنگین دور میں! چنانچہ ذہنی پختگی کے ساتھ راشد کی سطحِ احساس پر بھی ان حقائق کے سائے پڑنے لگے۔ اب اسے معلوم ہوا کہ یہ اندوہ و تاریکی صرف اسی کی ذات تک محدود نہیں۔ بلکہ وہ تو اس فراواں مخلوق کی زندگی کا لازمی جزو ہے۔ جو مشرق کے نہاں خانوں میں نہ جی رہی ہے نہ مر رہی ہے۔ اب اسے ـــــ انفرادی حقیقت ایک اجتماعی حقیقت نظر آنے لگی۔ راشد کی شاعری میں یہ رجحان اس کی نظم 'شاعرِ درماندہ' سے شروع ہوا۔ لیکن اس کی بہترین مثال 'دریچے کے قریب' ہے جس میں ارضِ مشرق کے مذہبی تمدن کے انحطاط اور ذلت اس کی بھوک

اور افلاس مظلومیت جمود اور بے بسی۔ اور اس کے لاتعداد بسنے والوں کی بے مقصد اور نیم مردہ زندگی کی ایک مکمل تصویر پیش کی گئی ہے۔ موضوعی اور فنی اعتبار سے یہ نظم نہ صرف راشد بلکہ جدید اردو شاعری کی بہترین نظموں میں شمار کی جا سکتی ہے۔

ان سب نظموں میں شاعر ایک تھکا ہارا، بے بس، سراسیمہ، غرضیکہ ایسا ہزیمت خوردہ انسان نظر آتا ہے، جس میں زندگی کی کوئی بھی رمق اور توانائی باقی نہیں۔ 'شاعرِ درماندہ' میں اس کی خستگی اور درماندگی محبوبہ کے آغوش میں جا دم لیتی ہے، 'دریچے کے قریب' میں وہ اپنے اردگرد کے تلخ حقائق دیکھتا تو ہے مگر بے بس ہے، 'انتقام' میں اس کی ہزیمت خوردگی نہایت بیمار جذبہ کی حد تک پہنچ جاتی ہے، 'اور خودکشی' گویا اس کی آخری منزل ہے ـــــ یہاں ایک نمایاں تبدیلی قابلِ ذکر ہے، اب تک راشد کے نزدیک عورت کے سینے کی مستی و نکہت ہی غمِ جسم کے بوجھ گراں میں سکون پیدا کر سکتی تھی (ایک رات، انفرادی مسرت کی یہ راہ اس کے لئے وا تھی۔ لیکن اب وہ عورت کے آغوش میں بھی زندگی کے ان تلخ حقائق کو فراموش نہ کر سکا۔ وہ عیش و عشرت کی فضا میں گم ہو جانا چاہتا ہے۔ مگر زندگی کے خونی بھیڑیے کے ڈر سے کانپ کانپ اٹھتا ہے، یہ ذہنی اضطراب اور سراسیمگی 'رقص' میں پورے طور پر عیاں ہے :۔

اے مری ہم رقص مجھ کو تھام لے،
زندگی سے بھاگ کر آیا ہوں میں

زندگی میرے لئے
ایک خونی بھیڑیئے سے کم نہیں
اے حسین و اجنبی عورت اسی کے ڈر سے میں
ہو رہا ہوں لمحہ لمحہ اور بھی تیرے قریب
اے حسین و اجنبی عورت مجھے اب تھام لے

اور راشد اس ہزیمت خوردگی کی وجہ کیا بتاتا ہے ؟ :۔

بندگی سے اس در و دیوار کی
ہو چکی ہیں خواہشیں بے سوز و رنگ و ناتواں

سگاران و [illegible] [illegible]

دانسته [illegible] [illegible] یولان

و [illegible] من [illegible] امام [illegible] و رحیم

که چه باید کرد و جواب [illegible] رسید [illegible] پس از [illegible] دست

[illegible] بر در خانه [illegible] و پای [illegible] بهم [illegible] سرا

[illegible] که این [illegible] و بزرگ شهر [illegible]

[illegible] جای [illegible] و کل [illegible] در باغ [illegible] از

[illegible] که زری او [illegible] اعلی رسید و [illegible]

[illegible] رسید [illegible] از [illegible] شهر [illegible] بازی میشد و

بدین واسطه [illegible] یکی از محرمان درگاه [illegible] از

[illegible] رسید که سبب [illegible] عدل چه

[illegible] که [illegible] که [illegible] بسیاری و بسیار [illegible]

من شده [illegible] در آن [illegible] طرف می [illegible] و هر جا [illegible]

من [illegible] با [illegible] که [illegible] در عقب رو پای [illegible] الوان

با [illegible] پای [illegible] باغ [illegible] باز او

[illegible] باده و [illegible]

[illegible] شکسته

[illegible] وقت و

[illegible] و گفتم و [illegible] که

[illegible] کنند که [illegible]

[illegible] کشاده شد کلید

[illegible] این [illegible] که [illegible]

[illegible] روی [illegible] فرمود [illegible]

گفت [illegible]

من [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بسیار

[illegible] الخ

[illegible]

پیش از آنکه در خصوص کردی ایران حرفی رخصت کرده بودم کلام ملک جمله

است مثنوی گفتن ... بر کردن به زمان ... مثنوی های ایشان بلغته

... ...

ساختن ... است آنکه صاحب ... خدمت و خیال ... اورا و جد کرد و ...

او ... را ... ایشان است افکنده حالی بسلامت ... تا ... جزو ارو ...

ماهی کردن جوانی ... ماهی گشتن ... است ... و سفر ...

... شد و ... گفت را معصوم دارا او ... این ... ان بود

در ... کتاب ... کرده ... با ... او ... ان ...

و ... این خاکسار ... گفت آنچه یعنی معلوم شد اما ...

... و ... گفت آنجا ... میگوید از ...

و ... ... اما ... کم اصل را ... کردن او را ...

کردن است ... ملک او را ... داشته است ... برکجا ...

... ما ... هم ... و ... تا ... ...

نا شده ... رسیده باشد چون او را معصوم ... کرده ... ورد ...

... این ... باشد ... راه ... است ... بر ... و فساد ...

خردمندان گفته‌اند که دوستی خدمتکاران به اصل که سفله و ناتوان بینند
باشند بنا بر چند وهم واجب است چون از ترس ایمن شوند سرچشمهٔ دولتخواهی
را تیره سازند و چون امیدشان بر نیاید به مکافات نیز شعلهٔ تمکین نیکی بر افروزند
پس پادشاه را باید که از این سفله طبعان که از دولت و عنایت محروم گردانیده‌اند
یکبارگی نا امید شوند و ترک کار ... کرده بجانب دشمنان میل کنند الغرض
اعتبار نماید که چون هنگام این اسباب ... نماید و او که خیانات ... از ایشان
سر بر زند ملک ... و درمیان ... روزگار ... شیر گفت ای دمنه
بخاطر من چنان میرسد که اینجا خیالی ... از رنگ این ... صاف باشد
وصف ... از این ... خیال ... اشارت ... با وجود چندین
غایت که در باره او کرده‌ام او در ... نشود ... پایان سخن اندیشه
دمنه گفت ملک او را نیازموده است و اگر چه ... او را پادشاه ... است
نموده است اما از کج مزاج هرگز راستی ... و بد اصل ... سرشت بوده
چون ... حضرت ... ملک را ... کردیم چون ... نسبت ... رسیده است
شیر گفت چگونه بوده است آن حکایت دمنه گفت آورده‌اند که
... را ... دوستی بود ... بایکدیگر ... و طرح

دولتی

و موسیقی ایشکنند منوی وقتی چنین چیزی ابتدا کرده شد و از قطعی چند شهر امیری و [illegible] نقاق

[illegible] بعضی [illegible] و [illegible] پیدا کنند و [illegible] کامل شد ابتدا کاری کند شاید [illegible] از روی

دلی چون [illegible] کردم ازو [illegible] سه روز [illegible] ایشکنند [illegible] گفت ای [illegible]

[illegible] از [illegible] جان [illegible] و [illegible] [illegible]

گردم [illegible] همه او [illegible] [illegible] [illegible] مرا و

[illegible] ایشکنند و [illegible] که [illegible] توام [illegible] تا [illegible] از او

[illegible] گفت [illegible] محمود [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] جود

گرفته [illegible] [illegible] شد و [illegible] [illegible] ی

[illegible] رسید [illegible] کار [illegible] گردم [illegible] رسید [illegible] کار و اجداد [illegible] ست

[illegible] [illegible] کار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خود را

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و گفتا [illegible] بود

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سخن رو

[illegible] [illegible] است [illegible] [illegible] رسید [illegible] گفت اگر

[illegible] [illegible] است [illegible] [illegible] [illegible] روان

صفت بلکه یقین است که در این اسپ هیچ نخواهد خللی [illegible]
اگر چه من نوشته‌ام در حق تو بد نیست لیکن [illegible] طبیعت [illegible] رون
میخواهد خواد [illegible] و درست [illegible] سینه و [illegible] بسته باشد [illegible] شنید
زحلا گفته اند که نقش خسیس [illegible] سر در دن آب [illegible] خود [illegible] پوست در [illegible] کار
خود کم کردن در [illegible] باز گفته اند که [illegible] اصل [illegible] چو و [illegible]
کنند [illegible] درست [illegible] است [illegible] بسیار [illegible] او
عمل کرده و حفظ [illegible] از دم [illegible] اعضا و [illegible] چنین [illegible]
که [illegible] است [illegible] گفت که طبع من [illegible] است که
۲. [illegible] این جنبش [illegible] با [illegible] کردن [illegible] کار [illegible]
مانند [illegible] گذشته باشد [illegible] به [illegible]
تا [illegible] زیر و نشان [illegible] باید [illegible] بر کس
بیش [illegible] است و [illegible] کار
از [illegible] چون [illegible] که [illegible] کار زکنند [illegible]
[illegible] اسپ [illegible] باید
و [illegible] همه [illegible] لازم [illegible] لازم [illegible] چه

که حکمت را رعایت کار زمین بود باشد چه جای جنس ملکی را خواهد [illegible] و در نگاه

حاصل [illegible] ایشان جزو [illegible] و [illegible] هنگام [illegible] دیوان [illegible]

[illegible] که نوعی [illegible] بکشد و [illegible] بجا بجا [illegible] که

[illegible] باز کرده [illegible] بر دیگری را باید [illegible] که درین نوع

[illegible] که [illegible] در این [illegible] باید که بالحق پادشاه

[illegible] است که آنچه صلاح ملک [illegible] باشد [illegible]

[illegible] که [illegible] بعضی [illegible] بیرون

[illegible] و [illegible] که [illegible]

[illegible] است [illegible] و [illegible] است [illegible]

[illegible] چنانچه [illegible] است

[illegible] دو قسمت [illegible] غالب است [illegible]

[illegible] باید [illegible] بودن

[illegible] و [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] که [illegible] قسمت

[illegible] که [illegible] ملکی است [illegible] صدر را

کرده ام سربلند منش باز و در آوردن ارم گفته ام و دیگر بارها در بارگاه
همسایگان شرمنده کرده ام در یافته و اخلاص او را ستوده اگر در مقام
آزردن او شوم خدا مردم را به ناسپاسی و ناپاکی نسبت کنند و من
در رو با سعید سوم و همه گفت ملک را از رعیت نشاید بود مرا که او طمع
من است تا من برو غلبه میتوانم کرد چه اگر او تنها باشد شایسته این
کار نیست لیکن بعهد کاری چه همی تواند کرد اگر همه با یکدگر و با مکر و حیله بعضی
مخالفت بروز بکار آید او ز دو ولیکن اگر چه بر زور و شوکت زیاده باشد
با بسیاری بر نیاید و من میدانم که در قواهای بیشه را تمام با خود یکجهت کرده است
و با آن همه میدانم که اینکار خود خواهد کرد هر که بر دیگران تقرماید عقل خود بین
در رای صواب اندیش است که چون از دوستی فتنان دشمنی بیند و از
خدمتکاران اندیشه قدری در نیاید و در ساعت بعلاج آن پردازد و پیش از آنکه
دشمن فرصت جست باید نماید که برای او شامی اماده کرده اند تیر گفت
و درین کار ... اندیشه ادر گرفتن چیره شود و دندان جایی گرفت
از دو خلاص نشود ... و طعام که سرمایه زندگانی است چون معده
پر ... چاره نیست و دشمن اگر ... آن اورد

۱۰۱۶

بخواندگی او [illegible] و [illegible] شد [illegible] باشد شیر گفت و این چون [illegible] وی

[illegible] بسته [illegible] همین [illegible] سخن [illegible] کسی [illegible]

[illegible] جان [illegible] رخصت کنم ما [illegible]

[illegible] این سخن [illegible]

[illegible] است [illegible] کشته [illegible]

گفت [illegible] ملک [illegible] سخن [illegible]

سخن ناگفته نشنوده است [illegible] کاری [illegible] چون سخن [illegible]

[illegible] این [illegible] است که

هر که [illegible] ملک [illegible]

[illegible] اعتبار [illegible] ظاهر

[illegible] سلاح

[illegible] این [illegible] گفت [illegible]

[illegible] جان ایشان [illegible]

[illegible] باشد [illegible] عقل [illegible] گفت

[illegible] است [illegible] چون [illegible]

درمودی او نیک نظر امداد ارشد که بدو در معرفی مدد از صحبت او وفی او چونه
و نیک بخت هر که صنائع دوستان و دشمنان شناختی حتی مانند ای ملک از چنین
که بغیر بسیار آزرده شده ظاهر میشود و رنگ ابری که لازم فریب و مکر است ارد
سیه است و همواره از خود متوهم بوده است پس بیندیشد بعین بدانکه آنچه
من میگویم راست است آن کافر نعمت حیلت میاندیشد و اسباب فریب را اما
سپارد شیر گفت نیکو گفتی اگر چنین باشد گمان بعین کشد و دمنه چون
دانست که سخن من در شیر اثر کرده است و میدم خشم اگر او آتش خشم
شیر برافروخته خواست که گاو را ببیند و او را نیز فریفته کرده در روی گاو که
اندازد ما آن بیگانه ارمغانی هر شود و دود نه است که نباید با وجود ایشان
دیدن شنزبه بعزم دوستی باید باز گمان بد دور شود و شیر گفت آری
ملک اگر بجز مایی شنزبه را ببینم و از مکر و غدر او خبر دارم باشم تا چه جای
که لایق عرض باشد بعرض رسانم شیر رخصت داد و دمنه چون نزد او رفته
زده و مصیبت رسیده و تزویر گشته بیرون رفت و چنانچه ایمن فرود با کار
است با بزرگان نیاز منه بجا آورد و شنزبه چنانچه رسم کار آمادست
او را پرسید و حال او از القاب گفته نمود گفت ای دمنه روز نامه کرد و

لائی بنم

جسم سے تیرے لپٹ سکتا تو ہوں
زندگی پر میں جھپٹ سکتا نہیں

گویا ماحول نے اسے ایسا بنا دیا ہے،

راشد کی یہ ہزیمت خوردگی اور جنسی لذت پسندی میں فرار کی ناکام کوشش (رقص) کسی حد تک ماحول ہی کی پیداوار سہی۔ لیکن اس میں خود شاعر کی انفرادی ذہنیت کو بھی بہت بڑا دخل ہے، میرے خیال میں اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ راشد اگرچہ ایک سچے شاعر کی طرح سماجی زندگی کے حقائق سے متاثر تو ہوا تھا مگر محض جذباتی طور پر۔ اس کے ذہن میں کوئی ایسا واضح مستقل۔ اور مدلل فکری نظریہ نہ تھا۔ جو اس میں تاریخی قوتوں کا شعور پیدا کر دیتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسے کوئی ایسی قوت نظر نہ آئی جو ان کو بدل سکتی ہو، اور انفرادی طور پر اس میں اتنی ہمت نہ تھی۔ کہ وہ زندگی پر جھپٹ سکے۔ اس بے بسی کے عالم میں انسان کیلئے ہزیمت خوردگی کے سوا اور کیا باقی رہ جاتا ہے؟ ———

یہ رد عمل بھی عامیانہ۔ سطحی اور جذباتی قسم کا ہے۔

فیض راشد ہی کی عمر کا نوجوان شاعر ہے، لیکن اس کے ہاں یہی ہزیمت خوردگی نظر نہیں آتی، وجہ یہ ہے کہ فیض بقول راشد ہمارے تمام موجودہ شاعروں میں سے بڑھ کر تاریخ کی بے پناہ قوتوں کا شعور رکھتا ہے" (دیباچہ نقش فریادی)۔ چنانچہ وہ نہ صرف ان سماجی حقائق کی تاریخی حیثیت کو سمجھتا ہے۔ بلکہ انہیں بدل دینے کا رستہ بھی جانتا ہے۔

راشد کی ان نظموں کو دیکھ کر ایک اور نتیجہ بھی مرتب ہوتا ہے!۔

میں کہہ چکا ہوں کہ اس کی شاعری میں شروع ہی سے تبدیلی کیلئے نظر آتے ہیں، لیکن اب ان کی جڑیں حقیقی تجربات میں پیوست ہونے لگیں۔ غم حیات موہوم نہ رہا۔ اس میں زیادہ واقعیت پیدا ہو گئی۔

چاند ستاروں اور خواب و خیال کی فسوں گری تو پہلے ہی مٹ چکی تھی۔ اب "رقص" میں عورت کے آغوش کی سکون بخشی بھی جاتی رہی۔ موہومی اور مادی دونوں قسم کے فرار ختم ہو گئے ——— یہاں ٹراٹسکی کا ایک قول یاد آتا ہے کہ اس دور کی زندگی میں انفرادی سکون کی راہیں مسدود ہیں! ———

انفرادیت کی ناکامی اجتماعیت کی ابتدا ہے، چنانچہ اس مقام پر پہنچ کر راشد جمہور کی بڑھتی ہوئی بیداری اور ان کی بے پناہ اجتماعی قوت سے متاثر ہوا ہے!

اس دور کے سماجی نظام کی مہیب ترین صورتیں ہمیں جمہور ہی کی زندگی میں نظر آتی ہیں، اس لئے انقلاب کے رجحانات بھی اسی طبقہ میں سب سے زیادہ قوی ہیں۔ اور چونکہ سماجی نظام کی عمارت انہی کے بل بوتے پر قائم ہے۔ اس لئے انقلاب کیلئے اسی طبقہ کی منظم قوت درکار ہے، چنانچہ ہر اس شخص کیلئے جو ایک نیا سماجی نظام چاہتا ہے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ ان انقلابی قوتوں سے ہم آہنگ ہو جائے۔ جو آج اس مقصد کو بروئے کار لانے کیلئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ یہ دور جمہور کی بیداری کا دور ہے یہی روح عصر ہے، اور آج دنیا بھر کا ادب خواص کے طبقوں کی مائل بہ انحطاط زندگی کو چھوڑ کر اسی روح عصر یعنی جمہور کی بیداری کا ترجمان بنتا جا رہا ہے، خود راشد بھی "نقش فریادی" کے دیباچہ میں اس حقیقت کا اعتراف کرتا ہے "ادبی ذوق کا کوئی انقلاب اپنی حیثیت اور نتائج کے اعتبار سے اتنا شدید اور وسیع نہ ہوگا۔ جتنا ہمارے زمانہ میں جمہور کے خیالات، احساسات اور عزائم کی بڑھتی ہوئی رو نے پیدا کیا ہے، خود ہمارے ملک میں جہاں عوام کی بیداری کا آغاز ہے، غزل اور اس کے ساتھ خواص کی دل پسند شاعری آخری ہچکیاں لے رہی ہے"۔ راشد کی آخری دو نظمیں "اجنبی عورت" اور "زنجیر" اسی رجحان کی حامل ہیں۔ ان میں سماجی حقائق کے احساس کے ساتھ جمہور کی اجتماعی قوت کے انقلابی رجحان کا شعور بھی نظر آنے لگا ہے، اور یہی ترقی پسند ادب کا امتیازی وصف ہے۔

پہلی نظم میں ایک ایسی اجنبی عورت کو پیش کیا گیا ہے۔ جسے مشرق کے نہاں خانوں میں اجنبی کے ظلم و غارت گری کے مناظر دیکھ کر ان تمناؤں کا خیال آتا ہے جن سے یہ سرزمین یکسر محروم ہے۔ اور جن کی حسرت کیلئے آج اس کے ہم وطنوں کو مغرب کے میدانوں میں دشمن کا سامنا ہے۔ اور پھر اس زبوں حالی کے سائے تلے اسے مشتعل اور بے باک مزدوروں کا ہجوم بھی نظر آتا ہے اور وہ اس کے عزائم اور سرفروشی کے مبہم خوف سے لرز اٹھتی ہے ——— اس مبہم خوف کے بین السطور، مزدوروں کی انقلابی قوت سے شاعر کی امید اور اعتماد وابستہ نظر آتا ہے۔

از نزاهت چشم ویشه گفت از بصورت از شرف انسان بی‌بهره محروم بوده ام اما
در گوشه خلوت جان و دل همواره در عالم تر عاشق بوده ام و ما ز و کار
باشد چنین چرا ز بود کاوه گفت سبب گوشه نشینی چه بود ویشه گفت تا خشنود
شود و فرمان بزرگی بی‌نیاز چه داشت و در هم و خطا روزگار گذراند و بر جا آن
و تن خود ز زان بود پس چرا گوشه کاشانه نباید گزید و در خلوت بر روی
آشنا و بیگانه بند نباید کرد و ظلم از فتنه این زمانه شور انگیز بر حذر و بر جا که
بگریز و دریای زحمت خواری باری و سخن زن و در دامن خلوت
انشین کاوه گفت ای ویشه این مجمل گوی باز ای و سخن روشن تر باز ما
ویشه گفت شش چیز درین جهان بی شش چیز پایدار نمی یابد شود مال
دنیا بی تجربه و غرور بی بردوی سود و هوس بی محنت و بد برانجامی و صحبت زنان
بی رسوایی و صحبت جاهلان بی خواری و طمع از بازرگانان و نسبت همسایگان بی پیشانی و
ملازمت سلطان بی آفت روی بی تهمت نا کسی شرر گفته سخن تو باد از آن
گذشته دور و خاطر شده بای و از از بخور رسید و باشد ویشه گفت این سخن
محنت اندیشه
بر انی خود چنان دوم در از جهت خویش اند و باک نیستم بلک ز اطلاع خود سبب تو درین
انست جدا این اندوه بر است تو سید انیکو خصلتهای مراد و باره خود و

بماتی که در اول بار که خراشیده باور دارن [illegible] و لیکن باز هم [illegible]

که بوفا کرانه قرار بس عهد سلکی شود و بس حایره شده‌ام [illegible] بازم با تو

صحبت

چنانم شده هر چه طرز جدید گفت ای دوست [illegible] دیگر

حال خود را بسیار زود شد گفت از معتقدی شده‌ام [illegible] زبان مبارک

خود را نه بخاست که شرح بسیار فربه شده است و بجای درگاه باد الحیا

هم نشنید و بعضی خیل او برابر بیست همان بهتر که ملکیت روز به ابتدا جامی خود

گرسنه

[illegible] تمام نه بودن او ساخته شود و حق این سخن بشنوم مضطرب داراز

کار و راز

خود هر اندازه تا نشیدن و خاطر که بجا آورده‌ام که او داده باشم حالا صلاح

مکر حیله

می بینم که تدبیری اندیشی و مرد و زر و بیچاره [illegible] و کار به [illegible] ای

نگاه

از بین برداشت [illegible] خود را [illegible] لحظه گفت ای [illegible] حال

شکسته

که شیر [illegible] با بی [illegible] از [illegible] از دور

عهد [illegible] گفت الحمد برا

زدوم

بعض [illegible] اشنا [illegible] ضرور سازو

[illegible] آنچه شرط [illegible] باز [illegible] و جاه

بن

حال [illegible] گفت [illegible] صحبت [illegible] تاز در

کن دراز

سخن فروغ کو عقیده تمام بلکن ... انداخته بقدم که بهره گوش در بیان منتهی
در آمده سزاوار که دوست سخن ابراز و معذور کرده باشد و نه گفت این احتمال
بوده که زایل باده و آوا از و در اندیش موجه و دور باشد بلکن صحیح به من لیک
سخن نیز در تحقیق این سخن گوش فرا داده‌اند بکلامی او رسم سخن بحالت این راست
گفته ام شنیده گفت آنکه دارد دانا و بیند بیند دوست نواز و دشمن گداز و بهمه
بلکن او را مشغول بیاورد است بجهد خود و ممنون رسید و نیکنامی ابتهاج است
کس را اینکه اخلاص چنان کرده باشد که پابوسی کرده باشند اینرا از اخلاص وانمود ست
تا بر سر جمعی با بهره مالکان جسمی خدمت او را دور یک با چند دیگر وجه
زبانی فرموده باد دولت جوانان و دانا نمانده‌اند و این بند ولیکن از او ان
بینی در افتاده بستان و پرسیده در حکایت فراز و نشیب ما نگشته اند چه
و در بازار سخن بار است راه صورت راست توان آن مگفته باشد و حاضر را شرف
شنیده ارمغان گرداند توجه این فرد مالکان بازار سخنی چند در جوب استاد مل
خود بهار معنی و دو رسمی گفته راست کو بر آمده از در باشد اگر سخنی از
سخن ... نسبت گولان حد رکاه نسبت کند و در دل شنیده ... از دوانیا را
حق گفته اند چنانچه این خط را ... آمده بود و نه گفت چگونه بوده است ان

چه حکایت بشکر [illegible] اعتنا نمود و معلوم شد که هر سبب [illegible] خاطر شده است بروز [illegible] یافت
مدتی این [illegible] بکار [illegible] بجای [illegible] شد [illegible] بود و شاه [illegible] نسبت [illegible]
دوستداری [illegible] است [illegible] و [illegible] بر [illegible] هیچ [illegible] یافت
چون [illegible] و [illegible] شد [illegible] و دیگر روز [illegible] پای [illegible] گان [illegible]
که [illegible] دوستداری [illegible] است و [illegible] گردید و گفتی [illegible] از [illegible]
[illegible] این [illegible] کرسنه [illegible] و [illegible] روزگار
[illegible] اگر [illegible] چیزی [illegible] بود [illegible] وزیر [illegible] است
[illegible] این [illegible] گفت [illegible] که [illegible] خاطر
[illegible] باشد [illegible] استحقاق [illegible] مرتبه
[illegible] و [illegible] [illegible] انداخته [illegible] قلم
[illegible] شاه [illegible] سوم [illegible]
و [illegible] کار [illegible] باشد [illegible] حافظ [illegible]
[illegible] کفت [illegible]
[illegible] است [illegible] و [illegible] اعتبار [illegible]
[illegible] و [illegible] که [illegible]

وزرق

در مقام حق دوستی و نیکوخواهی او کوشش داشته‌ام هر آینه در وزیر ملکی و خزانه [illegible]
او بسلطنت [illegible] سخن گفته باشم شاید باین دلیل گفته‌ام حرمتی خیال کرده
باشد با اینکه با هیچ وجه و نیکوئی او سخن گفته‌ام و در حضور مردم جلوه داده است و
هرگز در حضور سخن نگفته باشم شاید [illegible] سالها و دوام ای [illegible] این را
هم چون تو آن خیال کرد که نصیحت و دلسوزی ما سبب [illegible] شود و دوست محبت
باعث عداوت گردد مگر آنکه او را حسن و نیکوئی ما [illegible] برده باشد و باده باد
سبب ظن او را بوجود آورده چه بتجربه معلوم شده است که مثال دنیا و دل‌بستگان
حق گوئی را اعتبار [illegible] دارند تا رستگاران خوش‌اند گوئی را به نزدیکی خود
مقصود من ساختن محرم اسرار گردانید از آنجا است که دانایان این روزگار آزموده
گفته‌اند در قهر دریا و لگام نهنگ خطر چون [illegible] باز هم بریده زنهار
بهتر است از نزدیکی پادشاهان چه اسپ [illegible] قناعت و امنیت دوران
جسته است و بعضی پادشاهان را به آتش تشبیه کرده‌اند که اگر چه نزدیک
آن کس به آتش اسپه [illegible] روشن سازد و لیکن خود سبب
سوختن جرمی [illegible] کسانی خدمتکاران میشوند و خود کارشناس [illegible] است
و هر که [illegible] زبان او [illegible] کی که از دوستان [illegible] میکنند و از

[illegible] صفت [illegible] بود [illegible] که ان [illegible] یکی [illegible]

بسیار [illegible] روشن [illegible] سلطانی [illegible] میانست

اگر [illegible] یکی [illegible] باز [illegible] جهت [illegible] یکجا [illegible] غائب

این [illegible] رسید [illegible] است [illegible] ملکه

آغاز [illegible] خانگی [illegible] گفت [illegible] صحبت

[illegible] از ان [illegible] با اهل اتفاق [illegible] کرده

[illegible] شد [illegible] است [illegible] اخلاق

[illegible] دیده [illegible] خانگی [illegible] احوال این [illegible]

[illegible] این [illegible] گفت [illegible] است [illegible] و کرده ام

جهان [illegible] ازان [illegible] همه

تو [illegible] ایشان [illegible] ایشان

[illegible] از بعض ایشان میل می کنند

[illegible] بیت

[illegible] ایشان [illegible] حسنی

[illegible] ایشان [illegible] که [illegible] وقت [illegible]

[illegible]

رفته باشم بیهوده خواری کشیده‌ام بر درگاه ان مارا هم یاران گفت است سبکسر
با شاهین رفته که بیش من از ان است که تو برکار بندی را بر سیج کتاب دیده‌ام
من بنیاد هیچ خانگی را بر تابه بریان دیده ام اگر تو نیز ان بدیدی که من دیده ساکنان
بر آشیانی شکستی اگر من بام بام میگریزم تو کوه بکوه میگریزی این
برای ان بوده ام تا بدانی که ان جماعت که روزی توک سعلیه از سبب
ایشان خو مدارند چه گفت سیر بحال خود است بستی و دنیا ور از روارد
و به خود بپسندی جاده در قول با طلیار کی هنر او نیکو خدنهای بشاخ ...
کشد و از تو می نیاز شود چه سلاطین بر مسند آن را میخواهند شیر بگفت
که در هیچ آشیانه و درخت میوه دار بسبب میوه سرد شاخ شکسته بود و
و هزار داستانی از خوش اوازی در قفس گرفتارست و خوبی دم طاوس
مرا بر کنده و بال شکسته وا داشتم و بال من ابد همه دانش منا
تا خورد باید را انسوی و طاوس را ... عیب من شد و اگر نه سرم را
... گاف ... از کبر بودی افسر و بر آینه بی بزان از هر سر ... ان
جنبشه اند و در میان ایشان دشمنی قدیمی است همواره کار ...
نیک اهل هنرهای را بصورت بد نمایند و در اسنی های ... را

بنا و هستی هر کار را در دو چیز [illegible] یکی بیشتر وقت امیدی است برای فراهم
آوردن [illegible] دولت و سعادت [illegible] سعی و جهد بسیار تا کار [illegible]
مهم است که [illegible] باشد بار آوری [illegible] آن
[illegible] قدرت [illegible] شود
[illegible] مشکلات اگر به [illegible] این مقصد [illegible] باشند [illegible] کار [illegible] شود
شده که گفت [illegible] موافق [illegible] زبان [illegible] گوش
انجا [illegible] موافقت [illegible] وقوع آن
بیهوده خیال [illegible] گفت [illegible] وقت [illegible] فکر دور
از پیش [illegible] کار [illegible] کار [illegible]
[illegible] کار [illegible] کار خود [illegible] هیچ جای [illegible]
بنای کار خود را [illegible] باشد [illegible]
گفت خود [illegible] این [illegible] باشد [illegible] آن
زمان [illegible] شود که [illegible] باشد سرنوشت [illegible]
چاره [illegible] کار
[illegible] و عمل

[illegible]

شنیدی و گفتگوی که بهاران به باغ و بستان رسیده است و شکفته گشته
[illegible] است این حلقه نشین [illegible] بعد [illegible] و دهقان باغی او را
[illegible] آب
[illegible] شاخ درخت
[illegible] صباح [illegible] گل [illegible] شکفتن و باغبان بان گل [illegible]
[illegible] تماشای گل [illegible] بلبل [illegible]
[illegible] گل [illegible] باغبان
[illegible] حال گل [illegible] روست داد و از دیدن این [illegible]
[illegible] بلبل [illegible] دهقان [illegible] که فریبی در راه او نهاد و او را
[illegible] ساخت و در [illegible] قفس بند کرد و بلبل [illegible] طوطی وار زبان
[illegible] و گفت ای عزیز من [illegible] خاطر [illegible] چه حبس کرده ای از [illegible]
من [illegible] آورده است خود ایشان [illegible] بوستان [illegible] است و از
[illegible] رسیده [illegible] ما [illegible] در و [illegible] من صبر [illegible]
[illegible] مرا [illegible] دهقان گفت [illegible] با [illegible] من چه کردی در [illegible] گل
[illegible] ما [illegible] او [illegible] را

این کردار بر چمن نهاده بود که تو نیز بر شاخ بلبل و دو رنگی ورزد که را بعد گوشه
شد آن خواجه بر وی ببخشود بلبل گفت از این سخن عذر خواهم و چون دیدیش که من
بر این مقدار گناه که بر من رفت باز نشانی چه کرده ام و در ... تا به دام افتادم
و گر قولی شد از پریشان حالی تو چگونه ... این سخن ... دل
دهقان کار کرده بلبل را آزاد کرد بلبل بر بام نشست و گفت ای آزاده
گفت چون با من نیکوئی کردی بر این نیز تا داستان نیکوی یاد گیری و بدانکه
در زیر این درخت که ایستاده آفتابه است پر زر ... و از ...
شیخ دهقان آنجا را کافت و سخن بلبل را در یافت گفت ای
بلبل عجب که آفتابه زر در زیر زمین دیدی ... دام ... بلبل گفت
تو ندانسته‌ای که چون قضای الهی برسد نه دیده و دانش را راست ماند
و نه تدبیر خرد و نفع رساند ... گفت این داستان برای آن آوردم
تا معلوم شود که من حریف قضا و قدر نیستم و چون سر تسلیم بر خط ...
تیم حاجت ندارم ... گفت ای ... معلوم شد
است که ... نسبت ...
است و نه ... شد ... از ... تو ...

این

’زنجیر‘ میں تو یہ رجحان اور بھی زیادہ واضح ہے۔ جہاں یہ اعتماد ظلم پرور دہ غلاموں کیلئے پیغامِ انقلاب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے:۔

گوشہ زنجیر میں
اک نئی لرزش ہویدا ہو چلی
ہر جگہ پر سینۂ زنجیر میں
اک نیا ارماں نئی امید پیدا ہو چلی
شکر ہے دنبالۂ زنجیر میں
اک نئی جنبش نئی لرزش ہویدا ہو چلی
کوہساروں ریگ زاروں سے صدا آنے لگی
ظلم پرورده غلاموں بھاگ جاؤ
پردۂ شبگیر میں اپنے سلاسل توڑ کر
چار سو چھیلے ہوئے ظلمات کو اب چیر جاؤ
اور اس ہنگام بادآوردہ کو
حیلۂ شبخوں بناؤ! ——

اس نمایاں ذہنی انقلاب کو پورے طور پر سمجھنے کیلئے اس نظم کا ’دریچے کے قریب‘ سے موازنہ کیجئے۔ وہاں شاعر تصویر کے صرف تاریک پہلو یعنی ارضِ مشرق کے انحطاط اور جمود کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی بے بسی اور یاسیت کا اظہار کرتا ہے۔ یہاں وہ تصویر کے روشن پہلو یعنی ارضِ مشرق کی حرکت، بیداری اور بڑھتے ہوئے عزائم کو بھی دیکھتا ہے جو آج روز بروز تقویت پا رہے ہیں۔ اور اس کو تکمیل کیلئے للکارتا ہے۔ وہاں شاعر کے لہجہ میں تھکن اور اضمحلال ہے۔ یہاں توانائی اور خروش۔ ایک کوندے کی سی لپک! ——

یہاں ایک اور بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ راشد سماجی حقائق کو چار بعض دوسرے شعراء کی طرح ہنگامی اور عام فیشن کی رو میں بہہ کر نہیں دیکھتا بلکہ اس لئے دیکھتا ہے کہ وہ اس کی اپنی داخلی دنیا کو شدید طور پر متاثر کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی شاعرانہ دیانت داری سے مجبور ہے کہ ان تاثرات کا اظہار کرے۔ چنانچہ اس کی نظمیں اپنی تاثرات یعنی اس کی ذہنی تلخی، اضطراب اور جھنجھلاہٹ کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ایک مخصوص خارجی ماحول کی پیداوار ہے۔ جس نے ایک دو نہیں ہزاروں تعلیم یافتہ حال نوجوانوں کو اس حالت میں مبتلا کر دیا ہے۔ چنانچہ ان نظموں میں عالمگیر تجربات کا اظہار ہے۔ راشد کی آپ بیتی گویا جگ بیتی کی ترجمان ہے۔

میں نے ابھی تک راشد کے ذہنی ارتقا کے خم و پیچ کا جائزہ لیا ہے۔ جس نے اسے خیالات و احساسات کی نئی دنیا میں پہنچا دیا لیکن ہیئت کے لحاظ سے بھی اس کی نظموں میں روایت سے انحراف ہے۔ اس نے پابند نظم کو چھوڑ کر آزاد نظم کا راستہ اختیار کیا۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا اس انحراف کا کوئی معقول جواز بھی ہے یا نہیں؟ ——

بعض لوگوں کے خیال میں آزاد نظم محض مغربی شاعری کی اندھادھند تقلید کا نتیجہ ہے، مجھے تقلید کی اہمیت سے انکار نہیں۔ لیکن عموماً ایسی تقلید ہنگامی اور عارضی ہوتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی مگر کسی ہیئت کو نہ صرف اختیار کرنا بلکہ اپنی خاص چیز بنا لینا زیادہ اہم بات ہے۔ اس میں بھی شاید تقلید کو دخل ہو۔ مگر اس کی اہمیت بالکل ثانوی ہو سکتی ہے۔ بنیادی نہیں۔ اور راشد کے ہاں تو اس کی اہمیت اور بھی کم ہو جاتی ہے، کیونکہ اسے اس نہایت اہم حقیقت کا احساس ہے کہ ”قافیوں کو قدما کے اصولوں کے خلاف ترتیب دینا۔ مصرعوں کے ارکان میں کمی بیشی کرنا یا بندوں کی ترکیب میں کسی اصول شکنی سے کام لینا یقیناً ایک سطحی حرکت ہے“

اگر یہ نہیں تو پھر کیا اس کے نئے خیالات و افکار نے اسے اس نئی ہیئت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا؟ —— یہ سوال یقیناً غور طلب ہے! ——

راشد ’ماورا‘ کے دیباچے میں لکھتا ہے کہ ”ان پابندیوں نے (قدیم اوضاعِ سخن کی) آج تک ہمارے شاعر کو انہی خیالات و افکار کے اظہار پر مجبور کئے رکھا ہے جو محض گذشتہ نسلوں کی صدائے بازگشت ہیں، —— وہ اپنے ذرائعِ اظہار کی قدرتی مجبوریوں کی وجہ سے قدیم رسمی خیالات اور تمثیلات سے آزاد ہونا اپنے لئے ممکن نہیں پاتا۔ . . . . چنانچہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے اکثر اوضاعِ سخن اب بھی جدید خیالات کے سیلاب کا ساتھ نہیں دے سکتے! ان کیلئے نئے راستوں کا پیدا ہونا قدرتی ہے، اور نئے راستوں کا پیدا کرنا ایک مقدس فرض!“

بهر چون کار بدانجا رسید شجاع این شیوه ناملایمی تا سر از فرمان برون داد این حوادث
گردد از حق دوست پیشه طبیعت بیچاره کار او بجز نامی و طلب سود انجا ما نا شاید
او در دفع این کار بجنبید ما چه مشغول بجز مرگ از جهان را و خوب سازی دعا بگوید
هست بو نبوده نیک شناخته بود ماربهی در مانده که بدین او بزرگ بابای گونا گون آن هسته
باشد و درویش هر چه قابل آنند و که هیچ زمان او را سود و مدار و شتر یکی رفت
لعنت بر این موافقت ام الحال نوبت رحم حق اند و هست و حقیقت کل اهل زمان
شما کرده چون بشر او ره بگوید او که لایق صحبت شیر بود هم شخصی که او قدیم بار
ورزش و در قوم من طالع باشد و من طمع او را ماده باشم بالینی که زنهار کمند
جانب او بهوای بسیاری کنید و بصد هزار چند جله در دام خدمت او شود افکنند
اما تقدیر الهی و تحمل ادای نوانی رمه مرا ادب کرد ادب بلا اندیشه است
تدبیر این چاره نکرده ام و چون عاقبت او پیشی نکرده ام سر آنکه سخن این است که
نمی بینم چنین نسبت طبع ناتمام و سوء ماده برای خود چنین آتشی افروخته ام
شهوات و وجود چنین نرسید و کار از نقد انداده و ما مثال سوخته ام برای
و تنها مانند یکی جامع تلخ و دور فراهم او بدون بسیار قصوری بیاید بلبسی مانند که گوید
نرسیده و بهر جماعت نظر من بیچاره برنگ می آمد و خیال بسیار رنگها این گوید

تا کجا که بسیار صعوبت است رفتن ... به گفتن ... نمی‌باید که

[illegible] ... شود ... سال ... باشد تا ...

[illegible] ... و ... مقام ... این

سخن ... یعنی ... بسته شود ... بوده ...

[illegible] ... باشد ...

[illegible] ...

نکوید ... است ... حکایت ...

[illegible] ... سینه ... را ...

[illegible] ...

[illegible] ...

[illegible] ... از

[illegible] ...

[illegible] ...

[illegible] ...

[illegible] ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

جز فاقه نمی‌بینیم که تا علاجی باشد چاره و حیلتی بیندیش و علاج کار ما که درمانده و خاطر مشوش
چون شیر به حال ایشان بدید و ساعتی با ضعف به هر طرف که رفتن امید و گفت زاغ شتر را به
نزد ما [illegible] و شیر را در دست اگر در این نزدیکی شکاری پیدا شود خبر کنند
تا به هر حالی که باشد بیرون آییم و کار شما ساخته گردانیم ایشان از خدمت شیر
بیرون آمدند و با هم گفتند و با هم گفتند که از بودن شتر در میان بیشه فایده نیست
نه منفعت ما از وی متوقع و نه ما را با وی الفتی باید که شیر را بر آن داریم که او را بکشد
تا ما را از گوشت طعمه فراغتی پدید آید گفتا ما بر به در شیر شغال
گفت شیر را سخن این خیال مکر دید که شیر او را امان داده است و عهد بست و این
[illegible] گفت بر جهت شکی کوشش نماید و در شکستن امان داده باو لیر
گردانید خیانت و ... کرده باشد ... همه حال ... است و غدار
... زاغ گفت حیله آن باید که شیر را از عهد این بیرون آورد
پس گفت شما باشید تا من ... زاغ پیش شیر رفت و با ...
... زاغ گفت ای ملک ... را چشم از گرسنگی ...
... خدمت ... ملک ... اگر ...
... گفت ... آنچه مناسب دولت باشد باز گویم زاغ

این شعر و معانی [illegible] اصطلاح [illegible] جامه [illegible] از [illegible] [illegible] لطف جز درست

اند و متداولست چنانکه ایهام افتاد و تشبیه و تجنیس شد و لطف [illegible] معنی [illegible]

و نزد چنان این زمان که بر شیوه فغانی که بمعنی [illegible] از [illegible] [illegible] و مرجع

در بیان و انشای [illegible] تشبیه [illegible] انواع [illegible] [illegible] [illegible] آورده

از شکستن [illegible] نیز [illegible] و خود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible]

زبان گفت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible]

خر اند بنیان بیت عرض کردم که خود [illegible] گفته اند [illegible] [illegible]

اهل زمانه ذوق کرد و عاشقانه و [illegible] را [illegible] قصیده [illegible] ساخت و قصیده [illegible]

شدی و شیوه را قدری [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] است [illegible] [illegible]

تا [illegible] باعث [illegible] [illegible] [illegible] شد و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کرد و [illegible] [illegible] و شیوه [illegible] [illegible] [illegible] اند کرد و [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کرد [illegible] گفت [illegible] [illegible] است [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] است

[illegible] حضرت پادشاه [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چون دیدم که این ... [illegible] ... که امروز ملک جانشینست را از ما
ساخته ... [illegible] ... بابت [illegible] کشش شد [illegible]
[illegible] ... اول زاغ زبان [illegible] گشاد [illegible] صحبت [illegible]
ملک [illegible] ... چنین آمده است [illegible] ملک را از گوشه [illegible]
[illegible] ... [illegible] و یاران [illegible]
چنانچه ... [illegible] ... زاغ گفت که این سخن [illegible]
[illegible] ... آغاز سخن کرد که من زبان [illegible] در سایه دولت
[illegible] ... [illegible] کار [illegible] امروز که ملک را کار
پیش آمده است میخواهم که [illegible] کاری کنند که [illegible] ساخته
[illegible] ... [illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible] ملک [illegible] کار [illegible]
این [illegible] ... [illegible] ... [illegible]
[illegible] ملک [illegible] ... [illegible] یاران
این سخن [illegible] ... [illegible]
[illegible] ... سخن [illegible] :

طبیعی کفت شکوه [illegible] نسبت این حکایت [illegible] [illegible]

[illegible] نسبت [illegible] و [illegible] [illegible]

کشته [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] سنگ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] سنگ [illegible] [illegible] و کفت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] لیکن [illegible] [illegible]

کفت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کفتند [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] لیکن [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کفت [illegible] [illegible] کنند [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ناپایان به ساحل
[illegible] برنج بر آن
[illegible] از آن
[illegible] او را
[illegible] شرط [illegible] باهم
[illegible] سخنان
[illegible] فرمان
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible] سلطان بر دو طرف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]

دولت [illegible] مصاحبت [illegible] شنیدن بهشت جاوید [illegible]

این دوستان [illegible] سخن [illegible] میکنند [illegible] بحضور

کرده باشد [illegible] گفت [illegible] سخن [illegible] یکدیگر

[illegible] دل [illegible] سخن [illegible] بهشت [illegible]

[illegible] سعید

[illegible] ایشان

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] داده

[illegible] توانند

[illegible] گفته

بوده [illegible] احوال [illegible] اقوام [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] بکار

[illegible] انجمن

[illegible]

مجھے راشد کا یہ استدلال قابل قبول معلوم نہیں ہوتا ——— یہ کہنا۔ کہ ہمارے شعرا آج تک انہی خیالات و افکار کا اظہار کرتے آئے ہیں جو گذشتہ نسلوں کی صدائے بازگشت ہیں۔ صریحاً خلاف حقیقت ہے۔ ہمارے نئے شاعروں کے خیالات و افکار یقیناً نئے ہیں۔ ایسے نئے جن سے اردو شاعری پہلی بار آشنا ہو رہی ہے (ظاہر ہے کہ ایسی بحثوں میں شعرا سے مراد صرف اسی دور کے ممتاز اور نمائندہ شعراء ہوتے ہیں)۔ اس کی بہترین مثال تو اقبال کی شاعری ہے جو اس اعتبار سے نہ صرف اردو بلکہ ساری مشرقی شاعری میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ ادھر ہمارے اس دور کے شعراء یعنی فراق گورکھپوری۔ فیض اور تاثیر کے خیالات و افکار میں بھی اجتہاد ہے (یہ سب حضرات یورپ کے نئے علمی اور فکری نظریوں خصوصاً اشتراکیت سے متاثر ہیں) لیکن اس کے باوجود ان کی شاعری کی ہیئت میں روایت سے کوئی نمایاں انحراف نہیں خصوصیت سے فراق نے تو جس کامیابی سے غزل ایسی فرسودہ صنف میں ان نئے علمی اور فکری نظریوں کو پیش کیا ہے۔ وہ نہ صرف اس کی شاعرانہ قادر الکلامی اور عظمت کا بین ثبوت ہے۔ بلکہ اس عقیدے کا بطلان بھی ہے کہ "ہمارے اکثر اوضاع سخن جدید خیالات کے سیلاب کا ساتھ نہیں دے سکتے"۔

میرے خیال میں نئی ہیئت اختیار کرنے کا صحیح جواز تلاش کرنے کیلئے ہمیں خیالات و افکار کی بجائے شاعر کے ذہنی تجربات کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

خارجی اور داخلی محرکات کے زیر اثر شاعر کے ذہن میں طرح طرح کے احساسات۔ خیالات، تاثرات اور تصورات پیدا ہوتے رہتے ہیں (ان سب الفاظ کیلئے ایک لفظ تجربہ استعمال کرنا شاید زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ شاعر جو کچھ دیکھتا ہے محسوس کرتا ہے۔ اور سوچتا ہے۔ اسے ہم تجربہ ہی کہتے ہیں اور شاید یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہاں تجربہ سے مراد شاعر کا تخیلی تجربہ ہے) ایک باہمی رشتہ ان سب ذہنی تجربات کو کسی نہ کسی رنگ میں منسلک رکھتا ہے، بعض میں یہ رشتہ قریبی ہوتا ہے بعض میں ذرا دور کا۔ اس باہمی قرب و بعد کی بنا پر ذہن میں ان مختلف تجربات کے مجموعے بن جاتے ہیں، کوئی داخلی یا خارجی محرک شاعر کے ذہن میں اپنے متعلق بہت سے تجربات بیدار کر دیتا ہے۔ ان تجربات کو ظاہر کرنے کیلئے ہر شاعر اپنی مخصوص طرز فکر کی وجہ سے مختلف انداز اختیار کرتا ہے، ایک تو یہ کہ وہ ان مختلف تجربات کے بکھرے ہوئے اجزاء کو بغور مطالعہ کرنے اور مناسب تراش خراش کرنے کے بعد ایک کیمیاوی مرکب کی شکل دے دیتا ہے۔ اس عمل میں مختلف تجربات ایک مرکب تجربہ کا جزو بن کر بلکہ اس میں مدغم ہو کر اپنی انفرادی حیثیت کھو دیتے ہیں، شاعر ان سب کا مرکزی نکتہ اخذ کر کے ایک عام نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔

دوسرا انداز یہ ہے کہ شاعر ان منفرد تجربات کو ایک مرکب کی صورت دینے کی بجائے ذہنی آزاد روی کی رو میں بہنے لگتا ہے، تلازم خیال کے ساتھ مختلف تجربات،۔۔۔۔۔ ذہن کے ہر گوشہ سے ابھر کر اس کے سامنے آتے جاتے ہیں۔ اور وہ ان میں سے انتخاب کر کے ایک مناسب تسلسل کے ساتھ انہیں ان کی انفرادی حیثیت میں بیان کئے جاتا ہے لیکن سب کا مرکزی نکتہ اخذ کر کے ایک عام نتیجہ پر نہیں پہنچ جاتا۔

جدید نفسیات کے زیر اثر یہ انداز ادب کی ہر صنف میں عام ہو رہا ہے جدید انگریزی شاعری خاص طور پر اس سے متاثر ہے۔ ہمارے ممتاز شعراء میں راشد اور میراجی کی نظموں میں یہی انداز بنیادی اہمیت رکھتا ہے ——— چونکہ اس میں شاعر کی رہبر اس کے ذہنی تسلسل کی آزاد روی ہوتی ہے جو قافیہ اور بحر کے معین ارکان کی پابندیوں میں پوری وسعت کے ساتھ نہیں سما سکتی، اس لئے شاعر اپنے مکمل اظہار کے لئے ان پابندیوں کو توڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اس سے میرا مطلب یہ نہیں کہ پابند نظموں میں ذہنی تسلسل کی آزاد روی کا عمل کارفرما نہیں ہو سکتا۔ یقیناً ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے لیکن وہاں یہ عمل قافیہ اور بحر کی بندشوں کے باعث ایک محدود دائرہ میں محصور رہتا ہے۔ اس کے لئے آزاد نظموں کی وسعت زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ ان میں اکثر دور دراز بلکہ نفس لاشعور تک کے تجربات ظاہر ہو جاتے ہیں۔

راشد اور اس کے بعض ہمعصر شعراء میں ہیئت کے لحاظ سے اختلاف کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ان کے طرز فکر میں اختلاف ہے۔

[illegible] حاصل شده بود از تنها غنیمت بسیار نصیب [illegible] و [illegible] فتح ظلم
ایشان
[illegible] بعضی [illegible] شده و گفتند که از کثرت [illegible] سلطان
[illegible] مظلومان [illegible] بهشت [illegible] و وقت [illegible]
[illegible] کرما [illegible] ایشان [illegible] شد [illegible] را
[illegible] و با جمیع حشم و لشکر [illegible] شد که انتقام از [illegible]
[illegible] به شاه [illegible] صاحب [illegible] و برادر
[illegible] نمود [illegible] با [illegible] را
[illegible] گذشته و در بر خود [illegible] بعضی [illegible] قول
[illegible] و منجر [illegible] و منقار [illegible] چون نزدیک دریای [illegible] رسیدم صبا
[illegible] این جمله [illegible] دریا [illegible] و کیل دریا چون
[illegible] و لشکر [illegible] بیش از آنکه [illegible] دریا
[illegible] روی [illegible] و [illegible] جانوران دریایی انداز
بضرورت در مقام عذرخواهی [illegible] طلبی را باز داد
غرض از این [illegible] آن است که [illegible] دشمن را [illegible]
[illegible] [illegible] عذر آن در مانده

و [illegible] که الحق [illegible] بود [illegible] ملک [illegible] تا [illegible] گفته [illegible]

[illegible] اوست [illegible]

[illegible] کنند [illegible] بعضی [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

چون [illegible]

شد [illegible] چون [illegible]

گفت [illegible] است [illegible]

[illegible] از آنجا

می [illegible] کار بکجا رسید [illegible] جواب داد [illegible] الله که کار ساخته شود [illegible]

مهم [illegible] پرداخته [illegible] این [illegible]

[illegible] شده و چون [illegible] شد [illegible]

شد [illegible] طرف اینها [illegible] و از آن طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حال [illegible] از [illegible] است [illegible] و [illegible] اختیار کرد و [illegible]

[illegible] خود [illegible] بودن [illegible] بشد [illegible]

[illegible] که [illegible] منکاری [illegible]

و [illegible] باشد [illegible] باشد [illegible]

[illegible] که [illegible] شاه [illegible]

[illegible] است [illegible] کار [illegible]

[illegible] او [illegible] از [illegible]

[illegible] او [illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] این کرد [illegible] را که تو [illegible] ای [illegible] هیچ [illegible]

[illegible] خود میشناسی و [illegible] گفت چه میگویی من [illegible]

کاری [illegible] گفت ای [illegible] این کار را تو کرده [illegible]

[illegible] کار [illegible] است [illegible] اگر [illegible]

[illegible] اگر [illegible] خود [illegible]

[illegible] مشهور بود [illegible]

چون از رعایت کار درستی کردی چهارم اگر مخالفتی بیند که رنجش یافته شده

بیکبارگی خود را کم نکند پنجم اگر چیزی آموخته باشد از عرض پادشاه بمکان مناسبی نماید

که از درس [illegible] شاهان [illegible] بیشتر [illegible] باید [illegible]

[illegible] کردی [illegible] این [illegible] شام [illegible] بوده

ششم اگر [illegible] کار ساختی و گفته [illegible] که این کار [illegible]

سرانجام [illegible] بجای بیاورد و [illegible] مردم آن [illegible]

[illegible] کند [illegible] با ساقی [illegible] سرانجام [illegible] دشوار [illegible]

[illegible] رسانند و [illegible] کاری که [illegible]

[illegible] گفت [illegible] کار اقدام [illegible] بجا آورد

که [illegible] ضرورت [illegible] بجای رسانیدی [illegible] دانسته صواب

[illegible] بالا [illegible] کارها راست کند عاقل کامل [illegible]

که [illegible] که [illegible] بیسی و [illegible]

کور شده است [illegible] حال [illegible] بوده که [illegible]

[illegible] که [illegible] الروم [illegible]

[illegible] نصیحت [illegible]

هم می‌بینم که شما بدین راه و روش رفته‌اید لیکن در غفلت جوانان فرو رفته که
بیشتر من کی سپاری‌شی اگر کردار با خود در اکرام از آغاز جوانی با اقبال که
پیشتر کار شده ... باشد ... را در اندکی از ایام بسیار خواهی گذرانید
وقت نعمت‌ای ... و من سعی‌ام که آنچه من نیکویی ارزانی و کشور ...
اما من گمان نه دارم که از من کار شما بسته آمده باشد اگر چه
از من دیده باشی باز باید بشود که من اگر ... کرده‌ام آن خاطر نشان
شود تا باز ام گفته نعمت بسیار داری کدام را بر شمارم ...
در یاد خاطر داری ... خواهد بود از آن جمله آنکه ... عیب
آنکه گفتار بسیار و کردار اندک گفته‌اند که پادشاه در اینجا کفایت
برابر این صفت که وزیر او چنین باشد و ... اهل عالم در کردار
بر چهار نوع‌اند اول آنکه بگوید و بکند این روش شما خلقت دوم
نه بگوید و بکند این شیوه جوانمردان است سوم آنکه بگوید و نکند این
طریق سوداگران است چهارم آنکه نگویند و نکنند این رفتار ...
... ای ... از آن گروهی که بگویند و گفتار خود را به دو کردار
ساخته‌اند و ... ازین ... دیده‌ام و ...

و دیگر همره [illegible] خبر از جانب [illegible] بس و با خود [illegible] فرماید

همراهی [illegible] صلاح خود می‌بینی [illegible] و خود بعضی [illegible]

[illegible] البته [illegible] مرحوم [illegible] صاحب [illegible] مقصود [illegible]

[illegible] زبانی [illegible] روشنایی [illegible] با خود [illegible]

[illegible] ایران [illegible] که [illegible] رفته [illegible]

[illegible] برگردی [illegible] جانان [illegible] و [illegible]

[illegible] رسانیده باشند [illegible] لطف [illegible]

[illegible] همیشه [illegible] من [illegible] اول [illegible] است

[illegible] بوده‌ام [illegible] گفتار [illegible] بوده‌ام [illegible]

[illegible] احوال [illegible] در بوستان [illegible] بوده‌ام [illegible] همواره

[illegible] این [illegible] لطف [illegible] نیست [illegible]

[illegible] بی [illegible] چنین [illegible] از [illegible] کرده

[illegible] باشد [illegible] این [illegible] که [illegible] شده [illegible]

[illegible] خبر [illegible] گفتار [illegible] راستی [illegible]

[illegible] بزرگان [illegible] کار [illegible]

[illegible] ۱۹

بدانکه صحبت کتابه کی کرده زمال زی [illegible] و دستی تا [illegible] و [illegible]

مداین عمل [illegible] جری [illegible] اون که نسبت [illegible] و دوران [illegible] رسیده [illegible]

کی [illegible] با وسیله عامل که [illegible] و به نسبت [illegible] عرض [illegible] و با [illegible] اسب [illegible]

خوش [illegible] که [illegible] رعایا [illegible] و داره [illegible] پادشاه

[illegible] صاف [illegible] که در وصحبت [illegible] شاد [illegible]

[illegible] و [illegible] الکاشته و باس [illegible] اکم [illegible]

[illegible] سکار [illegible] [illegible] کار [illegible] و صحبت [illegible]

وزارت [illegible] بنا [illegible] و [illegible] این دو ومان [illegible] و در [illegible] پادشاه

[illegible] این پادشاه [illegible] امام [illegible] که [illegible] ان بار [illegible] است

[illegible] از [illegible] و [illegible] باشد نشان الهی را

[illegible] عالمی [illegible] باشد [illegible] او [illegible] پادشاه

[illegible] بسیار [illegible] با این [illegible] [illegible]

[illegible] و [illegible] بنکر [illegible] احمی [illegible] از [illegible] جراسب [illegible]

[illegible] و زبان [illegible] و [illegible] عالمی [illegible] و رضای الهی را

و [illegible] کارهای [illegible] [illegible] و [illegible] است

دیگران خلاص کردن و چون عاشق بودن و از دیگران چشم پوشیدن و وفا داشتن
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بوده است. این حکایت چنین گفت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

نوحی و بند و تو از بجور مشوی و بدر است کردن و زبان ساختن و چنین کسان
از سخن بیهوده نشنیدن شکست نمودن و از بجاهل صحبت نزدیک چنین باشد سبق
مرغ چون ده هم که سخن او را نمی شنوند از بسیار مهربانی از در حسب مروت
مشغول شان ایشان کنند که اصل است نوبه کان از و اکردن و حسب امروزی
گفتن جدا کردند چون مرغ از صحبت ان ... واعظ و کار زشکر و ستیدی
که او را چه پیش امده ای و ... هم شال این مرغ خیال میکنم و ... گفت ای
... بزرگان آن است که نظر شنیدن و ... سخن ... انچه
حق باشد بگویید کلاغ گفت من از صحبت کردن با زنی ام لیکن ... است
از کار خود به ... باده در روزگار خود میکند ... کامی ...
... شد که ... باشد و هر چند ... و ...
بر روی ... فایده ... کاری ... است عاقبت
ان زبان ... است چنانچه ان ... پیش امد ... گفت چگونه
بوده است ان حکایت ... گفت او ... بوده ... بکی را
بواسطه ... بواسطه ساده ... دل ... ند
بوده با ... کاری ... بودند ناگاه ... زبانه

نر بهومن گفت [illegible] جهان [illegible] حالا بهومن [illegible]

[illegible] در گوشه [illegible] بهومن [illegible]

[illegible] نیم [illegible] بهومن گفت [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

تا [illegible] تمام [illegible] روز [illegible]

[illegible] السلامت [illegible] دیگر باشد

[illegible] شد [illegible] در [illegible]

پنهان کرده [illegible] خانه [illegible]

شد نر بهومن [illegible] رفت [illegible] کرده

[illegible] پنهان [illegible]

[illegible] نر بهومن گفت [illegible] کرده

[illegible] دیگر [illegible] نر بهومن گفت [illegible]

[illegible] نر بهومن [illegible]

[illegible] دیگر [illegible] کند

چندانکه

ورو [illegible]

خود راشد کی پابند اور آزاد نظموں کا غور سے مطالعہ کرنے پر یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے۔

لیکن ذہنی تسلسل کی آزادروی کو فنی اعتبار سے کامیاب طور پر پیش کرنے کیلئے لازمی ہے کہ شاعر اسے اپنے قابو میں رکھے۔ اوّل تو یہ کہ اسے اپنے موضوع کی حدود کا خاص خیال رکھتے ہوئے صرف انہی تجربات کو بیان کرنا چاہئے جو موضوع سے گہرے طور پر متعلق ہوں دوسرے یہ کہ وہ تجربات آپس میں ہی ایک ناگزیر داخلی ربط میں منسلک ہوں صرف اسی طرح نظم میں وہ مربوط اور منظم کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو ایک اچھی نظم کی امتیازی خوبی ہوتی ہے۔ راشد کو اس چیز کا پورا احساس ہے، چنانچہ اس کی نظمیں اس کے ذہنی تسلسل کی منظم آزادروی کی حامل ہوتی ہیں۔ اور یہی ان کی کامیابی کا راز ہے۔ اس نہایت ضروری اصول سے بے اعتنائی کے باعث ہمارے بعض دوسرے شعراء کی بعض نظموں میں ان کے ذہنی تسلسل کی آزادروی بے قابو ہو کر بالکل آوارگی بن کر رہ گئی ہے۔ ان میں ایک ایسا انتشار اور ڈھیلا پن پیدا ہو گیا ہے۔ جو نظم کے فن میں بڑا عیب سمجھا جاتا ہے۔

راشد کی نظمیں صحیح معنوں میں نظمیں ہوتی ہیں، ان کی ترتیب میں ایک واضح ارتقائے خیال نظر آتا ہے، ہر تفصیل ایک معین مقصد کو پیدا کرتی ہے اور اسی طرح گویا ایک منظم کل کے جزو کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اپنی نظموں کی تراش خراش میں بڑی محنت سے کام لیتا ہے چنانچہ ان میں کہیں بھی غیر ضروری طوالت اور خیالات کی ناگوار تکرار نظر نہیں آتی۔ اور یہ وہ نقائص ہیں جو ہمارے بعض مشہور شعراء کی نظموں میں بھی عام ہیں

ذہنی تسلسل کی آزادروی کے سبب راشد کی نظموں کی فضا کچھ پھیلی پھیلی سی ہوتی ہے۔ اور قاری کا ذہن بھی ان سے کچھ پھیلا پھیلا سا تاثر قبول کرتا ہے۔ ان میں مرکوز تاثر کی وہ گرمی اور تیزی نہیں ہوتی جو فیض کی نظموں کی امتیازی خصوصیت ہے:

راشد کی نظموں میں ہیئت اور موضوع کے اعتبار سے کئی نقش آتے ہیں، لیکن اس کی زبان اور لب ولہجہ کی مخصوص شان شروع سے لیکر آخر تک اس طرح برقرار رہتی ہے، اس کے ہاں فارسیت کا اثر غالب ہے۔ چنانچہ وہاں عام نہیں خاص الفاظ جگہ پاتے ہیں۔ جن کے آب ورنگ میں ایک خاص چمک دمک اور اصوات میں ایک خاص گہری گونج ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی آواز میں بھی ایک توانائی شکوہ اور بلند آہنگی ہے۔ راشد کی ان خصوصیات سے متاثر ہو کر قاری یوں محسوس کرنے لگتا ہے۔ جیسے وہ ایک بڑی شخصیت سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اس اعتبار سے ہمارے نئے شعراء میں کوئی بھی راشد کا ہمسر نہیں! ———

دیده و اضطراب شده سر و سینه بلند اخر خم دل مابین حاکم بود و صورت
واقعه را بیان کرد حاکم از شنیدن کلمات جلیه که اثر از کواه عاجز ایشان کشته بر بیچاره
هست ... زنجبار و زنبلاد و بود بهم از قیمتی بود که از دی و به شکن ... انجا که ...
شوهر عشق این اعتماد دارم الحاکم کسی را تعیین شد و زیر ان رب داده
حقیقت بکلمه الهی زاری کنم شاید که خدا تعالی بر زاری من ببخشد و چون
که به جز ... ندارد نکرد داشته بود به زبان اند و عصا باز کوید که این زر
زر از ... است اثر کنی ... لعلکوی بسیار ... بر ان داوند که صبح کاه
در ... رفته تماشای قدرت الهی ... دل را
... برون خانه ... در میان نبات و ... لطف
... تمام از لطف تمات ... الفقه زر
... رفته ... کاه قابت کرد ... کفت انچه
... بیان ان درخت کالا دارست
... نشان شوند ... کرده ... بر عین
در میان ان درخت ... بیرون ... حاکم
... ...

گزنده از پی خویشتن و لی نبوده است پدر گفت ای پسر از سخن مار بگذر که از عشق را

بلغزی عاشق را سخنان فریفت قطعه نشست بمرد از این خلف سعدا گفتار خوب نبی

بعد از یک سعدا اندیشها گریم که بر دل عشق را بلغزیدی بازیکنی کرد یک

شده اند و با این سعد انم که کرا امروز رها و حیله گزار بر وده و بر بدیها مشهور و

رسوائی خاص و عام میکرده و مبادا احوال تو چون غوک باشد پسر گفت

چگونه بوده است آن حکایت پدر گفت آورده اند که غوکی در نزدیک

ماری خانه داشت هر گاه که غوک بچه آوردی آن مار بخوردی و دل

او را بدرد آوردی آن جفا کردی آن غوک را با خرچنگی دوستی شد گفت

ای یار در کار من چاره ای بکن که دشمنی قوی دارم نه مرا با وی پنجه در افتادن

رسد و نه از وطن که جای آبادانی است جدا شده توانم جای

دیگر رفت خرچنگ گفت غم مخور که دشمن تو را مارا بکشد فرصت توان یافت

غوک گفت هرچه راه نمائی بجا آورم گفت فلان جا راسوی است

شبکتی بگیر ماهی چند بگیر و بکش و از پیش سوراخ او تا خانه مار

بیفکن تا راسو یکان یکان ماهی خورده بر سر مار خواهد رسید او را

طعمه خود خواهد ساخت و ترا از شر او ایمن خواهد شد غوک بدین تدبیر

مغرور بود

تصویر ... هلاک که چون دولت روز ... آن ... [illegible]

سر ... شده بمانند ... سپاهی ... خود ... [illegible]

... [illegible] ... و سپاهیان ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... از سر ... که اینجا ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... کردن ... [illegible]

... [illegible] ... عالم ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

گفته بودی بنگر دوان پیشه بوزم دل او دو لیک راستی جان من شنیدم کلیه
مگفت منصوبان چو اسمان ان بود تا بر آئی که عاقبت کار چیدان
نگوهیده رسیت و منه لفت کرده و رهنی را الم ام بهاده صد بیکجا دیران
را جلیه خیال کرده کلید گفت ارون تاحق رحمتن و صاحبی عذرا ور
شیخ ابدا صفحی بود رهنی همه بر خیال کرده از تو بیجز و بمین پیدا ایست
ازین صورت یکند و دو زبانی ازو خود بمیکن که اجزا سوی ماره
و بعثت و دار وی بود در بابی چه بقلی بعد ازو کی سعادار و دارای برسیت
و ستان است قلم رفته بابی با نهانی تیکد ناخیه سبب بیجا گم کرده
دار و بیان چون کار او سبب و شاهانه بود و کسی بیجز کارکان جاوار
تحمل گفت ای رحمه معنی زبان او ازین گفتار بود من کلی فیدروی
کار و بستاهی ترمه بود سوی ملک ان صد حملی داری که خود نیابان که
بجلوه بر ساید بان قلم صد بار کرده خود نموداری وجمله هستی خرد
نیست ان با دو صد ما دای که خداوندی سیس ایکو نابید ملک انهار باو
چه از نکته ماان ما نشد بدو سبحان خدا و فکری بر پای ما برو ستاده بودی
زیر می بارد بار بر نیاز لایی نه ذاتی و منه گفت تا خرد حسن سبان بارا
دای

کر بیش از من که شخصی بنام تو در میان شیر و شتربه آشتی در میان بود
رفاقت تا به و کردم کلیله گفت این سخن محال است و معلوم است که
سخن چینی از شتربه کمال باشد و [illegible] چندان عرض است که در میانه
شیر و شتربه [illegible] چندان باشد تا [illegible] شود و چندان [illegible] است که از طرف
[illegible] و [illegible] دوستی چون [illegible] که [illegible] بزرگی و در میان [illegible] است
[illegible] یکی [illegible] نیست [illegible] و کار قضا و [illegible] سوم
[illegible] کار بدان [illegible] است که مردم فتنه انگیز و میان
[illegible] است [illegible] هر چند [illegible] است [illegible] و جنگ
شیر [illegible] از [illegible] شیر [illegible] نیست که
[illegible] میان ایشان دوستی صورت بندد و [illegible] که [illegible] است
[illegible] گفت [illegible] شیر [illegible] من صحبت [illegible]
[illegible] گفت [illegible] من و [illegible] با تو صحبت دارم
[illegible] دانا است [illegible] [illegible] که
[illegible] دانا [illegible] باشد [illegible] یار
[illegible] کند اگر [illegible] از [illegible] دندان [illegible]

وخردمند آن بطبلهٔ عطار مانند که هرچند آنان نگشایی چیزی نرسد جز عیب از بوی
ببرده شد کرد و حقه را بشی و عطار را ببیند اولاً حال به سطر شود و از بوی او
چند آنکه و ابکران باله و دود و بر آن بشی دوستی از بیراین بالای و بی چگونه
با تو بسازم و چون از تو امید وفا و آشفته باشم که پادشاهی گرتره گرامی
و بزرگی ساخته است با و ابن گردی و حق نشناخته و لطف او را الکاه
نداشتی من از چنین کسی از بهر او نیک دوری گزینم بدور کم است
جایی که صحبت نیکان سودمند است چو دیدن جهان زمان دارد هر که
با زنان یکی گردد بدان رسد که باغبان رسیده است دمنه گفت
چگونه بوده است آن حکایت کلیله گفت آورده اند که باغبانی
بود که از زنان و ... و بیخردی بخرس دوستی کرده و همواره در باغ دشت
خوار با کید از بر بردی خرس نیز مهربانی دریافته باین و حقانی
الفتی پیدا کرده بود تا آنکه چون باغبان بخواب رفتی بر بالین او آمد
مگس از روی او میراند روزی باغبان برسم هر روزه بخواب
رفته بود و خرس مگس رانی آغاز کرده هرچند مگس را از طرفی میراند از
دیگر جانب جمع میشدند خرس از این آشفته شده و سنگی بزرگ را بر

احیان الا

بجمال الملک نرا خواهم گشت بمراد وی و دهقان بجا رماند چنین تا ازان
بجدو با ملک ملکان شده و ازینجا گفته است که خردمندان گفته اند که دشمن
دزد را در دست عنوان بهتر است پس دشمن دانا که جان بود
بهتر از دوست چه منت که نادان نمود مانند و این داستان برای آن آوردم
تا بدانی که ایمن باید که مرا با تو کار سری رشادی نیست و اگر قصه
دوستی نقد دهقان و خرس خواهد ماند دمنه گفت اینچه می انصافی
که شنیدی من اینجا نیز نوشتم که همه بیکبارگی با این باب چیزی و با خرس
برابر کنی کلیله گفت اگرچه در بارهٔ او بر آن مرتبه نیستی اما عرض
وا نمی کنی و داشتن را کو ساخته است ترا اینجا در صداع
عرض خود ما نیست در دست خود و کداری دیهها را بیچ معقول نمای عام
چنین بگویی چنانچه در کار شیر و شنزبه چه فتنها که انگیخته و خود
با کسی امنی مبلغی وصالی بود و دستان بیشل آن بازرگانی است که گفته
بود و در شهری که موش صد من آهن خورد چه عجب از موش که کودک
را هوا ببرد دمنه گفت چگونه بوده است آن حکایت کلیله گفت
آورده اند که بازرگانی اندک مایه بسفر رفت صد من آهن و دیعه

خود سخن آغاز [illegible] بعد از آنکه [illegible] با مردم [illegible] بعد از آنکه

شنوده بود [illegible] خود او در خلوت بوده طلبید این

[illegible] نشسته بود [illegible] صحبت [illegible] سخنی آغاز

گر [illegible] بر او [illegible] شد خانه [illegible] عقل [illegible] ایران

[illegible] آگاه شدن [illegible] نشسته

این [illegible] بار [illegible] کلان [illegible] و بهشت [illegible] در دل

از [illegible] ملامت [illegible] باشد [illegible] کس

[illegible] هست [illegible] و این [illegible] باید دوست

دوست این شاعران شده گفت که این بار زبان [illegible]

[illegible] آن [illegible]

[illegible] کار [illegible] روز [illegible] بیرون

[illegible] گفت [illegible] کار [illegible]

[illegible] از خانه [illegible] زبان [illegible]

[illegible] بیان ساخت و صباح [illegible]

[illegible] گفت ای [illegible]

[illegible]

چون شغال گفت از وی باز [illegible] که از چشم و سر در دل [illegible] گم [illegible]
[illegible] بسیار [illegible] که [illegible] گفت [illegible] از زمانه [illegible] [illegible] چون
[illegible] و [illegible] [illegible] شده [illegible]
[illegible] و این [illegible] [illegible] سخن [illegible] [illegible]
[illegible] کان [illegible] گفت [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
این [illegible] که [illegible] گفت غم مخور [illegible] را [illegible]
[illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] این
[illegible] ای دمنه این [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] خود [illegible] توانم کرد [illegible] [illegible] و دیگران [illegible]
[illegible] پادشاه [illegible] [illegible] و دیگر [illegible]
[illegible] چون سخن [illegible] کلیله و دمنه [illegible]
[illegible] شده بود [illegible] خاک [illegible] [illegible] چون [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آدا بدایونی

بیزاری

زیست اِک خوابِ طربناک و فسوں ساز سہی
رس بھرے نغموں کی اک دل نشیں آواز سہی
فرشِ مخمل بھی، زر و سیم کی جھنکار بھی ہے
جنّتِ دید بھی ہے، عشرتِ گفتار بھی ہے
چشمِ سرشار کا اعجاز سہی
زیست اِک خوابِ طربناک و فسوں ساز سہی!

قہر ہے اُف یہ تسلسل، یہ تواتر، یہ جمود
یہ خموشی، یہ تسلّی، یہ گرانبار سکوت
شوق کو رخصتِ پرواز نہیں
رفعتِ روح کا در باز نہیں
جسم آسودہ سہی، رُوح مگر ہے بے تاب
ایک بے نام تغیّر کیلئے
درد کی ٹیس سہی، لذّتِ جاوید نہیں
نغمۂ اُمید نہیں
قہر ہے اُف یہ تسلسل، یہ تواتر، یہ جمود!

سوچتی ہوں کہ کوئی حجلۂ تاریک ہے کیا
یہ گرانبار تسلسل
یہ حیاتِ جامد
جس کی دیواروں کی سنگینی سے لرزاں ہے خیال
کوئی روزن بھی نہیں کوئی دریچہ بھی نہیں
ایک دُنیا ہے کہ بے نور و محدود و اُداس
نور و نکہت سے گریزاں ہمہ دانجم سے نفور
جس کی دیواروں کی سنگینی سے لرزاں ہے خیال

کاش پڑ جائے کہیں ایک خراش ـــــ ایک شگاف
غم کے ہاتھوں ہی سہی
اور بھولے سے کبھی
کوئی آوارہ سی چنچل سی کرن آنکلے
ایک لمحہ کے لئے
میرے تاریک گھروندے میں اُجالا ہو جاتا!

تاجور سامری

انتظار

رات ہر لحظہ پُر اسرار ہُوئی جاتی ہے،
سائے اشجار کے آسیب نظر آتے ہیں
پاؤں کے نقش گنے جاتی ہیں راہیں چُپ چاپ
دشت و کہسار تصوّر میں اُترے جاتے ہیں
ذہن میں شب کو جھلکتے ہُوئے تاروں کی طرح
نقشِ ماضی کے اُبھرتے ہی چلے آتے ہیں
لوگ کہتے تھے کہ آج آنا ہے اُن کو لیکن
اب تو کچھ اور ہی آثار نظر آتے ہیں
مری مٹتی ہوئی ناکام اُمیدوں کی طرح
ایک اک کر کے دئیے سرد ہوتے جاتے ہیں
سو گئے لوگ تمام اُونگھ رہا ہے مندر
واہمے سے در و دیوار پہ منڈلاتے ہیں
بھیگتی رات کے پُر ہول و حزیں نغمے کو
وسوسے دل کے عجب رنگ میں دُہراتے ہیں

منتظر بیٹھا ہوں مدھم سے چراغوں کے قریب
دل کو وہموں کے سیہ ناگ ڈسے جاتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خدام نیز بنده زکی شجاع بشاه خواهی رسید و بر تقدیری که تزار وزکی با شاه
متصل شود چون روش حقیقت نمیدانستی هر ایه ما بر از نخواهد ماند و سخن بسیار به
درنیکوان خدمت ملک مورسیان او را دو دفعه جواب عاقلانه گفته رخصت
گرفته پیش شاه بر خواهد و همراه خود و دفعه ... شغف تزوکی ارشید
متصل بوده از جمله ... و دفعه ... هیچ ... التفات او صورت
نبسته تا اگر روزی خلوت ... از شهر برسید که رنا فی جز باد است
از ما و جمله ... عمل نمودن ... سکار و مهمات ملکی متوجه بشنید
سبب ... آنچه ... در میان او و دفعه گفتند او از
راه ... اعتبار ... بشده باشی که او از ... اعتبار
... مطلوب ... الاشرف ... رفته ... و احباب مشخص او در
... رخصت ... سوسی ... از
... دو ... است که خود ... کار
... او ... و ... نیافتم ... را
اگر ... شده ... با رفتار ... گفت ... نام
... بعرض رسانید ... الاشرف ... مابین او و ایلات

جمعی ...

[illegible] در [illegible] [illegible] این سخن [illegible]

[illegible] در صنعت [illegible] [illegible] اند [illegible]

کرده [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] این [illegible] بسیار کرد

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] تا آنکه [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کسی نمی رسید [illegible]

را [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

رفت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کار [illegible] [illegible] [illegible] این [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اول [illegible] [illegible] در

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جوان بخرد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ارو باهی بی‌نظیر که بید رو در حسب به جهی آن [illegible] واصلی بر بالای این سنگ رسید

با لکنت [illegible] خونین شکسته [illegible] گروه [illegible] بیابانی

دزدان و [illegible] با این شکسته شد این [illegible] به [illegible] نشیمن بود

که با [illegible] در زحمت [illegible] حال [illegible] را [illegible] باز

[illegible] در حسب [illegible] مشغول شد [illegible] که

[illegible] انتقام [illegible] چون [illegible] بود

کلید [illegible] گفت [illegible] در [illegible] بسیار

[illegible] گفت [illegible] تو [illegible]

[illegible] مسافت [illegible] بود [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] بیکار

[illegible] بیشتر

[illegible] ما [illegible] افسوس

[illegible] اوقات [illegible]

[illegible] ازملال

آنچه [illegible] بود [illegible] بخاطر [illegible] حکم [illegible] این

[illegible] است [illegible] و [illegible] کار [illegible] شد

[illegible] کرد [illegible] چون [illegible] عشق [illegible]

[illegible] نو شد [illegible] دختر [illegible] بیش [illegible]

[illegible] نیا [illegible] ساخت تا [illegible] بود

[illegible] جان [illegible] ماهی [illegible] حاضر شده

خود را بر آوردن ماهی [illegible] در [illegible] حکم [illegible]

ساخت [illegible] گفت [illegible] بار [illegible] گفت

[illegible] چون [illegible] بار

[illegible] چون [illegible] رسید

اول کار او تمام گشته بعد از آن [illegible] گشته [illegible]

و [illegible] کاری [illegible] تمام [illegible]

گفت [illegible] دختر [illegible] زیاده

[illegible] که [illegible] حال [illegible] علاج این نماید [illegible]

هر کو [illegible] است که [illegible]

[illegible] اختیار [illegible] و خود [illegible] در [illegible] پنهان [illegible] نمود

و گفت [illegible] [illegible] [illegible] خود [illegible]

جای [illegible] گشته [illegible] [illegible] شنیدم [illegible] دشمنی [illegible]

او [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بهلاک [illegible]

هر که سخن را [illegible] [illegible] جهان [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پس [illegible]

[illegible] [illegible] گفت [illegible] سخن [illegible] [illegible] [illegible]

و از دشمنی [illegible] غافل [illegible] نبود [illegible] [illegible]

تا [illegible] جانوران [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قرار داده [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قرار داده [illegible] [illegible] [illegible]

گفت ای [illegible] جانوران [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] میان [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت ای شهریار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] این سخن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پادشاه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت ای [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] چون [illegible] چپاو [illegible]

[illegible] دیگر [illegible] خود [illegible]

[illegible] بعضی [illegible]

[illegible]

[illegible] شنیده [illegible]

[illegible] اتفاق [illegible] گفتند [illegible]

آگاه شده [illegible]

تمام [illegible]

[illegible] صباح [illegible]

[illegible] آگاه شده [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible]

ریاض رتقی

پُل کے دونوں طرف !

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے چند دن اس دکھ درد سے بھری ہوئی دنیا میں اطمینان سے گذر جائیں۔ اُس کا گذشتہ ہفتہ کچھ اسی طرح گذرا اُس کے پرانے زخموں میں کسی تازہ زخم کا اضافہ نہ ہو سکا۔ آپ شاید یقین نہ کریں۔ مگر یہ واقعہ ہے کہ وہ ہر دوسرے تیسرے دن، اپنی مخصوص گذرگاہ سے گذرتے ہوئے کسی فاقہ زدہ کی لاش سے دوچار ہو جاتا تھا —— ہر دوسرے تیسرے دن —— اور اسی ایک جگہ

معلوم نہیں یہ لوگ کہیں رہا کہیں اور مرتے ہیں مگر لاش اس جگہ ضرور پہنچ جاتی ہے اور پھر انسانی زندگی کی حقیقت کے اس کریہہ و ہولناک پہلو کی نمائش سے انسانی جذبۂ ہمدردی کو لوٹا جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کی زندگی اسی طرح گذر جاتی ہے۔ چند ہڈیوں کے ڈھانچے، زندہ لاشیں، چیتھڑے لگائے اور چند ننگے کمزور بچے اس لاش کو گھیرے ہوئے صدا لگاتے ہیں۔ "غریب کی میت کے لئے حضور —— اغریب کی میت کے لئے دے دو —— ! ایک پیسہ —— !" اور موٹروں تانگوں اور سائیکلوں، پر لوگ ناک پر رومال رکھے گذر جاتے ہیں۔

یہ ایک پل ہے۔ ریلوے کمپنی کا بنوایا ہوا۔ سیمنٹ، پتھر اور لوہے سے بنا ہوا۔ یہ پل قریب آدھا فرلانگ لمبا ہے یہی جگہ ہے جہاں ہر دوسرے تیسرے دن ایک فاقہ زدہ کی لاش ضرور پہنچ جاتی ہے۔

یہ پل ریلوے اسٹیشن سے قریب ہے۔ پل کے نیچے تقریباً بیس ریل گاڑیوں کے لئے پٹڑیاں بچھی ہوئی ہیں۔ یہ پل شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ ایک طرف سول لائن کا مغربی وضع کا جدید علاقہ ہے۔ دوسری طرف پرانی قسم کی ہندوستانی بستی آباد ہے —— پل کی سول لائن کی جانب والے سرے پر پتھر کی کوٹھڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ کوٹھڑی بھی اُسے نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اُس کی لمبائی چوڑائی چار مربع فیٹ سے زیادہ نہیں۔ معلوم نہیں اُن کا کیا مصرف ہے۔ شاید پولیس کے سپاہیوں کے لئے بارش سے پناہ لینے کو بنوائی گئی ہوں۔ مگر آج کل اُن میں فقیر زندگی بسر کرتے ہیں۔

انواع و اقسام کے فقیر اس پل پر نظر آتے ہیں۔ زندگی کے ہر درجے کے نمائندے۔ عریاں و نیم عریاں عورتیں۔ پاگل، دیوانے خطرناک قسم کے امراض میں مبتلا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پودا یہیں جنم لیتا ہے، پھولتا پھلتا ہے اور یہیں مرجھا جاتا ہے اور پھر ہر دوسرے تیسرے دن ایک لاش "غریب کی میت کے لئے حضور —— ایک پیسہ !"

یہ پل شہر کے وسط میں واقع ہے۔ نئی اور پرانی۔ جدید و قدیم دنیا کے درمیان یہ پل حائل ہے۔ لوہے، سیمنٹ اور پتھر کا بنا ہوا پل!

یہ پل شہر کی عام گذرگاہ ہے۔ اس پر ہمیشہ آمد و رفت رہتی ہے مزدور اپنی روزی کی فکر میں۔ انگریزی دان کلرک اپنی نوکری کی خاطر۔ طلباء علم کی تلاش میں، شہر سے سول لائن کی طرف جاتے ہیں اور دوسری جانب سے سیٹھ، ساہوکار، دھن دولت والے، جن کی دوکانیں شہر کے مرکز میں ہیں اور جنہوں نے سول لائن میں مغربی وضع کی عالیشان کوٹھیاں بنوا رکھی ہیں اور جو دولت سمیٹنے، شہر کی طرف آتے ہیں —— شہر والے غریب مزدور جو کچھ دن بھر میں کما کر پل کے اس طرف سے لاتے ہیں۔ وہ سب رات کو پل کے دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ اور شہر میں صرف مفلسی فاقہ کشی، بے روزگاری اور بیماریاں رہ جاتی ہیں۔ یہ چیزیں پل کی دوسری طرف کبھی منتقل نہیں ہوتیں۔ یہ سول لائن کا علاقہ ہے۔ یہاں کی زمین میں ایسے پودے پھل پھول نہیں سکتے۔ کیونکہ پل کی دوسری طرف ایک ایک میل زمین میں صرف سو ڈیڑھ سو آدمی رہتے ہیں اور شہر میں ایک ایک میل میں ہزاروں انسان بستے ہیں تو وہ زمین کچھ ایسی ہے جہاں تھوڑی سی زمین میں بہت انسان بستے ہیں —— ایک سیمنٹ اور پتھر کا بنا ہوا پل انسان کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ کتنا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ فرق ہمیشہ کے دو سروں کی طرح قائم رہتا ہے۔

تاریخ بھی اسی قسم کے پلوں کا پتہ دیتی ہے۔ سکندر، تیمور، نادر شاہ ندیوں پر پل باندھ کر ہندوستان میں آئے —— اور سب کچھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پادشاه [illegible] جمشید [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] اضطراب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باشد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بطلیموس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بطلیموس [illegible]

[illegible] بطلیموس [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

وزود بنی

اگر چه تحقیق لطف عمل بکرد و سخن گفتن بیان نمود و اطاعت بیان شنزبه
گفت من آغاز جنگ نخواهم کرد لیکن اما دفع آن خواهم نمود اگر او جنگ
کند دمنه گفت مرا نگاه باید داشت و بگفته صاحب غرض قصد من کند من هم دست
و پایی خواهم زد و به یاری کشته نخواهم شد دمنه گفت ای شنزبه بر کار گوش ده و ببینی
که شیر می نگرد و دم بر زمین می زند بدان که قصد تو دارد و شنزبه گفت
چون کلیله نشان بکنند دادی دمنه خاطر از سخن داشته بجانب کلیله آمده رو
آورد و از سرگذشت خبر داد و بیا کار شیر رفتند در آن حال
شنزبه همچنان شیر را از غضب می غرید و دم بر زمین می زد و
شنزبه را از غایت ترس رنگ چهره تغیر یافت و بر زمانی حیرت
می نگریست و حرکات نامناسب ظاهر می ساخت چون نشانهای که قرار
داده بود همه را معلوم شد شیر از نهایت غضب حمله برده دو دستش
را فرو برده کلیله این حال دیده بگوش دمنه آغاز کرد و در عجایب
او را بکشت و گفت که مدام که ترا بند من شود و منه نخواهد این قصه
و تو قصه مرغ و بوزینگان و حال من با کرده ... شاه کاری ...
که آخر مرغ به نصیحت ... بکار نکرد و چو زر او در چنگال بوزینگان

بگوش [illegible] بمانده ما با بعضی پیران ای دوستان [illegible] تماشای کاری

و رسوائی عشق خدا [illegible] با [illegible] و [illegible] صحبت

[illegible] که [illegible] که [illegible] [illegible] و او [illegible] بود

با [illegible] و [illegible] رسوائی [illegible] گفت اگر [illegible]

نشنید [illegible] و [illegible] [illegible] کلیله [illegible] حاشا

که [illegible] ما [illegible] بجا [illegible] عشق [illegible] چه [illegible] چرا از

دیدار [illegible] گفت [illegible] من [illegible] باشم [illegible] ولیت

[illegible] گفت [illegible] میگوئی لیکن

[illegible] و جمال تو با آن بازرگان [illegible]

[illegible] گفته بود [illegible] من این [illegible] اگر [illegible]

[illegible] عجب باشد چون سخن [illegible] رسید [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] اردو

بود [illegible] این [illegible] کلیله [illegible] گذاشت [illegible]

او چون کار رفته [illegible] رسوائی کشید چنانچه [illegible] و [illegible]

[illegible] از مخلصان حقیقی [illegible] [illegible] و [illegible]

[illegible]

[illegible] ... قریب ... سارای ... شد و ... کار شهر و [illegible]

[illegible] کرشیر ... [illegible] ... و ... کار [illegible]

[illegible] شد ... کار و ... [illegible]

[illegible] شاب ... [illegible]

[illegible] مرتبه ... [illegible] شده

باشد ... [illegible] ... و [illegible]

[illegible] ... [illegible] کامل

[illegible] ... پای ... تسلیم ... گفت

[illegible] از ... [illegible] ... از

[illegible] ... و ... [illegible]

[illegible] ... و ... [illegible]

[illegible] ... کار ... [illegible]

[illegible] ... و ... [illegible] شد و [illegible]

[illegible] ... شد ... کار ... [illegible]

[illegible] ... پادشاهان ... از ... [illegible]

[illegible] در بازار [illegible] حکیمی [illegible] جمال

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چین

و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میرزا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] آگاه

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] که

[illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کار [illegible] [illegible] [illegible] و از

[illegible] و [illegible] [illegible] آن [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ای [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باش

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] احوال

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آن

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آن

حکایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] از

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] او

باشد شمه‌ای بجانب آن شتافت و پوست پاره تازه دید که یکی از روستائیان
گوشت چند برده و پوست را بگذاشته بود از آن روشنائی یافت و تن پوست را
گرفت و از آنجا بچنگال گرفته روی بگوشه نهاد و در میان راه که در پس کنار
قلعه‌ای از مرغان فریاد که در آن صحرا بچریدند و در برف نام علاجی
مکانهای ایشان میکرد روباه را میل گوشت مرغ در جنبش آمده از پوست
پاره فراموش کرد و در میان شغالی گذر کرد پرسید که ای برادر غمگین
شغالی چه را خودمندیست داده روباه گفت ای عزیز گرسنگی بسیار است
و خداوند روزی پوست پاره بمن ارزانی داشته و حالا آرزو دارم که
ازین مرغان یکی بچنگ آرم و عیش خود را گوارا سازم شغال که از سر این
خیال دور کرده بود گفت که مدتی است در علماکین انتها می باشم اما این علام
زیرک کیمیا بینی در کارهای چند آن اهتمام دارد که این مقصود
نمی آید و بعد ازینهمه خیالی صورت بستم و دو ریختن آمده روزی گشت و
بروز می آرم تو که پوست پاره تازه گرفته رغبت شکار و این مقصود
در گذر روباه گفت ای برادر مرا همت بلند نمیگذارد که پاره پوست
بی مزه سر فرود آرم و دل از لذت گوشت فربه تازه برکرم شغال گفت ای

ختام جمع مجلس رسید حضرت عالی مقام پادشاه جمشید منزلت را حسرت و رقت

دست داد سخن تا بدینجا رسید مضمون که در حق یکدیگر گفتند میان یوسف و برادرانش

برادران یوسف بود و بیگانه بود [illegible] این حکایت بعضی از این

موارد که درین منزل بود که [illegible] مطلب [illegible] بجای رسید

که مقصود بود حضرت این حکایت مشغول گشته و از کوشش

بود که [illegible] ماکان [illegible] کرده [illegible] طلب

[illegible] میکرد که [illegible] افتاد [illegible]

از گوشه [illegible] رفت [illegible] کوشش او [illegible] با

[illegible] همچنین [illegible] کوشش

[illegible] آنکس که [illegible] این دست [illegible]

بود [illegible] کشند و [illegible] ساکن

[illegible] خواهم [illegible] این [illegible] اورده

[illegible] یوسف [illegible] شغل [illegible] وفا

[illegible] خوش [illegible]

[illegible] بیت [illegible] مرد

[illegible]

سمیٹ کر لے گئے۔ تختِ طاؤس بھی اور کوہِ نور بھی ——— مگر شام پل کی دوسری جانب سے آتی ہوئی خوبصورت موٹروں کا نظارہ بھی سکندر کی شاندار فوج سے کچھ کم نہیں ہوتا! ——— لیکن دشمن کو روکنے کے لئے اکثر بڑے بڑے پل توڑ بھی دیئے گئے ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ شہر میں داخل نہ ہو سکے۔ مگر غنیم بھی غافل نہیں رہتا۔ اُسے بھی شہر والوں میں سے ہی کئی میر جعفر قسم کے جوانمرد مل جاتے ہیں۔ جو پُل کو اس طرح سہارا دیتے ہیں، جیسے تھری مسکیٹیرس (Three Muskedeers) کے ایک بہادر نے اپنے ساتھیوں کو گذرنے کے لئے ایک ٹوٹے ہوئے پُل کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا تھا۔

پُل پر سے گذرتے ہوئے جب کوئی موٹر تیزی سے اُس کے قریب سے گذرتی، تو رودلف ہن برگ، کی ایک تصویر اُس کی آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ——— "ایک دولت کا دیوانہ" لکڑی کے تنگ و خطرناک پل پر گھوڑا دوڑائے جا رہا ہے۔ وہ دولت کی دیوی کا تعاقب کر رہا ہے۔ جو پانی کے بلبلے پر سوار رقص کرتی جا رہی ہے۔ دولت کے عاشق کو نہ اپنی جان کا ڈر ہے، نہ دوسروں کی جان کی پروا! ایک عورت اُس کے گھوڑے سے روندی جا چکی ہے۔ موت ایک سیاہ گھوڑے پر سوار اُس کے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔"

یہ تصویر اُسے ایک اخلاقی سبق دیتی تھی۔ ایسے سبق انسانوں کو ہزاروں سال سے دیئے جا رہے ہیں۔ مگر لوگ گھوڑا دوڑاتے ہوئے پل پر سے گزرتے ہیں۔ ہزاروں مر کھپ گئے۔ مگر پھر بھی گزرتے ہیں۔ سینکڑوں کو روندتے ہوئے اب گھوڑوں پر نہیں، موٹروں پر ——— اور زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ——— اور پل اُسی طرح قائم ہے ——— اینٹ، پتھر، لکڑی، لوہے کا بنا ہوا پل!

پل کی دوسری طرف بڑے بڑے بنک ہیں۔ دفاتر کی عالیشان عمارتیں ہیں۔ عدالتیں ہیں۔ شہر کا انتظام قائم رکھنے کے لئے ——— پل کی دوسری طرف سے شہر کا انتظام قائم رکھا جاتا ہے۔

شہر میں بھی سول لائن کے رہنے والوں کی بڑی بڑی دوکانیں ہیں سامانوں سے بھری ہوئی دوکانیں ——— کپڑوں سے لدی ہوئی دوکانیں! مگر شہر والے پھر بھی ضروریاتِ زندگی کے سامانوں سے محروم رہتے ہیں ——— چیتھڑے لگائے ہوئے بچے اور بچیاں سامانوں سے بھری ہوئی دوکانوں کو جن کے شیشوں سے رنگ برنگ کے کھلونے جھانکتے ہوئے نظر آتے ہیں حسرت سے دیکھتے ہوئے گذرتے ہیں۔ ان بچوں کو دیکھ کر اُسے ڈاکٹر میوگو کی "کوزٹ" یاد آ جاتی۔ وہ سوچتا کہ کیا کبھی انہیں بھی کوئی "جین ولجین" مل جائے گا۔ جو انہیں خوبصورت جاپانی گڑیاں لا کر دے گا۔ جاپانی گڑیاں ——— رنگین لباس میں آراستہ کتنے دلکش ہیں نقش و نگار ان کے ——— اُسے کالج کے وہ خوش پوش طلبا، یاد آ جاتے، جو بظاہر نفیس کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں۔ مگر اندر سے خالی ———

وہ سات سال سے اس راستے سے گذر رہا ہے ——— سات سال سے یہی اُس کی رہگذر ہے ——— تین سال پہلے وہ اس راستے سے کالج جایا کرتا تھا۔ اب آفس جاتا ہے۔ شاید اس دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے جو راستہ ہمیں کالج لے جاتا ہے وہی آفس تک پہنچا دیتا ہے۔

اِس پُل کے بہت سے باسی اُس سے اچھی طرح مانوس ہو گئے وہ پہلے اُسے دیکھ کر بھی دستِ طلب دراز کرتے تھے۔ مگر اب وہ انہیں نظر انداز کم ہوتی ہے۔ خیرات کے معاملے میں وہ ذرا خسیس واقع ہوا تھا۔ عجیب نظریہ تھا اُس کا؛ ——— زکوٰۃ یا خیرات سے نہ مفلسی دور ہوئی ہے نہ ہو سکتی ہے۔

یہی وہ پل ہے جہاں اُسے ہر دوسرے تیسرے دن ایک نعش نظر آتی تھی مگر گزشتہ ہفتہ خلافِ توقع خیریت سے گذر گیا۔

شہر کی جانب پل سے سو قدم کے فاصلے پر شہر کا بڑا ہسپتال ہے۔ جس سے ملحق ایک میڈیکل کالج بھی ہے۔ یہاں عوام کو مفت دوائیں ملتی ہیں۔ سڑک کے دوسرے کنارے پر دوا فروشوں کی دوکانیں ہیں۔ پل کے دوسری طرف سے آنے والے ان دوکانوں سے دوائیں خرید کر علاج کرتے ہیں۔ کیونکہ ہسپتال میں دوائیں اکثر نہیں ملتیں۔ اس لئے لوگ پل اور سڑک پر خطرناک امراض لئے پھرتے ہیں ——— اور ہسپتال کے قریب ہی فاقہ زدہ نعشیں پڑی ہوتی ہیں۔

پل کے شہر کی جانب والے سرے پر ایک فقیرنی ایک اندھے

بهرام گفت و باز بیداد کردند و شاه میان برزگان رسیده بود که غلام از
کمین گاه بیرون جست و چوب بسی بجانب او افکند و دست او را زود
بتافت و شاه از بیم خلق دل از بهای برزگان برکنده بود
به پوست بازو او بود آن پوست تا بتافت بسر زمین زد تا آنکه خون
بر جان شد هیچ سود نکرد و معتقد و از این داستان آن است که پادشاه
یکی آمده کار دولت را بدست خراب کرده بحال باقی بگذارد
نگاه دارد و چشم عنایت از حال برزگان و درگاه بدان و سواران سپاه
برداشته است و چنانچه گفته شد بهیچ وجه بدست یکی از ایشان سپاه اختیار
ندهیم از ملازمت دور مانند شد بعد از فضایل بسیار فرمود کرد این سخن
از پیراهن اعتبار است اما کلام من است که در بعضی نسخه از سی جلدی
در نرده و دیگر اصطلاحات من از آن است ملک گفت ای ملک کار عجم را دود
جمیع و نه بد دوست باید کرد از آنچه از بعضی به ملک رسانیده اند و انواع
بیهوده ایشان کرده رسیده و بدست در کار ایشان باید کرد و اگر در باره
آن بعضی سخن ها بلند از ایشان باید رسانید شد گفت وزیر مملکت
خوشنود اعتماد دارم در آن وقت که نزدیکان را از پیش من برکرد و مرا از

از کرامات اندوه پیدا شدن کردن شنزبه در عهده جز و کرامت سلطان ملک
زمانی متوهم بود را یافته صحبت سلطان را بر وی برسانند به سلطان شیر
مهربانی خود و منی ظرافت چون شنزبه کاوه شد علت صحبت مانع گردد
گفتگو
کفتار را کمتر شنید کلیله خدمت امانت و هر که در میان ایشان
است شنزبه از دل به دمنه به کمال رسانید از این گفتگوی دمنه جهد او
زیاده شد گفت راه بر او مراد رسیدن و هنجار کوشش بخواهد کلیله گفت ای دمنه
همواره کار بی اندیشی امر شکستن میان بر استغنی و اتمام قصه
برافروختی بی ترس احوال این شنزبه و بازی کردار شنی و چون
از این بیخه از شکاف نگاه شو نیع ملکی نشد معذور نداره و وجود خلاص
توهم و کاری بجای رو و به کشتن او اتفاق کنند و بخواهد این اینجا
نیابد کرد و بر تجربه بار گرد کردن با تو هم نفعی نخواهم کرد دمنه گفت
این بار عزم بر طرح چه ... نیند بازو مرا از خود خصومت و مرا او کار شنزبه
پیش از این ملامت مکن کر کار رفته است با و آورد دو مرحله داند و چه
تدبیر کاری که صلاح پذیر نباشد خیال محال این بود از سر بدر کن ورود
بشنوده بی آن کرده بتی بنشست با تو دشنه و لیکن بر او کلیله گفت ما چه

ماده کن
۱۵۲

با تو از ... در رد ... یافت ... نموده و از ... دوا ...

... فراغت ... و از ... خلقی که روزگار ...

... خلقت شد گفت که از بعد ... و بعد

سخن ... و نسق حال و ...

... اکنون ... پشیمان شدم مرا

از ... این گفتگو را شنیده ناظر

... شنیده ... رسانم ... گله

اندیشه ... حقیقت ... انجام کار

... و گشت ... زاری ...

... مسائل ... جمله

و ... تمام ... جلیله ...

... دیگر ...

... گفت ...

... اخلاق ...

... در مصاحبت ...

و مانع خودبینی و جاه کرده ما و من محتاج [illegible] و [illegible] به [illegible] برای ابد

ما و ترتیب [illegible] کو ای جبار جل علاه ثبت [illegible] سخن بلکه خیابان

می نام احوال او به یکتایی [illegible] کو [illegible] است و صاحب عجز حال او

[illegible] ما را [illegible] است از [illegible] که [illegible] رسانیده بود

اند [illegible] سیفت [illegible] بس من [illegible] گفت ای ما و [illegible]

در سودای همچنان است [illegible] فضل را [illegible] حال و بیچاره

خود را [illegible] ام [illegible] ساخته اند

[illegible] بر روی

[illegible] معذور باشیم و از سر [illegible] آشنا و

[illegible] کمان [illegible] بود

[illegible] روشن وا

[illegible] صورت [illegible] کس [illegible] احوال باشد که [illegible]

[illegible] از [illegible] بود

و [illegible] می‌خواهیم [illegible] این مبالغه نام اگر چه چاره

[illegible] که [illegible]

[illegible]

هر فرزندی که مردم و جمیل باشد الا بعد از نیات جمیع شده اکنون چه باید
پسر گفت سخن شنیده ام که میتوانم گفت چه بعضی بزرگان فرموده اند نشیان
و شنیدن این سخن را معلوم نموده اند که مصلحت میدانند که فاش کردن راز مردم
عیبی تمام دارد پسر گفت اما پایان هر راز مرا بجا آن و دانستن او میشود
اندر بسیار رازها باشد که گفتن او صلاح کار باشد چنانچه کسی را حق و قصد کشتن
یکی کرده باشد و این راز را یکی در میان آرد و فاش کردن این راز
بغایت خردمندی است که بواسطه آن جان بدر آید از کشتن خلاص میشود
و دو رشته گر رسانیده این جز خواسته که او را هیچ خوار از میان برون برد طالب خلاص
و بخورده انتقام خود از او نیز از من و رشته وابسته باشد که در حسب
این راز کرده شد و است استیفا دارم که از خبر دار ساختن و آنچه لایق و مصلحت است
مبرا باشی تو باشد و دشمنان از ما دریشه گفت آنچه فرمودی همه ستوده هم را
اما گفتن راز دو عیب بزرگ دارد یکی دشمنی آنکس که اعتماد کرده
تو هم با صحبت باشد دوم بدکاری و مکر این که چون یکی پرده وی
تمام شده دو مجلس با وی سخن در میان نهند و هم در نظر دوستان خوار
و هم بعضی دشمنان گرفتار گردد چون خردمندان گفته اند مقصد چیزی که

بجا می آورد [illegible] چون [illegible] شنیده [illegible]

بیعنی [illegible] گفت [illegible] بود

است این حکایت [illegible] گفت [illegible]

[illegible] دست [illegible]

[illegible] بود [illegible]

[illegible] بود [illegible]

[illegible] دست [illegible] گفت

بخواهم [illegible] اسب [illegible]

این اسب مسکین که من بخوارم [illegible] دست باد [illegible]

[illegible] خویش [illegible]

[illegible] گاه [illegible]

گران [illegible] گفت [illegible]

[illegible] بود [illegible]

[illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] بود

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گفتن بکار حق [illegible] زبان نیاز نگشود و به خبر ای آنچه [illegible] کرده

[illegible] و بشارت [illegible] لعل [illegible]

و [illegible] کاه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نموده [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اسپنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلاطین که در این مقدمه نوشته است بیاب [illegible]
[illegible] و خود خصم عمل نشوی آنکه مرتبه عفو بسیار بزرگ است اما در
گناهانی که مثل این خطا و عالم به حد نهایت رسیده بخشیدن بهتر است
[illegible] این گناه که از جان [illegible] رسیده جای جزای شرا
نباشد [illegible] چیزی دیگر فتنه انگیزان کرده پوست کنده اگر او
خوب است اگر [illegible] و اقرار این کار رواست [illegible]
[illegible] بهم انداخته میکردم چون باین راه رفته بودم که مبادا این جرم
کرده باشد لیکن چون تحقیق شود [illegible] رسانیدم که بعضی را
[illegible] سیاست [illegible] انداخته [illegible]
[illegible] حکم کرد که امرا [illegible] و چند میران حاضر
شده [illegible] در میان [illegible] فرمان داد [illegible] را
[illegible] اورده [illegible]
از نزد [illegible] پادشاهی کرده [illegible]
[illegible] این سخن شنیده [illegible]
[illegible]

ملک و دولت مهربان او گفتی حفیظ بن فریب سازدی جاه و شأن
شاه و ملک صفت باید که ابد قوه کرده تو دولت گفته بزرگان [illegible] گفته
اند که هر که در خدمت پادشاه و کمال و کسب بار باشد [illegible] و شکوه
درگاه شود و مقصود او بشناسد. الله اکبر و خواجه درویشان از روی
خرد و [illegible] مصلحت ملکی و [illegible]
روش [illegible] اهل خود [illegible] کرده اند
اند و [illegible] ساخته [illegible] اصل بر این
خدمت [illegible] گوشه [illegible] قدم [illegible]
مخلوق بر طاعت خالق اختیار کنند [illegible] ان رسد که بان زاهد
گوشه نشین [illegible] پادشاه [illegible] که [illegible] است
حکایت [illegible] گفت [illegible] اند که پادشاهی [illegible]
به دیدن زاهد گوشه نشین آمد و نصیحتی خواست زاهد گفت ای
ملک خدایرا دو عالم است یکی فانی که عالم صورت است و
دیگری باقی که عالم معنی [illegible] بلند است که [illegible] منزل فانی
[illegible] نظر بر [illegible] عالم معنی [illegible] پادشاه

بڈھے کے ساتھ نظر آتی ہے۔ وہ اُسے خوب جانتا ہے۔ عرصے سے جانتا ہے۔ یہ نوجوان ہے۔ عمر کوئی بیس بائیس کے لگ بھگ۔ مگر اُس کی جوانی کو زمانے کے کیڑے نے کچھ اس طرح کتر ڈالا ہے، جیسے کسی پری چہرہ ایکٹرس کی حسین تصویر کو دیمک چاٹ جائے ـــــــ پھوڑے پھنسیاں اس کا جسم بن چکی تھیں۔ اس پر بھی کبھی وقت تھا، یہ لڑکی مانگتی ہوئی راہ گیروں کے ساتھ ساتھ آدھے پل تک چلی جاتی۔ لوگ اُس کا معصوم چہرہ اور اُس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں کی خاطر اُسے کچھ دے دیتے۔ آخر وہ جوان ہوئی ـــــــ اور پل پر آمد و رفت بڑھنے لگی۔ بہت سے زندہ دل محض سیر کرنے پل پر آنے لگے۔ ریلوے کے ملازم پل پر آ کر بیٹھنے لگے، اور اندھے بوڑھے کی تھیلی میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ پل کی دوسری طرف کے سوداگروں کی زمانہ شناس نظریں، جو ہر مال کی تجارت کرتے ہیں، اس مال پر بھی پڑیں ـــــــ آخرکار ریلوے کا ایک بابو اُسے پل کی دوسری طرف لے گیا۔ جہاں خوبصورت عمارتیں ہیں۔ اچھے اچھے وسیع باغات۔ جہاں حسین خوبصورت لڑکیاں رنگین لباس پہنے سائیکلوں پر تتلیوں کی طرح اڑتی پھرتی ہیں۔ جہاں خوبصورت موٹریں بیٹھنے کے لئے ملتی ہیں۔ جہاں لوگ روز سینما دیکھتے ہیں۔

بابو صاحب کی بیوی اور بچے میکے میں تھے۔ جب ان کے آنے کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اُسے اپنے ایک دوست کو تحفے میں دے دیا۔

پل کی دوسری طرف کی دنیا بھی عجیب تھی۔

اُس نے وہاں نئے نئے سینما گھروں میں نئے نئے فلم دیکھے۔ نئے نئے مکانوں میں داخل ہوئی اور نکال دی گئی ـــــــ آخرکار وہ پل کی دوسری طرف پھینک دی گئی۔ پھوڑے پھنسیاں لئے ہوئے ـــــــ اب وہ پھر اپنے بڈھے باپ کے ساتھ خیرات مانگتی ہے۔ اور لوگ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ اب عشاق کے بجائے، اُس کے گرد مکھیوں کا ہجوم رہتا ہے۔

وہ سات سال سے اس پل پر سے گزر رہا تھا ـــــــ سات سال سے ـــــــ اس سات سال کے عرصے میں اُس نے اِس پل پر بہت سی تبدیلیاں دیکھی تھیں۔ بہت سے پرانے باسی سرک چکے گئے۔ دوسروں نے اُن کی جگہ لے لی۔ ایک معصوم خوبصورت لڑکی جس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں تھیں۔ اب اُس کے سارے جسم پر لال لال آنکھیں نظر آتی تھیں ـــــــ مگر وہ بڈھا ـــــــ سیاہ فام فقیر اب تک اُسی حالت میں تھا۔ اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ دوہیں کے فٹ پاتھ پر ایک طرف پڑا رہتا ننگے بدن۔ صرف کپڑے کی دھجی کو ستلی سے باندھ کر اُس نے اپنی ستر پوشی رکھی تھی۔ پیروں پر بھی چند دھجیاں۔ اور سر پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا۔ اُس نے ہمیشہ اُسے ایسا ہی دیکھا۔ سات سال سے ـــــــ اسی حالت میں صرف ایک ہی جگہ ـــــــ اُسے صرف چند الفاظ یاد تھے۔ انہی کی بار بار تکرار کرتا تھا رام۔ رام ـــــــ سی ـــــــ تا ـــــــ رام

اُس کی آنکھیں ان نظاروں کے دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں۔ اُسے کبھی اس فقیر سے ہمدردی نہیں ہوئی۔ اُسے کبھی اس مصیبت زدہ کی حالت پر رحم نہ آیا۔ اُس نے کبھی اُسے ایک پیسہ خیرات نہیں دیا اور سات سال ـــــــ اُس کی زندگی کے سات سال ـــــــ پل کے دونوں طرف آنے جانے میں گزر گئے۔

ایک دن دس بجے، وہ گھر سے آفس جانے کے لئے نکلا۔ ہسپتال کے سامنے ایک اخبار فروش لڑکے کی صدا کان میں آئی ـــــــ "بنک کا خاتمہ ـــــــ ہر ملک کے عوام نے حکومتیں اپنے ہاتھ میں لے لیں" اُس نے فوراً ایک اخبار خرید لیا۔ خبروں کو پڑھ کر وہ مسرت سے جھوم اُٹھا۔

اُس نے محسوس کیا کہ تمام قید و بند، تمام پابندیاں۔ تمام زنجیریں، جن میں اُس کی روح جکڑی ہوئی تھی، توڑ ڈالی گئی ہیں۔ اس کا تخیل اُسے دور تک لے اڑا ـــــــ اب دنیا ایک نئے سرے سے جنم لے گی۔ ایک نئی تہذیب کی بنا رکھی جائیگی۔ مفلسی، بیکاری، بے روزگاری کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پل کی دوسری طرف سے آنے والے لٹیرے اب لوگوں کی عزت، عصمت اور محنت پر ڈاکہ نہیں ڈال سکیں گے۔ اب معصوم لڑکیوں کو خوبصورت موٹروں، وسیع باغوں، عالیشان عمارتوں اور سینما کی خواہش پل کے دوسری طرف نہیں لیجائیگی۔ پل انسان کو دو طبقوں میں تقسیم نہیں کریگا۔ شہر کے پرانے کھنڈروں پر ایک نئی دنیا آباد ہو گی ـــــــ جدید دنیا ـــــــ سوشلزم کی دنیا ـــــــ جہاں کی زمین مفلسی، بیروزگاری اور بیماریوں کو دوبارہ کبھی اُگنے نہیں دیگی ـــــــ اس کے کانوں میں آواز آئی ـــــــ وہ نہیں کہہ سکتا کہ کیا کہہ رہا تھا۔ آواز آئی ـــــــ غریب کی میت کیلئے حضور ـــــــ ایک پیسہ ـــــــ غریب کی میت کیلئے!

اس نے دیکھا کہ اُس سیاہ فام ننگے دھڑنگے فقیر کی لاش سامنے پڑی تھی جسے اس نے اپنی زندگی میں ایک پیسہ خیرات نہیں دی ـــــــ لیکن وہ آج بہت خوش تھا ـــــــ بہت ہی خوش ـــــــ اس نے جیب سے نکال اور سالی کی طرف بڑھا دی ـــــــ اور مسکراتے ہوئے ـــــــ اور نگریب کیطرح یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا ـــــــ "اس مردے کو اتنی گہری قبر میں دفن کر دو کہ دوبارہ جنم نہ لے سکے"

[illegible] به سبب آوردن عالم هیچ جهت زاید گفت که
[illegible] را احتیاج نیاز [illegible] از سلاطین بر خود [illegible]
[illegible] کاین [illegible] دیده کان مشغول [illegible]
[illegible] عالم مشغول [illegible]
[illegible] از سلاطین [illegible] گوشه [illegible]
[illegible] سلطان رعیت [illegible] را به [illegible]
[illegible] نگاه دارد [illegible]
[illegible] کار [illegible] پادشاه اگر [illegible]
[illegible] گفتن [illegible] اعتبار [illegible]
[illegible] گفتن سخن حق [illegible]
[illegible] دیگران [illegible] کند [illegible] سخن [illegible] و اگر
[illegible] سخن حق [illegible] گوینده را [illegible]
[illegible] بزرگ [illegible]
[illegible] پادشاه [illegible]
[illegible] پادشاه را به

ایشان نیز طلبیده مقابل [illegible] در انجمن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مقبول کرده [illegible]

[illegible]

[illegible] ساخته [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوزون

داشتن طلوع چاره نزد او از خورشید گرفتار به شهوت و [illegible] ساخته است
و از پیوند [illegible] هندی با نیز و اشتیه میان [illegible] و بینایی از عجایب اعتبار
[illegible] در [illegible] شده [illegible] و همان گرسنه [illegible] را محقق گفت
[illegible] گفت [illegible] شد [illegible] ان [illegible] و در حال [illegible]
[illegible] و [illegible] متوجه همان کار [illegible] و درویش گفت دیده
[illegible] شده است و [illegible] و [illegible] زبان
[illegible] و [illegible] حال [illegible] نابینا [illegible] تا زمانه
از [illegible] سبب هلاک شد [illegible] گفت چگونه بود آن [illegible]
[illegible] گفت کوری و بینایی در بیابان فرود آمدند
چون وقت [illegible] خواستند که روان شوند نابینا تا زمانه [illegible] گفت
[illegible] از [illegible] و [illegible] بود تا بینا تا زمانه
[illegible] چون دست [illegible] نرم [illegible]
[illegible] سوار شد چون روز [illegible] روشن شد بینا
[illegible] دست نابینا دید فریاد [illegible] که ای رفیق [illegible] تازیانه
[illegible] [illegible] [illegible]

چون همچنان که [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] است که گفت
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حکم کرده
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
تا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گفت
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گفت
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] اعتماد [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] چون این سخن [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الادون

اگر ... [illegible] ... جهانی بود چون ... [illegible] ... برد و را ... [illegible]

گردند ... [illegible] ... مخالفت ... [illegible] ... و از ... [illegible] ... پنهان ... [illegible]

... [illegible] ... کردند ... [illegible]

... [illegible] ... کار کرده‌اند ... [illegible] ... فضل ... [illegible]

... [illegible] ... جهان ... [illegible] ... مقام ... [illegible]

... [illegible] ... و از دوست ... [illegible] ... خواستم ... [illegible]

... [illegible] ... تحقیق نمود و گفتند ... [illegible] ... چون ... [illegible]

... [illegible] ... درخواست کرد ... [illegible]

... [illegible] ... گفت ... [illegible]

... [illegible] ... فرمان ... [illegible] ... کاری کنند ... [illegible]

... [illegible] ... چون ... [illegible]

... [illegible] ... سلطنت ... [illegible] ... جهان ... [illegible]

... [illegible] ... کار کنند ... [illegible]

... [illegible] ... چون ... [illegible]

... [illegible] ... کرد و گفت ... [illegible] ... پادشاهان ... [illegible]

[illegible]

[illegible] پادشاه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] است راست [illegible]

[illegible] آورده [illegible]

گذاشت او را بر روش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پادشاه [illegible]

آورده [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اهتمام کرده بر سر [illegible] پیش ایشان او [illegible] حال او [illegible] گرفت و
[illegible] کلاه [illegible] چنانچه [illegible] حال خود باز [illegible] متکلف
شده [illegible] دوست [illegible] بیرون به صورت دیگر دست [illegible]
[illegible] دوست [illegible] درویش نهاده بود [illegible] آمدن [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] ابوسعید [illegible] درویش ابوسعید [illegible] گفت
[illegible] است و [illegible] است و
[illegible] درویش [illegible] است
[illegible] دست [illegible] یک [illegible] شیخ
[illegible] درویش [illegible] نهاده [illegible] گفت ای [illegible]
[illegible] ایشان [illegible] درویشان [illegible]
[illegible]
[illegible] خدمت ایشان سعادت [illegible]
[illegible] ملازمت [illegible]
[illegible] خدمت پادشاه مشرف [illegible] شغل [illegible]
[illegible] اعراض [illegible]

[illegible] کنند [illegible] [illegible] ... [illegible] این واسطه [illegible]

[illegible] بزرگان [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] گفته اند [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اند [illegible] [illegible] این [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کنند [illegible] [illegible] [illegible]

مردم [illegible] این [illegible] [illegible] [illegible] این مرتبه [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] این [illegible] پادشاهی است [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اتفاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۱۰۱۶

[illegible] سلطان [illegible] بعد [illegible] گفت [illegible]

[illegible] کرد [illegible] گویان [illegible]

[illegible] داشته که [illegible]

[illegible] لفظ ملک [illegible] از

[illegible] الفصیح [illegible]

[illegible] بوده [illegible]

نعت [illegible]

[illegible]

[illegible] بوده [illegible]

[illegible] کشته [illegible]

[illegible] ملک [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

خبر [illegible] سلطان [illegible]

که بجرد حال به یکی از مقربان بر صحبت او [illegible] و بعضی [illegible]

که [illegible] این [illegible] بادشاه

[illegible]

است [illegible]

و بعضی [illegible] گفت [illegible]

[illegible] کوشش [illegible] کار [illegible]

[illegible] سیاه چشم [illegible]

[illegible]

[illegible] کوشش [illegible] است [illegible]

و [illegible] اندازه [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلام مچھلی شہری

تاج محل

صرف تصویر تری دیکھی ہے

سطحِ جمنا پہ شبِ ماہ کے سائے میں کبھی
صبح یا شام کے موہوم دھندلکے میں کبھی
دامنِ ابر پہ ساون کے اندھیرے میں کبھی

صرف تعریف سُنی ہے تیری

عہدِ حاضر ہی کے رنگین فسانوں سے کبھی
کبھی سیاح کے مغرور بیانوں سے کبھی
ایک شاعر کے تخیل کی زبانوں سے کبھی،

اور اگر میں بھی تجھے دیکھ سکوں

ایک افسردہ سا مہتاب سمجھ لوں شاید،
اپنا ہی دیدۂ پُر آب سمجھ لوں شاید،
یا پھر اک بھولا ہوا خواب سمجھ لوں شاید،

مجھ سے شاعر کے لئے یہ تو نئی بات نہیں

میں تجھے قلعے کی چوٹی سے کبھی دیکھوں گا
میں تجھے جمنا میں کشتی سے کبھی دیکھوں گا
میں تجھے پاس کی وادی سے کبھی دیکھوں گا

اور یہ سوچتا لوٹ آؤں گا ——

نقشِ مرمر سے سُبک، شیشۂ رنگیں سے حسیں
میں نے اک چوٹ سی کھائی ہے ابھی اور یہیں
میرے دل میں کوئی مخصوص خوشی پھر بھی نہیں ——!

منیب الرحمٰن

اطمینان

(انسان کی زبوں حالی کا سب سے بڑا سبب اُس کا ذہنی اطمینان ہے)

سینۂ شب سے نکلتی ہیں جو ٹھنڈی آہیں
لوگ کہتے ہیں ستاروں کا ترنم اُن کو
ڈبڈبا آتے ہیں آنسو جو مری آنکھوں میں
میں سمجھتا ہوں نگاہوں کا تبسم ان کو

یہ سیہ پوشِ فلک اور یہ ظلمت کا ہجوم
میری "تابانیٔ" احساس پہ چھائے کیسے!
مجمرِ ہستی سے اٹھتی ہے جو شعلوں کی لپیٹ
میری زنجیرِ غلامی کو جلائے کیسے؟!

جورِ گلچیں سے ہوئی فصلِ بہاراں رخصت
پر ابھی ہیں خس و خاشاکِ خزاں میرے لئے
گردشِ چرخِ کہن درپئے آزار سہی
اب بھی ہے فرصتِ فریاد و فغاں میرے لئے

آج بھی ثبت ہیں اجداد کی عظمت کے نقوش
ریگِ صحرا میں چٹانوں میں کہستانوں میں
جا بجا اب بھی چمکتے ہیں لہو کے چھینٹے
دشت میں کوچہ و بازار میں، میدانوں میں

اب یہ معمورۂ خاکی ہے نشیمن اپنا
جانبِ عرشِ بریں کیوں کوئی پرواز کرے
یہ زمانہ، یہ شب و روزِ کہن سال سہی،
ہاں مگر کون نئے دور کا آغاز کرے

رُخ پہ سیلاب کے بہتا ہے سفینہ اپنا
جس طرف زورِ ہوا کا ہو، اُدھر جانے دو
دوش و فردا کی کشاکش میں ہے بیڑا بیہود
زندگی جیسے گذرتی ہے گذر جانے دو

۱۰۰۱۴

تو بنشین ای معشوق روی پیمانها را بر جهان آرای چون بکند ابد با محمود حکیم
خود را من سلطان محمود در شنیدی گفت که ابد ایشان شنیده عهد کرده ام
خدمت محمود حکم پادشاه را او بدست بکیرد محمود با عزت بگوش
نگاهی حمزه بر ایشان با محمود بسته با حمید محمود ای که
تو باشد چون ای رسید الملک والمعنی خلاص هر ای کشته بعد گفت
حکم عجب این حکایت با السلم جمیع واسطه محمود کارهای بزرگ
تقصیر ای عالیه بدنام کند نو من عمل الملک ... و ... ایشان
که وجود او من خدمت را از عمل عالم آرای محروم گردد
اینجا او زر داد و ... نخواهد بر سر ... ایشان را ... مشغول
... در دست او بنا بر ... سلطان ... باشد ... ایشان
گفت اینجه در مجلس سلطان ... لطف ... است ... سلطان ...
بلند ... که حسن بن سلمان ... و ... کند ... جواب

۱۲۰ واو گفت ز تن بکن مهربان تر و ز خلاص من ...

حاجت ... کرد ... و ... است ... و ... تمام ... الله
چه ... حسن بن سلمان ... آن ... در مجلس پادشاه ...

و سخن درو نتواند را فرزند [illegible] گفت [illegible] خیال [illegible] از [illegible]

[illegible] را [illegible] این [illegible] کند [illegible] که [illegible] بگذری [illegible]

[illegible] چند کار [illegible] که [illegible] گفت [illegible]

صفت فرصت این عجب [illegible] تا این امر [illegible] چند [illegible]

پنبه [illegible] گفتن شاید [illegible] این [illegible] از [illegible]

[illegible] باشد [illegible] گفت [illegible] است اگر [illegible]

[illegible] مثل است اگر [illegible] گفت

ای [illegible] امید [illegible] که [illegible] باشی [illegible]

اگر کسی [illegible] را [illegible] برابر کند [illegible] بیابان

نشناسیده ام و [illegible] فکر [illegible] دام [illegible] مید اند که هیچ

گناه [illegible] در سخن گفتن دیگری خواند [illegible] اگر [illegible] روا

و از [illegible] و [illegible] اگر در کار سخن [illegible] کند از

[illegible] محروم کند و عاقبت پشیمان شود بیت

هر که [illegible] کار را [illegible] کند [illegible] خانه عقل [illegible] خراب کند [illegible]

رسید [illegible] که [illegible] بیان [illegible]

[illegible] نمود

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و چون این حکایت شنید بر سبیل مکابره

نزد وی رفت [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بازرگانی

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و دست [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و زن با زرگان [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شد از [illegible] را [illegible] صاف

شده بود [illegible] [illegible] [illegible] و گفت تو [illegible] که [illegible] ما را [illegible]

[illegible] می افتد تا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] که من [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اگر از صنعت نقاشی که [illegible] کار [illegible] و زرگاری [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] که [illegible] [illegible] [illegible] باشد [illegible]

نقاش گفت من [illegible] [illegible] رنگ [illegible] سازم [illegible] [illegible] [illegible] سیاه

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و چون رنگها [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیرون [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] نقاش [illegible] [illegible] [illegible] چند روز

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نقاش بجای [illegible] بود [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رنگ [illegible] [illegible] معلوم کند از

در حق ایشان بهار نیست خود را مسلط و پوشیده نماید معشوقه و [illegible] از

غایت شوق که بحوران و [illegible] بسیار [illegible] و اعتبار فرق کرده و بیگانه [illegible] از

آشنا باز نشناخت غلام و [illegible] را [illegible] حاصل کرد [illegible] از فراغ [illegible] حاضر

[illegible] را [illegible] زبان نقاش رسید و جان [illegible] مختلف [illegible]

[illegible] بار [illegible] و [illegible] و [illegible] او و گفت

[illegible] جهت [illegible] باز گشته [illegible] جوان [illegible] که

جهت آمدن را بهانه کرد و باز گشت و [illegible] دعا [illegible] را ادب کرد و

[illegible] از [illegible] ساعت [illegible] در کار خود [illegible] می کردید و

غلام [illegible] از [illegible] محروم [illegible] این [illegible] آن او را

تا [illegible] معلوم [illegible] در کار من [illegible] حقیقت آن [illegible] که

من [illegible] از [illegible] غلام اما [illegible]

[illegible] آخر [illegible] هر که [illegible] بیش [illegible]

[illegible] اگر امروز [illegible] جان [illegible] و [illegible] که در سیر [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] اما ملک را در انجام این کار نظر [illegible] لازم است [illegible]

[illegible]

و مقدار ما شیر ... چون سوال نسبت بالفاظ و در ... این سخن ... سخن

... ... بیرون کشید ... الحمد ... بشنید ...

... ... بیست ... ... و ... ...

... ... بیست ... ...

خسته ... بیست ... ... و عیشت ... ...

... ...

... ...

کفت

... ... از زبان ... ...

کفت

... ...

... ... کار را

... ...

... ... الست ... ...

... ...

... ...

... ... از ...

و نزول او

و [illegible] آورده [illegible] که اسارت [illegible] وطن [illegible] محبت

[illegible] گفت [illegible] شهر [illegible] بود [illegible]

[illegible] من [illegible]

[illegible] آتش [illegible]

[illegible] وطن [illegible] شاه [illegible] شود [illegible] گفت [illegible]

[illegible] از وطن آواره [illegible] چه است [illegible]

شاه [illegible] من [illegible] صحرا [illegible]

[illegible] همراهی شده تماشای بیابان [illegible] روز [illegible]

[illegible] باشد [illegible] قشلاق [illegible] گفتند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] روز [illegible]

[illegible] روز [illegible] بیابان [illegible]

[illegible] بودند روز دیگر پادشاه [illegible] آمد [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

محرری [illegible]

جسم میان لاغری مانده است که هنوز زندان عذاب کشتا کرده و بار دیگر
از مطلب تنگی کشادی فربهی کم و ناخشنودی‌ها [illegible] ساخته بی زاد و توشه
در بیابان رها کرده و هر چه داشت [illegible] فکر کنند و دو بخش را امیخ
دریغ جسم [illegible] تن خلاص کرده و [illegible] قطره الدنیا
با [illegible] رفیقت قطره الله [illegible] تا [illegible] کندن هلاک شده و [illegible] جسم
[illegible] ساحت این [illegible] تا معلوم شود که
[illegible] می کشد [illegible] کرده
و [illegible] مقام [illegible] بود و [illegible] که [illegible] از
[illegible] باشد [illegible] گفت من از [illegible] ملک [illegible]
کرده ام و [illegible] این صفت [illegible] و دعا
[illegible] اتفاق [illegible] نصیحت ملک [illegible] شد داد که دریغ
[illegible] محتاج [illegible] گفت من [illegible] خود
[illegible] نخواهم کرد [illegible] بود و دیگران
[illegible] صفت [illegible] تا [illegible] کار او
[illegible] نخواهم [illegible] چون و در کار [illegible]

[illegible] و پس [illegible]

[illegible]

[illegible] یحیی بن محمد [illegible]

[illegible]

[illegible] آن [illegible]

[illegible] آن [illegible] آن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آن [illegible]

[illegible] و از این تقصیر میکردم [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر نصیر الدین

درندہ

الہند۔ کلکتہ

کلکتہ۔ ۲۲ر جنوری ۳۰ء۔ آج رپن اسٹریٹ کے ایک خالی مکان میں نہایت خوفناک قتل کا پتہ چلا ہے۔ بابو سند بیانے وکیل کی اکلوتی لڑکی شکنتلا جو ایف۔ اے کلاس میں پڑھتی تھی، مقتول حالت میں پائی گئی ہے۔ جس بری حالت میں اسکی لاش ملی ہے اسکے بیان کرنے سے انسانیت تھرا جاتی ہے۔ مقتولہ ۱۸ سال کی نہایت خوبصورت اور باعصمت لڑکی تھی۔ اسکے تمام کپڑے پھاڑ کر تار تار کر دیئے گئے تھے اسکے دونوں گالوں میں چھری کے گہرے نشان تھے اور اسکے دونوں ہونٹ کاٹ ڈالے گئے تھے۔ اور چھری کا ایک گہرا زخم پیٹ کو چاک کرتا ہوا شرمگاہ تک چلا گیا تھا۔ جسم کے موخر الذکر حصہ پر قاتل نے بہت زیادہ توجہ کی تھی اور غالباً اس حصہ پر رہ رہ کر چھری ماری تھی اسلئے جسم کا یہ حصہ چور چور ہو کر قیمہ بن گیا تھا۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر زخم مقتولہ کے مرنے کے بعد لگائے گئے تھے۔ لڑکی نہایت باحیا اور مہذب تھی۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی مجروح یا نامراد عاشق نے ایسی حرکت انتقام کے لئے کی ہو۔ اس قتل کا مقصد معلوم نہیں ہوتا۔ لڑکی کے جسم پر جو کچھ قیمتی سامان تھا۔ وہ بدستور رہا قاتل کا ابتک پتہ نہیں چلا ہے۔ سب سے زیادہ دردناک بات یہ ہے کہ لڑکی کی شادی کا سامان مکمل تھا اور اسکی شادی آج ہی ہونے والی تھی

اتحاد۔ پٹنہ

پٹنہ۔ ۲۰ر فروری ۳۲ء۔ آج خواجہ کلاں گھاٹ سے کچھ ہٹکر دریا کنارے، ریت پر ایک جوان لڑکی کی لاش پائی گئی ہے۔ لڑکی بابو ہمت سنگھ زمیندار کی بھتیجی تھی جسکی شادی آج ہی ہونے والی تھی لڑکی تعلیمیافتہ خوبصورت اور جوان تھی۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسکا چال چلن خراب تھا یا کسی کو اس سے دشمنی تھی۔ لڑکی نے دفعتاً شام کو اپنی چچی سے کہا کہ وہ اپنی سہیلی سے ملنے جارہی ہے۔ گھر سے موٹر پر سوار ہوکر نکلی اور ڈرائیور کو سڑک کے کنارے روک کر انتظار کرنے کو کہا اور خود اس گلی میں داخل ہوئی جو اسکی سہیلی کے گھر جاتی تھی۔ ڈرائیور تین گھنٹے تک انتظار کرنے کے بعد لڑکی کو تلاش کرنے لگا اور جب وہ نہ ملی تو گھر لوٹ کر سارا حال بیان کیا۔ تمام رات تلاش ہوتی رہی۔ مگر لڑکی کا پتہ نہ چلا۔ صبح کو لوگ جب گنگا اشنان کرنے گئے تو اسکی لاش پڑی ہوئی ملی لاش کی بے حرمتی کے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، تہذیب شرم سے دامن میں منہ چھپا لیتی ہے اور قاتل کی سنگدلی پر نفرت آمیز غصہ آتا ہے۔ معصوم اور خوبصورت لڑکی کے کپڑوں کی دھجیاں کر دی گئی تھیں اور اسکے جسم کے ہر حصہ پر تیز چھری کے گہرے نشان تھے۔ اندام نہانی کو مرکز بنا کر اسکے چاروں طرف چھری کے گہرے زخم لگائے گئے تھے لڑکی کا پیٹ چاک کر دیا گیا تھا اور اسکی رانوں میں لہراتے ہوئے گہرے زخم تھے۔ لبوں کو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا تراشا گیا تھا اور آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکال ڈالے گئے تھے۔ لڑکی کی تار تار لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا گیا ہے۔ قاتل کا ابتک پتہ نہیں ملا۔

پائونیر۔ الہ آباد

الہ آباد۔ ۲۷ر دسمبر ۳۴ء۔ آج شہر کے خسرو باغ میں صبح کے ٹہلنے والوں نے ایک ایسا نظارہ دیکھا جسکے خیال سے روح کانپ اٹھتی ہے شہزادہ خسرو کی ماں کے مقبرہ کے قریب، ایک ویران مقبرہ میں کوئی بیس سالہ خوبصورت لڑکی کی ننگی لاش پڑی تھی۔ اسکے کپڑوں کو اسطرح

۱۰۰۱۳

فرستم فقط با بهبودی میبینی بی نیک شده بودم و این سخنان چه گونه می نوشتم
که فقط ... فاضل ... بند بین ... و ... گفته اند که جا ... [illegible]
... [illegible] ... و ... شنیدی ... بیحالی است
... [illegible] ... رسته و ... چنانکه مشی
بیش ... [illegible] ... است ... که
... [illegible] ... بود ... [illegible] ... اما
... [illegible] ... بالا ... [illegible] ... حال ... اثر
... [illegible] ... باشند
خود ... [illegible] ... خود و ... [illegible] ... با این
... [illegible] ... انتقادات ... [illegible] ... بسم
چنین کس ... [illegible] ... سوای نفس ... گذشت ... [illegible]
... [illegible] ... شکایت کند ... [illegible] ... گرده ... [illegible]
... [illegible] ... کار ... [illegible] ... اندازه ... [illegible]
... [illegible] ... نماید تا ... گردد ... و ... گفته بر زبان ... [illegible]
... [illegible] ... پنهانی ... شادی ... نشان ... [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] حکایت نماینده که [illegible] انچه [illegible]

[illegible]

[illegible] باقی [illegible]

[illegible] کس [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible]

[illegible] کفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جهان [illegible]

[illegible] جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

هر که [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منصور [illegible]

باقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بعد [illegible] ان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان [illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب جمال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طبیب [illegible] [illegible]

[illegible] گفت علاج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] در [illegible] طبیب [illegible]

[illegible] ابن [illegible] ابن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طبیب [illegible]

[illegible] حکیم [illegible] گفته [illegible]

[illegible]

[illegible]

در آن شهر رودبار دو امیر بوده بودند شهر را سرگشاده بود این شهر را
با ... و ... [illegible] ... شهر ... چنین جهان بود و جان کن
و آن جهان ... صورت حال ... اصل ... [illegible]
... بیت این ... این ... ما ... هر جا ... شده بار ...
این ... بایست ... [illegible] ... این ... روم باید انده
... بسیار ... عاقبت ... [illegible]
... بیان ... یکی از ... گفت ... دو سه
... [illegible] ... گفتند این
... گفت ... [illegible] ... خراسان
کا ... او ... اند که هر که ... چشم ... او را
... باشد ... همیشه ... [illegible] ...
... زمین ... اند ... او ...
... [illegible] ... بست
... [illegible] ... شد ...
... بایست ... [illegible] ...

و از بار پرسش آنکه دوم است و بعد از این مجلس بار دیگر [illegible] نیاید [illegible]

چیزی [illegible] نگوید این [illegible] کرد زیرا که هیچ [illegible] این [illegible] نهان [illegible]

دور [illegible] این [illegible] و [illegible] دوم [illegible] [illegible] و از [illegible]

هیچ [illegible] [illegible] [illegible] غرض [illegible] از این [illegible]

[illegible] [illegible] این [illegible] و [illegible] چون [illegible] از

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] من [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] چنانچه [illegible] [illegible] [illegible] این [illegible]

از [illegible] [illegible] [illegible] سخن [illegible] [illegible] چون

[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و او را باز

[illegible] [illegible] [illegible] از [illegible] [illegible] [illegible] عرض [illegible]

و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گفت [illegible] باز

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] از [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] جهان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

و نشانه دو صورت مثال را [illegible] [illegible] گردند [illegible] در ان صفحه [illegible] ورامدها

الجنان

[illegible]

[illegible] و حشمت [illegible]

[illegible] مکافات ای [illegible] الغرض [illegible]

[illegible] این [illegible] است [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] روزگار

[illegible]

[illegible] جهان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان باشد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] موافق یاری

والسلام

پھاڑا گیا تھا جیسے کوئی وحشی جانور اپنے تیز چنگل سے کپڑوں کی دھجیاں اڑا دے۔ اس قتل میں یہ بات عجیب تھی کہ قاتل نے جی بھر کر اپنا انتقام لیا ہے اور شاید اطمینان سے دیر تک لاش کا کچومر نکالتا رہا ہے۔ لڑکی کے سفید اور بھولے گالوں پر چھری کے گہرے زخم تھے۔ بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھوں کی پلکوں کو کسی تیز چھری سے تراشا گیا تھا۔ خوبصورت اور باریک ہونٹوں پر چھری سے متعدد شگاف لگائے گئے تھے عضو مخصوص میں مختلف قسم کے چھوٹے بڑے اوچھے اور گہرے زخم تھے۔ پیٹ کا نچلا حصہ چاک کر ڈالا گیا تھا۔ زخموں کی تعداد دیکھکر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قاتل گھنٹوں اپنے شغل میں مشغول رہا ہے اور اطمینان سے اپنے وحشت خیز جرم کا ارتکاب کرتا رہا ہے۔

بعد میں یہ پتہ چلا ہے کہ لڑکی منشی دولت رام خزانچی کی بہن تھی لڑکی نے امسال بی۔اے کا امتحان دیا تھا اور آج ہی بدنصیب کی شادی ہونے والی تھی۔ مرحومہ حد درجہ ملنسار، خوبصورت، مہذب اور نیک چال چلن کی لڑکی تھی۔ کل شام کو اسنے اپنی بھاوج سے سنیما چلنے کو کہا مگر بھاوج درد سر کی وجہ سے نہ جاسکی۔ لڑکی جلدی میں تھی، تنہا گھر سے روانہ ہو کر ایمپائر سنیما چلی گئی۔ تماشا ختم ہونے کے آدھ گھنٹہ بعد تک ڈرائیور نے لڑکی کا انتظار کیا۔ جب وہ نہ آئی تو اسنے گھر جا کر منشی جی سے پورا حال بیان کیا۔ اسوقت سے لڑکی کی تلاش ہو رہی تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر زخم مقتولہ کی موت کے بعد لگائے گئے تھے۔

دہلی کے فیض بازار پولیس اسٹیشن کے ایک کمرہ میں دو افسر بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرہ کی ایک دیوار پر کلینڈر بدھ، ۱۵ جنوری ۱۹۴۲ء کی تاریخ بتا رہا تھا۔ کمرہ کی دوسری دیوار پر کلاک صبح کے آٹھ بجا رہا تھا۔ سڑکوں پر تانگے، گاڑیوں کا اژدہام ہر لمحہ بڑھتا جا رہا تھا دکانیں کھلنے لگی تھیں۔ سڑکوں کی صفائی ہو رہی تھی۔ گنجے، بیمار بھوکے اور سکڑتے ہوئے کتے، اپنی دم دبائے دھوپ اور خوراک کی فکر میں ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے تھے۔ مزدور اپنے سروں پر گٹھڑی، ٹوکری وغیرہ لیے، جانے سے ٹھٹھرتے، اپنے کاموں پر لگ گئے تھے۔ تمام رات کے جاگے ہوئے مسافر موٹا کوٹ پہنے یا کمبل اوڑھے، اپنا سامان تانگے پر لادے ٹرین سے اتر کر اپنے گھروں کو چلے جا رہے تھے۔ سردی آج غیر معمولی تھی۔ رات بھر کہرے سارے شہر پر دھندلکا چھایا رہا تھا۔ پولیس کے یہ دو افسران سرد ہوا سے بچنے کے لئے، کمرہ کے دروازے اور کھڑکیاں بند کئے ہوئے تھے اور ایک میز کو اپنے درمیان میں لئے آمنے سامنے ہو کر بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر کا میانہ قد مضبوط اور بڑی بڑی مونچھوں والا انسپکٹر پولیس تھا۔ اسکے چہرے سے سنگدل قسم کی ذہانت ظاہر ہو رہی تھی۔ اسکی آنکھیں چھوٹی، گال پھولے ہوئے اور پیشانی سامنے کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔ اسکا رنگ جوانی میں صاف ہوگا مگر اب زیادتی عمر کی وجہ سے چہرہ پر شکن پڑ گئے تھے اور رنگ بھی میلا ہو کر ماند پڑ گیا تھا۔ اسنے اپنی وردی پر خاکی موٹا اور لانبا کوٹ پہن رکھا تھا۔ اسکے منہ میں ادھ جلا ہوا سگریٹ تھا اور یہ میز پر پھیلے ہوئے ہندوستان کے نقشے کو غور سے دیکھ رہا تھا اور شہروں کے نیچے سرخ پنسل سے نشان لگا رہا تھا۔ اسکے سامنے ایک ۲۵ سال کا پستہ قد سانولا اور دبلا پتلا سب انسپکٹر پولیس بیٹھا تھا۔ اسنے بھی سردی سے بچنے کیلئے موٹا خاکی کوٹ پہن رکھا تھا۔ اسکی پیشانی کشادہ، ناک موٹی اور ہونٹ بھی کچھ موٹے تھے۔ بات کرتے وقت اسکے لب ذرا بائیں طرف اٹھ جاتے تھے جس سے اسکی لاپروا اور مغرور قسم کی فطرت کا پتہ چلتا تھا اسکے ایک ہاتھ میں سرخ نیلا پنسل تھا اور دوسرے ہاتھ میں نیا جلایا ہوا سگریٹ۔ یہ میز پر رکھے ہوئے پرانے اخباروں کے ڈھیر میں سے بعض بعض اخبار نکال کر پڑھ رہا تھا اور اپنے مطلب کی باتوں پر سرخ پنسل سے نشان لگا رہا تھا۔ میز کے دوسرے کونے پر ایک کھلا ہوا فائل تھا جس میں اخباروں کے کٹے ہوئے ٹکڑے چسپاں تھے۔ ان اخباروں کے مضامین اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔

انسپکٹر نے ہندوستان کے نقشہ پر جھکتے ہوئے کہا "اگر ان تمام وارداتوں کا قاتل ایک ہے تو وہ ہر صوبہ میں صرف ایک بار قتل کرتا ہے اور وہاں سے چلکر دوسرے صوبہ میں چلا آتا ہے چنانچہ اسنے بنگال سے شروع کیا ہے۔ بہار اور یو۔پی شاید ہو چکے ہیں۔ اب؟..

[illegible] خواهم [illegible] با شهر [illegible] گفت [illegible]

[illegible] است [illegible] عشق [illegible]

[illegible] گفت [illegible] [illegible]

[illegible] و [illegible] [illegible]

[illegible] عاجز

[illegible] شد

[illegible] گفت اگر [illegible] حاضر آن [illegible]

[illegible] است و [illegible] توان

[illegible] حاصل [illegible]

[illegible] کار رود آن [illegible] است که [illegible] خود اعتراف [illegible]

[illegible] بزرگان گفته اند [illegible] دور

[illegible] کار است [illegible] زبان [illegible]

[illegible] ای [illegible] اگر [illegible]

[illegible] وصف [illegible] حاصل [illegible] روزگار [illegible] شد

[illegible] مشغول کردن [illegible]

[illegible] در جهان [illegible] بهم آورده‌اند و بعضی [illegible] به نوعی [illegible]
[illegible] و [illegible] [illegible] به زبان [illegible] خاص
[illegible] این [illegible] بعضی [illegible] و در
[illegible] بعضی [illegible] کلف از این
[illegible] در لباس [illegible] و به همه [illegible] ایم
بعضی [illegible] جهت شک و [illegible] باشد با وجود
[illegible] گفتگو میکنند
[illegible]
[illegible] بعضی و [illegible]
[illegible] است [illegible] است [illegible]
[illegible] و چون [illegible] باز
[illegible] احتیاط [illegible]
[illegible] آن [illegible] که
[illegible] است آن حکایت
[illegible] آورده‌اند [illegible]

[illegible]

۱۰۰۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

بنوعی مانند کلمات فرمود تا زین را در بر و کلی آورده و در پس پرده جای نه

و نصیحت مطلق آن فرمود که طوطیان از جنس آدمی کیاد

آدمی آیشان را بسخن آشنا ایشان انجم کرده و اشتغال نمود و غلام چرا اندر — ناطقی انسان

سخن پیشان نمود که راهی شد و همین کلمات که از زبان او

قدرت سخن گفتن خواست زن گفت بعضی جاهلی جز لازم است که

حال پروستی معلوم کرده و از شایسته گفتن یا نشر حکم دل

کالمح تو نیکو بوده اگر گفت آن هم حکمت تحصیل نمودن کرد زن گفت

کم از معانی این زبان را ان پرسش که طوطیان چند سخن عربی دیگر

حیف نماید جمیل معلوم شود و غیر این سخن بر زبان ایشان عربی نمیگذرد

به آمو این غلام بی شرم مرا نوا جو از من حاصل شده و طمع تمام او بجا

رسیده این غلام ایشان را دو سخن آموخته میان این زبان عربی دیگر اشعر

گفت خون من بجا حلال و حیات بر من حرام تا زرکان حضر غلام

مفصل بسینه زنها بدبخت گرزند و از زبان طوطیان جز این دو سخن

نشنیده شد کو زن بیگانه است تا زرکان بر شعر سپید و فرمود که

غلام را نیز از جای رونده تا بغداد برد و دست گرفته بنوعی تمام که

[illegible] و در آن وقت [illegible] پیش نهاد

[illegible] بعت [illegible]

مشار الیه [illegible] چشمش [illegible] و [illegible] گفت [illegible]

بعضی [illegible] نبشت [illegible]

[illegible] دیگری کردن [illegible]

[illegible] است چون بعضی وجه [illegible]

[illegible] این [illegible]

شد [illegible]

[illegible] از این [illegible]

[illegible] بر هم [illegible]

[illegible] و بعضی [illegible]

[illegible] نظم [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] این سخن [illegible]

[illegible] کرده [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بود که [illegible] آن [illegible] را

[illegible] کرده [illegible] که از این کس [illegible] صحبت

[illegible] با [illegible] را [illegible]

و منزل [illegible] با [illegible] بلند

[illegible] روشن [illegible]

[illegible] در روز التفات [illegible]

[illegible] پادشاهی و صحبت [illegible]

[illegible] زبان [illegible]

[illegible]

[illegible] شیر [illegible] و [illegible] از

[illegible] اول حال [illegible] در میان [illegible]

[illegible] انتقام [illegible]

[illegible] صلاح [illegible]

[illegible]

[illegible] از [illegible]

[illegible]

درگاه [illegible] بوده [illegible] صحبت [illegible]

[illegible] کرده [illegible]

[illegible]

[illegible] احوال [illegible]

[illegible] آگاه [illegible] مطلقم

[illegible] نشان [illegible]

[illegible] بانی [illegible]

[illegible]

[illegible] بیک [illegible]

[illegible] آمده بود [illegible]

این سخن [illegible] و یک [illegible] برادران [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] یک [illegible]

[illegible]

[illegible] باحتیاط [illegible]

[illegible]

[illegible] ٢٠٠٣

[illegible] تحقیق و تشخیص [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از هر کس سخن [illegible] [illegible] جمعی را [illegible]

که [illegible] ندارند [illegible]

و [illegible] باشد [illegible] احوال [illegible]

[illegible] روز اندیشه [illegible]

کردی بین بانجشن جغتای و دیوان بیرون به [illegible] بیرون همه [illegible] بکار و
که [illegible] کشته [illegible] [illegible]
و [illegible] این یکی که در [illegible] کنند [illegible] بود [illegible] کار
[illegible] شد [illegible] و فرمان [illegible] کردم
[illegible] شد [illegible] هم [illegible] بود و هم [illegible]
[illegible] و هم [illegible] آمده بود و هم [illegible]
بجز و خیالی [illegible] اندیشه [illegible] از [illegible]
دیگر نه بود اختیاری و جهات علی [illegible] به نسق [illegible] بندگی
که یکی از وزیران عهده کار بود و بعرض رسانیدند که تمام شکسته [illegible]
خواهد بود و شکسته [illegible] باید که ملک تحقیق این قصه
بنمایند تا اگر انچه بملک رسانیده‌اند حق بود [illegible]
بعد و شکر بجا باید آورد و اگر تهمت [illegible] کننده را
[illegible] تا دیگران دلیر نشوند و [illegible]
[illegible] و دشته [illegible] دیگر خدمت [illegible] ملک
[illegible] بیش از [illegible]

با فرزندی [illegible]

...اب شاید دہلی کی باری ہے؟ رام دیال ذرا دیکھنا ہر قتل کے بعد کتنے دنوں کا وقفہ ہوتا ہے؟ رام دیال سب انسپکٹر نے فائل کے اخبار کو دیکھکر کہا: "کوئی دو سال کا" انسپکٹر نے کلنڈر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "اور آخری قتل کو ہوئے کتنا عرصہ ہوا؟" "کوئی دو سال"۔ انسپکٹر نے پرمعنی لہجہ میں کہا "خدا خیر کرے" کچھ دیر تک کسی خیال پر غور کرلنے کے بعد انسپکٹر نے پوچھا "رام دیال، تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ تمام قتل ایک ہی آدمی نے نہیں کئے؟" رام دیال نے سگریٹ کا ایک لمبا کش لیکر مدبرانہ انداز سے کہا "جناب، دلیل کیا ہے؟ ثبوت کہاں سے آئیگے؟ ممکن ہے یہ سب اتفاقات ہوں اور ہم نے انہیں ایک ساتھ رکھکر اپنے فرضی نظریہ کی کڑیاں بنالی ہوں" انسپکٹر نے جلے ہوئے سگریٹ کے ٹکڑے کو پھینک کر ذرا زور دیتے ہوئے کہا "اتفاقات اور اتنے سارے، بیک وقت ذرا مشکل سے جمع ہوتے ہیں۔ مثلاً لاشوں کی قریب قریب ایک جیسی حالت، قتل کی صبح کو مقتولوں کی شادی کا دن، لڑکیاں تمام نیک، تعلیم یافتہ اور پاکدامن، ان کا شادی کی شام کو دفعتاً گھر سے غائب ہوجانا، قاتل کا مقتول کی موت کے بعد بھی زخموں کا لگاتے رہنا۔ اگر یہ تمام اتفاقات ہیں تو انکی یکجائی بڑی پُرلطف ہے اور اسکی حقیقت جاننا ہمارا فرض ہے"۔ نوجوان سب انسپکٹر نے اپنے لب کو ذرا بائیں جانب بھینچ کر کہا "ہمارا فرض ہے اور ہم فرض بجالانے کے لئے بالکل تیار ہیں مگر ہمیں کچھ سُراغ تو ملے"۔ انسپکٹر نے اپنی ہتھیلی سے اپنی پیشانی کو ملتے ہوئے کہا:

"وارداتوں کا سلسلہ ہمیں اپنے صوبہ میں لے آتا ہے اور انکی درمیانی مدت بھی قریب اختتام پر ہے۔ مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں آجکل میں ایسا کوئی خوفناک جرم یہاں بھی ہونے والا ہے۔ رام دیال ہمیں ہر طرح تیار رہنا چاہئے"۔ نوجوان سب انسپکٹر نے تبسم زیرلب کو چھپاتے ہوئے کہا "مگر کس طرح"؟ انسپکٹر خاموش رہا۔ وہ کبھی اخباروں پر لگائے ہوئے سرخ نشان اور کبھی ہندوستان کے نقشہ کو دیکھتا رہا۔ انسپکٹر نے دفعتاً جنبش کی اور کھڑا ہوکر کمرہ کی دیوار پر دیکھنے لگا جہاں شہر دہلی اور مضافات کا بڑا سا نقشہ لٹک رہا تھا۔ اسنے اپنی موٹی موٹی انگلیوں کو دہلی کے مختلف محلوں کی گلیوں پر دوڑانا شروع کیا۔ مضافات کے اَنگنت پرانے مقبروں اور عمارتوں کو دیکھنے لگا اور شہر کے کنارے جمنا کے پیچ و خم کے ساتھ اپنی نگاہوں کو دوڑانے لگا۔ اسکے چہرہ پر تشویش، اندیشہ اور پریشانی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بےبسی سے اس سپہ سالار کی طرح دہلی کی گنجان آبادیوں کو دیکھ رہا تھا جسکی نظر کے سامنے اسکی فوج شکست کھا رہی ہو مگر وہ کچھ کر نہ سکتا ہو۔ اسکی آنکھیں غم اور محبت سے دہلی کی گلیوں کو دیکھ رہی تھیں جن میں اسوقت لاکھوں عورتیں ہنس اور بول رہی ہونگی۔ ان بےخبر عورتوں کے جھنڈ میں اسکے خیال کی آنکھیں ایک دبکے اور چھپے ہوئے قاتل کو ڈھونڈ رہی تھیں جو عنقریب کوئی قتل کرنے والا تھا۔ انسپکٹر کی خیالی آنکھیں دہلی اور مضافات دہلی میں کسی نامعلوم حسین لڑکی کی لاش تلاش کر رہی تھیں۔ کچھ دیر تک انسپکٹر اپنے متوحش خیالات کی دنیا میں محبوب غم و اندیشہ کا اظہار کرتا رہا اور ایک ٹھنڈا سانس لیکر خود بخود بول اٹھا "اے کاش!!" انسپکٹر اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اسنے ایک نیا سگریٹ جلاکر رام دیال کی طرف دیکھا جو پرانے اخباروں کے ڈھیر سے نکلے ہوئے اخباروں کو لاپروائی سے دیکھ رہا تھا۔ انسپکٹر نے کہا "رام دیال ہمیں کچھ کرنا ہی چاہئے"۔ رام دیال نے اپنے ٹھٹھرے ہوئے ہاتھوں کو گرم کرنے کیلئے ایکدوسرے سے رگڑتے ہوئے جواب دیا "مگر حضور کیا کیا جائے"؟ انسپکٹر نے رازدارانہ لہجہ میں کہا "میں آج کمشنر پولیس سے کہونگا کہ مضافات دہلی کی تمام آثار قدیمہ والی عمارتوں میں رات کو خفیہ پہرہ بٹھلانے اور جمنا کنارے، رات کو، پولیس کے خاص دستہ کی گشت کرائے"۔ رام دیال نے مسکرا کر کہا "حضور، کتنی جگہوں پر نگرانی کی جائیگی؟ اور اگر کمشنر صاحب نے پوچھ لیا کہ یہ ہنگامہ کس خبر پر مچایا جارہا ہے تو ہمارے پاس بجز اسکے کوئی جواب نہ ہوگا کہ کسی روز، کسی وقت، کہیں پر، کسی جوان لڑکی کا قتل ہوسکتا ہے اور نہیں بھی ہوسکتا ہے"۔ انسپکٹر نے اپنے شوخ ماتحت کا کوئی جواب نہ دیا۔ کمرہ میں مکمل خاموشی تھی۔ دیوار کا کلاک ٹک ٹک کر رہا تھا۔ کمرہ کے بند دروازہ پر دستک کی آواز آئی اور آفس کے چھوکرے نے مؤدبانہ آکر انسپکٹر کے سامنے اخبار ہندوستان ٹائمز کا تازہ پرچہ رکھدیا۔ انسپکٹر نے پرچہ کو کھولا ہی تھا کہ اس کی آنکھیں ایک خبر پر جم گئیں اور چہرہ سرخ ہوگیا۔ کیونکہ [illegible]

۱۰۰۳۲

تنبیه

باشد در خبر است که روزی یکی صیادی بدام کاه و در کنار وادی مرغی بر لب آب

طلب میکرد شتر مرغی بدید بجهت بیرون آمدن از آشیانه که بیضه بر زمین

مرغ چند گزی چند گشت خالی از بیضه جست مهر بایی شکر کرده بود و گرو از چنبه

نرسیده گفت که شکر تو باین حد باز کردن آشیانه بود تو طلب نیکوست

کردن خود را بر باد و دادن بر باد از رحم بایه با بده مقصد طلب کرده

مرغ بار لین در آمده و دست از هی نمود و آزمی کرد که رویا دار از جان

عضو بیدار شد و دمکان دهقان با شتابی خود رسید و از پوست پاره

چیزی نیافت و نیز از طلب مرغ ماند و دید شتر چون حرکت سید بود

از صحبت ملک پشیمان شد و گفت این هم را تو بیش اگر آنجا آن که

باید تحقیق کن دشمنه را سیاست دشمنان اگرچه ملک این سخن

گفت ولیکن با خود اندیشید که تا مرا خیانت دشمنه از چند جا

معلوم نشود درین اندیشه اهتمام بر خود جز قصد دمنه تسلیم کرده

بعهده ام دیگر برای پرسش تمام چون قصد کنم علت این

اگرچه ظاهر بر خود گرفت اما در پیشانی شیر بر انداخت که بجهت

او تسلیم نخواهد کرد گفت به نیم تا روزگار چه میکند مبادا

[illegible] باشد هم [illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] کرده

[illegible] چون [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] گوید

[illegible] تا اول [illegible]

[illegible] شاه [illegible]

[illegible] شاه

[illegible] است [illegible]

[illegible] انجام [illegible] قطعی

[illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] کرده است [illegible] دیگر

[illegible]

۱۰۰۳۳

مگر نتوان دست ... ... کار را ... پشت و دست
... ملک ... شهان ... داشت ...
... روز دیگر ... مادر شیر گفت ... عدل نهاده ... ملک
از غرابی ... و ملک ... آورد سوم از ... دشمن ...
... بود ... چهارم آنچه ... شب ...
... گفت مادر شیر ... انتقام کشیدن ...
مادر شیر ... آنچه ... ... ارزوه
... مادر شیر گفت این دلیل است روشن که ...
کشته باشد ... الحال از این
... ام که ... نشنیده ...
... مادر شیر گفت ...
... صاحب ... گفت و ...
... رسالت شیر ... بوده
مادر ... فرمان شد که ...
آورده ... شیر ...

ملک گفت ... گفته ... [illegible]

کسی را هیچ امری پیش نیامده و پادشاه نسبت با دیگر این

داشته و گفت همه را قریب بیست هزار بوده گفتند چه دو پا شده

حکما گفته اند هر کس در صحبت پادشاهان به جهت دیگر و باشند بوده

منظور نظر پادشاه نمودند و همه منظور کرده و چون سالی از آن حدود

نیکبختان از روی اینکه نانهای نیکو خوردی را [illegible] پسند [illegible] همراه

شب [illegible] کرد بعد از آن [illegible] اختیار کدام از برای [illegible] رسید

از من است [illegible] را پدر [illegible] آمده [illegible] گوشه [illegible] صحبت

پادشاه نمود و هرچند او را [illegible] صحبت او منع کرد [illegible]

آن و همراه [illegible] آورد [illegible]

[illegible] هرچند [illegible] کرد [illegible]

این سخنان [illegible] صاحب [illegible] حاضران مجلس

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] پادشاه [illegible]

[illegible]

شاه می‌ای

۱۰۰۳۴

[illegible] شد فکلاه [illegible]

[illegible] بادام

[illegible]

[illegible] ارکان [illegible]

[illegible]

[illegible] اخر

[illegible] حافظ و بعد از حافظ شیراز [illegible] شده است [illegible]

[illegible] لطیفه [illegible] شیخ [illegible] بار

[illegible] لیکن [illegible] دست باید کرد

[illegible] که هزاران [illegible] در کار

[illegible] العقد گفت [illegible]

[illegible] هست باشد حاصل

[illegible] جان [illegible]

[illegible] را

[illegible] آرزو [illegible] حافظ [illegible] چون [illegible]

[illegible]

و انصاف که کلمه‌ای [illegible] آمد و دو سه [illegible] و [illegible] بلکه قول

[illegible] چون [illegible] بلکه [illegible] ای بابا اگر هم در

حق [illegible] کار [illegible] کمال [illegible] ابراز [illegible] بکار

[illegible] حسد بسیار [illegible] را نخواهید که آزار رسانیده‌اند [illegible]

[illegible] است بلکه [illegible] است حسد [illegible]

تا [illegible] آن [illegible]

و [illegible] حسد محروم مانده‌اند و [illegible] شده [illegible]

شادی کردم [illegible] عم [illegible] الحال [illegible] تا تحقیق نکنم [illegible]

نخواهم گفت [illegible] تحقیق شود [illegible] نخواهم رسانید [illegible]

[illegible] رخصت کرده [illegible]

[illegible] آمد و گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] آمد [illegible]

[illegible] من [illegible]

[illegible]

[illegible]

زبانی مطلقی در مکتب که بودیم از این بابت بسی چند روز با رسمی رضای
آن بی پرستی الفت عوض خود دیگر گشت و رضا مطلق به اتفاق نموده
است نکو شده طوفان با هم همراه خواهند شد چون از او عرائض هم بر بلا
اتفاق کنند از شده سخنی هم رضا این بوده است گفت آورده و بسته
صلاح و تعیین با دست آمده و تا رسید هم الله را و بلاغ کرده
تحقیق و توکل و انجام شد که به شب بر و صبح [illegible] جان
به دریا [illegible] که با خشت و از عم آبا و بر شد گفت رب
و در آن روز میان کلید و رفت گفتگو سلامت یکی راه در روان کرده آن
به دل چند به بود از حرف آنکه انشاء الله پیدا باشد و خوش
شده و شنید که در عید آید تا وقت فرصت نگار آید دیگر
در آن وقت بسته در باب درد کار مضطرب شده و از هر طرف سخن آغاز
رفت [illegible] گفت ای حاضران مجلس یکایک در جوان [illegible] از شش
شنید هر که باید گفت کار که کند باز آمد که این طلب باد و آن
[illegible] بود جواب صحیح کرد و هم جا موسوم شد به یک بار از
سیدان ملک گفت این را دهند در کار تو بیچ کمانی [illegible]

تو به عشق ... بسته است ... [illegible]

و این ... که تو ... نقش ... است کز ... اندوز

... باشد و ... [illegible]

کجا ... است ... [illegible]

کجا ... نوشته اند ... [illegible]

بر افتد و ... [illegible]

... باشد ... [illegible]

... [illegible]

... شد ... [illegible]

چون ... [illegible]

... گفت مجلس ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

[illegible] خواهد گفت [illegible] روز و [illegible] کنار و [illegible]
[illegible] و [illegible] شروع [illegible]
[illegible] و [illegible] گفت شاه [illegible]
[illegible] کار [illegible] و [illegible]
[illegible] اگر [illegible] و خلاص [illegible]
[illegible] که [illegible] و [illegible]
[illegible] خلاص [illegible] آورد [illegible]
[illegible] نقش [illegible] جدا [illegible] غرض [illegible] و اقرار
[illegible] و [illegible] خود بخود [illegible] کار [illegible] تحقیق
[illegible] کشیده [illegible] آن غلام [illegible] رسید که [illegible]
[illegible] که از آن [illegible]
[illegible] و [illegible]
[illegible] و [illegible] کار
[illegible]
[illegible] و [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

دو پیالیاں لا کر میز پر رکھیں۔ انسپکٹر نے رام دیال سے کہا "چاء پیو، میں آج کمشنر... ... انسپکٹر نے اپنی چاء کی پیالی اٹھانے کیلئے نظریں نیچی کیں میز پر رکھے ہوئے اخبار کے موٹے موٹے حروف چلا رہے تھے:۔

"قتل! قتل!! ایک نہایت ہی خوفناک قتل!!!" انسپکٹر کی آنکھیں کھلی رہ گئیں اور چلتا ہوا سانس رک گیا۔ چاء کی پیالی کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ بے جان شئے کی طرح میز پر گر کر رہ گیا۔ انسپکٹر نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا "رام دیال"۔ رام دیال جو چاء کے پہلے گھونٹ کا لطف لے رہا تھا چونک پڑا! اور انسپکٹر سے پوچھنے لگا "جناب؟" انسپکٹر اخبار پڑھنے میں مشغول تھا۔ رام دیال یہ دیکھکر خود بھی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور انسپکٹر کے بغل میں آکر اخبار پڑھنے لگا۔ اخبار کے سرورق پر لکھا تھا:۔

"رات کے غیر معمولی کہر نے شہر کے ایک نہایت خوفناک قتل کو چھپانے میں مدد پہنچائی۔ فیروز شاہ کے کوٹلے میں ایک نہایت خوبصورت جوان لڑکی کی لاش پائی گئی ہے۔ قتل کا مقصد کوئی خانگی یا جنسی انتقام معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ لڑکی کو قاتل نے بڑی بے دردی سے قتل کیا ہے لڑکی کے گال، آنکھ، ہونٹ پستان اور شرمگاہ میں رہ رہ کر چھری مارنے کے گہرے زخم ہیں علی الخصوص موخرالذکر حصہ میں گہرے زخم مختلف سمتوں میں لگائے گئے ہیں۔ لڑکی تقریباً ننگی تھی۔ اسکے جسم پر اس کی ساری اور جمپر کی چند دھجیاں رہ گئی تھیں۔ لاش کو اس بری حالت میں دیکھکر اُس راستے سے گزرنے والی اکثر عورتیں بیہوش ہو کر گر گئیں ابتک یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ یہ لڑکی کون تھی اور کہاں رہتی تھی؟ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس مفرور قاتل کو ڈھونڈنے میں سرگرم ہے"۔ انسپکٹر نے دفعتاً چونک کر، جیسے وہ گہرے خواب سے جاگ اٹھا ہو، کہنے لگا "رام دیال، دیکھا تم نے، وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا"۔ رام دیال ملزم کی طرح سر جھکائے ہوئے اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور بے شغلی کی وجہ سے پنسل اٹھا کر میز پر پڑے ہوئے ردی کاغذ پر اپنا نام لکھنے لگا۔ انسپکٹر نے چاء کی پیالی کو دیکھا جو پڑی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔ اسنے پیالی اٹھا کر چاء پینا شروع کی اور پھر اپنے خیال میں کھو گیا۔ رام دیال نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا "ہمیں جائے وقوع پر فوراً پہنچنا چاہیئے"۔ انسپکٹر نے کھوئے ہوئے انسان کی طرح جواب دیا "یہ ہمارا کام نہیں اور جائے وقوع پر کچھ بھی نہیں ملیگا" کمرہ میں پھر خاموشی تھی۔ دیوار پر لٹکا ہوا کلاک ٹِک ٹِک کر رہا تھا کچھ دیر بعد کلاک میں کھڑکھڑاہٹ ہوئی اور کلاک نے دس بجائے۔ انسپکٹر چونک پڑا، اور رام دیال سے کہنے لگا "فوراً کھڑے ہو جاؤ اور مجھے جلد یہ بتاؤ کہ شہر میں آج کہاں کہاں اور کس کس کی شادی ہونے والی ہے"۔

رام دیال کے جانے کے کچھ دیر بعد انسپکٹر نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کو اٹھا کر نمبر ملایا اور بات کرنے لگا "ہیلو... میں ہوں صدیق حسن، ... انسپکٹر سی آئی ڈی ... فیض بازار پولیس سٹیشن سے ... ڈاکٹر صاحب! لاش کے معائنہ میں کیا باتیں معلوم ہوئیں ... جی ... جی! ... جی؟ ... جی ہاں!! ... کیا کہا؟ مرنے کے بعد بھی زخم لگائے گئے ہیں؟ ... جی ... جی ... شکریہ۔ آداب عرض"۔ انسپکٹر نے ٹیلیفون کو رکھ دیا اور کھڑا ہو کر کمرے میں سر جھکائے ہوئے ٹہلنے لگا۔ اس طرح اسے ٹہلتے اور سوچتے دو گھنٹے ہو گئے۔ کلاک نے بارہ بجائے۔ انسپکٹر دیوار پر لٹکے ہوئے دہلی کے نقشہ کو پھر دیکھنے لگا۔ دروازہ کھلا اور رام دیال اپنے ہاتھ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لئے ہوئے داخل ہوا جس میں دہلی شہر کی آج ہونے والی شادیوں کی فہرست تھی۔ انسپکٹر نے لپک کر رام دیال کے ہاتھ سے فہرست لے لی اور اس سے چند نام نوٹ کر کے رام دیال کو دئیے "تم فوراً ان جگہوں میں جا کر دلہن کی خیریت دریافت کرو۔ رام دیال اس قتل کے متعلق میرا خاص نظریہ ہے۔ اس نظریہ کی یہ پہلی کڑی ہے اگر یہ مل گئی تو سمجھو قلعہ فتح ہو گیا"۔ رام دیال نے طنزاً پوچھا "اس نظریہ کی دوسری کڑی کیا ہے؟" انسپکٹر نے تیوری پر بل ڈال کر کہا: "اسکے ظاہر کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ تم فوراً روانہ ہو جاؤ اور ہاں رام دیال دیکھو جب پتہ چل جائے تو مقتول کے ورثا کو پوسٹ مارٹم کی جگہ پر لے جاؤ اور ان سے لاش پہچاننے کو کہو۔ وہ لڑکی اور اسکی شادی کے متعلق جو کچھ کہیں انکو اپنے دماغ میں احتیاط سے محفوظ رکھو اور مجھ سے آکر کہو ... اور دیکھو۔ یہ تمام باتیں

۱۰۰۳۶

ابیات ملک بهار منشد

مهدی و ابوالقاسم و سید ما پرسش لطف که دوستان

ذوقی از جلوه عشق حسنی به کریان به شمس انجا سید و سرانجام کار خوب

ساز این بر سر هوا گشته سد نیش ... صبح و در روز وقتی برون و در دوستان هر ساعت را

خاطر جمیعت بر همین کعبه ای ملک تر و خود وجود مند ان صبح لطف سے

تازه حایت ... و دوستان مخلص نسبت تابانند و انابان نشستن گفته اند که

اگر ما و تماشا هفت اقلیم بدست ابد و به هوا خواه جمیعت و دوست تلخ بو

بهم رسد ذوق فرما دارد و از دوستی در میان مردم بود هر که در عالم

دوستان

بود و غنی نشد فرعی شی انجا سید و ابراز از میان بر سر حوا سے جیحون

با جمله هر دوست را چه بود آخود حق دارد و همواره در رضا

مطلع دوستان و دولت خواه را طایه لیه است اندکی از خوبی یار

دوستان اجنب که در زمان اندوه در دو مهدن حا و نه علما ر

تا بدگوان مذهب انتظار بواسطه بسی و یا بزمی عزا رود دست

بیت صاحب پیشکار ترک دے بود از جمله و صحبت یاران بلبل دو دوستا

تبسم لب بعقد نوع ... و الیوم و سلک لب و اهو است که علما

بشمار و شمار راز و اکاه و تری سازند [illegible]
[illegible] و [illegible] برعدار [illegible] بود و [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

عقل چون این نصیحت بشنید ای برادر بود و خیز هرچند بیشتر نصیحت کرد و حرص
کمتر نشد بیشتر شد هر روز بیش از پیش که ملک زمین را بی اندازه به سوی خود
بیشتر شود گویا اصلاً منت کسی نه بر هیچ و اندیشه دور و دراز بلا را
بعد عیب بیجا کشیده نه بسته به مردان را کارها را از دو گفت
که اندرین جهان دنیا لذت همه از خواب غفلت است به ایشان بیهن تبجن بردن
شیره اشتهای کار را ساخته شد و العقبه کنون این فرزند امید
و دوستی نیکو بود و دوام جاه و اعتماد نیکو بود چیزی بود
فرمود برگشته که با شما گفتم که شاید کاری ناشده است و
نظر هر کار آغاز کردن ناشود بود کنون ایشان از نافهمیدن نصیحت
شده طبیعت گرفته هنوز رکیک بنا مرد بشاوی کنان است
و دوام هر که کنون ایشان مانده چشم بر طمع و اعضا و غرایب شده و بال
سر گشته چون کرد بعد گفت ای یاران ایشان سخن من در گوش
نکرده اند که کار را بدان تمام کرد بر پای پر حاصل هو بزی
هر کمند و هستی گاه لیکن تمام جمله ما دو بار و در کسی بسته بود
تا کسی شکست و بیخ و تن زیان عاقبت حاصل او در آب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الفاظ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عاشق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سخن [illegible]

[illegible]

۱۹۱

[illegible] که چون [illegible] جماعت از [illegible] چون
[illegible] ای [illegible]
[illegible] چون تو با [illegible] اندیشی [illegible]
[illegible] دست [illegible] و [illegible] کرد [illegible]
[illegible] گفت آنچه ظاهر شد [illegible]
[illegible] باشد [illegible] باشد [illegible] از
[illegible] گفت ای [illegible] دل [illegible] شد از
[illegible] چون کار [illegible]
[illegible]
[illegible] و چون الطاف [illegible]
[illegible]
[illegible] گفت آنچه [illegible] دوستی [illegible]
دوست [illegible] ای یاران [illegible]
[illegible] مشغول شد [illegible]
[illegible] بسیار گفت ای [illegible] اگر رضا [illegible]

دولت

[illegible] با [illegible] [illegible] چنانکه [illegible] جهان [illegible] خوش

آراسته

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صفا [illegible] و [illegible] اگر

مرا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گفت

نام

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] این [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] را الاذم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کردن

روز

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

احکام

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جان

حکم

[illegible] [illegible] [illegible] گفت پادشاه [illegible] [illegible] [illegible]

از

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جان کردن [illegible] — در بیان

آراسته

جان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

گفت

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کردن

سخن آغاز مطلع

[illegible] باشد تا چون

[illegible] و باشد [illegible]

[illegible] موش [illegible]

[illegible]

[illegible] و موش بسوراخ خود [illegible] آمد چون زاغ [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت آنچه [illegible]

[illegible] باشد [illegible]

و موش [illegible] رسید [illegible] گفت [illegible] زاغ [illegible]

[illegible] کدام [illegible]

[illegible] زاغ [illegible] آن [illegible] چون

آواز زاغ شنید [illegible] و گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] مقبول [illegible]

[illegible]

بطلاش بودن لیکن ذکر جان بین و نیکخواهان شد و تا پیوسته
نگاه میکرد تا شبی دو سه بار در آن گلشن بر شاخ نشست و جست و رو
و بدید همین زاغ گفت بهشت گویست چون آشیان بود دام
عجز و نیاز انگیخته که برای دو سه گاه صاحب دولتان کرم
بشنود چه بوده باشد قبول کند موش گفت ای زاغ حیله انگیز
کرد چون مایان را بکو باشم از جنس ما نیستی و بهم راه آن جانها دست
کرده کار و آری مشورت بسته آن قرب نام بر آورده اند صبح
از کوه و رامان فتنه جمع برآورد کسی پناهی بود و گشته کار او هم
چند بس با سفید که در آن ملک رسید زاغ برسید از جلوه
خود و سبب آن پرسیدند گفت با دوستان کم کسی که ..
کبوتر و ... با کلاه با بنی راجنم با او امنا ... بکوی زمان
رسید زاغ در دل بار جا گرفت و کبوتر اسلحه ... گفته اند
هرگز بیا ... سه بیا بیاور بیا ... [illegible]
... بیا ... پس آهسته روی بجانب کبک ...
... [illegible] ... سعید و ...

۱۱۰۹۰۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باشد [illegible] و چنین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سنة ۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باشند و [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مناسب اصلاح نکنیم [illegible]

[illegible] از [illegible]

[illegible]

نہایت ہوشیاری اور خوش اسلوبی سے انجام دو۔ کسی کو اپنی حرکت سے شک میں نہ ڈالو اور نہ کسی پر بلا وجہ خود شک کرو۔ بہت معمولی لباس میں جاؤ۔"

رام دیال زبانی احکامات لیکر چل کھڑا ہوا۔ اب اسکے چہرہ پر بھی دلچسپی کے آثار نمایاں تھے۔ اسکی آنکھیں بھی مزید انکشافات کے خیال سے چمکنے لگی تھیں

شہر کی ہما ہمی پوری رونق پر تھی۔ سڑکوں پر موٹروں اور گاڑیوں کا شور اپنے پورے شباب پر تھا۔ جاڑے کا ٹھٹھرا ہوا سورج جلد جلد اپنی مسافت طے کرتا ہوا مغرب کی طرف ڈوبنے کیلئے بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ دوکانوں میں خرید و فروخت کا معاملہ چکایا جا رہا تھا۔ خوانچے والے چیختے چلاتے ہوئے آج کی بکری کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے آخری کوشش کر رہے تھے۔ دن بھر اسکول کی بند اور سرد کوٹھڑیوں میں دماغ سوزی کرنے والے بھولے بھالے بچے اور بچیاں اپنے بغل میں کتابوں کا بستہ دبائے چلے جا رہے تھے۔ انکے پھول جیسے چہرے بھوک اور تکان سے کملا گئے تھے۔ شام کو نکلنے والے اخباروں کے ہاکر "قتل۔ قتل۔ فیروز شاہ کے کوٹلے میں جوان لڑکی کا قتل" کا نعرہ لگاتے ہوئے سڑکوں پر دوڑتے پھر رہے تھے۔ لوگ راہ چلتے اس نعرہ کو سنکر ٹھٹھک جاتے اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر اخبار خرید لیتے اور کھڑے کھڑے شوق اور بیتابی سے پڑھنے لگتے تھے۔ اخبار والے ایک گاہک سے دوسرے گاہک تک دوڑتے ہوئے جا رہے تھے اور "قتل قتل" کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔

سارے شہر میں اس خوفناک قتل سے ایک سنسنی سی پھیل گئی تھی سڑکوں پر چلنے والی جوان لڑکیاں ہر انوکھی صورت یا عجیب لباس والے مرد کو اپنی طرف گھورتے دیکھکر سہم جاتی تھیں اور جلد جلد لمبے قدم بڑھاتی ہوئی اسکی نظروں سے اوجھل ہونے کی کوشش کرنے لگتی تھیں۔ بالغ اور آئی ہوئی جوان لڑکیوں کے باپ اپنی لخت جگر کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی آنکھوں سے جدا ہونے نہیں دے رہے تھے۔ محبت کرنے والے والدین کے دل اپنی دوشیزہ لڑکیوں کی حفاظت میں سینے کے اندر کانپ رہے تھے۔ الغرض خوف و ہراس کی ایک لہر سارے شہر میں دوڑ گئی تھی

انسپکٹر صدیق حسن اپنے کمرہ میں بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ دیوار پر لٹکے ہوئے کلاک نے ساڑھے چار بجائے۔ سب انسپکٹر رام دیال اندر داخل ہوا۔ اسکا چہرہ دن بھر کی محنت کی وجہ سے پھیکا پڑ گیا تھا۔ اسنے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ انسپکٹر نے مشتاق نگاہوں سے پوچھا "کیا خبر لائے؟"

رام دیال نے کہا "جناب کا اقبال بلند ہو۔ آپکے نظریہ کی پہلی کڑی بالکل کامیاب ہی"۔ رام دیال اجازت لیکر بیٹھ گیا اور رازدارانہ لہجہ میں بیان کرنے لگا۔ "میں دو تین جگہوں سے ناکام واپس ہو کر کوچہ چیلاں میں پہنچا۔ یہاں سیٹھ دوارکا ناتھ کے مکان پر جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکی لڑکی جو ایف۔ اے کلاس میں پڑھتی تھی اسکی شادی آج ہی ہونیوالی تھی۔ مگر وہ کل شام سے اپنے گھر نہیں لوٹی تھی کل شام کو وہ حسب معمول ٹہلنے کیلئے قدسیہ باغ گئی۔ اسکے ساتھ گھر کا پرانا ملازم بھی تھا۔ ملازم باغ میں ایک جگہ بیٹھ گیا اور لڑکی ٹہلتی ہوئی دور تک چلی گئی۔ رات کے دس بجے تک ملازم انتظار کرتا رہا۔ جب لڑکی نہ آئی تو ملازم نے ڈھونڈنا شروع کیا اور آخر نا امید ہو کر رات کے ایک بجے سیٹھ جی کو خبر پہنچائی۔ اسوقت سے ابتک لڑکی کی تلاش ہو رہی تھی کہ میں نے جاکر یہ خبر سنائی۔ انکے ہوش اڑ گئے اور وہ بھاگتے ہوئے میرے ساتھ مورگ* گئے۔ وہاں لڑکی کی لاش کو دیکھکر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے"۔ انسپکٹر نے خوش ہو کر اطمینان ظاہر کیا اور پوچھا "تم جسوقت پہنچے تو وہاں اور کون لوگ موجود تھے اور وہ کیا کر رہے تھے؟" رام دیال نے حافظہ پر زور دیتے ہوئے کہا "غالباً نوشہ اور دیگر لوگ بیٹھے کچھ باتیں کر رہے تھے"۔ انسپکٹر نے پوچھا "ان لوگوں نے تمکو دیکھکر کیا کہا؟" "کچھ بھی نہیں میں نے سیٹھ جی کو الگ لے جاکر ان سے یہ تمام باتیں بیان کی تھیں" انسپکٹر نے دریافت کیا "تمکو معلوم ہے لڑکی کی شادی کس سے اور کہاں ہو رہی تھی؟" رام دیال خوش ہو کر اپنی کارگذاری بیان کرنے لگا "ہاں میں سیٹھ جی کے متعلق جب کوچہ چیلاں میں دریافت کر رہا تھا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ نوشہ بنارس کا رہنے والا لکھ پتی ہے۔ اسکی دوکان بھی سیٹھ جی کی دوکان کے سامنے ہے۔ نوشہ مہذب، خوبصورت اور امیر ہے، سیٹھ جی کی لڑکی کو بہت چاہتا ہے"۔ انسپکٹر نے کہا "رام دیال بھئی تم نے اپنا کام ابتک نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ اب تم پھر جاؤ اور مجھے سیٹھ جی کی بدقسمت لڑکی کی

* وہ عمارت جہاں لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کشتن ایشان بود [illegible] از بهر [illegible] بزرگی گفته است ای آغا

[illegible] ایشان [illegible] کسی را [illegible]

[illegible] گفت [illegible] حالی

در هر کار [illegible] گفت [illegible] چون [illegible]

[illegible] باشد و خوردن [illegible] توجه [illegible]

[illegible] است حال [illegible]

[illegible] دور [illegible] از مردی [illegible]

[illegible] گفت دشمنی [illegible]

[illegible] دشمنی [illegible] طرف [illegible]

[illegible] گفته اند که دشمنی [illegible]

[illegible] زبان [illegible] طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] دشمنی [illegible]

[illegible] دشمنی [illegible] زبان

[illegible] دشمنی [illegible]

[illegible]

و از آن قسم ... [illegible] ... دوستی ... [illegible] ... از ...

... [illegible] ... از جانب ... [illegible] ...

... [illegible] ... از این دشمنی ... [illegible] ...

... [illegible] ... از این قسم دشمنی باشد ... [illegible] ... و دوستی ... [illegible] ...

... [illegible] ... از این قسم دشمنی ... در میان ... [illegible] ... اصل

... [illegible] ... دشمنی بود ... [illegible] ... با ... [illegible] ...

... [illegible] ... خدا که ... [illegible] ...

... [illegible] ... از جنس ... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... دنیا ... [illegible] ... شد

... [illegible] ... با اخلاص ... [illegible] ...

... [illegible] ... که بعضی ... [illegible] ...

... [illegible] ... دو

... [illegible] ... دشمنی ...

... [illegible] ... بعضی دوستی ... [illegible] ... با ...

بتاریخ [illegible] ولکن [illegible] از دشمنان

کبیر [illegible] و اخبار [illegible]

[illegible] بود

[illegible] گفت

[illegible] [illegible] فرود آمده

[illegible] تمام

[illegible] مانده

[illegible] بود

[illegible] گفت [illegible] کرده

[illegible] گفت

[illegible] ست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

ارار نسا

بزرگی که بگیرند ما نکشف ای جوان این سخن بگو که معنی باشد و بسیار بهتر
دهم خودم بهشت منند گفت بیا درویش نیکی می بینی و بشنو با گفتند
قوی بیم امشب با من درویش و سه بار نیکی و در حق خود ذکر می کنی با عجز
[illegible] ز بعد هر آنچه می شود ای یار بر پیشانی [illegible] بر آن
حالش گم شود [illegible] این حیرت شد آن اتفاق [illegible]
درویش [illegible] گفت اگر تو با این خود کاری نکردی [illegible]
جنس [illegible] گفت [illegible] و شکر [illegible]
[illegible] اصل و [illegible] شما شد [illegible]
و [illegible] عادت او ای چنین [illegible]
[illegible] این عقل [illegible] نام [illegible] و بازار شما خریده
[illegible] گفت ای یار این درویش جانا که در بیابان
[illegible] اگر [illegible] جان [illegible] ای انجمن [illegible]
[illegible] گفت [illegible] گذار [illegible]
[illegible] و [illegible]
[illegible] گفت شد [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

گفته شد [illegible] و [illegible] آن [illegible] بزرگی [illegible]

[illegible]

[illegible] است

[illegible] که مرا

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] باشد [illegible] این بار

[illegible] گفت

[illegible] گفت [illegible] است

[illegible]

[illegible]

[illegible] ما را [illegible]

[illegible] گفت

[illegible] زمین [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] که [illegible] دست [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] گفت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] صحبت

[illegible] [illegible] جدا [illegible] جمال [illegible] است [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آن بود که [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] باشم [illegible]

[illegible] [illegible] و چندان [illegible] باشم

[illegible] [illegible] [illegible] است [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] در میان [illegible] گفت ای [illegible]

[illegible] [illegible] اما [illegible] چهار قسم [illegible]

[illegible] [illegible] نظر کند [illegible] از این جا [illegible]

[illegible] [illegible] باشد و دوم [illegible]

[illegible] [illegible] کردن آسان [illegible] سوم اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] و جا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کجه ور

[illegible] [illegible]

[illegible] ان که این [illegible]

[illegible]

[illegible] جارو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ارتھی کے ساتھ جانے والوں کا پورا حال سناؤ . . . . اور میں اسکا بندوبست کرنے جاتا ہوں کہ ملزم کہیں فرار نہ ہو جائے" رام دیال ملزم کا نام سنتے ہی چونک پڑا۔ اسنے حیرت سے انسپکٹر کا منہ دیکھا۔ انسپکٹر نے لاپروائی سے کہا "ہاں ملزم ہی سمجھو"۔

اس واقعہ کے تقریباً دو ماہ بعد جب اس ہولناک قتل کی یاد لوگوں کے دلوں سے قریب قریب مٹ چکی تھی، رات کے ۱۰ بجے دہلی اسٹیشن پر فرنٹیر میل کھڑی تھا۔ مسافروں سے ڈبے بھر چکے تھے مگر اب بھی ڈیوڑھے درجے کے مسافر دروازہ کھول کر اندر پلے پڑ رہے تھے۔ پلیٹ فارم کی روشنیوں سے اسٹیشن جگمگ کر رہا تھا۔ خوانچے والے اپنے بچے کھچے سامان کو بیچنے کی آخری کوشش کر رہے تھے اور مسافروں کے کان کے قریب سے ہو کر خوب چیختے ہوئے گذر رہے تھے۔ انجن کی ناک سے سیاہ دھوئیں کا بادل نکل رہا تھا۔ وہ اپنی لمبی دوڑ کیلئے بھاپ جمع کر رہا تھا۔ گارڈ بریک میں اسباب رکھوانے کیلئے قلیوں کو ڈانٹ رہا تھا اور انگریزی میں گالیاں دے رہا تھا کہ ایک افسر مع چار سپاہیوں کے تیزی سے چلتا ہوا آیا اور ایک سیکنڈ کلاس کے ڈبہ کو کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس ڈبہ میں صرف ایک نوجوان مسافر تھا جو اعلیٰ درجہ کے انگریزی لباس پہنے منہ میں سگریٹ لئے آرام سے لیٹ کر انگریزی اخبار دیکھ رہا تھا۔ ڈبہ کا دروازہ کھلتے دیکھکر اسنے اخبار رکھدیا اور حیص بیص ہو کر نووارد کو دیکھا۔ افسر نے ایک سرسری نگاہ ڈبہ میں ڈالی اور نوجوان کو ذرا ترش نظروں سے دیکھکر کہنے لگا "مسٹر سنت بہاری ورما، آپکو قانون اور انصاف کے نام پر گرفتار کیا جاتا ہے"۔ نوجوان اپنا نام سنکر چونک پڑا۔ اسکے چہرہ پر فوراً مایوسی اور گھبراہٹ کی لہر دوڑ گئی مگر وہ پھر سنبھل گیا اور ذرا تحکمانہ لہجہ میں پوچھنے لگا "جناب کون ہیں اور مجھے کس جرم کی سزا میں گرفتار کیا جاتا ہے؟" افسر نے حقارت آمیز مسکراہٹ کیساتھ کہا "میرا نام صدیق حسن ہے، میں انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی ہوں اور جناب کو ایک نہیں بلکہ چار خوفناک قتلوں کے سلسلہ میں گرفتار کیا جاتا ہے"۔ انسپکٹر نے دروازہ پر کھڑے ہوئے سپاہیوں کو اشارہ کیا۔ چار مسٹنڈے سپاہی اکڑتے ہوئے آگے بڑھے اور نوجوان کو حراست میں لیکر اسٹیشن سے باہر نکل گئے۔

اس گرفتاری سے سارے شہر میں دوبارہ سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کو بھولا ہوا سانحہ پھر یاد آ گیا اور مقامی اخبار کی اشاعت میں بیحد اضافہ ہو گیا۔ لوگ اس مقدمہ کی تفصیل جاننے کیلئے بیقرار رہتے اور شام کے اخباروں کا بیچینی سے انتظار کرتے۔ اخباروں نے ملزم کی تصویریں بھی چھاپیں۔ نوجوان کے معصوم اور خوبصورت چہرہ کو دیکھکر پبلک میں بہت سے ایسے خوش اعتقاد لوگ پیدا ہو گئے جو اسے معصوم سمجھنے لگے تھے اور اسکی گرفتاری کو ظالم پولیس کی زیادتی کہتے تھے۔ ملزم کی تصویر سے سوسائٹی کے ایک طبقہ پر خاص اثر پڑا۔ یہ طبقہ تعلیمیافتہ نوجوان لڑکیوں کا تھا۔ ان لڑکیوں کی بھی دو پارٹیاں بن گئی تھیں۔ ایک ملزم کی صورت اور شکل کو دیکھکر اس سے ہمدردی کرنے لگی تھیں اور دوسری اسے خوبصورت قاتل کے نام سے پکارنے لگی تھی۔ واقعہ کے انوکھے پن نے اخباری دنیا میں ہلچل ڈالدی تھی اور ہر اخبار کا ایڈیٹر نئے الفاظ میں اور خوب موٹی موٹی سرخیوں میں دل ہلادینے والے فقروں سے اپنے اخبار کے سرورق کو جاذب نظر بنانے لگا تھا۔ ملزم روزانہ ایک نئی روشنی میں اور نئی صفتوں کے ساتھ پبلک کی مشتاق نگاہوں کے سامنے پیش کیا جانے لگا۔ مقدمہ جبتک مقامی مجسٹریٹ کے اجلاس میں چلتا رہا، مقدمہ کی پیشی کے دن اجلاس میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہتی تھی اور تانگے، موٹر، سائیکل وغیرہ سے اجلاس کا احاطہ اور اسکے سامنے والی سڑک بھر جاتی تھی۔ ابھی مقدمہ کی سماعت کو کوئی پندرہ دن ہوئے تھے کہ اخبار "الامان" نے شائع کیا:-

فیروزشاہ کے کوٹلے کا ہولناک قتل!

خوفناک قاتل کی سرگذشت حیات!!

انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی کے سنسنی خیز انکشافات!!!

دہلی ۲۸ مارچ سنہ ۳۶ء آج انسپکٹر صدیق حسن نے ملزم کی سوانح حیات اور اس پر لگائے ہوئے الزامات کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا۔ انسپکٹر نے بیان دیا کہ ملزم کا اصلی نام سنت بہاری ورما ہے اور یہ مرزاپور کا رہنے والا ہے۔ ملزم کے والدین اچھے تعلیمیافتہ لوگ تھے اور خوشحال تھے۔ بچپن سے ملزم کی افتاد طبیعت خونی قسم کی واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ مقامی

چون تو دوست [illegible] دشمن من او دشمن [illegible] گفت ای زاغ
[illegible] دشمن [illegible] دشمن [illegible]
[illegible] دشمن [illegible]
[illegible] دشمن [illegible] دوستان [illegible]
[illegible]
[illegible] دوستان دشمن [illegible] دشمنان [illegible]
[illegible] دوست [illegible]
[illegible] دشمن [illegible] دشمنان [illegible] دشمن [illegible]
[illegible] دوست [illegible] دشمن زاغ گفت [illegible]
[illegible]
[illegible] دشمن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۰۰۲۸

[illegible] یا نشانه [illegible] نهاد و [illegible]

از [illegible] نتایج [illegible]

[illegible] از [illegible] نهاد [illegible] و از [illegible]

[illegible] نفسه [illegible] بار بار گرامی

[illegible] کما [illegible] بعد [illegible]

[illegible] نتایج [illegible] از اغیار [illegible]

[illegible] خود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعیین [illegible]

[illegible]

و الکشای

[illegible] نتایج [illegible]

[illegible]

[illegible] از [illegible]

[illegible]

و کلبهٔ [illegible] از شوق و [illegible] مزه‌ای [illegible] نمکین
بست [illegible] وکلهٔ [illegible] بار
بود [illegible] از همه [illegible] من در این شهر [illegible] نامه
گرفته بودم و [illegible] چند [illegible] قرار [illegible]
آنچه [illegible] بیمار
ایشان [illegible] و باقی [illegible]
[illegible] ان می بودم که [illegible] فی الحال [illegible]
[illegible] باید [illegible]
و دیگر [illegible]
[illegible] مهمان [illegible] از
بود [illegible] اینجا [illegible]
[illegible] خط [illegible]
[illegible]
[illegible] جواب [illegible]
[illegible] من [illegible]

ورق [illegible]

[illegible] شهر و [illegible] مشغول بود و مرا به جهت آنکه همه ساله [illegible] و بیمار
[illegible] و ضعیف بسیار شده و همان طور [illegible] آن شده و پنهان [illegible]
[illegible] منقبض شده [illegible] گفت ای زاهد در سالهای [illegible] و
[illegible] گویند و در [illegible] باشد و این [illegible]
[illegible] و درویشی [illegible] را هم گفت [illegible] زمین [illegible]
[illegible] من برای [illegible] دوستان [illegible] کرده
[illegible] هر چه از خوردنی باشد و در [illegible] رساند
[illegible] همه دوستان [illegible] بعضی از ایشان
[illegible] گفت یکی از ایشان بسیار [illegible]
[illegible] و لی [illegible] آن می [illegible] همان
[illegible] و حصه او همان حال دارد [illegible]
[illegible] مبالغه [illegible] گفت [illegible]
[illegible] زاهد گفت که چگونه [illegible] ایشان
[illegible] گفت [illegible] را که می [illegible]
[illegible] [illegible]

چون آن وقت خوش [illegible] برای من [illegible] خواب [illegible]
[illegible]
[illegible] ایشان [illegible] می‌گفتند [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] احکام [illegible]
[illegible]
[illegible] مشهور [illegible]
[illegible] ابن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بود [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] خواست [illegible]

[illegible] بازار [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] این حکایت [illegible]

گفتی [illegible] این [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] می‌شنیدم

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

گفته بود تو دوست [illegible] برادر [illegible]
مردی فرمان [illegible]
[illegible] این

[illegible]

[illegible]
گفت [illegible] حرکت [illegible]
کرد [illegible] می‌شنیدم [illegible] دهقان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رجوع کرد و
[illegible] از شما [illegible]
از [illegible]
[illegible] هر که [illegible]
[illegible] هر کاری [illegible] تمام [illegible] از دل [illegible]
[illegible] آب [illegible] رسید [illegible]
[illegible]
[illegible] باشد [illegible]
[illegible]
[illegible]

می باشد [illegible]

اسکول کے ریکارڈ سے، جہاں ملزم پڑھتا تھا، اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ اسکے ہم جماعت لڑکوں میں جو خوبصورت اور نازک ہوتے اکثر تکلیف اور رنج پہنچا کر اسے خوشی حاصل ہوتی تھی۔ چنانچہ جب ملزم میٹرک کلاس میں تھا تو اسنے اپنے ایک گہرے دوست اور ہم جماعت پر محض معمولی سے اشتعال پر، چاقو سے حملہ کیا اور اسے زخمی کر ڈالا۔ دوست کے زخمی ہونے اور خون بہنے سے بجائے اسکے کہ ملزم کو افسوس ہو، اسے خاص قسم کی خوشی حاصل ہوئی تھی۔ ملزم اس جرم پر اسکول سے نکال دیا گیا۔

مرزا پور میں کچھ دن تک بیکار رہنے کے بعد ملزم نے اپنی ساری آبائی جائیداد کو بیچ ڈالا جسکی مجموعی قیمت ۸۰ ہزار روپے تھی۔ ان روپوں کو لیکر، ملزم ایکدن جب اسکی عمر ۲۱ سال کی تھی، غائب ہوگیا۔ اسدن سے لیکر آجتک ملزم کے متعلق مرزا پور کے کسی شخص کو کوئی خبر نہیں۔

ملزم مرزا پور سے سیدھا کلکتہ پہنچا۔ جہاں ۸۰ ہزار جنون دنیا میں نیسا شان سے رہنے لگا اور مقامی کمرشیل کالج میں ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخل ہوگیا۔ ملزم یہاں بالکند گپتا کے نام سے مشہور تھا۔ ملزم یہاں طالب العلم کی حیثیت سے رہنے لگا اور بابو سریندر بہاری وکیل سے، جو کہ اسکے پڑوس میں رہتے تھے، راہ و رسم بڑھانے لگا۔ وکیل صاحب کی اکلوتی لڑکی شکنتلا سے اسکی نسبت قرار پائی اور شادی کی تاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۳۰ء قرار پائی۔ ۲۱ جنوری کو ملزم نے شکنتلا کو خط لکھا کہ کل ہماری شادی ہونیوالی ہے۔ مجھے تم سے ایک نہایت ضروری بات پر تھوڑی دیر کیلئے گفتگو کرنا ہے۔ کالج سے واپسی پر ٹھیک ۴½ بجے مجھ سے کالج اسکوائر کے باغ میں ملو۔ اگر تم نہیں آؤگی تو بہت ممکن ہے کہ ہماری یہ شادی ملتوی ہو جائے۔ بھولی لڑکی وقت مقررہ پر اس سے ملی اور ملزم نے کچھ چکنی چپڑی باتیں کرکے لڑکی کو رپن اسٹریٹ کے خالی مکان میں چلنے کیلئے مجبور کیا۔ ملزم نے اس مکان کو کوئی پندرہ دن پہلے کرایہ پر لے رکھا تھا۔ اس مکان میں پہنچ کر ملزم نے نادان دوشیزہ سے وہی سلوک کیا جو اسنے فیروز شاہ کے کوٹلے میں کیا ہے۔ ملزم اس قتل کے بعد معصوم اور مطمئن انسان کیطرح دو ماہ تک کلکتہ میں رہا۔ ایکدن وہ وہاں سے روانہ ہوکر پٹنہ پہنچا۔ یہاں ملزم نے اپنا نام کرشن بہاری سنگھ رکھا۔ ملزم مقامی موٹر کمپنی میں مکینکل امیدوار کی طرح بحال ہوکر کام سیکھنے لگا۔ اسنے بابو سمت سنگھ کی شراکت

سے موٹر کار کی دوکان کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسی دوران میں ملزم کی راہ و رسم زمیندار سندر کور سے بہت بڑھ گئی حتی کہ بابو صاحب نے اپنی بھتیجی منورما دیوی کی شادی ملزم سے کر دینے کی رضامندی ظاہر کی۔ ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ ۱۹ فروری کو ملزم نے اپنی منگیتر کو خط لکھا کہ کل اسکی شادی ہونیوالی ہے لیکن وہ شادی سے پہلے لڑکی سے چند ضروری باتیں دریافت کرنا چاہتا ہے۔ لڑکی ملزم کی باتوں میں آگئی اور اس غریب کا بھی یہی حشر ہوا۔ پٹنہ میں قتل کے بعد ملزم کچھ دنوں تک یہاں رہا اور یہاں سے روانہ ہوکر الہ آباد پہنچا۔ یہاں ملزم نے اپنا نام راجہ کانت شرما مشہور کیا اور اسی نام سے بیمہ کمپنی کا ایجنٹ بن کر کافی آمدنی کرنے لگا۔ اسکے پڑوس میں منشی دولت رائے خزانچی رہتے تھے۔ ملزم نے خزانچی مذکور سے بے تکلفی پیدا کرنے کے بعد انکی بہن چندرا بائی سے اپنی شادی کی خواہش ظاہر کی۔ بات منظور کرلی گئی اور ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ اس لڑکی کے ساتھ بھی ملزم نے اپنا پرانا حربہ استعمال کیا اور لڑکی کو شادی سے ایکدن پہلے سنیما میں ملنے کیلئے لکھا۔ ملزم لڑکی کو سنیما سے بہکا کر خسرو باغ لیگیا اور وہاں بھولی لڑکی کیساتھ جو سلوک کیا وہ ظاہر ہے۔ قتل کے دو ماہ بعد ملزم الہ آباد سے روانہ ہوکر دہلی پہنچا اور اسد خاں ایک تاجر کی حیثیت سے ظاہر ہوا۔ ملزم نے یہاں اپنا نام دشنو رام رکھا اور ہزاروں روپے کی لاگت سے کوچہ چیلاں میں کپڑے کی ایک دکان کھول لی۔ تجارت اور لین دین کے سلسلے میں ملزم کی شناسائی سیٹھ دوارکا ناتھ سے ہوئی اور انمیں محبت اور خلوص آہستہ آہستہ بڑھتے گئے حتی کہ سیٹھ جی اپنی لڑکی کی شادی ملزم سے کرنے کیلئے راضی ہوگئے۔ شادی سے ایکدن پہلے ملزم نے اپنا پرانا طریقہ اختیار کیا اور نادان لڑکی کو قدسیہ باغ سے لیکر فیروز شاہ کے کوٹلے میں پہنچا۔ یہاں پہنچکر لڑکی کے ساتھ جو بے رحمی اور سفاکانہ حرکت کیگئی اسکا علم آج دہلی کے بچے بچے کو ہے۔ ملزم کی خونی پیاس ابتک نہیں بجھی ہے اسلئے کہ ملزم دہلی میں قتل کے بعد دو ماہ تک یعنی ۱۵ مارچ کی رات کو بمبئی روانہ ہو رہا تھا اور شاید اسلئے کہ وہاں بھی اپنا جال بچھائے اور کسی بھولی نوجوان لڑکی کو پھانس کر اسکے خون سے ہولی کھیلے۔ انسپکٹر نے لگائے ہوئے الزامات سنانے کے بعد خطوط، کاغذات، تصویریں اور گواہوں کو پیش کیا جو ملزم کو پہچانتے تھے اور انسپکٹر کے لگائے ہوئے الزامات کی

می‌یابد [illegible] و [illegible] و [illegible] بجز حق [illegible]

[illegible] کنند [illegible] شیرینی [illegible] حلاوتی که بست

[illegible] عقل [illegible] نوشند [illegible] ذوقی [illegible]

[illegible] از باب شهود [illegible] صحبت کنند [illegible]

[illegible] دوستی [illegible] سکان [illegible]

[illegible] سخن [illegible]

[illegible] دوست [illegible] کشف [illegible]

[illegible] و دوستی [illegible] از کمال [illegible]

[illegible] و اعیاد [illegible] است روز بازار

[illegible] المشتاق [illegible]

[illegible] باشد [illegible] دوستی [illegible]

[illegible] محبوب

[illegible] محبت [illegible] باشد قطعه آن [illegible]

[illegible]

[illegible] اختلاط [illegible] محبت [illegible]

که غمم او را طلبیده همین بلا نشست بر من و از یگانه داشتی همه ما

غربت کجا سلیقه که دوستی بود [illegible] این همه و این شده واقع خیال [illegible]

آن سوس [illegible] فارسی دور و هم کشیده به شخصی همین آمد و گفت به

شخصی بود که مردم کسی را [illegible] ملامت نکند آن حفظ کرده ام

و دشمنی دارم [illegible] ما هم [illegible] الحال که مفلس شده خواهش

بیهوده چرا میکنی و از ایشان سخن بمن رسیده است که مرد مطلس [illegible]

از اخرت و دنیا محروم است [illegible] باشد که از رضای الهی محروم باشد

چه [illegible] احتیاج او را پرورده و نار ساختی و از [illegible] با چنین

کس آشنایی [illegible] وجود دوستی و در [illegible] گفتم بیوفا

بگذار و از نیکان [illegible] یا این بگوید و بیش [illegible] نفس خود

بلکه نفس [illegible] که بیند [illegible] شد این [illegible]

است [illegible] کار [illegible] [illegible]

[illegible] است [illegible] لطف [illegible] آمده [illegible]

و او که این [illegible] که [illegible] [illegible]

[illegible] و احتیاج [illegible]

[illegible]

[illegible] دست [illegible] ضرری [illegible]

[illegible] بیماری [illegible] نسیان کرد [illegible]

[illegible] ملک [illegible] ترک و [illegible]

[illegible] ترک [illegible] باشد [illegible] و [illegible] اگر [illegible]

[illegible] صحبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ترک [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰۵۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٥٠٠١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۰۰۵

بنده همین پایه گفت و غایبانه دوستی تو در دل جا گرفته بود ای زاغ
پاینده بوده اندم شکر خدا که بصحبت تو خرسند شدم امید که همراهی
تو مرا بر منزل مقصود رساند این است سرگذشت من. سنگ پشت
چون شنید اعذار موش پسندید و پسندید از سر شفقت گفت چنانکه تو همراهی
و دوستی من را گرم شده است من نیز در یکجهتی و یکتادلی تو قرار داده ام
امیدوارم که این رابطه محبت استوار گردد و شکر شد که او از تجربه تو مرا
پندی تمام شد و فایده بزرگ تر ما در روشن شد که هر خردمند باید جوینده
جهان باید که خرسند باشد و دوست خواهش بیش از کس بیش از آن باید
کرد و هر که بیشتر و توشه قناعت نکرد بدان رسید که بدان گرگ حریص
رسید موش پرسید که چگونه بوده است آن حکایت گفت آورده
اند که شخصی گربه ... از آن مقدار گوشت که گرسنگی یک
گرسنگی او تواند بود بر آن آدمی آمد ولیکن او بدان قناعت ننمود
تمام طمع ... بود روزی گرگ ... خانه ... اراده ... بر آن
خوردن کرد و ... و بر آن نیز افکند ... از آن
گرسنه ... رسید و ... زود گرگ ... و ... گشت ... اندا ... کنند

بیگاه کرده از دور شیر بیرون خانه با درخت ناگاه صدا زدند او را گذران
افتاد و گریه خود را بدان حال دید گفت ای شیخ تا چشم از حرص اگر
بدان گوشت پاره قناعت کردی تا بدین پوست آلتو در بی کشیده نشدی و
درین داستان جوابی آن او در وهم کرامی زیرک پس ازین باید
پیش از رسیدن بلی و سبو پخی که بپایان آرماه و حسرتها بتوان دید
قناعت نمایی و از بهر مالی که از دست رفته دل خود را غمناک مدار
چه بزرگی هر کس بکمال است نه بمال و هر که هنرمند باشد هر چند که مال ندارد بزرگ
باشد مردم او را بزرگ دانند چون شیر با آنکه او را در زنجیر کنند بزرگ
او را نقصان نرسد تو نگری بی هنر چو سنگی بی اعتبار و خوار و بی مقدار باشد
مانند سگ هر چند او را طوق طلا و خلخال مرصع از سینه گردن آویزند
همچنان خوار و زبون باشد خردمندان گفته اند در شش چیز پایداری نتوان
روز و شب بتوان کرد سایه ابر و دوستی بعوض و عشق زنان و خوشی بودن
و ستایش دروغ و صحبت اهل ای برادر را همت عالی تمام و دنیا
بیگاه بر کی نیز و آنانکه از خود بسیار آگاه شده اند از آمدن دنیا و
خوشحال نمی شوند و از رفتن آن اندوه گین نمیگردند گر در نیک

گفتار سیودو

۱۰۰۵۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نیکویی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

تصدیق کر رہے تھے"۔ ملزم کی سرگذشت حیات پڑھنے کے بعد پبلک کی نظر دل تلے اندھیرا چھا گیا۔ ملزم دہلی سے پہلے تین اور شہروں میں اپنے وحشیانہ جذبے کی بدولت تین معصوم لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا۔ اب ملزم کی ہمدرد پارٹی کے ممبران ایک ایک کر کے مخالف پارٹی میں ملنے لگے شہر میں ہر شخص کی زبان پر ملزم کی برائی تھی اور اسکو اچھا کہنے والا یا اس سے نام نہاد ہمدردی کرنے والا بھی کوئی نہ تھا۔ ملزم کے خلاف پبلک کا غصہ ایک خطرناک درجہ تک پہنچ چکا تھا۔ اگر ملزم کہیں راستہ میں مل جاتا تو اسکی تکابوٹی کر کے چیل کووں کو کھلا دی جاتی۔ مقدمہ کے دوسرے مہینے اخبار الامان نے شائع کیا:۔

فیروز شاہ کے کوٹلے کا خونخوار قاتل!

انسان کی صورت میں وحشی درندہ!!

شہوت پرستی کی ایک خوفناک اور انوکھی ترکیب!!!

دہلی مورخہ ۲۳ اپریل ۳۶ء۔ آج مقامی اجلاس میں فیروز شاہ کے کوٹلے کا قاتل پیش کیا گیا۔ اسکے قتل اور خونخواری کی وجہ مجسٹریٹ کی سمجھ میں نہ آئی۔ ملزم کے بیان کئے ہوئے وجوہات کچھ عجیب تھے اسلئے مجسٹریٹ نے رانچی کے دماغی ہسپتال کے مشہور ماہر خصوصی کرنل برکلے ہل کو رائے کیلئے طلب کیا۔ کرنل مذکور نے ملزم کی سوانح حیات سننے اور اسکے قتل وغیرہ کا حال جاننے کے بعد حسب ذیل بیان دیا" ملزم ساڈسٹ (Sadist) ہے یعنی یہ عیاشوں کی اس قسم سے تعلق رکھتا ہے جو اپنی شہوت پرستی کیلئے عجیب عجیب طریقے اختیار کرتے ہیں مثلاً اپنے معشوق کو تکلیف اور نقصان پہنچا کر انکو حظ حاصل ہوتا ہے یا معشوق کو مارنے پیٹنے سے انکی بھڑکی ہوئی خواہش نفسانی کو سکون پہنچتا ہے۔ دماغ کی یہ انوکھی خواہش جب کہنہ ہو جاتی ہے تو ایسے لوگوں کی بھڑکی ہوئی آتش شہوت صرف معشوق کو قتل کرنے اور انکے جسم کی دھجیاں اڑانے میں سکون پذیر ہوتی ہے۔ مقتول معشوق کی کٹی ہوئی گردن سے امنڈتے ہوئے لہو کی موٹی دھار انکی شہوت میں ہیجان پیدا کرتی ہے اور انکو اسوقت انتہائی لطف آتا ہے جو صرف تعلقات جنسی میں ممکن ہے۔ ایسے لوگ سسائٹی کیلئے حد درجہ خطرناک ہوتے ہیں اور ابتک میرے علم میں ہندوستان میں اس قسم کا کوئی مجرم نہیں دیکھا گیا ہے۔ صرف ایک ساڈسٹ پورے ملک میں تہلکہ مچا سکتا ہے اسکی موجودگی میں کسی نوجوان لڑکی کی جان خطرہ سے خالی نہیں رہتی۔"

اس خبر کے بعد سنسنی کی ایک زبردست لہر سارے شہر میں دوڑ گئی۔ ہر شخص اس بیان کو پڑھکر کانپ اٹھا۔ عورتیں خوف و ہراس سے لرزنے لگیں۔ جوان لڑکیوں کو ہر خوبصورت مرد ساڈسٹ نظر آنے لگا۔ ہر گلی کوچے میں، ہوٹل، قہوہ خانے میں، سرائے میں، سڑک پر، ٹرام میں، تانگے پر، الغرض ہر جگہ اور ہر محفل میں اس انوکھے مقصد قتل پر طرح طرح کی رائے زنی ہونے لگی۔ یہ ایسا واقعہ تھا جسکی مثال ہندوستان میں نہیں ملتی تھی ہر شخص کا دل ملزم کے خلاف بغض اور کینہ سے بھرا ہوا تھا۔ ملزم کو اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ کر مارنے کیلئے ہر آدمی تیار تھا۔ اخباروں نے بھی ملزم کو عجیب عجیب شکل کے کارٹونوں میں پیش کرنا شروع کیا۔ کسی اخبار نے ملزم کو شیر کی صورت میں دکھایا جو ایک نازنین کو دیکھ رہا ہے اور اپنی نکلی ہوئی بڑی زبان سے اپنے ہونٹ چاٹ رہا ہے۔ دوسرے اخبار نے ملزم کو بڑے اژدہے کی طرح دکھایا جو ایک دوشیزہ کے نازک جسم سے لپٹ کر اسکو نگلنا چاہتا ہے۔ تیسرے اخبار نے ملزم کو نہایت بھولے لوگوں کی طرح پیش کیا جو اپنے ایک ہاتھ میں چھری چھپائے ایک خوبصورت نازنین کو مسکرا کر بلا رہا ہے۔ الغرض اخبار والوں نے اپنے جوہر خوب جی کھول کر دکھائے اور پبلک نے بھی خلاف معمول انکی خوب داد دی۔

۱۰ مئی ۳۶ء کے اخبار الامان نے جلی حروف میں شائع کیا:۔

اندھیر نگری، چوپٹ راج!

انوکھے ملزم کی انوکھی سزا!!

کوٹلے کے درندے کو رہا کر دیا گیا!!!

دہلی ۱۰ مئی ۳۶ء۔ آج مجسٹریٹ نے فیروز شاہ کے کوٹلے کے قتل پر اپنا انوکھا فیصلہ سنا دیا۔ کرنل ہل نے اپنی رائے یہ پیش کی کہ ملزم کی دماغی افتاد سے یہ تمام واقعات رونما ہوئے۔ اسمیں ملزم کا قصور نہ تھا بلکہ اسکے انوکھے دماغ کا۔ مجسٹریٹ نے علم النفسیات کے ماہر خصوصی کی بات مان لی اور ملزم کو عمر بھر کیلئے رانچی کے دماغی ہسپتال میں بھیج دیا۔ مجسٹریٹ کے اس فیصلہ پر شہر میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ پبلک خون کا بدلہ خون چاہتی ہے اور گورنمنٹ برطانیہ کے مشہور عدل و انصاف کے سامنے فریاد کرتی ہے کہ مقدمہ کسی زیادہ ہوشیار اور تجربہ کار جج کے اجلاس میں پیش کیا جائے تاکہ اسکی سماعت از سر نو کی جا سکے اور ملزم کو کم از کم پھانسی کی سزا ملے جو ایسے خوفناک جرائم کی کم سے کم سزا ہے"۔

چشمه بود مجمع بود و لب آن تیر را بر برکه و قرار و مسکن زاغ و موش
یکجا بودند روزی سه یاران با آن گروه نشستی که از راه صید پیش آهو رسید
آهو بترسید و سبک گشت تنها بجهید از دور جلیلی دید چو دید
و آهو را نشناخت سر او دوید بر نیکان می‌نگریست و یاران نظر
از جنبیدن و رم او ترسیدن می‌کشید دور آمده چون نام نیک از
با همه زبان بجلوه می‌کنند و یاران که آن لفظ او در و نیست او
با حیلهٔ تنها ... جا شد و در گروه نشکستن سخن
زاغ بر درخت نشست و موش به سوراخ خزید و سنگ پشت در آب
برادر که در حسب او کسی که آمد سنگ پشت در آب ...
زاغ بر درخت نشست و موش در سوراخ خزید و سنگ پشت در آب رفت
آهو به مسافت دو گام بایستاد و بر جانبی نظر کرد ...
و چون ... زاغ ... به هر طرف نظر کرد کسی را ندید و سنگ پشت
... و ما از آب بیرون آمد و موش نیز حاضر شد
و آهو را ... است که در سبی نیست ... و سنگ پشت
از آن ... که از کجا می‌آیی آهو گفت در این صحرا تنها بودم

راست ... در ... گفت ... از

و با هم صحبت این [illegible] و بهجت تر اند و زنان [illegible] گوشه

با آن که گوشه [illegible] نهانها دیدیم که در یکی من بود و به طرف [illegible]

شدند من میبود و بخود آمد بنشستم که همراه او باشد که [illegible] صحبت او

با سبب کرد و اندکی بخشید بر من رها آمد [illegible] گفت [illegible]

که هرگز جدا [illegible] اینجا چند [illegible] و از نصیحت [illegible] شود

و در این جهان هر که دوستی باشد با بسیاری [illegible]

گفته اند [illegible] دشمنان بسیار باشند [illegible] ایشان

گرفته باشد و [illegible] نصیحت او از [illegible] که از دو

برادر باشند که با هم [illegible] و از دشمن [illegible] باشد [illegible]

[illegible] از [illegible] که [illegible] باشد با [illegible]

[illegible] و [illegible] او [illegible] اینها

نیک [illegible] و [illegible] [illegible] صحبت [illegible] ایشان

[illegible] و [illegible] یاران نصیحت [illegible] گفتند

و در این [illegible] ما [illegible] و [illegible]

[illegible] غدار

تمام [illegible]

نظام [illegible] با کمک [illegible] بری به [illegible] بود که [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible] مملکت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] احوال [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible]

احوال [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible] خلاصی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول شد و [illegible] از

از غازی نامه الهیات بلندی بجهد و اهو گفت آسی با با این همه اسی گار

تر از رعا عفو بس است از صاحب و بسید و بیم بیش بنچه ای جی جز که ه با شد

سر شکست تا جان کنایم بعد از نع حبیبه و بجو بشی مد کنج سیه داغ نهان

بسته دل ره شد در سبب همه دل بشنت و خرابی که بود ای حیف

همه دلگیری همراه همچنین ره بلبری همه و سنگ زلنب گفت ای

تا رفیکوته نود اشتی ناماند و دنیا مدن را بکوه رو را عیاشی زره کافی

همه جانی دو نشان با شد بیگانه آید و عمری که هنوز دوری مهمداران

کود زو هم در شمار آید اندیشه مکن که همی زبان حلاص سبوچی

شکر شد دیجار که رحمی مه تن جا کار زندی بجهان تو نرسید و آسب

از حالات بیرون با شد ما ایضن بود بشد از صاحب ارزو در بید بیم اهدو

منوش بیشو داغ فرو رفت شکست با هیچ بجانند صاحب درد سید

و آم اهو بر بیده باید انگشت چرخ مغان انداخته گردن

بر رفت و حسب و ریشه بر نشین اعمار تعقلی که الهی ایلی دام برا

بر به تو ا یکانه جسته که رابد رو بزن چو سنگ لطف اتفاق ا

ودام کسی که بغیبت اند بخطه با الهی روی بسته رعشق ناموس صاحبیه

از سر بدین شد
کار غ شد این همه
بحث و داغ
سربه بیو بیوی

با شود و نعمت تو اگر چه
این ساع حر عرق امید
حبیبه

دیوان دان

ریاضت [illegible] فی الحال [illegible] برفت [illegible] بود [illegible] و [illegible] نشست
[illegible] سلیمان بن [illegible] شدند [illegible] ایشان
[illegible] بسیار [illegible] است [illegible] و [illegible] از نهاد
ایشان [illegible] کدام [illegible] سخنان [illegible]
آن [illegible] بعد از [illegible] تا آنکه [illegible] بر [illegible] کرد و گفت ای
[illegible] با [illegible] و فصاحت و سخن که [illegible] سخن [illegible] اما
[illegible] هیچ [illegible] ندارد [illegible] و [illegible] بیاید و [illegible]
[illegible] موسیقی است که چاره [illegible] و [illegible]
[illegible] بار خود را جلافت [illegible] کرده [illegible] میدان [illegible] اند
[illegible] چهار گروه [illegible] چهار [illegible] زمان [illegible] و [illegible] مردم
[illegible] روز [illegible] ایشان [illegible] بود [illegible] ایشان
[illegible] علیم [illegible] و [illegible] و فرزند
[illegible] نگار [illegible] مستی [illegible] توان [illegible] جهت
[illegible] بی [illegible] شفقت توان یافت
[illegible] گفت ای [illegible] امید [illegible] رسیده است صلاح است

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

آنچه میسر نشد با منت کسب را آخرین حیات من بموده بیعه
لذت امی شکفته و غالب امر دو حرص تبوده که اندرین بیچیم
که حسن نیستی سخنا بیعد که کسی علم بهاد و حکمت اعدل بدبه شوند
عمر و داد ساز میاد حسن بما جنس اهو توده و نفشتن زراغ تهی

خیال

حسن رخ از وی بخوبیده و که حسن خلقت است این همه چو حیل بزوال
کرده بود درین امر [illegible] تمتع [illegible] باعث صلف [illegible] و در
موقف جهانی [illegible] بمیرد [illegible] است بود از این
زلف [illegible] است [illegible] و بار با [illegible] گفت در بیع

جا بود [illegible] صورت [illegible] جو ز را با [illegible] آورد [illegible] صیاد نورده
طعمه دام گسترده [illegible] و دیگر [illegible] نیاید [illegible] است
ده [illegible] دیگر بر گرد خیال [illegible]
خام [illegible] دارم وصیا و آن دیگر را نیز از [illegible] دوستی و مهر با
[illegible] شعار [illegible] وحشت باز دارم [illegible] که اینجا همیشه ما و حرست
است [illegible] چون صیاد برگذشت و دیگر باره یاران
[illegible] ساده [illegible] خوش وقت [illegible]

خوشنا گشته‌اند سخن چین پس از آن بند دست [illegible] و دامن [illegible] ایشان
رسیده و ناخن محنت چهره حال ایشان را خراشیده و برکت [illegible]
دمکنا [illegible] غمها چون زمینها [illegible] شده به روزگار با [illegible] نشست
سد باید که حکیم گفت [illegible] را و تسلیم [illegible] نسبت و [illegible] ستان
فرو بسته باید از نور خود روشنی عقل [illegible] حکایات اندیشه
از روی جمشید کی نماید که دوستی [illegible] ضعیف [illegible] چاره
پیشه [illegible] از [illegible] عالمیان [illegible]
آگاه [illegible] اسباب فرو بسته [illegible] آمد و اتفاق
محنت باید کرد [illegible] کارهای بزرگ که صورت [illegible]
مهمهای کلان که [illegible] روی حاصل شود [illegible] نسبت
کرده [illegible] بر آشیانه خود [illegible] کار [illegible]
گشوده [illegible] صیادی آمده دام [illegible] کبوتران
رسیدند و در دام صیاد گرفتار آمدند [illegible] سردار کبوتران
[illegible] دست دراز کرد و گفت [illegible] چندین [illegible]
و ما گرفتار ساختند [illegible] و اضطراب [illegible] چه سود

چاره [illegible]

چاره کار ... با ... اتفاق ... نمودند تا ...
دیگر ... اتفاق ... چاره کار ...
بیوران ... بکار ... یکی ... چون
بودند ... عقب ...
بردن بیرون
و بیوران ... تا ... آن ...
و ... چون ... آن ... حال
... و بیقرار شده ... کاشانه ...
... گفته شد ... و چاره
مشغول شده ... آموزانند
... ان ... بیشه ... را
از ... و ... نباشد ... دریم ...
... در ... زود ... نمان
... شد ... و ...
... و ... افکند ...
... رسید ... گفت ...

[illegible] با تو صحبت نزاع [illegible] گفت جوانان [illegible] کرده

بود در اصفهان [illegible] سخن چند [illegible] گفت این

خیال محال است [illegible] خیال [illegible] است

و [illegible] خاطر

رسید و مشغول [illegible] علاوه بر [illegible] آستانه [illegible] است

صوت ساخت [illegible] در هم [illegible] آورد

[illegible] اصل [illegible] اگر

[illegible] است زده و

[illegible] گفت [illegible] اند و

استادان [illegible] از بزرگان [illegible] سید

[illegible] ام [illegible]

خود [illegible] کسی [illegible] گفت [illegible] گفته اند [illegible] سخن

اعتقاد [illegible] سخنان [illegible] است [illegible] نباید

چنانچه [illegible] بار اعتبار کرده [illegible] صلاح حسن

[illegible] رسانید [illegible] تا [illegible]

[illegible]

فضل احمد کریم فضلی (جامعہ ملیہ)

ہنسی آتی ہے

کاروبارِ دلِ ناداں پہ ہنسی آتی ہے
ہائے! ان حسرت و ارماں پہ ہنسی آتی ہے

رات شانے پہ مرے بکھری تھیں زلفیں ان کی
شوقِ خوابِ پریشاں پہ ہنسی آتی ہے

گھر جلا ڈالا ہے تاکہ وہ تماشہ دیکھیں!
عاشقِ سوختہ ساماں پہ ہنسی آتی ہے

گل ہے تن چاک تو ہے بلبلِ خستہ دل چاک
باغباں تیرے گلستاں پہ ہنسی آتی ہے

میری دنیا تو بس اتنی ہے کہ میں دیوانہ ہوں
زخم کھا کے ترے پیکاں پہ ہنسی آتی ہے

جس قدر بھاگتی ہے اتنی ہی آتی ہے قریب
موت کو عمرِ گریزاں پہ ہنسی آتی ہے

باغباں ہنستا ہے ہنس لے، یہ قیامت تو ہے یہ
گل کو بھی بلبلِ ناداں پہ ہنسی آتی ہے

پی چکے زہر تو جب ہم تو یہ "ہاں ہاں" کیسی
تیرے اس مفت کے احساں پہ ہنسی آتی ہے

میں کہاں اور نگاہِ کرمِ یار کہاں
خوش خیالیٔ رقیباں پہ ہنسی آتی ہے

دیکھیں ہیں ہم نے بہت یاں کی بہاریں فضلی
اب تو کیا سارے گلستاں پہ ہنسی آتی ہے

قتیل شفائی

تاروں بھری رات

شفق کی شنگرفی چلمن اٹھا کر
یہ کس نے مجھ کو جھانکا مسکرا کر؟

مرا احساس آنکھیں مل رہا ہے
تخیل رہ گیا پر پھڑپھڑا کر!

اجالے آسماں پر چھا رہے ہیں
دھندلکے جا رہے ہیں منہ چھپا کر

صنوبر کی قطاریں دم بخود ہیں
ہوائیں تھم گئی ہیں سرسرا کر

فضاؤں میں ہے رقصاں رات رانی
نشاط و کیف کے چھینٹے اڑا کر

وہ چڑیاں چھپ گئی ہیں گھونسلوں میں
کسی بے نام دھن میں چہچہا کر

تھکے ماندے گڈریے سو رہے ہیں
نئی مرلی کو سینے سے لگا کر

وہ جوہڑ میں دیئے سے جل رہے ہیں
کمندیں آسمانوں پر لگا کر

زمیں نے اپنی آنکھیں موند لی ہیں
جہاں پر نیند کے پہرے بٹھا کر

وہ کوئی انجمن آرا ہوا ہے
ستاروں کی حسیں شمعیں جلا کر

تو با او اندر همین آواز بلا بیش شد و مار ابزاری خود رسید. هر چند موش خود
را از رهنمایی [illegible] زاغ [illegible] و دوستی پیوسته تا آنکه [illegible]
که [illegible] خور [illegible] این مرا [illegible] بر آید [illegible] گفت [illegible] کدام [illegible]
خود [illegible] سبب [illegible] دوستی [illegible] و [illegible]
[illegible] خود [illegible] دولت [illegible] و [illegible] شوم موش چون [illegible]
[illegible] گفت [illegible] پیش آمد و [illegible]
[illegible] زاغ [illegible] دوست [illegible] از [illegible] در
[illegible] لیکن [illegible] نشسته [illegible]
[illegible] دوستی و احتیاط [illegible] نشسته [illegible]
[illegible] دوستی [illegible] زاغ گفت ای [illegible]
[illegible] سیاه [illegible] نشسته [illegible]
یعنی دوستی است سنگ پشت که [illegible] آتش [illegible] و [illegible]
[illegible] راست [illegible] و [illegible] همسایگی او [illegible]
[illegible] سنگ پشت شنید زاغ [illegible] بزرگ [illegible] موش خاطر
نشان سنگ پشت [illegible] و دوستی موش [illegible] سنگ پشت

در آنکه رسید و گفت که احوالی عرضه از بیابانی رسید چون کسی آمد

نمودن گفت الحمد که گذشت چنین درد آمد اما در خانه و آتش

افشان شد نادیده سکوت کرد که در حضور نخواهد رفت چند روز میان

گذشته دان سخنی بود به سبب روحی را به عهده در گیتی بود باز که

[illegible] او را حد هر فلان دیگری من [illegible]

در بیابان است [illegible] نشان [illegible] که [illegible]

[illegible] راضی [illegible] در میان او و صحبت کردن [illegible]

[illegible] و [illegible] گفت [illegible]

گفتگوی بسیار کاشانه [illegible] در آنجا [illegible] که [illegible]

[illegible] رسید [illegible]

[illegible] شدم [illegible] که [illegible]

[illegible] کردم [illegible]

[illegible] شد [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] رسید [illegible]

[illegible]

نکرده و بگلوی نا گه را دیدم مجالس صحو و اجزا و جماعت و نیک بسیب گفت
حرمت آمد و عیش و معاشرت که بعد ازان ترا یاران که با او بنمی در از
شکایت کرده شد و طبیب که با من معالجه و دوا می کرد
آن زمان با من بود تا اکنون که تو امروز با من و رحمت
هیچ کاری باشد که با ایشان نهد ازین جهت که یکی از
روز خبر اختیار کرد بخود همه شب بمعالجه او
بسبب با او مصاحبت شد و هموار بجهت طبیب
گفت که مرا چه باید کرد تا اکنون او غایب شد
آزرده که جماعت با وجود بیمار شد و
به کم به او بخش و نسبت حرمت او در آنجا
بعد حسن و هم بر او در میان صحبت و بیمار
آن چنان بگردند و ابتدا کنند ذکر
شد بعد از معالجه بعد از همه با امر ابتدای
صحبت اوست که او در علاج بیماری
که او در اول بر او دور و حکم بیست و

چون [illegible] میلاد [illegible] نهاد و یاران فرا هم آمدم جان [illegible]

[illegible] رسیدند [illegible] گفت از کجا

[illegible] آنست که [illegible] میلاد و [illegible] بیکسان

[illegible] بجان [illegible]

[illegible] نویسنده و چند

[illegible] و شنود

[illegible] این [illegible]

[illegible] چون [illegible] و بنده

[illegible] راند [illegible]

[illegible] بجا [illegible]

[illegible] است [illegible] کرد

[illegible] بجان [illegible]

[illegible] جان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

که از [illegible] بزرگ و دوستان [illegible]

[illegible] با [illegible] که از دو ستون و

[illegible] نیکو [illegible] در انجام [illegible] که با خود [illegible]

[illegible] و [illegible] رفت را و [illegible] و محبت و

[illegible] انجام نکند و چه مشکلها که حل کرد و بات

[illegible]

[illegible] تا [illegible] الحال که [illegible] و استاد [illegible] دوستان

[illegible] برادران صحبت [illegible] شده گفتم اکنون میخواهم که باز [illegible]

از حال دشمنان و دوست [illegible] و اشارات [illegible] بیگانه [illegible] برین

گفت ای [illegible] بسیار [illegible] این [illegible]

[illegible] دشمنان فرو مایه چون [illegible] در لباس [illegible]

[illegible] دوستان و [illegible]

[illegible] آراسته اند و [illegible] ایشان هم

[illegible] ساخته اند [illegible] باید که هر چند از

[illegible] میبینند [illegible] یکانی با [illegible] جدا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بلند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پروانه نشوند [illegible] چه نگارند و ملاحظه نمایند و آنکه مصلحت [illegible] باز

[illegible] معلوم ایشان [illegible] چه تمامی ایشان جمع [illegible] بوده [illegible]

[illegible] مشغول [illegible] ملک [illegible] اعتماد [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] طلب [illegible]

[illegible] که [illegible] [illegible] روز [illegible]

[illegible] گفتند [illegible] بخاطر [illegible] رسید [illegible] شناسد

باشد که [illegible] دل [illegible] روش

[illegible] حکم [illegible] بخاطر رسید بیان کنم [illegible]

[illegible] گفته که چون کسی برابر [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] دل [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] خاص [illegible]

[illegible] [illegible] باشد [illegible]

[illegible] خود [illegible] کردن [illegible]

[illegible] [illegible] احتمال [illegible]

[illegible] کردن [illegible] باشد [illegible]

که از قلاع و ولایات [illegible] با بنای [illegible] و پیشرفت مهمات

[illegible] ملک [illegible]

[illegible] حمله دشمن

از جای رفتن و وطن [illegible] سال [illegible] نباشد و چند

[illegible] ناموس [illegible] و عقل [illegible]

[illegible]

و [illegible]

[illegible] پادشاه کامکار [illegible]

[illegible] مصلحت [illegible]

[illegible]

[illegible] دشمن [illegible]

[illegible] فتح [illegible]

[illegible]

[illegible] التفات [illegible]

[illegible] مال [illegible] کسی [illegible]

[illegible]

که حکایت ملک ... بر بستر بیمار و ... ملک خود ... پرسید

از راستی ... حکایت و کیفیت ... و بیرون است که از زاده ... و

... آدمی که بیمار ... در خطر ... که ... نگرفت

از آن ... و ... صلح ... و خراج ... و ... بایسته

... که ... ملک ... یکی از ... و دست ... که ...

که ... است ... آنست که ... و در ممالکت افتد

... است ... مال را ... ملک ... تا از پی

... کار ... از رای دشمن ... از کار ... چو سواران عدو

... [illegible] ... نعمت ... با ... نیست

ملک ... را گفت ... و ... است

... گفت ... ملک وطن ... و رنج غربت کشیدن

... است از آن که جهان ... نام شدن و ...

... که ... است ... دست ... بودن ... از

... و مال و منال ... از آن راضی ... بود

... را از ... برانداختند که ... گفته اند

۱

با قدر را بهر او کرامت مرحمت فرموده بنده به زودی [illegible]
نقش چون ذکر و سعد و سخن [illegible] به کمال [illegible] سوی
به جهت نیست که از [illegible] که [illegible] انتقام [illegible]
علاج ما ذیحکمت [illegible] آشتی [illegible] از [illegible] مشغول [illegible] راه هم
نافع نیست که کیفیت جنگ و شکست از [illegible] نام و ننگ است
چون نوبت به هشت [illegible] پنجم رسید او [illegible] بود [illegible] و انا
[illegible] ناموس داشت با وی گفت که ما را [illegible] اعتماد و تمام
رست بیاورد [illegible] تا حکم جنگ [illegible] باشیم با [illegible]
وطن [illegible] ما را که جنگ هم اختیار کنیم تا از [illegible] بطریق
و دیگر [illegible] ان [illegible] کرده اند
و هم شوکت [illegible] دارند و هم [illegible] اند باید
که دشمن ضعیف را ضعیف نشمارد و در مقام [illegible]
[illegible] شد [illegible] در گرداب هلاک [illegible] دشمن [illegible]
[illegible] شنیدیم [illegible] آنچه اندیشه [illegible] ظاهر شد [illegible]
[illegible] کار [illegible] و خاطر جمع [illegible]

حصه با [illegible]

شفیق الرحمٰن

حماقتیں

دیکھنے میں وہ احمق بالکل نہیں لگتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات تو بڑا سمجھدار اور ذہین دکھائی دیتا۔ لوگ اُسے بڑا اچھا لڑکا سمجھتے تھے ویسے بھی وہ بُرا نہیں تھا۔ تعلیم یافتہ تھا۔ آداب آتے تھے، سارے کھیل اچھی طرح کھیل لیتا تھا۔ اُس کی باتیں بڑی دلچسپ تھیں، شکل صورت میں بھی اچھا خاصا تھا۔ لیکن پھر بھی کچھ کچھ احمق ضرور تھا۔ اُس کی حماقتوں کا پتہ یا تو اُس کے دوستوں کو ہی چلتا اور یا اُن کو جو بڑے غور سے اُس کی حرکات کا مطالعہ کرتے رہے ہوں۔

وہ خود بھی جانتا تھا کہ وہ صبح سے شام تک نری حماقتیں ہی کر رہا ہوں، لیکن یہ اُس کے بس کا روگ نہیں تھا۔ حماقتیں کرنا اُس کی عادت ہو گئی تھی۔ وہ ہمیشہ لمبے سے لمبے راستے سے کالج جایا کرتا۔ جو اصل راستے سے کئی گنا لمبا ہوتا۔ اور اُسے اس میں بڑا لطف آتا۔ اتوار کو جب وہ اپنے دوست کے ساتھ موٹر سائیکل پر جاتا تو پیچھے اس طرح بیٹھتا کہ اُس کا منہ دوسری طرف ہوتا۔ اور راستے میں جو دیکھتا وہی مسکرا دیتا۔ سینما جاتا تو ہمیشہ سیکنڈ شو میں اور بالکل اکیلا، اور ہمیشہ ایسی پکچر میں جاتا جہاں کوئی بھی نہ ہوتا۔ بعض اوقات وہ بارش میں اچھا سا سوٹ پہن کر بغیر چھتری کے سیر کو نکل جاتا اور اچھی طرح بھیگ کر بڑے مزے سے چہل قدمی کرتا ہوا واپس آ جاتا۔ لڑکیوں میں وہ کافی پسند کیا جاتا تھا۔ اور اس کی حماقتوں کے باوجود اُس کے بہت سے مداح تھے۔ چند ایک لڑکیاں بھی اُسے بہت اچھا سمجھتی تھیں اور ایک کو تو وہ بہت ہی عزیز تھا۔

وہ بیوقوف بھی نہیں تھا۔ بس یونہی جان بوجھ کر حماقتیں کرتا رہتا۔ اس اُمید پر کہ شاید اِن کے نتیجے بڑے اچھے نکلیں لیکن یہ درست پتہ تھا کہ حماقتیں آخر حماقتیں ہی ہوتی ہیں اور حماقتیں ہی رہتی ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ مجبور تھا کیونکہ یہ اُس کی عادت بن گئی تھی۔

اُس کا دل بالکل صاف تھا، آئینے کی طرح، اُس نے کبھی کسی کی بُرائی نہیں کی۔ نہ کبھی بُرائی سوچی۔ یہاں تک کہ جب کبھی کوئی اُسے بُرا بھلا کہتا تو یہ فوراً معاف کر دیتا۔ اپنے دل پر اتنا سا میل نہ آنے دیتا۔ وہ فوراً دوسروں پر یقین کر لیتا۔ اسی لئے اکثر لوگ اُسے دھوکہ دے جاتے۔ اور جب کوئی عزیز دوست اُسے دھوکہ دیتا تو اُسے بہت ہی افسوس ہوتا اور اُس کا دل کٹنے لگتا۔ کئی گہرے دوست تو اُس کی حماقتوں سے تنگ آکر اُس سے کترانے لگے تھے۔ بعض اوقات اُسے یوں محسوس ہوتا جیسے اُس کا کوئی دوست نہیں رہا۔

ایک روز اُسے اتفاق سے ایک خط مل گیا جو ایک خاتون نے کسی اور خاتون کو لکھا تھا۔ اُس خط میں اس کا ذکر نہایت ہی بُرے الفاظ میں کیا گیا تھا، اِسے "مردِ خواہ مخواہ" کا خطاب دیا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی "غلط فہمی کا شکار"، "پرلے درجے کا بے وقوف" اور "اُجڈ" بھی کہا گیا تھا۔ اور نہ جانے اسی قسم کے کتنے چبھتے ہوئے الفاظ اور تھے۔ وہ خط نہایت ہی تلخ تھا، اپنے متعلق اس قدر سخت تبصرہ اُس نے کبھی نہ سُنا تھا نہ پڑھا تھا۔ اُسے بڑا افسوس ہوا۔ کیونکہ جس خاتون نے یہ خط لکھا تھا۔ یہ اُن کی بہت عزت کرتا تھا —— بالکل ایک محترم اور بزرگ ہستی کی طرح اور وہ اس سے ایک دو سال بڑی بھی تھیں۔ کئی مرتبہ اس کی آنکھوں میں آنسو بھی آئے۔ اور وہ سارا دن سر جھکائے غمگین بیٹھا رہا۔ اگلے

۱۰۶۷

خواهند کرد چه آنکه در میان ایشان بسیاری از دور اندیشان
هستند که مصلحت از دشمن که ایمن باشد و هنگام برود
اندیشه کنند که شاید ناگهان بر بیزد و چون دور باشد خیال کنند
که شاید از تیزی بگذرد و دست برد نماید و چون شکست و اپرداخته
نماید که دشمن کمین کرده باشد و هر گاه خصم خود را تنها یابد در
نظر خود که فریبی انگیخته باشد و اعمال چون شکست داده و جهد
آنکه برود بازگشت نمایند و از بسیاری آن ملاحظه نمایند و اگر تجمل
جنگ سپید ایستاده باشند ما را فرار از جنگ و اول از تدبیر بست
کرده شده است که از جنگ بپرهیزد و چه در جنگ احتمال تلف
جان است که بدل ندارد و ملک گفته از جنگ رای نمی‌پسندیده
اندیشه حیث گفته و نیکار زرگری بر اصل باید کرد و دو
نشیب و فراز احوال باید دید که پادشاه از رای درست و
تدبیر درست کار را صورت بندد و که تجربه و لشکر بسیار نباشد زیرا
نقد پشیمانی یکی تا صد هزاران گشت تفکر
سنجیده و اصل و نیکار برای روشن ملک است و تدبیر و هزار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زنده کانی [illegible] ابی اللقای [illegible]

[illegible] باشد که تا بی [illegible]

و بس [illegible] ملک را [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوست [illegible]

چنانکه هر کس ایمن شوند [illegible] شاهی سلطنت چون

کارهای عرفی و [illegible] که با هر کس توان [illegible]

عاجز شدن [illegible] شاهان [illegible] اهل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرموده

[illegible] ازان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بود که کلک [illegible]

[illegible] را از یوسف زاده اند

[illegible] که چگونه بود [illegible]

کاردانان [illegible] بوده اند [illegible] معشوق [illegible]

از آنجا که [illegible] دهان [illegible] زبان [illegible]

[illegible] آغاز نهاد [illegible] شد [illegible]

عاشق و معشوق [illegible] سؤال و جواب میرفت [illegible]

[illegible] ازین حال آگاه شد آتش غیرت در دل او شعله زدن گرفت

[illegible] در کار شتاب کردن [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] اضطراب نمودن از

[illegible] این صورت را [illegible]

[illegible] دوستی [illegible]

[illegible] رسانید [illegible]

[illegible] بخشش [illegible]

[illegible] شاهانه [illegible]

اوان

اوان دختر وزن حکایت کرد خلاصه مسخرگی ساخته کار رقاصان مشغول سلطنت
که از خود آمده پوشیده بود و آنچه دولت همچو او بین عاقبت بود و
مکروه کرده آنچه در دل داشته با وزیر در میان نهاد و در آن
باب از مصلحت خبث وزیر گفتن اشیا و مشارکت نموده قرار
یافت که شربت زهر بدو بخورد نظری که چون شاه و ندیم
دیگری نیامده کار تمام کند تا بخود بیخبری در رسیده در شب با یکی
دیده نکرده و در همه جا چون نشانه آمد دختر خود را زن داد و مکین و سبب
این رسیده چنان ظاهر شد که از طرف همان حرم اتفاقی رسیده
دیده و در میان اقران و همسران خود خواجه گشته آمد و در آن
ابنعمی مقتول شده گفت عم محرز کور رنج دو دسته جمیع عم گشت
وصل جای تهی شوهر خواهد شد دختر از بهر آن رسید و نهفته از آن
دو از بهر بار بحر و در نهان داشتن اتمام نکرده دختر همان بود
مشغول شده از پس بهر بیرون آمد همان زمان بزرگی را برد
جمیع چند خوارزمی آمده بود چون حضرت الدین در میان آورد
دختر وزیر گفت عم سیف اگر خاتون ملک حسی مرا بیرون

باشند یکی از آن جماعت پرسید کنیزک از این خوشحال شد و پرسید که این و دربر

سخن مرا که شنیدی ولی باشد که از جفا و آزار او خلاص یابم و خبر

گفت اگر تو میدانی [illegible] کسی [illegible] بیان و از [illegible] حقیقت احوال او بیان

ارم کنیزک سوگند خورد و آنچه در خاطر داشت و [illegible] بیان اورد

[illegible] بازگشته خاتون را از سر آگاهی داد و خاتون چون از

در خلوت طلبید و از سر کار خبر داد و باتفاق یکدیگر [illegible] کاران

پریشان روزگار [illegible] حاکم [illegible] کشته [illegible] اورا

[illegible] انداختند [illegible] خود را [illegible] کار [illegible]

[illegible] است که با [illegible] خود را با مجلس [illegible]

گفت [illegible] عالم را لازم است که [illegible] را از جود [illegible]

[illegible] خود [illegible] پنهان [illegible]

[illegible] باشد [illegible]

[illegible] این سخنان باز گفت [illegible] زیاره

[illegible] [illegible] مشاوره [illegible] بود

[illegible] ساخت و حال آنکه [illegible] مشاور

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عالم را [illegible]
و [illegible] ضعیف [illegible] قوی [illegible]
[illegible] زمستان [illegible]
[illegible]
[illegible] حاصل [illegible]
[illegible]
[illegible] که هر کاری [illegible] سازند
[illegible] باشد
[illegible] صورت [illegible]
[illegible] گفت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
غرض آلوده [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible] بیارد [illegible]

[illegible] پنهان [illegible] و [illegible]

[illegible] سبب [illegible] جای کرد دیگر [illegible]

[illegible] باشد کرد [illegible] ساخت و

[illegible]

[illegible] و [illegible] شد و [illegible]

[illegible]

[illegible] بیت [illegible] شدن [illegible]

[illegible] آغاز سخن [illegible] اول

[illegible] گفت [illegible] روز

[illegible] زور [illegible]

[illegible]

[illegible] بنده [illegible]

[illegible] روز [illegible]

[illegible] نام [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

روز اُس نے سوچا کہ یہ سب کچھ صحیح تو ہے۔ میں بے وقوف بھی ہوں اَور اُجڈ بھی، اَور خواہ مخواہ دوسروں کی باتوں میں اپنی ٹانگ اڑا دیتا ہوں، اَور مجھے غلط فہمی بھی ہے! بس افسوس اسی بات کا ہے کہ جنہوں نے یہ خط لکھا مجھے اُن سے ایسی توقع نہ تھی۔ لیکن میں اُن کی عزت بھی تو کرتا ہوں، بڑے اکثر ڈانٹ بھی دیا کرتے ہیں اور بُرا بھلا کہہ دیتے ہیں۔ اتنی سی بات پر غمگین ہو جانا اَور کُڑھنا اچھا نہیں۔ تب اُس نے سب کچھ بھلا دیا اَور اُس کے دل میں اُن خاتون کی عزت اَور احترام بدستور رہا۔

اَور لطف یہ تھا کہ اُنہی دنوں اُسے ایک اَور لڑکی کا خط ملا۔ جو اُسے بہت اچھا سمجھتی تھی اَور جس کی یہ کچھ زیادہ پروا نہیں کرتا تھا۔ خط میں اُس کی بے حد تعریفیں کی گئی تھیں۔ اُسے وجیہہ، جاذب نظر، ہنس مکھ، عقلمند اَور نہ جانے کیا کیا کہا گیا تھا۔ یہ کتنے دنوں تک یہی سوچتا رہا کہ ان دونوں خطوط میں سے کون سا صحیح ہے اَور کون سا غلط۔ آخر نتیجہ یہی نکلا کہ وہی خط صحیح ہے جس میں اُسے بے وقوف لکھا گیا تھا۔

پھر ایک دن اُس نے ناہید کو دیکھ لیا۔ اَور اُس کی دنیا ہی بدل گئی۔ طرح طرح کی مسرتیں اُس کی زندگی میں آ گئیں۔ [illegible] مسرور رہنے لگا۔ پہلے اُس کے خیالات بالکل منتشر رہتے تھے لیکن اب وہ محض ناہید کے متعلق ہی سوچتا رہتا تھا۔ پہلے اُس کی زندگی کا کوئی مقصد نہ تھا اَور اب ناہید ہی اُس کی آرزو تھی۔ وہ ہی اُس کی جستجو تھی۔

جب اُس نے ناہید کو پہلی مرتبہ دیکھا تو اُسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی پرانے [illegible] ہو [illegible] لیا ہو۔ اس کے بعد [illegible] ہو گئے [illegible] نہیں اُسے [illegible] دوست جانے [illegible] اور یہ اسے بے وقوفوں کی طرح دیکھتا رہتا۔ پھر اُسے یوں محسوس ہوا جیسے ناہید کو بھی اس کا احساس ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے ایک دوست [illegible] گیا۔ اور وہاں [illegible] سے معلوم ہوا کہ ناہید اُن کے پڑوس میں رہتی ہے۔ اُن کے مکان کی چھت سے اُس کی نگاہ دوسری طرف گئی [illegible] جہاں ناہید بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھی۔ اُس روز اُس نے جی بھر کر ناہید کو دیکھا اَور وہ پہلے سے کئی گنا حسین دکھائی دی۔ نہایت ہی پیاری گڑیا سی لگ رہی تھی۔ اس کے بعد ناہید [illegible] کہ کوئی اُسے دیکھ رہا ہے، اُس کے گلابی گال بالکل سرخ ہو گئے۔ اور جب اُس نے اوپر دیکھا [illegible] تو یہ ایسا [illegible] معلوم ہوا کہ بُری طرح وہاں سے بھاگا۔

پھر ایک دن اتفاق ہوا [illegible] اپنے عزیزوں سے ملنے گیا۔ وہاں سے کوئی خاتون اپنی سہیلی سے ملنے جا رہی تھیں۔ یہ اُن کے ساتھ انہیں چھوڑنے گیا۔ اَور وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ یہ تو ناہید کا گھر ہے۔ اَور اس کی مسرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب یہ ڈرائنگ روم میں ایک صوفے پر لیٹا بیٹھا تھا تو اُسے ایک عجیب سا احساس ہوا جیسے ناہید اسے دیکھ رہی ہے۔ ویسے ایک کونے میں [illegible] سا ہوا بھی تھا۔ اَور شاید وہاں کوئی کھڑا بھی تھا۔ اور اس خیال سے اس کا دل بُری طرح دھڑکنے لگا۔ اور دیر تک دھڑکتا رہا۔

چلتے وقت یہ ایک رسالہ وہیں چھوڑ آیا جس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ ہفتہ اُسے گذارنا مشکل ہو گیا۔ دن رات صبح شام [illegible] گھنٹے [illegible] ناہید کا خبط ہو گیا تھا۔ ہر روز وہ اپنے دوست سے ملنے اتنی دور جاتا۔ کسی بہانے چھت پر تو پہنچ جاتا۔ لیکن نیچے دیکھنے کی ہمت نہ پڑتی۔

پھر اتوار آیا اور وہ اپنے عزیزوں کے ہاں گیا۔ اور اُنہی خاتون کے ساتھ دوبارہ ناہید کے گھر گیا۔ وہ تو اندر چلی گئیں اور اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا گیا۔ اُس نے دیکھا کہ وہی رسالہ ایک کونے میں فرش پر پڑا تھا۔ اُس نے اٹھا لیا اور جب وہ ورق گردانی کر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ اس میں ایک تصویر بھی ہے ——— ناہید کی تصویر۔ اس کے [illegible] وہ [illegible]
جب وہ واپس آ رہا تھا تو اسے محسوس ہوا [illegible] میں [illegible] کر رہا ہو۔ [illegible] شاید [illegible] دیکھتا رہا [illegible] یاد ہو گیا۔ [illegible] نے

[illegible] ازین عجیب [illegible]

[illegible] ساعت [illegible]

[illegible] عالم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان [illegible]

[illegible] ساعت [illegible] عظیم [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] ولایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible] با اتفاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جندی [illegible]

نوشته اند [illegible] ایشان [illegible]

گفت [illegible] اغاز کنند [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لاابالی با [illegible] زبان آورد [illegible]

[illegible] دست [illegible] بود [illegible]

[illegible] تا [illegible]

[illegible] گاه [illegible]

[illegible] از [illegible] آن [illegible] اتمام کرده

[illegible] با [illegible]

[illegible] ابن [illegible] [illegible] شد

[illegible] و اسکندر [illegible] بسیار بوده

[illegible] رسالت [illegible]

[illegible] الیه

[illegible] است [illegible] زاده با [illegible] و دانا بود [illegible]

[illegible] و [illegible] پرسند [illegible]

[illegible] سخنهای [illegible] انکار [illegible] کنند

[illegible] کنند [illegible] با کسی که از [illegible]

[illegible] و دیگر از گفته [illegible] دل بسته

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
در [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
اور [illegible]
[illegible]

صندوق بستها نا عاقبت رسد یعنی آن است که تا این کوه پیکران

[illegible] با دیگر و بجهد اگر عجله دارند و بر دو آن ملکیان ... بما

... محال کرده بعد از آن بنیاد کرد ... بیدی ... و ... که دارم

ارزو ... کینه ... و ... قبل از ... دوست و اگر افسون ... در

ایشان کار ... ملک ... بس ... رفت

... و ... کرد ... ملک ایلان

... جواب ... ایلچی ...

... ملک ایلان ... کرد ... است

... روز اگر کسی خلاف او ... پیغام ... سوس

... بر پای ... زود ... گفت ... نوشته باشد ملک

... با ... پیغام حیث

... گفت ... فرموده است که ... ور ...

خود ... ارزانی ... خود

... کرد ... این ... بود

... و ... رسیده که قصد ... کرده

و من تنها خود را به جمع فتح اوردوه ... در این سرحد بکنی تا ... [illegible]

رسیده ... که هر که اینجا اند جان ... بیگلربیگی [illegible]

من [illegible] و رحم و خیال کرده به سپاهی ... ساخته ام اگر [illegible]

[illegible] خود بیایم ... از ... نکنم ... [illegible]

[illegible] ساعت ... رحمت ... فرام [illegible]

خود [illegible] ازین سرحد ... ملک گیلان ... ازین [illegible]

[illegible] عکس ماه را ... روز [illegible]

ملک [illegible] را ... باشد که ما

در مقام [illegible] آمده ازو راضی ... خطوط ... [illegible]

خطوط ... ایلچیان [illegible]

ماه می [illegible] ایلچی ... خطوط [illegible]

ماه از [illegible] روز گفت [illegible]

[illegible] و ملک گیلان فرمان ... قبول ... دیگر اینجا

نیاید [illegible] این ... شاه

[illegible] ساخت [illegible]

ان اوردم

این قصه چون بانجام رسید گفت میان شما و بوم کینه دیرینه است که آن را بحیله نتوان ساخت و
دشمنی قدیم است و مرا گمان نبود که اکنون بحسب حال چنین گوید و شما و ترسید شما
بود منکی که اشتیاق ... شمارا بنام بوم بدنام کنند و ... با وجود
چنین صفت نگویید و در سبب حیله نمیشود بطمع ... و بوم
... او ... که ... و بیوفایی و بدخوئی ...
پادشاه سایه خدا است و از جمیع سعادت او عالم روشن گردد
و در سایه احسان او آسایش ... و بنا
بر حقایق ... او در میان ... روان است و فرمان سلاطین حکم قضا
دارد و ... کارها ... پس پادشاه باید که وفادار بود
جفاکار ... اگر مرغان ...
رسید که زبان کبک و تیهو رسید مرغان ... که چگونه بوده
است این ... زاغ گفت ... که ...
ایشان ... و ...
از ... حاصل بود ...
شده ... چنانچه ...

بود از این سبب [illegible] اشنایی [illegible] چون [illegible]

[illegible] در خانه [illegible] دیگر [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] من [illegible]

[illegible] ۱۲۶۵ [illegible] السلطان

[illegible] انما [illegible] من اسباب صلح انگلیس [illegible]

[illegible] جمع [illegible] میان [illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] ساخته

[illegible]

[illegible] راضی شده [illegible]

[illegible] احوال [illegible]

[illegible] میان [illegible] چون [illegible]

چون [illegible]

[illegible]

[illegible]

بجوی [illegible] چندی بجا بود و التماس آن [illegible]
بر شغل [illegible] که [illegible] بجا آر
از [illegible] که [illegible] حال [illegible] بگیرند [illegible]
[illegible] که [illegible] گفت [illegible] اثر کرده است
[illegible] تمام [illegible] بود
و [illegible] شکفته و [illegible] اکنون
[illegible] کرد [illegible] حکم [illegible]
[illegible] شد [illegible] یک
[illegible] آخرت [illegible] طلب [illegible] از
[illegible] چنین [illegible]
[illegible] گفت ای حاکم [illegible] طلب حق [illegible]
[illegible] صفت دیانت [illegible]
[illegible] از [illegible] چون دیده
[illegible] بزرگی [illegible]
[illegible] بزرگ [illegible] راه دیده بود

۱۰

بزرگ ترین ارباب زر نزد حاکم بوده و بود و تا جهل کس

بیگر بنده جمال کس و این گفت است یکی جاهی که بسیار

آن انبیا و اولیا از حال مرد است و انما خواجه کار حقیقت در شد علوم

را ایشان و دیده اولیا اندازه اند اگرچه صاحب بزرگ کند کار تا

نقش بیاید که نیست آن عشق حاصل و است کرده کور عرض

گفتی نادره سخن گفت که بود خواهد نظر در حق صدق که است

گیرنده دل و صورت از بود را عشق جمال آینه یکی که است حقیقت در

معنی بظاهر اگرچه است غالب حقیقت در حق صاحب که باشند بر

کار با صورت به چند هر معلوب معنی در باطل طالب و شود حاصل او

است سخن به اسوایه که گرداند کرد را ایشان و گردد

دوره در خاص و عوام جمع خاص و نکند اعتنا زوال ... بیگر تنها

حق در شنیده لیس ... باب در هرچه دانسته و عزیز چون معلوم

تا رسید وی ایشان که ... باشد الصوفی ... ایشان

گوهر را معده و شکست برا ... جمله ... نشنیده بال ... عاقل

است سعادت ... صلاح و ... وی مبارک ایشان ...

لعوزون

سوچا اب ایک نئی زندگی شروع ہو رہی ہے محبت کی زندگی، جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی اور وہ نہایت ہی خوش قسمت ہے۔ وہ دن بدن ہنس مکھ اور ہنسانے والا بنتا جا رہا تھا لیکن اُس کی حماقتیں ختم نہیں ہوئیں۔ بلکہ پہلے سے کچھ زیادہ ہی ہو گئی تھیں۔ اب وہ حماقتیں اس امید پر کرتا تھا کہ شاید ان کے نتائج اچھے نکلیں۔ اگر وہ اپنے راستوں پر ناہید کا انتظار کرتا جہاں اُس کا گزر ہی نہ تھا۔ وہ دریا پر جا کر کشتی چلاتا رہتا اور صبح سے شام تک اُسے ناہید کا انتظار رہتا۔ وہ اس بات پر دل ہی دل میں ہنستا بھی کہ بھلا اتنی دُور ناہید کیونکر آئے گی؟ پھر اُسے خیال آتا کہ شاید اتفاق سے وہ ادھر سے گزرتی ہوئی آ جائے۔ حادثے بھی تو ہوتے ہی رہتے ہیں، اُسے کسی خوشگوار حادثے کی اُمید تھی۔

ایک اور فضول سا خبط اُسے ہو گیا تھا نہ جانے یہ کیوں اُس کے ذہن میں بیٹھ گیا کہ ناہید اُسے خط لکھے گی کبھی نہ کبھی، روز ایک ہلکا پھلکا نیلا سا معطر لفافہ آئے گا جس میں ایک محبت بھرا خط ہوگا۔ چنانچہ ہر وقت اُسے ناہید کے خط کا انتظار رہنے لگا۔ جو خط اُس کے نام آتا اُسے ناہید کا خط دکھائی دیتا۔

ہر وقت وہ ناہید کے خواب دیکھتا تھا۔ رات کو بھی اور دن کو بھی۔

ہاں، ایک کام اُس نے عقلمندی کا کیا تھا۔ جو چند ایک لڑکیاں اُسے پسند کرتی تھیں۔ اُن سے وہ بے رخی برتنے لگا، یہاں تک کہ چند دنوں کے بعد مکمل طور پر دوستی ختم ہو گئی۔ کیونکہ اب ناہید ہی اُس کیلئے سب کچھ تھی۔ اُس کا دل اُس کے خیالات اُس کی روح ——— سب کچھ ناہید کے تھے۔

لیکن ایک لڑکی صوفیہ تھی۔ کہ مانتی ہی نہ تھی۔ دونوں پرانے واقف تھے۔ بھلا اتنی پرانی اور مخلص دوستی کو صوفیہ کیونکر ختم کر سکتی تھی۔ آخر تنگ آ کر اُس نے صوفیہ کو صاف صاف کہہ دیا ——— ناہید کے متعلق۔ صوفیہ پھر بھی نہ مانی، اور بولی ——— "یہ میں جانتی ہوں کہ مجھے آپ کی محبت نہیں مل سکتی لیکن مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اسی دوستی رکھنا آپ کو شکست دے دوں" لیکن

اُس نے ایک نہ سُنی۔ اس نے سوچا کہ اب کسی اور لڑکی سے ملنا ایک قسم کی خیانت ہے۔ صوفیہ سے بگاڑنے پر اُسے افسوس ضرور تھا لیکن اس وقت ناہید اُسے دُنیا میں سب سے زیادہ پیاری تھی۔ آخر اُس نے صوفیہ سے کہہ دیا کہ آئندہ کبھی نہیں ملیں گے۔ اور وہ بیچاری لڑکی چُپ چاپ چلی گئی اور پھر کبھی نہ آئی۔

عید سے ایک روز پہلے وہ اپنے اُسی دوست کے ہاں مدعو تھا۔ جب شام ہوئی تو کسی بہانے سے چھت پر چلا گیا، اُس نے دیکھا کہ نیچے باغ میں ناہید کھڑی چاند دیکھ رہی تھی۔

جب اُسے چاند نظر آیا تو اُس نے فوراً ناہید کا چہرہ دیکھا اس کے خیال میں یہ نیک شگون تھا۔ ناہید ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ بھی آسمان کی جانب اٹھ گئے اور اس نے بڑے خلوص سے دعا مانگی کہ "اے پیارے خدا، ہم دونوں علیحدہ علیحدہ جا رہے ہیں، ہمارے راستے بھی دُور دُور ہیں۔ ہماری ایک ہی منزل ہو جائے ہم اکٹھے یہ سفر طے کریں۔ ہم ایک دوسرے کے رفیق ہو جائیں۔ اس وقت ہم دونوں کی نگاہیں عید کے چاند پر ہیں۔ ہم آئندہ عید کا چاند اکٹھے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر دیکھیں۔ اب وہ خوشگوار حادثے شروع ہو جائیں جن کا مجھے اتنی دیر سے انتظار ہے۔ اور ہم ایک دوسرے کے قریب آتے جائیں۔"

اُس نے ناہید کو دیکھا وہ ابھی تک دعا مانگ رہی تھی ——— شاید وہ بھی یہی دعا مانگ رہی ہو۔ کیونکہ جب ناہید کے خیال سے وہ اتنے دنوں سے بے چین ہے۔ اتنی دعائیں اس نے مانگی ہیں۔ اپنی نگاہوں سے سب کچھ کہہ ڈالا ہے۔ تو کیا اُسے اس کا خیال کیوں نہ ہوگا۔ ضرور وہ بھی یہی دعا مانگ رہی ہے۔

اس خیال نے اس کی روح پر ایک عجیب سا سرور طاری کر دیا۔ جب وہ نیچے اُترا تو اُس کے دل میں بے شمار اُمنگیں تھیں، امیدیں تھیں، آرزوئیں تھیں، اور اُس کے دل میں ایک ہلچل مچی ہوئی تھی۔ اور اُسے یقین تھا کہ آج کی دعا ضرور مقبول ہوگی۔

اگلے روز عید تھی، نہ جانے اُسے کیا ہو گیا، وہ نہایت ہی اُداس تھا۔ بے حد غمگین۔ اُس نے اپنا کمرہ بند کر لیا۔ اور سارا دن

[illegible]

[illegible]

[illegible] همه عالم را [illegible]

[illegible] پادشاهی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شنیده [illegible]

[illegible] سخن [illegible]

عیب‌های [illegible] بشنود [illegible] کمال [illegible]

آن [illegible] کرده خاموشی اختیار کرده‌اند و این بار [illegible] زبان

[illegible] تیغ [illegible] از روی بازی کار [illegible] شمشیر

شرع [illegible] و مردان شمشیرزن تیغ را [illegible] صف کارزار

[illegible] تیغ [illegible] ضرورت از کلام [illegible]

[illegible] دست [illegible]

[illegible] گفته [illegible]

[illegible] اعتقادی [illegible]

[illegible] کرده [illegible]

[illegible]

[illegible] شکوی [illegible]

[illegible]

[illegible] کارش [illegible]

[illegible]

حکم کار دیگری ناقص [illegible] گفتم [illegible] پیشتر درست کرده [illegible] و بندها را

[illegible] از [illegible] ذبح [illegible] کرده آن [illegible] سپه [illegible] انعقد [illegible] باد و

[illegible] را [illegible] کرده [illegible] از [illegible] این بوده باعث روشنی

میدان ماه و بوم ملک گفت ای کارشناس سخنان ترا شنیدم و

در ضمن این [illegible] بسیار بوده با وجود [illegible] آن مصاحبت شدن و

[illegible] شاه [illegible] کار [illegible] ساختن [illegible] سعادت و اقبال

[illegible] و دلیل [illegible] کمال الکون [illegible] کارشناسکر باین ما

آموخته [illegible] بشده اند چگونه خیال کرده و طریق [illegible] است

[illegible] و آسودگی [illegible] کارشناس زبان آورد

[illegible] گفته آنچه در زیر آن روش [illegible] از جنگ و صلح و [illegible]

وطن و قبول کردن اخراج و باج گفته آنچه ام [illegible] بنده من [illegible]

و [illegible] که [illegible] کار [illegible] ام و کار [illegible]

[illegible] ساخته شود [illegible] باید [illegible]

بعضی [illegible] آن [illegible] از دست [illegible] و من [illegible]

[illegible] چگونه بوده است آن [illegible] گفت آورده ام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] این سنگ ها از کجا می آرند و دیگری می گفت [illegible]

و این سنگ ها که می برند [illegible] از برای [illegible] باشد و گفت [illegible]

سنگ ها [illegible]

که [illegible] این سنگ ها [illegible] یکی از اطراف [illegible]

[illegible] نهاده [illegible] این سخن [illegible] یکی می گفت

بر این سنگ نشانها [illegible] و دیگری می گفت که این سنگ ها [illegible]

یکی [illegible] که این [illegible] بر [illegible] کار است [illegible]

[illegible] این سنگ [illegible] و دیگری می گفت که [illegible]

سنگ را [illegible] کنند [illegible] این سخنان

[illegible] شده این [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] ... خواهم ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... شد ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
صفحه ... رسیده از
ایشان اثری نبود
شود از ایشان جزئی
... ان ۱۳

حضرت ... که ... بسیار شنیده ام اکنون که ... اعلی
... اختلال ... ... ایشان
... ... قرار
... ... شد و حاصل آن
و ... بجهت ... هیچ حال رسانیده ... باد
... ... ملک ما بعد از
... ... جون ... نوشت
... ... کفتم ... لشکر
از ... نسبت که حرمت و شوکت ... باو داد
... ... و محبت ایشان ... بنسبت ... میدان
... ... مصلحت کار ...
... ... شان را ...
... ... اضحی ... فرج
... معقول ... ... ملک مستغفر شده
... ... از خلف ... ماند ...

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ملک [illegible] بازرگان ازوقت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] بزرگان [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] گرای [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ازین سخنان شنیده [illegible]
[illegible] گفت [illegible] [illegible] [illegible] است [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] این سخن وزیر ملک [illegible] [illegible]
وصیتی [illegible] [illegible] و دیگر را پرسید که تو چه میگویی گفت
من در کشتن او هیچ نگویم که این مروت چون دشمن را خسته و بجا
جمله احسان نمایند بر او بس باشد [illegible] [illegible] و امان باید داد
[illegible] [illegible] [illegible] افتاده دست باید گرفت [illegible] [illegible]
مروان [illegible] افتاده [illegible] چو استاده پای افتاده گیر و [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرد [illegible] [illegible] مروان [illegible] بازرگان
[illegible] [illegible] ساخت ملک [illegible] که [illegible] بود [illegible] آن
[illegible] گفت آورده اند که بازرگانی بود توانگر اما [illegible] [illegible]

و مخلوقی را با این همه ... [illegible] ... جهان [illegible] ... این [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... بود

و ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... ...

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... کشید

[illegible] ... [illegible] ... چنان شد که [illegible]

و [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... چنان [illegible] ... گفت ای

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... اما [illegible] کسی را [illegible] ...

[illegible] ... [illegible] باشد و حال این زارع [illegible]

ملک و زیر [illegible] ... حکم میکند گفت

[illegible] ... یک خلعت امان داد

این زاد و [illegible]

اندر بیٹھا رہا۔ حالانکہ دوستوں کے ساتھ اُس نے کئی پروگرام بنائے ہوئے تھے، لیکن وہ کہیں نہ گیا، چپ چاپ بیٹھا رہا۔ اُسکی آنکھوں کے سامنے ناہید کی موہنی مورت تھی۔ آج اُس نے پیارا سا لباس پہنا ہوگا۔ چمکیلا اور بہت خوشنما لباس، اُس کے چہرے پر ایک معصوم سی مسکراہٹ ہوگی، جگمگاہٹ ہوگی۔ سانولا روپ ہوگا۔ وہ ایک پیاری سی گڑیا دکھائی دے رہی ہوگی، اُن بڑی بڑی آنکھوں میں نرالا سحر ہوگا۔

پھر جیسے اُسکی آنکھوں کے سامنے ایک خوشنما محل ابھرنے لگا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے یہ اُس کا گھر ہے۔ اور وہ تھکا ہارا واپس لوٹ رہا ہے۔ سامنے سنگِ مرمر کے ستونوں میں اُس نے دیکھا کہ ناہید کھڑی ہے، اُسی لباس میں اور اُسی روپ میں جو اس کے تخیل میں بس رہا تھا۔ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اُسے دیکھ کر وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔ اور دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے، وہ بے حد مسرور تھا۔

اور جب وہ اپنے خوابوں سے چونکا تو شام ہو چکی تھی۔ اس کا جی چاہا کہ کسی دوست سے مل آؤں، پھر اُس نے سوچا کہ آج میں بہت اُداس ہوں اور اُداسی کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ اس لئے وہ کمرے میں ہی بیٹھا رہا۔ اور اسی طرح دن گذرتے گئے۔ اُس کے دل میں ناہید کی محبت بڑھتی گئی، اور وہ بدستور ملاقاتوں کا منتظر رہا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ کئی مہینوں تک ناہید کو نہ دیکھ سکا۔ ایک روز اُس کے دل نے بغاوت بھی کی۔ وہ ایک شام کو دریا میں کشتی چلا رہا تھا۔ جب وہ کشتی کو کنارے لگا کر ریت پر بیٹھا غروبِ آفتاب دیکھ رہا تھا۔ تب ایک عجیب سی اُداسی اُس کے دل میں اُتر گئی اور اُس کی روح کو جیسے تاریکی نے ڈھانپ لیا۔ اُس کے دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگے۔ اتنے میں چاند نکل آیا ـــــــ چودھویں کا چاند۔ اور وہ چاند کی طرف دیکھنے لگا۔ ناہید کو دیکھے کئی مہینے گذر گئے تھے، اس عرصے میں اُس نے پوری پوری کوشش کی تھی کہ کہیں اُس کی ایک جھلک ہی نظر آجائے۔ اور جو وہ اب کبھی نظر نہ آئے پھر؟ ـــــــ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی ضروری تو نہیں کہ اس کے پریشان خوابوں کی تعبیر اچھی ہی نکلے۔ اور یہ محبت بھی کیسی بے معنی سی تھی۔ نہ کبھی ناہید سے بات کی تھی نہ کچھ۔ بس خود ہی وہ اس آگ میں جھلستا رہا تھا۔ کیسی عجیب بات تھی۔ اگر کوئی سُنے تو ہنس ہی پڑے۔ وہ بہت دیر تک یونہی بیٹھا سوچتا رہا۔ دریا کی شفاف سطح پر چاند کا عکس پڑ رہا تھا۔ زرد رنگ کا بڑا سا عکس ہلکورے لے رہا تھا۔ وہ چاند کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔ اب یہ کتنا بڑا ہے۔ کل سے گھٹنا شروع ہو جائیگا۔ اور پھر ایک دن غائب ہی ہو جائے گا۔ پھر باریک سا طلوع ہوگا۔ اسی طرح یہ سلسلہ قائم رہتا ہے۔ یہ سب کچھ مقررہ ہے۔ لیکن یہ سب کچھ کس قدر بے معنی ہے، یہ چاند اور اس کا عکس دونوں بالکل بے معنی ہیں۔ اور یہ جو کچھ میں سوچتا رہا ہوں وہ کس قدر بے معنی ہے۔

یہی چاند تب بھی چمک رہا تھا۔ جب میں نے ناہید کو پہلی بار دیکھا بالکل ایسا ہی پورا اور بڑا سا چاند تھا۔ اس کے بعد میں نے کیسی کیسی دعائیں مانگیں، کیسے کیسے جتن کئے لیکن اب تک ناہید مجھ سے اتنی ہی دور ہے جتنے یہ چاند اور ستارے۔ اُس نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا اور لہروں سے کھیلنے لگا ـــــــ اُس نے سوچا یہ دریا ہمیشہ چپ چاپ بہتا رہتا ہے۔ اب یہ سمندر میں جا گرے گا۔ پھر وہی پانی آسمان سے برسے گا اور شاید اسی دریا میں بہنے لگے گا۔ کتنی بے معنی سی بات ہے! یہ سب کچھ کس قدر فضول لگتا ہے، یہ ستارے رات بھر کیوں ٹمٹماتے رہتے ہیں؟ کس کے لئے؟ اور ہر رات کتنے ٹوٹتے ہیں پھر بھی اُتنے کے اُتنے ہیں۔ یہ دن رات، صبح و شام اس قدر پھیکے اور بے رنگ و بو کیوں؟ قدرت اس قدر لاپروا کیوں ہے؟ جہاں بے شمار پھول کھلتے ہیں۔ وہیں لاتعداد کلیاں مرجھاتی ہیں۔ جو اُمید قدرت دل میں تخلیق کرتی ہے اُسی کو خود نابود کیوں کر دیتی ہے؟ کیا یہ خلوص اور دعائیں سب بیکار ہیں؟ اور محبت کیسی فضول چیز ہے اس میں ہم ہمیشہ وہ کچھ سوچتے ہیں جو ہمارے سامنے نہیں ہوتا۔ ہمیشہ غیر ممکن باتوں کے متعلق سوچتے ہیں ـــــــ ایسی باتوں کے متعلق جو نہ ہو سکتی ہیں اور نہ ہوں گی۔ اور محبت میں انسان کس قدر بے وقوف اور احمق بن جاتا ہے۔ اور اُسے

[illegible] پیغام [illegible] قدردانان بخشش صاحب [illegible] اخلاص

[illegible] کابل [illegible] دو [illegible]

[illegible] دشمنی [illegible] آمده [illegible]

و جمعیت ایشان [illegible]

خلاف [illegible] خاطر [illegible] دوستان است چنانکه [illegible]

[illegible] خاطر را [illegible]

[illegible] آورده [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible]

[illegible]

[illegible] شیخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کابل [illegible]

[illegible]

[illegible]

گفت [illegible] شب [illegible] روز [illegible]

[illegible]

[illegible] بس [illegible]

او رو [illegible] سفید [illegible]

[illegible] خواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

او رو کرد اینجا [illegible]

که از اینجا [illegible]

[illegible] ۱۹۲۶

بود و ایشان بیدار شدند و خروش و زاری برکشیدند و همسایگان و راهگذر
ایشان به جوهر کینه نقش و بال با پیما بسبب خلاف دشمنان ایشان باید
بیت چو دیو ملک و دشمن اند خلاف لا جرم تیغ باید کشید از غلاف
چون وزیر سیم این سخن با خر رسانید وزیر اول بر آشفت و گفت
می بینم که این زاغ شما را با صورت و آواز فصیح کرده است
از خواب غفلت بیدار نشدید و در انجام این کار اندیشه نمی نمایید
گروهی آن نادان که در هر کار خصوصاً در غفلت اند و دشمنان ایشان فکر
در جست و اندیشه نیست پیوند بگفتار دروغ دشمن می فریفته
ایشان از حال خود و غفلت پیشها با اندک چاپلوسی ملاطفت
پیش آرند و از کینه قدیمی و از عداوتها متواتر وی فراموش کرده
دل بر آشتی بنهند و ندانند که دشمن اگر هزار نقش بر آید و رنگ
عداوت بر لوح دلش باقی خواهد بود و حال شما با آن دزد
شنیدند که بلطف الفاظ بیگانه گرفتار شد باشد ملک رسید که چگونه بوده
این حکایت گفت آورده اند که شهر را ندب دزد
بود و در کمال نادانی و زرقی داشت در غایب حسن و جوانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زبان [illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] حال بود [illegible]
[illegible] از [illegible]
[illegible] فانچه ابو حنیفه [illegible]
[illegible] سوال چون [illegible] فایده این [illegible]
[illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible] از [illegible] و هندوستان [illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
[illegible] از [illegible]
[illegible]

چون عقل شنید سخن [illegible] و دل او [illegible] پیدا [illegible] گفت [illegible]

بود و عشق [illegible] آمد [illegible] این

عاشق

کار عشق بود [illegible] من [illegible]

زاد بود [illegible] محبت [illegible] دستی [illegible]

با من [illegible] کند [illegible] عشق [illegible]

خطاب [illegible] کسی

کی [illegible]

[illegible] حال اصلاح

حال [illegible]

بیگانه [illegible] این کار [illegible]

[illegible]

تا [illegible] عشق [illegible] شد

[illegible] صبح [illegible] بیگانه باز گشت [illegible]

[illegible] لطف [illegible]

[illegible]

دیده کرده

چهره کشیده و شوهر با این جوهر خوشبو پرسید که پیمانی کی آمده
گفت این وقت که باز آمده و بیمار پیش تو آمده تو را خوش دل و آشتی را چون
داشتم که تو را ضرور شفتی به اینکار هوس نبود خاطر تو را نگاه داشتم و را
رنجانیدم و من چون دلبستگی تو را بخود دیدم و دوستی تو در
حق خودی شناسم و یقین دارم که زندگانی تو و تو را اصلاح کن
شبهای تو نیاز خود کمال من بیهوشی مگر چنین به نشان کار
از تو سر زده هر آینه از سهو و غفلت خواهد بود پس بها جان و
سعایت کردن و از رزم تو نگاه داشتن لازم است و دل قوی دار
بیم و هراس بخود راه مده و از وحشت و وحشت بیرون آ
مرا بحل کن که در باب تو اندیشهای بد کرده بودم و گمانهای ناسزا
برده و مانند چنان که خیال من کرده بودم زن ابله سخنان فریب
او را در حاشیه خیال جنبش و در شد و وسوسه کردن جنبش
آورده و من بخوشی گذرانیدند و این داستان بهر آن آوردم
که شاه هم بداند و گر از سخن زن بدکاره فریب خورد و از سخن این زاغ
مکار ... و بشنید و او که بوی جوهر آن از آن جی پیدا ...

نموده پیش دشمن که بسبب دوری راه قصد نتواند کرد و اول خود را [illegible] تنگ

گرداند چون فرصت میسر گردد باتفاق چند از اهل بیت ما محرم

باشند مجموع [illegible] مشغول شود [illegible] علیه [illegible]

در کار خود [illegible] کنند و بپایان رسانند و [illegible] بنزاع گفت

[illegible] همه [illegible] که کار بدین [illegible] رسیده

با چنین چه مناسبت دارد و هیچ دانا بر [illegible] خود

نخواهد [illegible] باختیار خود [illegible] ام و بسی کس [illegible]

گفت که [illegible] با [illegible] انتقام [illegible]

که این [illegible] نبوده است [illegible]

خاطر [illegible] این محنت [illegible] در کام امید [illegible]

است و بسیار کس بوده که جهت هلاک دشمن [illegible] خود را [illegible] شده

[illegible] اگر چه [illegible] خود کاری کند و نام [illegible]

[illegible] هلاک [illegible] چنانکه آن [illegible]

[illegible] حاصل کرد ملک [illegible] پرسید که چگونه بوده

است آن حکایت گفت آورده اند که جمعی از بوزنگان [illegible]

وطن ساخته بودند [illegible] بسیار بود و آب [illegible]

آن [illegible]

این سخن از ... مزاج ایشان سازگاری تمام داشت یکی چند از
آن بوزنگان در سایهٔ درختی نشسته بودند و از هر گونه سخن در پیوسته
ناگاه خرسی بر ایشان بگذشت و از جمعیت ایشان بر نشان خاطر
شد و با خود گفت روا باشد که من ببینم که بوزنها میان سلک الفت
با دل تنگ گذارم و ... بر ایشان ... در حاشیه ... کجا ... است
و این بوزنها درین گوشه ملک ... تازه ... برد و
... حرام نمایند پس قصد کرد که در میان بوزنها در آید
جمعیت ... ایشان از هم ... بوزنها فریاد بر کشیدند و ...
هزار ... هجوم کرده خرس را ... کردند و ... ساختند
... از ... و ... ساختند ... عرض ...
... شام از میان بوزنها ... را ...
رسانیده ... و ... آورد ... از هم ... او
... و واقعه حال ... خرس ... گذشت
... گفت ... که ...
... که ... باید کرد ...

چنین نهاده و دو چین مدتی همیشه چو ابر ماند صلاح آنست که بهر مکان
شده اتفاق نمایند تا یک شخص [illegible] کار بر ایشان تیره
سازیم از خوشبختی [illegible] آمده [illegible] بجزیره بوزنها
نهاده قضا را ملک بوزنها با جمعی [illegible] و اعیان بتقریب شکار
از [illegible] بوزنها دیگر از هجوم دشمن غافل
[illegible] در منزل خود آرمیده که یکبار بر آنها ریختند با بوزنها را جز
کشته [illegible] بسیاری از [illegible] کشته شدند [illegible]
[illegible] از یکبار [illegible] چون
[illegible] طرح [illegible] انداختند
و این [illegible] وزنده [illegible] ساختند و دست دراز
[illegible] بوزنها در چند سال [illegible] نهاده بودند [illegible]
[illegible] ملک بوزنها [illegible] غافل بود
[illegible] بوزنها [illegible]
[illegible]
[illegible]

سب کچھ رنگین نظر آتا ہے۔ حالانکہ یہاں ہر ایک کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہے ——— ہر ایک کا تنہا راستہ ہے۔ جیسے بالکل اکیلے طے کرنا ہے کوئی کسی کا رفیق نہیں۔

تب اُسے سب کچھ بے معنی دکھائی دینے لگا۔ یہ چاند، یہ تارے، یہ زمین و آسمان، یہ بہتا ہوا دریا سب کچھ۔ یہ کیسی دنیا ہے؟ یہ کیسی خدائی ہے؟ اور میں ہمیشہ دیوانہ سا کیوں بنتا ہوں۔ کھویا کھویا سا کیوں رہتا ہوں؟ مجھے اس قدر خواب کیوں دکھائی دیتے ہیں؟ رات کو بھی اور دن کو بھی۔

وہ کشتی میں بیٹھ گیا اور اُسے پانی کے بہاؤ پر چھوڑ دیا۔ تب اُس نے عہد کیا کہ اب آئندہ کبھی بھی ناہید کے متعلق نہیں سوچے گا۔ وہ شاید اسے جانتی بھی نہ ہو۔ اُس کیلئے یہ بالکل اجنبی ہے۔ اور دل کا کیا ہے جس طرح چاہا بہلا لیا۔

کئی دنوں تک وہ یہی کوشش کرتا رہا کہ ناہید کے متعلق نہ سوچے وہ اس میں کچھ کچھ کامیاب تو ہوا لیکن غمگین سا ہو گیا، دوستوں سے کترانے لگا۔ اکثر تنہا گوشوں میں افسردہ بیٹھا رہتا۔

ایک شام کو وہ پکچر دیکھ رہا تھا، یکایک اُس کی نگاہیں دائیں طرف چلی گئیں۔ اُس کے سامنے بجلی سی کوند گئی۔ سانس جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ وہاں ناہید بیٹھی تھی۔ اپنی امی اور بہنوں کے ساتھ۔ اور بے خبری میں سگرٹ اُس کی انگلیوں سے گر گیا۔

کچھ دیر میں وہ سنبھل گیا، اُس نے ڈرتے ڈرتے دزدیدہ نگاہوں سے اُس طرف دیکھا۔ ناہید اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اُن نشیلی آنکھوں کا نور، گلاب کی پنکھڑی جیسے لبوں کی معصوم سی مسکراہٹ گالوں کے دو ننھے سے گڑھے۔ اُس بھرے بھرے چہرے سے جیسے شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اُس کی نگاہیں واپس آ گئیں اُس کا دل بُری طرح دھڑک رہا تھا۔ بار بار وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہا تھا۔ ذرا سی دیر میں اُس نے پھر ناہید کو دیکھا۔ جو اس مرتبہ پھر اُس کی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ اور وہ سوچنے لگا کہ کوئی اس قدر حسین و جمیل بھی ہو سکتا ہے جتنی ناہید ہے؟ اس نے بیشمار خوبصورت چہرے دیکھے تھے لیکن اس چہرے میں کئی ایسی باتیں تھیں جو اُس نے آج تک نہ دیکھی تھیں اور جنہیں وہ بیان بھی نہیں کر سکتا تھا۔

ایک عجیب سا خیال اُس کے دل میں آیا۔ کاش کسی روز وہ اور ناہید اکٹھے پکچر دیکھنے جائیں۔ اسی جگہ، اور یہیں اکٹھے بیٹھے دیکھ رہے ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اُس روز وہ اپنا سیاہ سوٹ پہن کر آئے گا۔ سیاہ ٹائی لگا کر۔ ناہید کے ساتھ بیٹھنے میں عجب شان ہوگی۔ تب ناہید بھی چمکیلا سیاہ لباس پہن کر آئے گی جس میں اُس کا گلابی چہرہ یوں جگمگ جگمگ کرے گا کہ نگاہیں خیرہ ہو جائیں گی۔ دفعتاً اُسے ایک اور خیال آیا ——— کہ یہ میں کیسی احمقانہ باتیں سوچتا ہوں۔ بھلا یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کبھی؟ سب ناممکنات سراسر! لیکن حماقتیں اُس کیلئے نئی نہیں تھیں۔ چنانچہ وہ بدستور اسی قسم کی باتیں سوچتا رہا اور دل ہی دل میں وہ باتیں دوہراتا رہا۔ جو وہ اُس روز ناہید سے کریگا۔

جب پکچر ختم ہوئی تو جیسے اُس کا خواب ختم ہو گیا، وہ چونک اٹھا۔

آہستہ آہستہ ہال خالی ہو رہا تھا۔ لیکن وہ بدستور کھڑا رہا۔ جب ناہید جا رہی تھی تو اُس کا رومال گر پڑا۔ اور اُس نے جلدی سے لپک کر اُٹھا لیا۔ سوچا کہ دوڑ کر دے آؤں۔ پھر خیال آیا کہ شاید میرے لئے ہی ناہید نے یہ رومال گرایا ہو، یہ ایک نہایت احمقانہ خیال تھا۔ لیکن اُسے یقین ہو گیا کہ واقعی یہ رومال اُس کیلئے ہی گرایا گیا تھا۔ رومال کے ایک کونے پر ناہید کا نام لکھا تھا۔ وہ پیار کا نام جو صرف گھر والے ہی جانتے تھے۔ وہ دیر تک اسی نام کو ہی دیکھتا رہا۔ وہاں کبھی ناہید کی لمبی لمبی سفید انگلیاں بھی چھو گئی ہوں گی۔

اور جب وہ واپس آ رہا تھا تو اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی کوئی عہد نہیں کرونگا۔ اب تو ناہید کا رومال اُسے مل گیا تھا۔ جو اُس نے خود اسے دیا تھا۔ اُس نے اپنے دل کو ڈانٹ دیا کہ خبردار جو آئندہ ناہید کیخلاف کچھ بھی سوچا تو۔

رات کو اُس نے ناہید کو خواب میں دیکھا ایک ملکہ کے روپ میں جس کا ہاتھ اُس نے اپنی آنکھوں سے لگا لیا اور اُس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ دیر تک ناہید کی وہی تصویر دیکھتا رہا جو اُسے دکھائی گئی تھی۔

که در هیچ حال و نکبت بدو نی از تصرف ما برآید و جملگان بخواهد این

همه زیبست و دشمن را تمنا و بخت اقبال که بفرمان ما بود بر نیست

و ملک این همه کار لازم بر کار بنهند اضطراب آغاز کرد و برای

مال و منال و اهل و عیال چه نقصان بود اشنه و بد رسیدن این ملک

یکی بود و همه را بعقل و فراست ایراخته شاه و در عقب مشاورت

ایشان سپارند چون ملک را چون و پیکار آمد سر گردان و بیداری

مصیبت گشته که ازین صبری در بلا مانند شایسته قرار گرفت چه گوید چه

در بند بی و در زبان است و دوستان غمگین و دشمنان شادی شوند

این بار و بیکار رفت از صبر باید کرد و تدبیر و علاج این

دانید تدبیر و ملک بونه نهاد پرسید که چاره این کار چگونه تواند کرد

چون سلوکی طلبید و گفت ای ملک هزار فرزندان و خوبان

دست از این کرده سنگار گشته شده اند و مرا بی هزار ایشان

از عمر راحت نخواهد بود و چون عاقبت کار رحمت رسیدگان

ملک است تنها خواهم افتاد میخواهم که بخود تر از تعلق ظاهر برایم و جای

خود باطنیه دوستان گرامی گرا زجان گراستر زنده ملک ایشان را گفت

خواهی یافت انتقام دیدکام حیات من شما بیهوده و دو قطعه دشمن

نمی‌بود و این چنین و از هر کجا نیست چون با او گفتا منی خواه عالم آباد و این

دو حصه دیدم ولی شیمون گفت از ایشان که من خواهم مرکبا حیات

اختیار نیکم جنبه برای و بدین خورسند این همه یکی و بشنید ملک چه نسبت

چون اختیار روی و همه ... ملک کشید چه باشند و من رسید چها کسیم

حیف از این رسد کجا بیجا لا میخواهم که انچه خواهم بگویم و حق کرده از

ملک بجا و درود بهر کاری با سوخته دل وخسته خاطر اند بجرائم را و جست

گرم خوب چنان شمار کرده با من و درد کار بگذارم میخواهم که از ملک

بیرون من و دریغ نخورد و چون باد و دستان و خشم عزت نشنید از

وفا داری من یاد آورد ملک گفت چگونه بیکار رسیدی و بگذارم

در مغرب داری میمون گفت که بر پری آمده شنیده ام که انبار را

و بیابان ... تا بگذار با آتش خشم بسوزم و گمان غالب

آنست که ... من از راه راست بر کنار نخواهد بود و صلاح آنست

که بفرمایی تا گوسفندان مرا ... ان بر کشند و دست و پای من

ببرند ... و شب بکنار کشته که آرام ... و ملک

پا جمع ۱۲ ...

با جمیع شاهزادگان و امرا بطرف جوانب این صحرا پراکنده گردند تا
دو روز دیگر جمع شده صباح چهارم روز بیابان هجوم برده هر یک از گوشه های جنگ
نموده خود را نمایند که از دشمنان اثری نخواهد بود و ملک بگفته هیمون
عمل نموده لشکر شهابی را پراکنده و اطراف و جوانب بر هم شکفته بر کنار
بیشه منقسم گردیدند و سپاه خود را بر لبان ساخته هر یک بگوشه منتظر
نشستند و هیمون شب هم شب تا صبح و ملک جنیان صبح سر روز آن
آمده بود ناله زار زار شنید و بدنبال آواز او رفته هیمون را دید
چابک و دلیر با وجود سختی بسیار رحم کرد و پرسید هیمون گفت
دریافت که پادشاه آن قوم است اعتذار و دعا و ثنا بجا آورد و گفت
من دختر پادشاه بوده ام و با اتفاق دو برادر رفته بشب سیحون
درین معرکه حاضر بوده ام روز دیگر در هزیمت ایشان خبر ابداً ملک
با قسم ملک عطیه ها بواسطه اعتماد کرد که بعد بی شک ذات التماس چاره
اینجا نموده چون او را از روی نیکخواهی بمحبت ملک رهنمونی
کردم و گفتم صلاح ما آنست که کمر طاعت بر میان بندیم و بقیه عمر در خدمت
ملازمان ملک بگذرانیم و در سایه دولت او از حوادث روزگار

آسوده و بگوشه نشسته ایم ما نیز هم ملک از این سخن برآشفت و نیست جای
گذر … پیشه اند و مسالک … بانشالیسته به زبان را نه
چون شنودیم باز نصیحت کردم لیکن سود نداشت تا بمن اینها چو آسیا کردند
و بر این گشت که بین با … اوران پادشاهم حکم کرده کردن این
جز … بیفکند تا نه بینند که ایشان چگونه جانب او چو آیند گرد
مرا اینجا آورده شدند … قدیم چنین منتجه و این بگفت و
چنان … که ملک خراسان نیز قطره با اشک بر زمین افتاد
ملک گفت حالا پوزشها کجا اند جواب داد که اینها بازی است که از
مرواریدها که میگویند آنجا نهاده بر روی … اند و از هر طرف لشکری جمع
میکنند و … باشد که بسیار خونخوار شتوان آرند ملک خراسان
از جای برخاست و گفت ای میمون مصلحت چیست مبادا که
از ایشان آن … قوم من رسد میمون گفت ملک را از اینحال
خاطر جمع باید داشت اگر مرا پایه … البحر … ایشان
می … روزگار آن پادشاه شناسان … برادر روم ملک
گفت میدانیم که تو منزل ایشان … … …

البانن ارکان

ایشان در سایه بعوق بست بر کردن این جماعت سیلی و از آن تیز که
گریزه ازاه در رسانیده اند مقصود خود و با تمام حاصل سیلکی شمعون
گفته بتکلیم که بر عین پابن دشت و با هیبت ملک من چاره اینکار
نتوانم کرده مرا بحیله میتوانم بردن پس او از دو او با حیل و سپاه حاضر
شدند و صورت حال با ایشان بازنمودند و گفت آماده باشید که
امشب بر سر دشمن میرویم همه سامان خود کردند و شمعون را بر بست
خرّمی بربسته رو براه آوردند شمعون باشارت راه مینمود تا
چون بیابان برو ازمانی رسیدند که صحرائی بود بیابانی بی آب
سبب سموم حادث که از ان دشت می وزید شمعون گفت
ره و بشتابید که پیش از دمیدن صبح روزگار بر ایشان سیاه
کنیم و علم سیه بختی این سیه بختان را نگونسار کرده انجم خرسان
مشرق تمام قدم در آن بیابان نهادند و بپای خود بمیدان
اجل در آمدند هر دو روشن شد و از پوز فلکان اخگر شعی پیدا شد
شمعون التفات بدین گفتار نمی تابی ملکی دود با فنون و افسانه ایشانرا
می فریفت تا وقتی که هوا گرم شد و ریگ تفسیده گشت و سموم شوریده

بودن چون در ممالک [illegible] کرده ایشان چه سپاه [illegible] کرده است

ان اطراف تا [illegible] با بلا آب می‌شود این بلاد کرم چیست از چون مشغله

دانش بما رسید بنابر وه تعدی آنچه [illegible] گفت ای [illegible] ملک از او

زین جا این اهل بسیار میل خوش گوار کرده اگر هزار جان در کار بکنی

جلادت بر سر این [illegible] نزدیک سپاهی است که همه شما را لشکر سازد

[illegible] که در بنیاد بودن نهاد روی [illegible] و زین سخن [illegible]

[illegible] رسید مملکت [illegible] با تمام سپاه و [illegible]

[illegible] زنده [illegible] و [illegible]

[illegible] تنها با سپاه خود بجزیره آمده پیشه را خالی یافت و مملکت را

از غبار غیر پاک کرد گفت این داستان بزبان آن اور روم تا ملک

بمعلوم کنند که کینه دران بجهة لذت انتقام از همه جان بر جا نشسته

اند و اندیشه حال کار شناس [illegible] این جمله [illegible]

از زمین [illegible] را از [illegible]

والیان شناخته و چون کار شناس [illegible]

معلوم شد که راه این ایشان [illegible]

بتقریب خون یار سخن کرده گفتش او شناسیم ملک پرسیدن چون این
فصل شنید روی درهم کشیده گفت این چه سخت رویی و بی‌ادبی است
که در وقتی چندی ندا که هوا و آرزو با چندین آزار رسیده باشد ما نیز در
آزار او کوشیم و خدمت گزیده را با آزار دادگر بوده از ما اینش بکند داریم پس
بود و تا آن زراع بفال تطیر نمود هرست تمام نزد و پیش شد دیر گفت
ای ملک چون بشنید من السعادت مکروهی را از اشارت من که این
خیرخواهی بود روی مقبول مرا تافتی یاری زندگانی با وجود دشمنان
با پیکر و جنگ خشم رفتن از زیبنده این نباید بود که باعث
آمدن او حرف و کلمه بود مانی و صلاح کار را زنان بینت ملک از شنیدن
این صحبت اعراض نمود و سخن وزیر و آنان را جواز داشت و دراع
در خدمت بغربت تمام بیرلیست و از رسوم خدمت و آداب ملازمت
هیچ فرو نمیگذاشت و مقربان و ندیمان سلطان را از یک خشنود ساخته
والبته خود را دانید از این جهت هر روز پایه او بلند می‌شد و در دلها
زیاده می‌شد تا بجایی رسید که محل اعتماد و محرم اسرار
گشت و صاحب اختیار ابواب شد و در مهمات ملکی مشورت با او

میکردند و از انواع کالاها بر یکدیگر بعضی را ضبط شده بر روی بستر در مجلس عام
گفت ملک ز آغاز من به بیهوده چیزی را از ملک گرفته است و به یکتایی آن هم
شده و تا که خویش اند و بخواهم و در دست بنده هر روز به خود تمام
ترا در پرده و در جواب خود سبیل شما هم فدا در بن مقصود بسیار تامل کردم آخر
معنی همه البسه را با تن و صورت هر اعیان ام و بشکل ایشان دارم
چنین هر او شود او هم رسید که غرض خود را حاصل نتوانم کرد و من از اهل
دانشمند و کار شنیده ام که چون مطلوبی از شکار نبود او کریچی کشیده باشد
در ارتفاع هم که چون کشتی شکستی و مدیر دل بر مرگ خود نهاد و خود را
در آتش بسوزد و در هر دعا کرد در آن حالت که مستجاب کرده اگر او را
ملک بسته کند فرماید تا مرا بسوزند شاید در آن لحظه که گرمی آتش هم
رسد از سر و در کار خود بخواهم که مرا بصورت خوبی گرداند
مگر با بین وسیله بر آن سنگ دست یابم و کینه خود بکشم و بدین مجمع
این همه کرده کشتی کار شناس انجام و بهشت حاضر بود ملک از او
پرسید که در این سخن چه میگویی وزیر جواب داد که این سخن شنیده
فارغ است که از نکال نیست بر انگیخته اگر هزار دنیا را در یا بسوی بخود

خاکستر او دیده بپوشید به همراه جهان را مبارک باد نیست بزرگی
نیکی نه هم آشیوه ملکی نشستن [illegible] عقیده الحمد نقیر جمال
لباس [illegible] و مشی پا به رفعت سبوحی پوشیده جهان نصیحت را عنان آ
کار جهانی بود ابد بهود جو مع موش کما [illegible] و آلاصوت افصح [illegible]
مجمع بازیهای اهل خرد و جمل گروه و حیات آسمان [illegible] و ابریشمی
دریا فرو رفت او از آن شکوه پای برجای بداقبش بکر شب اوا
میش بگرز ذلک برسید که چگونه بوده است آن [illegible] گفت
او زود آمد به بزرگی بود گر هر چه اندر کار خداوند شد اسحق در
حقبول با فعی در لب چه بیار گشته بود رفیعی هر جا و گمان ان احمد ام
در نوشتن بگید از گفتار او بیش بان سوز کو از تیر خاک افتاد و بزرگوار
بدیهی نقفت آمد سر و هر سخن بود در خرقه پیچید تا با خود نگاه
پیوسته حقیقت کرده که مبادا که اهل خانه را از دوری رسد و زیبا
با شه فنا کرد تا جزای تعالی انعام عزیزی گردانید چو برد زیبا
حق علی بدو دل با نیکی به هر دوان بپیر بود که چون فرزندان گرامی ورا رو
گم شد را با این داشته در هر سوی بنوشتن تا می بود بار بر

بلوغ رسید پدر گفت ای جان عزیز وقت آن رسیده که گوهر
پاک ترا به گوهری دیگر در سلک رشته کشیده شود و من ترا به کاری [illegible]
[illegible] که [illegible] از [illegible] فرمود [illegible]
[illegible] گفت شوهری خواهم [illegible]
[illegible] شد [illegible] گفت [illegible] جواب [illegible]
شد حکایت دختر [illegible] در میان [illegible]
[illegible] و آن [illegible] که [illegible]
[illegible] گفت [illegible] تو [illegible] اختیار [illegible]
[illegible] تو [illegible] که [illegible] با [illegible]
[illegible] گفت مرا چه وقت [illegible]
[illegible] که [illegible]
[illegible] رفته [illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible] دختر گفت [illegible]
[illegible] شوهری [illegible]

گل در دل

۲

اور جو ہمیشہ اُس کے سرہانے رکھی رہتی تھی۔ پھر وہ باغ میں چلا گیا حالانکہ اُن دنوں اندھیری راتیں تھیں۔ پھر بھی نہ جانے کیوں وہ باغ میں چلا گیا وہاں اُس نے دیکھا کہ لمبے لمبے سرو کے درختوں کے پیچھے چاند طلوع ہو رہا تھا۔ آسمان کے اُس حصے میں بڑی روشنی ہو رہی تھی۔ اور درختوں کے ایک جھنڈ پر چند تارے بڑی تیزی سے چمک رہے تھے۔ سرو کے سیاہ درخت بہت بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ وہ گھاس پر بیٹھ گیا جو اوس سے گیلی تھی۔ اور چاند کا انتظار کرنے لگا جو پتوں اور ٹہنیوں کی اوٹ میں چپکے چپکے طلوع ہو رہا تھا۔ اُس کے دل و دماغ میں ناہید بسی ہوئی تھی۔ وہ اُسی کو یاد کر رہا تھا۔ شاید ناہید بھی اپنے باغ میں اسی طرح گھاس پر بیٹھی چاند کی منتظر ہو اور شاید اسے یاد کر رہی ہو۔ اور شاید کسی روز وہ اور ناہید بالکل ایسی ہی رات کو اکٹھے بیٹھے چاند کو طلوع ہوتے دیکھ سکیں — اور جب ایسے خوش نصیب لمحات آئے تو وہ ناہید سے بہت سی باتیں کرے گا۔ پہلے تو وہ اُسے اپنے سارے خواب سنائے گا۔ پھر اپنی حماقتوں کا ذکر کرے گا۔ جنہیں وہ کسی نامعلوم اُمید پر کرتا رہا اس اُمید میں کہ شاید اُن کے نتائج بہت اچھے نکلیں، حالانکہ اُسے پتہ تھا کہ حماقتیں آخر حماقتیں ہی ہوتی ہیں۔ اور حماقتیں ہی رہتی ہیں۔ اس کے بعد وہ ناہید سے اُن نظاروں کا ذکر کرے گا۔ جو اُس نے تنہا دیکھے تھے۔ وہ اُن برفانی چوٹیوں کی باتیں بتائے گا۔ جو درختوں کے جھنڈ میں سے اُبھرتی ہوئی آسمان سے جا ملتی ہیں جنہیں چاند اور ستاروں کے راز معلوم ہیں۔ جو گذرتے ہوئے بادلوں سے سرگوشیاں کرتی رہتی ہیں۔ اور اُن درختوں پر ایک سفید سی دھند چھائی رہتی ہے۔ پھر وہ اُن لدے پھندے کنجوں کی باتیں کرے گا۔ جو دائیں بائیں، اوپر نیچے، ہر طرف رنگ برنگے پھولوں سے پٹے پڑے ہیں۔ جہاں سورج کی سنہری دھوپ میں پھول کھل کھل کر ہنستے ہیں، اور طرح طرح کے رنگوں سے نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ جہاں چاندنی رات میں ہوا کے جھونکے طرح طرح کی خوشبوئیں پھیلاتے ہیں۔ جہاں چاند کی کرنوں کے ساتھ پریاں اُترتی ہیں اور ساری رات کھیل کر صبح کی سفیدی سے پہلے واپس چلی جاتی ہیں پھر وہ اُن صحراؤں کا ذکر کرے گا۔ جہاں ریت کے سنہری ٹیلوں پر کارواں گذرتے ہیں۔ جہاں ایسی ایسی آندھیاں آتی ہیں۔ کہ دن اور رات میں تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ اُن صحراؤں کی وسعت میں ایک عجیب سا فسوں ہے۔ [illegible] بعض اوقات تو وہاں نا شاداب [illegible] کی سی [illegible] جہاں جھلسے ہوئے درخت ہمیشہ آسمان کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ شاید گھٹاؤں کی اُمید میں جو سرسبز جگہ ہی برستی ہیں اور وہاں کبھی نہیں آتیں۔

اسی طرح وہ اُسے تمام نظارے بتائے گا جو اُس نے تنہا دیکھے تھے۔ پھر اپنی گذشتہ زندگی کی باتیں کرے گا۔ کہ اب تک وہ اس قدر تنہا رہا ہے۔ قہقہوں میں بھی اُس کے آنسو نکل آیا کرتے تھے چاروں طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔

اس کے بعد وہ ناہید کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگا کر سورج، چاند اور تاروں کی قسم کھا کر کہے گا۔ کہ وہ اُس کی روح ہے۔ اُس کی زندگی ہے۔ دنیا کی سب سے عزیز ترین شے ہے۔ اور اُس کے جینے کیلئے ناہید کی رفاقت بہت ہی ضروری ہے۔

بس وہ اسی طرح کی باتیں دیر تک سوچتا رہا۔ شاید صبح تک۔

اُس کا آخری امتحان ہوا اور وہ کامیاب ہو گیا۔ اُسے فوراً دوسری جگہ مل بھی گئی۔ لیکن وہ چاہتا تھا۔ کہ ابھی وہیں رہے۔ اگر اُسے پہلے پتہ ہوتا تو وہ فیل ہی ہو جاتا۔ کیونکہ ابھی تو سب کچھ نامکمل تھا۔ جو خواب وہ دیکھ رہا تھا۔ اُن کی تعبیر باقی تھی۔ چمکیلے دن تو ابھی آنے والے تھے۔ چنانچہ بڑی سوچ بچار کے بعد اُس نے کچھ ایسا انتظام کیا جس سے چند ماہ وہ اور وہیں ٹھہر سکتا تھا۔ —— لیکن پھر بھی کچھ نہ ہوا۔ مصیبت یہ تھی۔ کہ اُس نے یہ بات بالکل پوشیدہ رکھی تھی۔ اپنے گھر سے دوستوں سے بھی۔ ناہید کے گھر میں اُس کی کسی نہ کسی طرح رسائی ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ جہاں اس قدر احمق تھا وہاں خوددار بھی تھا۔ اور کسی کی مدد نہیں لینا چاہتا تھا۔ اُدھر دن تھے کہ ایک ایک کر کے گذر رہے تھے۔ آخر وہ مقررہ وقت بھی ختم ہو گیا۔ اور اُسکے جانے میں محض چند روز باقی رہ گئے

بی حد ... مقید با صحبت ... جواب ... بعضی ... [illegible]

... که در ... [illegible] ... باشیما

... [illegible] ... کنعطی ... [illegible]

... [illegible] ...

رغبت ... [illegible] ...

... [illegible] ... شد

... [illegible] ... و آن ... [illegible] ... واده

... [illegible] ... و این ... اصل

... [illegible] ... بواسطه ... [illegible]

حال کرده اند ... [illegible] ... باشند ... صحبت

... [illegible] ... شنیده و در باغ هر روز برای ایشان ... [illegible]

... [illegible] ... آمده و سخنان غریب ... [illegible]

... [illegible] ... تا محرم خاص شده ... [illegible] ... ایشان

... [illegible] ...

... [illegible] ... صحبت ... [illegible] ... شگفته خاطر شده و ...

که [illegible] سخن [illegible] گفت [illegible] ملک آنچه [illegible] است [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] گفت [illegible] [illegible]

[illegible] باشد

[illegible] گفت [illegible] [illegible]

[illegible] ملک [illegible] بسیار است

ملک [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] که [illegible] الطبع [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از نعمت بسیار کشیده [illegible] شما [illegible] بخلافت [illegible]

و در نتیجه [illegible] از ایشان [illegible]

[illegible] دو [illegible] کار [illegible] کلفت [illegible]

را [illegible] که [illegible] و [illegible] وست

[illegible] اند [illegible] باشند [illegible]

[illegible] اجر [illegible] حضر

[illegible] از اصلاح کار [illegible] منت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عهد ... [illegible] ... و ... آتش ... [illegible]

[illegible]

تا ... [illegible] ... گذشت ... [illegible] ... اسبان ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رسید که ... [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] بحکم [illegible]

شده‌ام [illegible] این [illegible]

که [illegible]

[illegible] چنین [illegible]

[illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible]

شد [illegible]

که [illegible]

و از آغاز [illegible]

اگر چه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بدیگری ... حسابند مطابق ... بر ... مصنف ...

... گفته‌اند ... غضب ... بسبب ...

... غضب ... کرده ... ایشان

... ... ایشان

... بیک ... دست ... کردن ... ایشان ...

... که ... ایشان ...

... از ... ایشان ...

... طلب ...

... بسیار ... که ... صاحب ...

... صاحب ... اگر ...

... صدق ...

... مطلوب ...

... کار ... بادی ...

... کند ...

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب وہ کچھ نڈر سا ہو گیا تھا۔ دفعتاً نہ جانے اُسے کیا سُوجھی وہ ایک خوبصورت سی سُنہری انگوٹھی لایا۔ جس میں بڑا پیارا نگینہ جڑا ہوا تھا۔ اُس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ چلتے وقت کسی نہ کسی طریقے سے یہ انگوٹھی ضرور ناہید کو دے دیگا۔ اُس کے ساتھ ہی اُس نے اپنی اچھی سی تصویر نکالی اور ان دونوں چیزوں کو ایک کتاب میں رکھ دیا۔

اتوار کو وہ اپنے عزیزوں کے ہاں گیا اور کئی بہانوں کے بعد اُن خاتون کو ناہید کے ہاں لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ وہاں وہ نظریں بچا کر پچھلے رستے ناہید کے کمرے میں گیا اور سنگھار میز کی دراز میں وہ کتاب رکھ آیا۔ جب وہ واپس لوٹا تو بڑا مطمئن تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ انگوٹھی معمولی نہیں تھی۔ اس کے ساتھ میرا دل لپٹا ہوا ہے۔ میں نے اپنی رُوح کی پیش کش کی ہے۔

اور جب وہ جانے لگا تو اُس نے کسی کو خبر تک ہونے دی کہ وہ جا رہا ہے! ــــ ہاں کسی طریقے سے ناہید تک یہ بات پہنچا دی۔ اُس نے اپنے دوستوں سے کچھ نہ کہا کیونکہ اُسے اُمید تھی کہ شاید ناہید مل جائے یا کچھ کہلا بھیجے۔ پہلے تو اُس کا ارادہ ہوا کہ اپنے اُسی دوست کے ہاں جلدی سے جائے شاید وہیں کہیں راستے میں ناہید نظر آ جائے، لیکن کچھ سوچ کر وہ اپنے کمرے ہی میں بیٹھ گیا۔ نہ جانے کس چیز نے اُسے یقین دلا دیا کہ آج اُس کی قسمت چمکے گی اور وہ خوشگوار حادثہ ضرور ہوگا۔ جس کا اُسے اتنے دنوں سے انتظار تھا۔ اُس کا دل کہتا تھا۔ کہ آج ناہید اور وہ ضرور ملیں گے۔ وہ بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا تھا حتےٰ کہ شام ہو گئی۔ اور وہ چپ چاپ سٹیشن چل دیا۔ راستے میں بھی وہ چاروں طرف ناہید کو ڈھونڈتا گیا۔ ٹرین میں بیٹھ کر بھی اُسکی اُمید بدستور قائم تھی۔ ناہید کا انتظار بدستور تھا۔ لیکن جب ٹرین چلنے لگی تب اُس نے سوچا کہ وہ اپنی عزیز ترین شے کو چھوڑ کر جا رہا ہے اس سرزمین کو بھی جس سے ایسی حسین اور دلکش یادیں وابستہ ہیں۔ جہاں قسمت ایسے ایسے عجیب حادثات لائی، جہاں اُس کی رُوح کے ویرانے میں چپکے سے بہار آ گئی۔ اور اب یہ سب کچھ چھوڑتے وقت اُسے کسقدر رنج ہو رہا تھا۔ نہ جانے کیا چیز اُس کے دل میں چٹکیاں لے رہی تھی۔ نشتر چبھو رہی تھی۔ ایک بھیانک تاریکی چاروں طرف چھا رہی تھی۔ اُس کا دل بیٹھا جا رہا تھا، دم گھٹتا جا رہا تھا۔

وہ خزاں کی ایک اُداس سی شام تھی۔ سہ پہر سے آندھی چل رہی تھی۔ بگولے اُٹھ رہے تھے۔ سُوکھے ہوئے پتے ہوا کے جھکڑوں کے ساتھ اُڑ رہے تھے۔

چاروں طرف جیسے درد برس رہا تھا۔

اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُس کا جی چاہا کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اتنا روئے کہ جی ہلکا ہو جائے۔

لیکن وہ سنبھل گیا۔ اُس نے سوچا یہ سب میری اپنی اُداسی ہے۔ جو ہر چیز میں جھلک رہی ہے۔ یہ میرے دل کی ویرانی ہے۔ میری غمگین رُوح کی وحشت ہے۔ ورنہ یہ شام ایک معمولی سی شام ہے، ہر روز سورج ڈوبتا ہے۔ آندھیاں آتی ہیں بگولے اُٹھتے ہیں۔ بہار کے بعد خزاں بھی آتی ہے۔ بھلا اس میں نئی بات کون سی ہے۔

مجھے اُداس نہیں ہونا چاہئے، ہرگز رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے جس کی معصوم محبت نے میرے دل کو طرح طرح کی مسرتوں سے بھر دیا۔ اُس کی ناشکری تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگی۔ میں دیوانہ سا، آوارہ سا، ہمیشہ پریشان رہا کرتا تھا۔ ایک دن ناہید میری زندگی میں آ نکلی اور سب کچھ بدل گیا، اور مجھے ایک نئی زندگی مل گئی۔ ــــ محبت کی زندگی جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔

اور اب میں جا رہا ہوں تو کیا ہوا۔ نہ جانے قسمت کب مہرباں ہو جائے اور چند خوشگوار حادثے ہمیں ایک دوسرے کے قریب لے آئیں۔ وہی قسمت جو ناہید کو میری زندگی میں اچانک لے آئی۔ کیا پتہ وہی ہمیں ایک دوسرے کا رفیق بنا دے شاید بہت جلد مجھے ایک معطر لفافہ مل جائے۔ جس میں ناہید کا محبت بھرا خط ہو۔ اور وہ انگوٹھی جس کے ساتھ میرا دل لپٹا ہوا ہے ــــ جو ناہید نے اپنی لمبی سی سفید انگلی میں پہن رکھی ہو۔

[illegible] چنان است [illegible] و احکام وحی غایب شده

[illegible] بر ذات [illegible] مضمر که آمین کرده

[illegible] ضعیف [illegible]

[illegible] گفت [illegible] را [illegible]

[illegible] دران [illegible]

[illegible]

[illegible] علاجی نمی کند

[illegible] میکنم [illegible]

[illegible]

[illegible] گذشت [illegible]

[illegible] و در [illegible] حمل [illegible]

[illegible]

[illegible] که [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] ابریشم [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گفت
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حال

[illegible] عاشق [illegible] بوصال معشوق

[illegible] اضطرار [illegible]

[illegible] عالم [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوای این جمله چون غلبهٔ اعدا این بزرگی دست داده از اعزه بر پایه
در لحق حضور نموده است این ایام عظیم باید نموده تبدیل دوا او
نایبه گوشه و دعای نشر او از دولت که از عقیدت بر شده و بجهت خوار
و الحمد و رهبانیت نگرند و نفاق ملک ثبات و دولت چهار
جز صورت نه بندد و در ازین پس میان که هر چه خوانده و در آینه امروز
بینند عزیمت جدی که به هر وجه که تعین کنند روزی درست از تحمیل
کنند و شنیده شده که آتش در خرمن عمر دشمن زنند و زیر ملک ایشان
بکشند ملک ایشان بواسطه آنکه بر دشمن غالب شده بود و مدتی دراز
حکومت کرده عرض خود هنگام بر او بلاغت نموده بود و رعیت دوستی
سرانجام ملک نموده و مار جستی و بنیاد که برکنده بر کامیابی و دوست و جوار
دشمن به هم رسیده بود و بعضی ازین در بر اعتقاد نموده و لطیف او پایه
حصول ساخت تا آنکه اساس دولت و بنیاد لقای ایشان زیر
رشتهٔ ایشان برد از دو نسل او غایب بود به سبب امداد و تدبیر و کار
وانی جوار آن کار نجات یافتند [illegible]
سپهسالار ایشان با لشکر خود بر لب دریا آن سخن آورد و [illegible]

ابوده زنا بان زبیه شکسته کار و بار [illegible] ساخته‌اند و دیگر

ملک شاهی را بر دو دان ملک خود را [illegible] و مایه کار جهت [illegible] کرام

سخن گفته بعضی از صلح و بعضی از جنگ و از هر یک بگفته شنیده و سخن [illegible]

و دیده تا از جهت کار شناس اگر هر چه [illegible] و دیده اعمال و

[illegible] مصلحت ملک و [illegible] [illegible] شده لیکن اگر چه بسیار هم

[illegible] [illegible] سخن را انده

انده [illegible] اگر [illegible] [illegible] و دولت

[illegible] [illegible] [illegible] از

[illegible] کار [illegible] ثابت [illegible] چنانچه عالم

[illegible] حرم خود را [illegible] کار او ساز و

[illegible] درمیان او دو دان [illegible] [illegible]

[illegible] درمیان [illegible] زنده [illegible] عالم [illegible]

[illegible] ملک [illegible] [illegible]

صدق ساخت اول از کار شناس [illegible] [illegible]

[illegible] کار شناس گفت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] بسیار [illegible]

[illegible]

[illegible] است

[illegible] و شور

[illegible] در میان

[illegible] او

[illegible] باشد

[illegible] معقول

[illegible] و سروار

[illegible] پیوسته

[illegible]

[illegible] شنیده [illegible] گفت [illegible] در دو روز [illegible]

[illegible] بسیار [illegible] شد

[illegible] شنیده ام

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] پیش [illegible] بالشفقة [illegible] صبح که

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

از رضای [illegible]

[illegible] کارشناس [illegible]

[illegible] کارشناس [illegible] ملک [illegible] رسانید [illegible]

[illegible] را [illegible] تا [illegible]

از [illegible] این [illegible] رسیده است

و هر که در هنگام [illegible] دعا کند [illegible] مقبول [illegible] ملک فرماید تا

[illegible] از خدا خواهم [illegible]

[illegible]

[illegible]

که همه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اعیان چنانچه کارشناس [illegible]

[illegible] ملک [illegible]

[illegible]

[illegible] صحبت [illegible]

[illegible] خدمتکار [illegible] دانست [illegible]

[illegible]

[illegible] اعتبار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور شاید وہ پہن ہی لے — پھر وہ میری تصویر ؟ —— کیا پتہ کسی روز ناہید کے البم میں لگی ہوئی ہو —— ناہید کی تصویروں کے ساتھ۔

اُس نے آنسو پونچھ ڈالے اور مسکرانے لگا۔

اور جب ٹرین جا چکی تھی تب بھی وہ کھڑکی سے اسی اُمید میں جھانک رہا تھا کہ شاید کہیں ناہید نظر آجائے۔

مین اُسی وقت چند میل پرے ناہید اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی ننھی سی گھڑی کو بار بار دیکھ رہی تھی۔ اُس کے پیارے چہرے پر نہ اضطراب تھا نہ بے چینی، بلکہ ایک عجیب سی بے پروائی تھی۔ جب اُسے یقین ہو گیا کہ وہ ٹرین چلی گئی ہوگی۔ تب وہ اٹھی ایک مرتبہ گھڑی کو پھر دیکھا —— اور بولی "شکر ہے کہ جناب چلے گئے۔" پھر اُس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی لٹیں سنواریں، دوپٹہ درست کیا، اور خوشبو کیلئے دراز جو کھولی تو اُس میں سے وہی کتاب نکلی۔ معمولاً، نام پڑھا، کھلکھلا کر ہنس پڑی "روح کی پیشکش" اُس نے ہاتھ کو جھٹکا دے کر جھک کر کہا گویا پیش کش کر رہی ہو۔ انگوٹھی کتاب سے نکل کر دریچے کے نیچے کہیں باغ میں جا گری۔ وہ [illegible] پڑی اور کتاب کو الماری کے پیچھے پھینک دیا۔

اتنے میں اُس کی سہیلی آگئی "بہت کھِلی پڑتی ہو آج!"

ہاں وہ بولی نہ جانے بعض اوقات کوئی خواہ مخواہ کیوں احمق بن جاتا ہے، اور پھر جو حماقتیں کرتا ہے توبس ——

بالکل حماقتیں ہی حماقتیں —— سراسر حماقتیں —— اُفوہ!

"کون کرتا تھا حماقتیں؟ —— کیسی حماقتیں؟؟"

"پتہ نہیں" —— وہ ہنسنے لگی —— !

اور وہ دونوں تاش کھیلنے لگیں۔

پھر اُس کی سہیلی بولی "آؤ ذرا ہمارے گھر تک تو چلو، کہو تو بیگم سے اجازت لے لوں۔"

ناہید پہلے تو تیار ہوگئی۔ پھر اُس نے دریچے کے پاس آکر دیکھا تو آندھی چل رہی تھی۔ خشک پتے ہوا کے جھکڑوں کے ساتھ اُڑ رہے تھے۔

وہ بولی "نہیں آج نہیں۔ یہ شام بڑی اُداس اور ویران ہے۔ یہ آندھی، بگولے اور خزاں سب کچھ بہت بھیانک ہے۔ مجھے ویرانی سے بڑا ڈر لگتا ہے"

اور وہ دونوں پھر تاش کھیلنے لگیں۔ اُس وقت ناہید کا چہرہ بجلی کی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔ اور وہ اس قدر حسین دکھائی دے رہی تھی کہ اگر وہاں کچھ پروانے ہوتے تو شاید اُس کے چہرے کا طواف کرنے لگتے۔

کبھی کبھا کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھتا تھا۔ ناہید کے چہرے پر نہ اضطراب تھا، نہ بے چینی۔ اب وہ طنز بھری مسکراہٹ بھی آہستہ آہستہ غائب ہو رہی تھی۔

اور اُس دریچے کے نیچے بیشمار سوکھی ہوئی ٹہنیوں اور پتوں میں وہ انگوٹھی پڑی تھی جس کے چھوٹے سے نگینے میں کسی کی رُوح سمائی ہوئی تھی کسی کا دل مقید تھا۔

آندھی کے تیز جھکڑ چل رہے تھے۔ انگوٹھی پر بیشمار خشک پتے گرتے گئے [illegible] بالکل دفن ہوگئی۔

12:36:53
9.3.95

ا

تنها با آن همه ناموری نقش شان نه زیر دست خود دانان ایشان
با الهی [illegible] و دیگر چون دوستان نیست که همه کس را [illegible]
[illegible] این را [illegible] مند [illegible] دوستان [illegible] نیست چه
[illegible] کارشناسی و [illegible] سیمون ملک رایگان
[illegible] کار [illegible] الله تعالی لعابت [illegible]
کامل بخشد [illegible] و خان [illegible] الشان
[illegible] شود [illegible] شمار [illegible]
[illegible]
[illegible] و الشیم [illegible] همین نعمت [illegible]
[illegible] از [illegible] دوستان و [illegible] الشان را [illegible]
[illegible] خان است که [illegible] سابدن
مقصود [illegible] جون مقصود [illegible]
آن [illegible] زبان [illegible] این [illegible]
[illegible] آفرین [illegible] سخنان [illegible] نموده
[illegible] و آن [illegible] نیست که [illegible] مقصود [illegible]

از بهر رسانیدن اوست چه گاه باشد به بخت و طالع معشوق سزاوار
آن کسان را به ابتدای رنج کوشش بسیار افکند اما نگاهداشت این بی‌کسی
محبت به درستی صورت نه بندد و دوای را دانایان نیز
از کامیاب شدن و معشوق را بر آمدن محبت نشده همواره در
نگاهبانی از رازداشتن و پیدا آمدن گزند اند و گفته اند به هر حال
تا روز دیگر خبر آن کشند و اندر رضای الهی رواست اورده
نیست هم گفته و هیچ صلاح از معشوق و در کنار و دیدن از خود رفته
هم مراد را و دوست دیده‌اند و هم محبت بسیار رنجور می اورند و نقش
بدانکه هرکه از دولت دوا غریبی و بینا هنر محروم باشد او را
در اندک روزگاری آنچه فراهم آمده باشد بر باد رود و جز افسوس و
پشیمانی بدست نیاید چنانکه نکند رای منفعت دو چیز است
چون بود نه بدست آید مدار بازآید بر اغلب انجام کار راز
دوست واو و زخم رنجوری از هیچ مرهم به نشد رایی رسد که بود
بوده است این حکایت بر این گفت اورده اند که در
روزگار و دو روایت مختصر بزرگان بسیار فراهم آمده بود

کاروانها تمام عمر با مرز و بوم آشنا بوده از بسیاری جوانان کار آزموده تر
بودند از رعب یهودی و دشمن کمر بسته آنچنان بسر انجام داده
بود که نباید دست بهره ور از آنجا که عادت دیرینه کاروانها بود
از هر که را از روز چند ... کاروان اندیشه ... حضرت ما را به جا بود
کاروان را جا بسپر که در یافت ... و ... تا بدین گذشته ... زمان
و کاروان ... حقیقی پیش گرفته یکی از ایشان او را ... که
معزز ساخته و آن پیر ... را از میان کاروان ... او رو به
تنها رفت کاروان تا این کار بر خود نپسندیده چاره کاروان ... و غم
و ... که همراهی ... از خود با کنار جزیره ... بود
رسانید و میوه های تر و خشک آن بیابان قناعت کرده راه یافت
پیش گرفت و دو روز ... روزگاری که ... گذشته بود کوشش
... و ... در حسرت ... بداید ... چند ... ابحر از
... او ... شده در آب افتاد و آواز ... رسید
... او ... شده هر ساعت ... آن هوش ... دیگری در آب
افکندی و ... از آن ... شده ... را شکست ... از اطراف

مکتوبی [illegible] چیزی [illegible] و وقت [illegible] و رخصت انجام

[illegible] و چون [illegible] بجز [illegible] و [illegible] را [illegible]

[illegible] صف [illegible] میان آب [illegible] برکار و کرا [illegible]

و [illegible] تمام [illegible] و [illegible]

[illegible] که برکاه [illegible] اشای و [illegible] این

[illegible] اگر [illegible] شوم [illegible] و دستی [illegible]

[illegible] و [illegible] بس خاطر [illegible] و سی او [illegible]

[illegible] بیا [illegible] و [illegible] و [illegible] دو [illegible]

[illegible] چنان [illegible] [illegible] امده [illegible]

[illegible] شکفت [illegible] بجا [illegible] که [illegible]

[illegible] دانست [illegible] که [illegible] از [illegible] پسندیده و [illegible]

[illegible] که [illegible] دوست [illegible]

[illegible] حکم [illegible] گفت [illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible] این [illegible] گفت

[illegible] از [illegible] که [illegible] بود [illegible] می [illegible] با [illegible] و [illegible]

[illegible] و [illegible] که [illegible] شنیده

[illegible] از [illegible] بوده [illegible] مبارک [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] و [illegible] این [illegible] بود [illegible] از

[illegible] صاحب [illegible] و [illegible] بود [illegible] او

[illegible] و [illegible] صلاح [illegible] و [illegible] سیوم

[illegible] با [illegible] بود [illegible] گفته اند که

[illegible] که [illegible] جای [illegible] گفتار

[illegible] باشد [illegible] صاحب [illegible] و [illegible] سخن

از [illegible] صاحبان [illegible] ساخته

[illegible] و [illegible] که [illegible] با [illegible] از

[illegible] که [illegible] گفته [illegible] سخن [illegible] و [illegible]

[illegible] باشد [illegible] سخن [illegible] عقل

[illegible] با [illegible] شود

[illegible] و [illegible] که [illegible]

بیت
اندیشه [illegible] به [illegible]
[illegible] نا شد دیگر
کو [illegible] همیشه ۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] و [illegible] بهم پیوسته بود و غریب [illegible] ای یار ما
[illegible] نقش [illegible] روز و ناوان
[illegible] سوگند [illegible] شعر [illegible] عشق [illegible] بود است
[illegible] و [illegible] شعر [illegible] حال و مقام
[illegible] صحبت [illegible] درویش [illegible] کرشمه
[illegible] کان شب [illegible] انما [illegible] و رشته
[illegible] جمع [illegible] او برده بران [illegible] گروه از آنکه
[illegible] نکردن او چراغ [illegible] شده از احوال او
[illegible] نماید ز ناگاه عیسی [illegible] ایشان [illegible] شد و زود
[illegible] خود [illegible] شاه [illegible] آنکه در
[illegible] گرفتار شد عشق [illegible] کسی جواب داد
[illegible] استاد [illegible] و دکان
[illegible] عشق [illegible] گفت
[illegible] نگاه
[illegible] خود را [illegible] اند از وجه

وجه از [illegible]

بکار [illegible]

و از این [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایشان [illegible] اندیشه [illegible] آگاه [illegible] چند از

[illegible] در

[illegible] غیبت [illegible]

[illegible] با وجود

[illegible] سینه

[illegible]

[illegible]

[illegible] وحشت و

[illegible] شده و

[illegible] دشمن [illegible]

[illegible] حال [illegible] بود و عزت

[illegible] از ناتوان [illegible] با این [illegible]

[illegible] حقیقت حال آگاه شده

[illegible] چون غائب [illegible]

[illegible] دشمن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی جواد زیدی

میرا کون ہے

ایسے ریگستان میں جس میں کہیں سایہ نہیں
ریگ کے زینے بناتی ہے گراتی ہے ہوا
اور — انہیں ذروں کو لے لیتی ہے اکثر گود میں
ماورا لذتوں سے رقص کرنے کے لئے
اور یہی ذرے ہم آہنگی کے ساتھ
کرتے ہیں تعمیر وہ اہرام گرد
جن میں ہے مدفون طوفانوں کی لاش
کیا یہ ذرے کہہ سکیں گے بعد میں
ہم میں باہم دوستی ہے استوار؟
یہ تو وقتی جوشش ہے۔

ایک دن مٹ جائیگا
اور ذرہ پھر کہے گا مڑ کے اپنے دوست سے
تو ہمارا کون ہے؟
مل گئے تھے راستے میں کچھ بھی آوارہ گرد
جن کی ہم قومی کا تقاضا تھا، اُن کا رنگ زرد،
ایک دردِ مشترک، آوارگی!
ان میں کیسی دوستی؟
کل اگر ہم کہہ بھی دیں تو کیا عجب؟
کون ہے اپنا؟ ہمارا کون ہے؟

. . . .

فکر تونسوی

نیند

وقت کی تپتی ہوئی راہوں پہ چلتے چلتے
عقل و تہذیب کے صنّاعوں نے ٹھکرائے جنہیں
روح گھبراتی ہے، جھلّاتی ہے، تھم جاتی ہے
دور اک مخملیں سائے کو تکا کرتی ہے
اور پھر بھٹکے ہوئے چھاؤں کو سہلاتی ہوئی
ہانپتی، کانپتی مڑ جاتی ہے اک وادی کو

جھومنے لگتی ہے پھر ایک گلابی سی تھکان
جیسے محبوب کے سانسوں کی مہک آ جائے

کتنی ہی عطر بآغوش ترنگوں کو لئے
ایک رقاصہ، کسی چڑھتے نشے کی مانند
رقص کرتی ہے، ابھرتے ہیں دھندلکے گرداب
گھومتی ہے، تو کبھی شکنیں اجالوں سے
انگلیاں پڑتی ہیں فردوس کے رخساروں پر
گنگناتے ہوئے کھلتی ہے جھنکاروں سے
جالریں تنتی ہیں اس گوشے سے اُس گوشے تک
اور پھر تھکتی ہوئی، پلکوں پہ بوسے دیتی
جھک کر جھنکاروں کے آنچل میں چھپا لیتی ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

آنچه با جوینده دوستی چو رسیده است صحبت او را با نعمت برابر
می‌شمارند چنانکه گفته‌اند بیت چون این سخن بشنید آتش غیرت بر سرش
[illegible] زبان اعتراض بر روزگار گشادی و گاهی بر بخت خود
ناخوشی گفتی یار را و گفت غم بیهوده خوردن سود ندارد و پایان بند که دور
چاره جوئی کوشش کرد تا جمعیت خاطر بهم رسد چنانکه گفته‌اند بیت
مصیبت یار خود را قبول کرد [illegible] بعد [illegible]
[illegible] از هلاک [illegible] صحبت ایشان [illegible] و از آن باب [illegible]
[illegible] چنانکه گفته‌اند [illegible] خود [illegible]
[illegible] از این [illegible] هلاک شده از [illegible] حکایت
[illegible] گفت ای یار [illegible] بود
[illegible] غریب [illegible] چنانکه گفت
ای یار [illegible] چند روز از تو دوری [illegible]
[illegible] چنانکه [illegible] خود [illegible] کام ناکام
[illegible] وداع کرده بجانب وطن خود روان شد چون بوطن
[illegible] دوستان [illegible] آمده چه یادی میکردند چنانکه گفته‌اند بیت

[illegible]
[illegible]

بخود تابع دوستان مصر چون بخانه خود آمد صفت خود را بکشت تا [illegible]

آن ممنوع دیدند که صحبت افضل [illegible] سر [illegible]

برخصید شک نیست بیمار است و دو سه جا درد و سختی [illegible]

نشنیده از خواهر خوانده [illegible] نامرد [illegible]

و گفت که این بیمار را [illegible] خود را با من

بر لبان دل چرا نمیگوید و از خواهر [illegible] و گفت

بیمار که از دواها [illegible] باشد از دل چگونه رخصت سخن گفتن

باید شک نیست از سختی بیماری [illegible] و گفت این

چه دوا است که در این دیار [illegible]

بهم رسانند [illegible] این [illegible] است

مخصوص [illegible]

[illegible] علاج [illegible] گفت این از کجا [illegible]

توان [illegible] چگونه [illegible] این

مگر او [illegible] است [illegible]

[illegible]

[illegible]

مثل نتیجه [illegible] ایشان [illegible] و فایده [illegible] معنی که [illegible] مقصود [illegible]
[illegible] بسته به جهت [illegible] نسبت [illegible] مکمل شده
و مقصود [illegible] و کشش [illegible] که با او بود [illegible] نسبت میان
طبع نفس [illegible] نفس نصیحت [illegible] مقصود [illegible] نسبت نموده
از [illegible] نسبت [illegible] چنین [illegible] از آنجا
[illegible] نسبت [illegible] چون [illegible] کند [illegible] میان
[illegible] از آدم [illegible] مقصود [illegible] دکار
[illegible] مقصود [illegible] طبع [illegible] در دل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کلام [illegible]
[illegible] بعض [illegible]
[illegible] مقصود [illegible]

و حالت شناسی [illegible]
و از [illegible] نگاه [illegible]

باجی ... دست بکلنجه آن بهمون بیکرد و ... [illegible] ... شخص ... [illegible]

[illegible] ... بعد از آن ... [illegible] ... که ... [illegible] ... بود

[illegible] ... و آن ... صورت ... شد ... [illegible] ... ایشان ... [illegible]

[illegible] ... آمده ... [illegible] ... جان ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... جواب ... [illegible]

[illegible] ... و ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... فرزندان ... [illegible]

[illegible] ... و ... [illegible]

[illegible] ... و فرزندان ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible]

[illegible] دستی [illegible] احتیاج [illegible] رنج [illegible] بینند [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوستی [illegible] دل [illegible] اعتبار [illegible]

[illegible] اسباب [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دست [illegible] اختیار

[illegible] مقصود [illegible]

[illegible]

[illegible]

و دل دوستی داشته باشد گفتن که صفت دشمن را بتمامی شنیده که چه گفتی در
تحسین شفیق مکن خدا بچشم ما باطل کامل و دوستان خدا هست از دو [illegible]
خدا [illegible] دل [illegible] روشن باشد چه بهتر [illegible] گفتند دل دوستان
درست است و دل [illegible] ایشان بود [illegible] این [illegible] الکلام است
[illegible] دل [illegible] از روم و [illegible] دولت و دوام
[illegible] که [illegible] مرا [illegible] و ما از دو [illegible] گذشته [illegible] مشکل [illegible]
رسید از این چه چاره [illegible] سنگ [illegible] از [illegible]
[illegible] سر [illegible] رفته از [illegible] کردن
[illegible] است برسانم از [illegible] سنگ [illegible] بر کار [illegible]
[illegible] اختیار [illegible] سنگ [illegible] است و در
[illegible] چون [illegible] در یار سید [illegible] این چه کار
[illegible] گرفته ام [illegible] دوست [illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible] احوال
[illegible]

[illegible]

از این بار شود که ابستهٔ همه پیچ و تابی را اندیشه بنای سگالش
گفت و شنید سخنی اندکی نیکو بوده گفت از صفحهٔ حال تو میخوانم که تو
با جود خود کامرانی اندیشه و دیده و در سلمان این چرا اگر مرا اکار
در این دو دنیا باشد که بکار نمی کنم که تا از حیرت برآید سگالش گفت در این
سگالش و شنیده باشند که اندیشی است که شکل آن تو بزرگی اول
بالجمله کجا این همه صفت این سامه مباد آنکه دور
جا العضا رفو و سپس گام بوده گفت جا
گذارش و دلیلی است انجا چه گفتار دارد و هر که را آشناخته را
من بدان شناخته ام سگالش بیش این
اندیشه رسیده و تا آنکه باز راه گرفته بود که با زبان انبساط تو
و با هم گفت که زبان پهلوی و دری سگالش پارسیست
مشهور پهلوی زبان پارسی روش حرف باشد
گر بیابی گفتی جا دست تا نامه
خاص و عام بیند که آن از
هم سپس آنگاه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی رضا

ریاست اور فرد

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ فرد اور ریاست میں کس طرح کے تعلقات قائم ہیں۔ ریاست کا اقتدار اعلیٰ کیا ہے؟ افراد کی آزادی کیا چیز ہے؟

ریاست ایک مستقل جماعت ہے اور وہ اسی وقت وجود میں آتی ہے جب اسے افراد پر اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ اور افراد کی طرف سے اس کی اطاعت تسلیم کر لی جاتی ہے۔ اس اطاعت کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جو لوگ اطاعت کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک سے اس اطاعت کے متعلق دریافت کر لیا گیا ہو۔ ریاست کے وجود کو تسلیم کرنے کیلئے یہی کافی ہے۔ کہ یہ اطاعت قائم ہو جائے۔ ریاست میں کہیں نہ کہیں کوئی فرد واحد یا کوئی جماعت ایسی ہونی چاہئیے جس کے احکام کی اطاعت کی جاتی ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ اخلاقی طور پر وہ احکام درست ہیں یا نادرست۔ اور یہ کہ اقتدار عام رضامندی سے حاصل ہوا ہے یا جسمانی قوت سے۔ جب تک ایسی کوئی جماعت نہ ہو گی ریاست کا وجود مسلم نہیں ہو سکتا۔

یہ جماعت جو احکام نافذ کرتی ہے۔ انہیں قوانین کہا جاتا ہے قانون ایسا حکم ہے جو ریاست کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ریاست کے اس اقتدار اعلیٰ یعنی اس کے قانونی تفوق کیلئے کوئی حد بھی ہے یا نہیں۔ ایسی کوئی حد نہیں کیونکہ حد بندی کی صورت میں تضاد پیدا ہوتا ہے۔ قانونی حد بندی کے معنی یہ ہوں گے کہ کسی اقتدار والے قانون ساز نے اس قسم کی حد مقرر کی ہے لیکن قانون بنانے والی قوت خود ریاست ہی کا اقتدار اعلیٰ ہے۔ اس لئے ریاست اپنے اختیارات کی جو حد بندی کرے گی اسے ضرورت پڑنے پر رفع کر سکے گا اس لئے قانون بنانے والی جماعت کا اختیار قانون سازی لازمی طور پر غیر محدود ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں ریاست اقتدار اعلیٰ ہے۔

افراد کی آزادی

پہلی نظر میں ریاست کے اقتدار اعلیٰ اور انفرادی آزادی کے خیالات ایک دوسرے کے برعکس دکھائی دیتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ قانون کی رو سے ریاست سب پر فائق ہے اور اس کے قانونی اختیار کی کوئی حد نہیں۔ اور کسی فرد کو ریاست کے مقابلے میں کسی قسم کا کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم انفرادی آزادی کے وجود ہی سے انکار کر رہے ہیں۔ لیکن جب زیادہ گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ خیال باقی نہیں رہتا اور صاف معلوم ہونے لگتا ہے کہ ریاست کا اقتدار اعلیٰ اور افراد کی آزادی ایک دوسرے کے متضاد ہونے کی جگہ ایک دوسرے کے متناسب ہیں۔ اور یہ کہ ریاست کے اقتدار اعلیٰ کے تسلیم کئے بغیر انفرادی آزادی کے کسی قانونی تصور کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔

لی برک کے الفاظ میں "آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ جو ارادہ کیا جائے اُسے عمل میں لانے کا اختیار ہو۔ اور کسی قسم کا داخلی یا خارجی اثر مانع نہ ہو اس مفہوم پر تو صرف ایک ہی ہستی پوری اتر سکتی ہے۔ کیونکہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے۔ جس کی مرضی ہر قسم کے مؤثرات سے آزاد ہے۔ یہ ہستی خدا کی ہے"۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ایسی غیر محدود آزادی ایک ہی وقت میں ہر فرد کیلئے ناممکن ہے۔ یہ آزادی نہ ریاست کی موجودگی میں حاصل ہو سکتی ہے اور نہ اس کی عدم موجودگی میں۔ ہر فرد ایک ہی وقت میں اور یکساں طور پر جس انتہائی آزادی کا استعمال کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے افعال پر اس وقت تک روک ٹوک نہ کی جائے جہاں تک ان سے اس کے ہم جنسوں کی اسی قسم کی آزادی میں خلل نہ پڑتا ہو۔ ۱۷۸۹ء میں فرانس میں انسانی حقوق کا جو اعلان شائع کیا گیا تھا۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ "آزادی کی حد یہ ہے کہ ہر ایسا کام کرنے کا اختیار ہے۔ جس سے دوسرے کو نقصان نہ پہنچے۔" افراد کی آزادی ریاست ہی کے وجود سے ممکن ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ریاست کا صرف یہ فرض ہے کہ وہ انفرادی آزادی کے قیام ہی کو اپنا منتہائے مقصود خیال کرے۔

چیزی بنده و این درویشان را [illegible] بعد و بر سر [illegible] گفت که [illegible]
[illegible] این فعل را [illegible] و [illegible] آن را [illegible]
[illegible] که [illegible] از این چیزی باشد تا که [illegible] بهم [illegible]
[illegible] ارشاد و [illegible] جواب [illegible] داد و [illegible] نوشت
[illegible] سخن [illegible] و دل را دوست و [illegible] چشم [illegible]
[illegible] شد [illegible] حال [illegible]
[illegible] و [illegible] دل [illegible] گفت [illegible] بعضی
[illegible] بعضی [illegible] [illegible] هر [illegible] و [illegible]
[illegible] حالا [illegible] [illegible] شد
[illegible] نکته [illegible] سخن دوست
[illegible] مخدوم [illegible] دل و اول
[illegible] که [illegible] گفته
[illegible] اخلاق [illegible] انسانی
[illegible] فعل [illegible] ایشان
[illegible] انسان [illegible] شود

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

وست و لباس پشت پاشند که چرخ دوتا بیچاره شنید و نشوخ

عمل با نحو تشبیه اگر معترفم که چون انداز دو توصیفی مراسم سیاهی

سفید و زرد دارد که نیمه پیدا هم اما جو ایشان و دوستان بیرا بی سخن از سر

بارور شدند خیال گشته کز من مروات و بر که او را جمله و را گه

بس ... بافی سنند و بند ستان فایده باشند نمیدهیم و صدر جنس ... از کار

گروهی تامل بر وشنده اما قوه ساخته بیایم بنگوید باشد بسم او شود برآید

... از زبانهای خلاص شدم مشک پشت ره این سخنان

افتاده دو زبان با نکته و با نسیم تمام ... بلبار

... شد ... تیز و جب و در بود سکر انی ...

و آسمان ... رخت ... استطار کشیده اواز

... داری یا بخور و رنگ میشود و کار از دست میرود

... باش ... بخشید و لعنت بر من عمر چو در راه چگونه گذاشته

ام و گرم و سرد روزگار چشیده هر چند که زمانه از جمیع جراحت

... سپردا بخشیده بود و باز گرفت اما هنوز احتمال

نشده دوام کرد ... از من رفته ... دوست برای دشمن نخواهم

[illegible] شکفت از خبر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
چه کاران است که [illegible] و این بهشت است [illegible]
[illegible] خلاف رضا [illegible]
باشد اگر صد هزار [illegible] ۱۲۸ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۵۰

برود بنزد پادشاه پیشکش بجا آورد و آن ملک کشتی جا بیداران بفرستد
قطب الدین شد و آن پسر گفت ای ملکزاده مرا هم عمر لشکر جو بیار
از نسب ملا عظیم که ازین جا بزرگ بود بر روزی کاهم و همین من از
مادر خود جدا شده است و چون شاهزاده سلطان را دو نگار اندیشه
صلاح این در آمد و جوان دل و گوش خبر قرار داده اند و سر و من
علم که این مرا و جاه و دست و پهلو روباه گفت الملک فرماید این
ما هم بنام شاه گفت درین باب چه حیله اید و چه روباه گفت
رحمت ملک بجا آوردید که شما را از نسب پدران اعلا شناخت و وقت
نیست که ما و ایشان و شما پیش ایشان و بجا شکر شود و با این خدمه
زبان ملکی بسلطنت رسید پس صلاح در آن دیده ام که در دربار بسلطان
این بیشه چشمه ایست و گاو در شیر هر روز آنجا بجامه شستن می آید
غورنست کس اوست بهر روز بر لب چشمه میخورد شاید او را ست
زین [illegible] نکنید اما ملک عذر فرماید که چون گوش و دل [illegible] را
[illegible] ما این [illegible] دردلان صدقه کنند شیر عهد کرد و در دیار [illegible] جوار
[illegible] بچشمه شاد [illegible]

[illegible] اعمال [illegible] انجام نگیرد [illegible]

[illegible]

[illegible]

گفت این [illegible]

این محبت اختیار کرده [illegible]

شده [illegible] که [illegible] از این [illegible] خلاص [illegible]

[illegible]

پس از [illegible] عالم [illegible]

[illegible]

[illegible]

در [illegible] گفت غلط کرده [illegible]

من [illegible] عالم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

که عقیدت [illegible] و از فضول [illegible] اگر [illegible]

[illegible] و [illegible] اسم [illegible] رسیدن [illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible] باده [illegible]

[illegible] و [illegible] البسا [illegible] گفت [illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible]

و [illegible] و [illegible] الفت [illegible]

و [illegible] مشغول شد [illegible] این [illegible] شده

[illegible] رخصت [illegible] بحث [illegible]

[illegible] علی [illegible]

[illegible] طفلیان [illegible] بین [illegible]

[illegible] السنه و [illegible]

[illegible] و [illegible] باز آمد و [illegible]

[illegible] خر طلبید تماشای باغت رو باد و را گفت این [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ان نظریوں کے علاوہ ریاست کا ایک حیاتیاتی نظریہ بھی ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ ریاست اور افراد کو اس طرح الگ الگ کر کے دکھانا چاہئے۔ کہ تقابل کا خیال ہی باقی نہ رہے۔ یہ نظریہ ایک دوسرے کی خدمت اور باہمی حقوق کے خیالات کو لغو قرار دیتا ہے۔ اس نظریہ کی رُو سے ریاست اور افراد ایک ہی کل کے اجزا ہیں۔ جو نسبت ایک پتے کو درخت سے ہے وہی نسبت انسان کو معاشری نظام سے ہے۔ وہ معاشری نظام میں داخل ہے اور معاشری نظام اس میں داخل ہے۔ جس طرح یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ ہاتھ کا وجود جسم سے الگ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ فرد واحد کو معاشری نظام سے علیحدہ خیال کیا جائے۔ سیاسیات کے جن ماہرین نے ریاست کے حیاتیاتی نظریہ کا تجزیہ کیا ہے۔ ان میں سب سے پیش پیش اسپنسر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر ایک عضو کی طرح ریاست کے اعضا کو بھی اپنے مخصوص فرائض کی انجام دہی کے لئے محدود رہنا چاہیئے۔

ریاستوں کے باہمی تعلقات

اگر محض علمی نظر سے دیکھا جائے تو ہر ایک ریاست مکمل اور آزاد نظر آتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عملی طور پر ریاستوں کے باہمی تعلقات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ مختلف ریاستوں کی رعایا کا ایک دوسرے کے ملک میں آنا جانا اور دوسرے مشترک اغراض و مقاصد ایسے ہیں۔ جن سے مختلف ریاستوں میں باہمی تعلقات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان تعلقات کیلئے کسی نہ کسی ضابطہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضابطہ اگرچہ اس وقت تک نامکمل حالت میں ہے پھر بھی اسے "بین الاقوامی قانون" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی قانون کے ارتقا کو تین بڑے ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا دور یورپ میں تمدن کے آغاز سے رومی شہنشاہیت کے عروج تک پھیلا ہوا ہے۔ دوسرا دور معاہدہ ویسٹ فیلیا (۱۶۴۸ء) پر ختم ہوتا ہے۔ تیسرا دور اس وقت تک جاری ہے پہلے دور میں ہمیں اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ کس قسم کی بین الاقوامی پابندی مسلّم سمجھی جاتی تھی۔ دوسرے دور میں اہل روما اُس وقت کی معلوم دنیا کے مالک بن گئے تھے۔ انہوں نے سیاسی تعلقات کا ایک نیا نظریہ قائم کر لیا تھا۔ ان کے علاوہ ایک عالمگیر فرمانروائی کا خیال تمام دوسرے خیالات پر غالب آ گیا تھا۔ عملی حیثیت سے فنا ہو جانے کے بعد بھی مدتوں تک یہ خیال قائم رہا۔ شارلمین نے اسی خیال کو وجود میں لانے کیلئے رومی شہنشاہیت کو از سرِ نو زندہ کیا۔ لیکن بعد کو صوبوں میں ساری دنیا کو ایک سیاسی نظام کے تحت لانے کا خیال تبدیل شدہ صورت اختیار کر گیا۔ کلیسا ایک رقیب طاقت بن گیا۔ چنانچہ اصولی طور پر لازم ہو گیا کہ عالمگیر غلبہ کو دینی اور دنیاوی بادشاہوں میں منقسم کر دیا جائے۔ جاگیرداری کے زمانہ میں مقامی شاہیت کو تقویت پہنچی۔ تحریک اصلاح نے دینی اتحاد کے خیال کو بھی تباہ کر دیا۔ تیسرا دور جو ۱۶۴۸ء سے اس وقت تک جاری ہے اس میں بین الاقوامی تعلقات کو از سرِ نو ڈھالا جا رہا ہے۔ تیسرے دور کے بین الاقوامی قانون کی بنیاد ہالینڈ کے مشہور مقنن ہیوگر گروشیس نے رکھی۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بین الاقوامی قانون اس وقت جس حالت میں ہے وہ گروشیس کے اصول پر مبنی ہے۔ موجودہ بین الاقوامی قانون کا زیادہ حصہ ان معاہدوں پر مبنی ہے جن کی رو سے دنیا کی بڑی بڑی ریاستوں نے اپنے اپنے صلح و جنگ کے تعلقات کو ایک مقررہ اصول کا پابند بنا دیا ہے۔ تیسرے دور کے آغاز میں ویسٹ فیلیا کا معاہدہ ہوا۔ اس میں پوپ اور سلطان کے علاوہ یورپ کے سارے بادشاہوں کے نمائندے شریک تھے۔ اس معاہدہ کی رو سے مہذب یورپ کے ملکوں کے نمائندوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ عالمگیر بادشاہت کے فنا ہو جانے کے بعد اب ریاستوں میں ایک بین الاقوامی طریق جاری کیا جاتا ہے۔ جس میں ریاستوں کی طاقت اگرچہ برابر برابر نہیں ہوگی مگر ہر ریاست کو اپنی جگہ پر آزادی حاصل ہوگی۔ بعد کے معاہدوں کا زیادہ تعلق ریاستوں کی حدود مقرر کرنے سے ہے۔

دوسری قسم ان معاہدوں کی ہے۔ جن کا مقصد کسی ریاست کے اختیار حاکمیت کو تسلیم کرنا ہے۔ جیسا کہ معاہدہ ورسائی (۱۷۸۳ء) میں امریکہ کی متحدہ ریاستوں کی آزادی تسلیم کی گئی۔ ان کے علاوہ ایسے معاہدے بھی ہیں۔ جن میں مستقبل کیلئے طرز عمل وضع کیا گیا ہے۔

[illegible]

[illegible] و [illegible] افتاد [illegible]

[illegible] میوه [illegible]

[illegible] کرده [illegible]

[illegible]

[illegible] افتاد [illegible]

[illegible] انجری [illegible] وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] این مهربانی کرم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بلخی [illegible] است [illegible] گفت این

[illegible] است [illegible]

و [illegible]

[illegible]

آن [illegible] است [illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible] الکلام [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible]

است [illegible]

[illegible] این [illegible] است

و [illegible] بزرگان [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible]

[illegible]

که ناگاه این خبر یکی بلکه هزار و هر جا و هر کجا بر روی سینه می‌آمد [illegible]
چو عنقا شده و گشوده را پوشیده تا سوی چهار راه رسیده و از [illegible] بخاطر
شاه و سوالی سینه ملالی میکشیدند که تا رسیدن [illegible] فریاد و زاری
[illegible] جنت و [illegible] با گناه بکرشمه [illegible] از شور سودا رسید
زمین کشت [illegible] واقف شده [illegible] را از نظر انداخت و [illegible]
[illegible] جنت چون [illegible] نموده [illegible] دست گرفته بود
شده [illegible] این سخنان [illegible] گفته [illegible]
[illegible] با کلمه [illegible] بیان [illegible]
[illegible] چون [illegible] کار [illegible] از [illegible] جنت آن [illegible]
[illegible] شده این [illegible] است که [illegible]
[illegible] رفت کمال [illegible] جانی [illegible] با [illegible]
[illegible] وجه [illegible] جواهر [illegible]
[illegible] گرفته [illegible] و دست [illegible] است [illegible]
[illegible] دست [illegible] کرده است [illegible] انکار [illegible]
[illegible] هلاک [illegible] لعنت ای [illegible]

تا من نگویم هیچ شخص نمی‌گوید پس گفت این حرفها هرچه خواهد فکر کس [illegible] است
و رسا و گفت حقیقت تر از دست بعضی هست اگر امروز صداع
از سر و می و دنیا باشد پس یک شب بعد از آن چهار صد آب نوزده
را قرار کرده رخصت گرفته بخانه آمد و چون شب شد [illegible] میعاد
بعد مسیحای قدیم خود آورده و حاضر شد چون آنجا آمده فرصت یافت از
آنجا شد در پیش و گفت چه می‌پرسی که شما را نیست زنانه و شکم بزرگ
آمد طبیبان وارد آمده آخر [illegible] کرده داده و [illegible] آمد شغال از
یک نفر از آن یافت از آن حجره برای که بکام [illegible] کردن است
از ما [illegible] بسته [illegible] طبیبید و گفت بگوی شما چه دست با
دل آن [illegible] بهم [illegible] رسانید پس گفت دل نوروز می باید علاج
خاطر [illegible] این شود نوروز کجا بهم رسید پس [illegible] است از [illegible]
خاطر [illegible] دوست [illegible] نشد [illegible] گفت [illegible]
نوروز را آنجا نه آدم [illegible] باشد که دوست [illegible]
بدست [illegible] نوروز [illegible]
[illegible] گرفته [illegible] طرف [illegible] دست [illegible]

[illegible]

در صحرا دور تا آنجا که بوزینه بود ... علیه السلام و سنگ پشت جانور

زن او عاشق بوزنه شده بود و نیز زبان او گرفته بود بوزنه دانا بود

گفت ای ... او را ... بیکن ... ایشان است زنان

ما را ... این بیمار ... عمد دل ... ان کار بینم

ما ... دل ... همچنین ... که این راه منزل ما

... تا دل ... همراه ... سنگ پشت ... عجم ... جهان

... نجات ... دل ... سنگ پشت گفت

زود ... ما ... بوزنه گفت ... می باشد پس از همه

... با شاخه بوزنه رسیدند بوزنه برجست و بر درخت

... نظر کرد ... و ... سنگ پشت

... چون زمانی بگذشت سنگ پشت او را ...

وقت ... بوزنه بخندید و گفت ای بیخرد

... همچنان باشم

... دل ... سراں را با

... این باب ... سنگ پشت ... و ...

[illegible] این [illegible] شده [illegible]

آورده شد و آنان از دوست [illegible]

[illegible] رسید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب هشتم در بیان [illegible]

برای [illegible] گفت [illegible] مقصود

[illegible] سرمایه [illegible] روزگار [illegible] شد [illegible] امید دارم که اکنون

بادشاهی [illegible] بعضی [illegible]

مقصود [illegible] باید کرد این سخن [illegible]

عقل [illegible] صورت [illegible] گفت [illegible] رای روشن

[illegible] هست [illegible]

[illegible] باشد [illegible] که

اندرین [illegible] شده [illegible] دوست [illegible]

[illegible]

[illegible] بهکا دری [illegible] کند [illegible]

[illegible] بی [illegible] تا [illegible]

[illegible] در [illegible] کرده [illegible]

کار و سرانجام حال نتوانند و صحت و سلامت نیابند و دراز جانبه که برسد

خوشحال شوند و مسرور باشند و [illegible] که [illegible] و [illegible] آرزوه خاطر

[illegible] و [illegible] خوشحالی

[illegible] ناشنوده است اما از

[illegible] مسموع شده [illegible] حصلی [illegible]

[illegible] که در هر کار

[illegible] آن [illegible]

[illegible] بجا می آورند و [illegible] در کارها غایت احتیاط

[illegible] و سرانجام مهم او [illegible]

[illegible] اندیشه بی آنکه [illegible] طلبند

[illegible] او زاده [illegible] و در این [illegible] کرده است چرا

[illegible] ماندن [illegible] و در این [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کرده‌اند و [illegible] را گفت
[illegible] زبان [illegible] چند ساله
[illegible] صحبت یاران
[illegible] گفته [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اصل
[illegible] گفت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چپ راست [illegible] اندرونش گل

[illegible] شاخ و برگ

از اسباب [illegible] بدست [illegible] جهان آفرین کار

ساز [illegible] شام و دعا [illegible] کار از حد

[illegible] بسیار رو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ریاست کی ترتیب

اگر ہم ہر ریاست کیلئے رقبہ، آبادی، یکسانیت اور نظم و نسق کا ہونا ضروری ہے۔ تاہم ریاستیں، اپنے رقبوں، آبادیوں اور نظم و نسق کی ترتیب سے ایک دوسرے سے مختلف واقع ہوئی ہیں۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انہیں کسی منظم ترتیب کے تحت میں لانا چاہئے۔ ارسطو سے اس وقت تک سیاسیات پر لکھنے والوں نے اس قسم کی کوئی نہ کوئی ترتیب قائم کی ہے۔ ریاستوں کو ان کے رقبہ کے اعتبار سے تقسیم کرنا اور پھر ان کا حد مقرر کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح آبادی کے اعتبار سے ریاستوں کی تقسیم بے سود ہے۔ تقسیم کی سب سے نمایاں بنیاد ریاستوں کا نظم و نسق ہے۔ دوسرے لفظوں میں ریاستوں کی تقسیم انکی حکومتوں کی ہیئت کے اعتبار سے ہوتی ہے بعض مصنفوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہمیں ریاستوں کی ترتیب پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہئے کیونکہ سب ریاستیں اپنے اپنے اوصاف میں یکساں ہیں۔ وہ اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ ریاستوں میں حکومت کی جو مختلف صورتیں نظر آتی ہیں انکی ترتیب قائم کرنی چاہئے۔ مگر یہ اعتراض کچھ بنیادی نہیں۔ حکومتوں کے اختلاف پر ہی ترتیب کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ اس بنا پر حکومتوں کی مختلف صورتیں اور ریاستوں کی مختلف صورتیں ایک ہی معنی رکھتی ہیں۔

ارسطو نے اپنی کتاب "سیاسیات" میں ریاست کی جو ترتیب قائم کی ہے بعد کے زمانہ کے تمام مباحث کی بنیاد اسی پر رہی۔ ارسطو نے حکومت کی تقسیم ان اشخاص کی تعداد پر رکھی ہے جنہیں حاکمیت کے اختیارات حاصل ہیں۔ جہاں یہ اختیارات فرد واحد تک محدود ہوں وہ 'بادشاہیت' ہے۔ جہاں یہ اختیارات چند افراد کو حاصل ہوں۔ وہ "امیانیت" ہے۔ جہاں عوام کی جماعت حکمران ہو وہ "عمومیت" ہے۔ ارسطو اپنی اس ترتیب میں صحیح اور فاسد ریاستوں میں امتیاز قائم کرتا ہے۔ وہ ریاستیں جو مجموعی طور پر قوم کی بہتری کیلئے کوشاں ہوتی ہیں صحیح ریاستیں ہیں۔ فاسد ریاستیں وہ ہیں جن کا وجود بادشاہ یا حکمران جماعت کے مفاد کیلئے ہوتا ہے۔

حکومت کے طبعی ارتقا میں ارسطو نے یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ حکومت کی ابتدائی صورت بادشاہیت تھی۔ جو امیانیت مقیدیت جابریت سے گزرتی ہوئی عمومیت پر ختم ہوئی۔ ارسطو کے اس نظریہ کی تائید کسی حد تک یونانیوں کی وہ شہری ریاستیں کرتی ہیں جو جنگ پیلوپونیز سے پہلے قائم تھیں۔ زمانہ مابعد کی تاریخ میں جو ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ جو کم و بیش اس قسم کے کامل سیاسی دور کا نمونہ پیش کرتی ہیں

اس امر کے باوجود کہ ارسطو کا اصول ترتیب نامکمل ہے پھر بھی اسے سیاسیات میں ایک اہم مسئلہ مان لیا گیا ہے۔ مانٹیسکیو نے اپنی کتاب "روح قانون" (مطبوعہ ۱۷۴۸ء) میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ریاستوں کی تقسیم جمہوری، شاہی اور شخصی حکومتوں میں کرنی چاہئے۔ اس کی رائے میں جمہوری حکومت وہ ہے۔ جس میں ساری قوم کو یا اس کے کسی حصہ کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہو۔ شاہی حکومت وہ ہے۔ جس میں فرد واحد کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہو۔ لیکن اس میں بادشاہ مقررہ قواعد کا پابند ہو۔ شخصی حکومت وہ ہے کہ جس میں فرد واحد بغیر کسی قاعدے یا پابندی کے حکومت کرے۔

روسو، حکومت کی تقسیم کیلئے شاہی، امیانی اور عمومی صورتیں پیش کرتا ہے۔ ساری اٹھارھویں صدی اور انیسویں صدی کے اوائل میں بہت سے لکھنے والوں نے ارسطو کی ترتیب سے اختلاف کر کے نئی نئی ترتیبیں پیش کیں لیکن جب ان ترتیبوں کا موجودہ زمانہ کی ریاستوں پر تطابق کیا جاتا ہے۔ تو ان میں بہت سے نقائص نظر آتے ہیں۔ بلنچلی نے حکومتوں کی فہرست میں مذہبی حکومت کا اضافہ کیا اور اسے صحیح تصور کر کے اس کی فاسد صورت کو اوہامی حکومت قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک مذہبی حکومت وہ ہے "جس میں کسی انسان کو اقتدار اعلیٰ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ خدائے واحد، کسی معبود، کسی فوق البشر یا کسی تخیل کی طرف اس اقتدار اعلیٰ کو منسوب کیا جاتا ہے۔ حکومت کا کام سرانجام دینے والے کسی ان دیکھے حکمران کے خادم یا نائب ہوتے ہیں۔

بعض لکھنے والوں نے یہ کوشش کی ہے۔ کہ ریاستوں کی

حکومت مذہبی :- THEOCRACY

حکومت اوہامی :- IDOLUCRACY

[illegible] که [illegible] این جایگاه [illegible] ولیکن در سابق

[illegible] آنجا [illegible] در [illegible] بود که [illegible]

[illegible] کار [illegible] که [illegible]

[illegible] او از آن [illegible]

[illegible] رفتار [illegible]

و آن [illegible] بسر انجام کار خود قائم و این کار

[illegible] و این پنج که [illegible] هر شش ماه [illegible] هر یک [illegible]

در سال [illegible] پنج [illegible] سال [illegible] ایشان [illegible]

[illegible] کار [illegible] آراسته کردم و [illegible] از

[illegible] من [illegible]

[illegible] اوراق [illegible] عصا کردن در

[illegible] اندیشه کنم چنان [illegible] فرو رفته بود که [illegible]

او [illegible] در حضور [illegible] عصا [illegible] فرمود او و در

[illegible] طاق [illegible] بود و در

زیر طاق [illegible] این [illegible] چون عصا [illegible] آمد [illegible] شکست

و شهود [illegible] بر حسب الحکم

خطاب [illegible]

که [illegible]

[illegible]

وفاتی شد [illegible] پشت [illegible] کهواره [illegible]

و بکار [illegible] وقت [illegible]

[illegible] شاه

[illegible] خان را [illegible] طلب نمود [illegible]

که [illegible]

[illegible] بزرگ [illegible]

[illegible]

که [illegible] وقت [illegible]

[illegible] عظیم [illegible]

[illegible]

[illegible] خشمگین [illegible] خود [illegible]

[illegible] کار ... پیمانه را ... حال جوان
[illegible] بیچاره را ... و در
[illegible] افتاده و ... بر سینه زدن
از ... فریاد کنان میگفت که این ... بیچاره
بود که ... اگر ... چنین ...
[illegible]
[illegible] ... زن ... بادان
[illegible] ... گفت ای یار عزیز
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... حالا ...
[illegible] ... آگاه شده
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... افتاده و در

[illegible] است و

[illegible] بسیار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و از آن لعل چشمه [illegible] از آن که [illegible] با [illegible] است [illegible]

[illegible] است [illegible] آن [illegible] از کوه

[illegible] است [illegible] و از چشمه این جام [illegible]

[illegible] از کوه و [illegible] و [illegible] قطره قطره [illegible]

[illegible] چون [illegible] بر چشمه [illegible] چنانکه [illegible]

این جمله مردود است و لعاب [illegible] الوجود [illegible] آب آن چشمه [illegible]

[illegible] با هم قطره قطره از کوه فرو می چکد [illegible] از کوه

[illegible] تعرض [illegible] جام آب سرد [illegible] شاه

و [illegible] شاه جام آب بر لب نهاد و اشک [illegible]

[illegible] و [illegible] نابینا [illegible] و [illegible]

[illegible] بسیار [illegible] بود [illegible] از

[illegible] این [illegible]

تا [illegible] است [illegible] است [illegible] اغاز [illegible] از

[illegible] زمین [illegible] حاصل شد و با وجود [illegible]

[illegible] کرده [illegible] این باب [illegible]

گرفته نقش دل از دل نهاده و از بیم بیداد و ستم کسی نشاید او را چون او و شاید

و از دل سلطان بشنود و کار بسته است نمود و از جانان بزرگ شکسته نشان

در دین و خرد نیکو چنانچه این خردمندان باشد نموده است چون

حق شد و شیمه و هم چنان یگانه گفتی از پرهیز و آبادانی چنین و انس

آمد و از هم و چنین شنود این جا به هم و هم و هم برزگ گفته اند از و

فرزندان گرامی بلطف دانند و مثال این امید آید دور و دراز

از خود رفتار بخرد و شایسته کار و خوب و اما گفت آنچه با ما

ز گفتن آنکس که دوستان هم چون ما بردبار باشیم و از گوهر پیشه

تا این چنین سر از کار آن فرزند یعنی حال من باین باب

که همه جهان در خیر بود در این شهر و ... زاری

رود و گر خود از این ... ساخت و از این چه عین کار

و دین زیست کرده از روی بسیار که بین چشم خرد است نیا

کم بدین بگذشت اوج بزرگ بود و از ... فرزند خود دل

و خود شکیبا زرند تا پاک ... از آن ... به پیغمبر بنگام

نیک هم بیم ... از آن به دل سوگند نگهبانی فرستاد و نبود و

پادشاهی برقی

همه شاهان جهان در [illegible] شجاعت چنان بوده اند که پهلوان عهد بوده اند

و [illegible] [illegible] [illegible] کرده بود و در ساعت [illegible] چون چهار

کشتی با او بپیوستند [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرده بود چون

[illegible] شده بود و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ساعت عصا [illegible] [illegible] روان را [illegible] خواجه مصطفی کیا خود

و [illegible] [illegible] پیدا گشت چون نگاه کرد او فرزند را [illegible] بیاد

و ما رزاور [illegible] کرد و کهوار [illegible] و [illegible] و [illegible] [illegible] حسرت

همی بکرد هر چه خون جگر افسوس تا سحر روز سینه می زد و

فرزند رسید که از سر گذشت خبردار شده زبان اصحاب برگشوده گفت

آزرده خاطر مباش که این بلا پهلوانان را و بزرگان بکار ها

را در پیش آمده است و توفیق الهی چون رسید بیاید بیاید تا از جهت

کار ها آیین بود و بی [illegible] نشنید که چند زمان

پادشاه زمان در کشتی با پهلوان خود بود اشغال این

هر که نشسته باشد [illegible] باید و عزم جرئی که بود از دو روزه

[illegible] [illegible] را هم از [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شده و در [illegible]

این ... [illegible] از اثبات ... پیش گفته اند هر خردمندان

جمال ... [illegible] ... حرص باد شاهی که گفته اند و ... [illegible]

و ... [illegible] ... نکنند تا از جهل و دور ... [illegible]

... [illegible] ... شود و از خردمندان ... [illegible]

... [illegible] ... و ... [illegible] ... نماید

... [illegible] ... همواره بخاطر خوش و دل

... [illegible] ... که ... باب نهم در دوراندیشی ... [illegible]

رای دابشلیم ... [illegible]

... [illegible] ... که ... در دوستان ... [illegible]

... [illegible] ... که ... [illegible] ... دشمنان گرفتار گردد

... [illegible] ... دشمنان ... [illegible] ... و کار ... [illegible]

... [illegible] ... نماید ... [illegible] ... گفت اگر ... و دست ... [illegible]

... دشمنان ... [illegible] ... فرو گذاشت نکنند ... [illegible] ... صلح ... [illegible]

... [illegible] ... بسیار ... باشد ... [illegible]

... [illegible] ... که ... [illegible] ... خردمندان گفته

دیدولی

[illegible]

در [illegible] [illegible] طلوع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ساحل [illegible] [illegible]

چون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

و چون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دیگر [illegible] آدم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] السلام [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] بهشت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

تقسیم کا ایسا طریقہ اختیار کریں۔ جس میں ریاست کی وہ تمام صورتیں داخل ہو جائیں جو تاریخ میں پائی جاتی ہیں اسی قسم کی ایک ترتیب اُنیسویں صدی کے ایک جرمن مصنف فان تول نے قائم کی ہے۔ اُس نے ریاستوں کی تقسیم پدرسری، مذہبی، شخصی، طبقاتی، اجتماعی۔ اور دستوری حکومتوں میں کی ہے۔

اگر ہم ریاستوں کی ایک ایسی عملی ترتیب دینا چاہیں۔ جو کسی حد تک جامع ہو تو بہتر یہ ہوگا۔ کہ ہم ریاست کی ان تمام تاریخی صورتوں کو اس ضمن میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ جو ریاست کے دورِ ارتقا میں پیش آتی رہی ہوں۔ اور ریاست کی اس ابتدائی ترتیب کو عام طور پر صحیح مان لیں جو ارسطو نے قائم کی ہے۔ اور زمانہ حال کی بعض ریاستوں کی نوعیت کا اس میں اضافہ کیا جائے۔

کسی خاص ریاست کی ہیئت کی ظاہری ہیئت کو اس کا دستور (نظامِ حکومت) کہتے ہیں۔ امریکہ میں یہ طبعی ہے کہ دستور کو تحریری سمجھا جائے۔ لیکن دستور کے وسیع معنوں میں اس لفظ کا مفہوم ریاست کا مقررہ کردہ بنیادی قانون ہے۔ پروفیسر وولزے کے الفاظ میں "قانون کا وہ مجموعہ جس کے مطابق حکومت کے اختیارات اس کے محکوم کے حقوق اور ان دونوں کے باہمی تعلقات کا تعین ہوتا ہو دستور کہلاتا ہے۔" یہ دستور تحریری بھی ہوتا ہے۔ اور غیر تحریری بھی۔ غیر تحریری دستور جو مدت دراز کے رواج سے قائم ہو جاتا ہے۔ اپنی افادیت میں تحریری دستور سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔

موجودہ متمدن دنیا کی ریاستوں میں بہت کم ایسی ہوں گی جو اپنا تحریری دستور نہ رکھتی ہوں۔ پچھلے ایک سو پچاس برس کے اندر اندر اکثر بڑی بڑی ریاستوں نے اپنا اپنا دستور تحریری طور پر مرتب کر لیا ہے۔ تحریری دستور کا آغاز امریکہ کی نوآبادیوں سے ہوا۔ فرانس نے انقلاب سے پہلے ایک تحریری دستور مرتب کیا۔ آج تقریباً ہر ریاست کا تحریری دستور موجود ہے! (لیکاک سے ماخوذ)

مظفر حنفی

نفرت

تیرے ان پھولوں سے ہاتھوں سے یہ گوندھے ہوئے ہار
میری گردن میں چبھے جاتے ہیں
تیری الفت بھری کوروں سے لرزتے ہوئے تار
میرے سینے میں گڑے جاتے ہیں
تیری بیباک محبت، تیرا بیباک خلوص
روح پر بوجھ بنے جاتے ہیں
میرے سینے کو، مری روح کو، میرے دل کو
اِس گرانباریٔ اخلاص سے ہلکا کر دے
میرے سینے میں مری روح میں، میرے دل میں
اپنی نفرت کا دہکتا ہوا لاوا بھر دے
اپنی آنکھوں میں تو نفرت کے شراروں کے سوا
کسی نمناک سے احساس کو پنہاں نہ کر
اپنی نظروں سے تو ٹوٹے ہوئے تاروں کے سوا
میری دلجوئی و تسکین کا ساماں نہ کر
تاکہ میں دیکھ لوں انساں کے مقاصد کا کمال
نوعِ انسان سے نفرت کے سوا کچھ بھی نہیں
تاکہ میں سمجھوں کہ تخلیق کی عظمت کا زوال
جذبۂ شوق و محبت کے سوا کچھ بھی نہیں

[illegible] اجابت [illegible] حقیقتهای نادرست کلبه را بر روی [illegible]

[illegible] مطلب درست ترا از آن هست که ترس و بیم را بخود

راه ندهی [illegible] در دم دشمنان صلح [illegible] دوستی اگر در [illegible]

[illegible] انسان که ما را با او اجماع است او نیز بود من محتاج [illegible]

[illegible] بعضی [illegible] عاقلانه نباید و مرا [illegible]

[illegible] گاه [illegible] که دارند [illegible] از مکر و نفاق دور [illegible] امید از روز

[illegible] راستی [illegible] شویم

[illegible] و پرسید که حال چیست [illegible]

[illegible] و شفقت [illegible] سوخته

[illegible] گفت [illegible] که سخن [illegible] دارم

[illegible] بسیار از [illegible] شنیدن [illegible] گفت

[illegible] شنیده [illegible] سخن و دروغ [illegible] فروغ [illegible]

[illegible] شما و کامی [illegible]

[illegible] ام و خلاص خود را [illegible] اید [illegible]

[illegible] میخواهم که دوستی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

نموده واز جانب دولتهای انگلیس تلطف بعمل آمده که به عهد و پیمان خود بمانند

پس از آنکه در جزیره [illegible] باید ساخت و با نظم باید

برداشت موسیو [illegible] گفت که دولت ایران باید که تعظیم بسیار بجای آورده

[illegible] که پس از آن [illegible] ابتدا پس از آن [illegible] ایشان

[illegible] بین الحرمین [illegible] بازگردند پس [illegible]

[illegible] موده شده از [illegible] که این با قبول نموده

[illegible] تمام [illegible] که شده است به دلجوئی نموده [illegible]

[illegible] بجای او [illegible] این حال را دیده دل [illegible]

موسیو [illegible] گرفته [illegible] بازگشتند موسیو [illegible] نموده در

[illegible] که به آغاز نموده در بین ایشان دشمنی قدیمی که بخاطر

[illegible] گرمی شده [illegible] کرده از آنجا که [illegible]

نموده [illegible] که موسیو [illegible] افتاده است [illegible]

[illegible] زبان و دوستی [illegible] نموده [illegible]

[illegible] همراه [illegible] شده [illegible]

[illegible] بوده [illegible]

و اروپی است که در طلیعه اعصار در نگار مانده مشهور و بر [illegible] عهده

بیان [illegible] پیست که در خوانده بود [illegible] شده معلوم [illegible]

و فاسپرمی است که از [illegible] درمیان سیت و [illegible] چون

کمپانیست که یکی از حقیقت ان لسان سیت [illegible] لغت [illegible]

کومش [illegible] حاصل [illegible] سپوفائیه نشان [illegible] ای

بر این [illegible] که در [illegible] و فاسیت — [illegible] لغت [illegible] است

که سکوتی [illegible] که او بسیار [illegible] لغاتی کرد او [illegible]

[illegible] ای [illegible] که بیان [illegible] عهد باشد و ان

[illegible] ان [illegible] و دهقان [illegible] که چگونه بوده

[illegible] لغت [illegible] اردوها

[illegible] دهقان [illegible] روز [illegible] دست و [illegible]

شده [illegible] لغت [illegible] [illegible]

[illegible] چون [illegible] ماننده [illegible] [illegible] گاشد

[illegible] دهقان [illegible] [illegible] و [illegible]

مانندگی زبان [illegible] [illegible]

قرار نبوده تا کاری به منی همان بهتر که از خانه برای جستجوی رزق
بیرون بکشی اعنی بجانب نجف و راست مثل تو کسی عمری درین دیار
بسر نمی [illegible] ام اکثر دهقانان این ده مزدوران من بوده
اند امسال کاری بجز مزدوری نمی توانم کرد و بیک مزدور مزدوران
چه کشیدن نخود فرار جستن [illegible] و او را اگر مثل تو می باید [illegible] تا در
وقت [illegible] مزدوری کشیده شود باری عاری نباشد زن از شنیدن
فقره [illegible] دست عجیبی نخود قرار داده [illegible]
شوهر سفر اختیار نموده روی بجانب شهر نهاد [illegible] بیابان
و دشت و [illegible] رود [illegible] از [illegible]
نهاد [illegible] هر گونه سخن با یکدگر شکفته درین میان دهقان
را اندیشه [illegible] در دل افتاد [illegible] گفت ای
[illegible] خود برادر [illegible] بجای بروم که کسی مرا نمی شناسد ما را
نیز [illegible] نشانی [illegible] نباید که مردم آنجا [illegible] باشند
[illegible] از [illegible] دست [illegible]
[illegible]

و سلطنت [illegible] دو دست [illegible] بر جا [illegible] گفت

[illegible]

[illegible]

گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شود [illegible] و در [illegible]

[illegible] شنیده [illegible]

[illegible] جهان است تا [illegible]

[illegible] زاست و [illegible]

[illegible] عنفران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کار

[illegible] جان وصال جان

[illegible] فراق عالم [illegible] افسوس که در

[illegible]

[illegible] دوست [illegible]

[illegible] دل [illegible] کردن [illegible]

[illegible]

[illegible] خصوصا [illegible]

او را در ملک و شمنان خلاف [illegible] شده‌ام و [illegible] بتوتیان [illegible] ریج [illegible]

بجهه خود حفا کیم چاره نیست لیکن [illegible] حسین [illegible]

میهمانان دو قسم اند اول آنکه [illegible] نیک [illegible] آشنا شده

رشته دوستی را استوار ساخته باشد و دویم آنکه بضرورت برای غرض

خود طرح دوستی انداخته باشد برای کار [illegible] اول در همه حال اعتماد را شاید

و همه وقت از ایشان [illegible] ایشان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

از فایده ۲

مخمورؔ جالندھری

کچھ تو سنو

سالہا سال سے گھُٹتا ہے فضا میں زہرِ اب
دُور و نزدیک سے آوازیں چلی آتی ہیں
تلخیٔ زیست کا پتا ہے ڈھنڈوراجن میں

سرِ رہ پھیلے ہوئے دامنِ تذلیل و طلب
"بھوکے محتاج کی حالت پہ ترس کھا بابا"
راستہ روکے سرِ شام انوکھے تاجر
"کیا کوئی مال نیا کورا دکھاؤں صاحب"
دیو قد دستم و سہراب بدن، پیکِ اجل
"سود ابھی لے گا، خو ہم اپنا روپی پر لیگا"
شغل و تفریح کے رنگین، سے دامِ تزویر
"دس روپے، پتے ذرا بھینٹ تو اتنی پھینکو"
ہر طرح لیتی ہوئی دادِ عروسِ جدت
"مرغ اور گولڈ رین سب پئے ہوئے سات روپے"
روحِ افکار غلامانہ تفاخر کی نمود!

"ڈیوڑھا دوجہ ہے کہاں بھاگے چلے آتے ہو"
مُزدِ محنت میں آمیزشِ دریوزہ گری!
"اور ایک آنہ دو سر کار گراں ہے گندم"
ذلّت آموز، توانائی سوز گھروں کے مکتب
"بھتا آجائیگا بستر میں دبک کر سو جاؤ"!
مفلسی فاقہ کشی قابلِ تادیب و سزا
"چور لوکر ہو، نکل جاؤ، نہ آنا کل سے"
ہر دکاں جیب کترنے کا حسیں ہتھکنڈہ
"اور سے تین روپے، آپ سے دو لے لینگے"
آمریت کا ستم خانہ حکومت گھر کی!
"بہو کیوں ہاتھ پہ پھر ہاتھ دھرے بیٹھی ہو"

دُور و نزدیک سے آوازیں چلی آتی ہیں
تلخیٔ زیست کا پتا ہے ڈھنڈوراجن میں

ساحرؔ برہانپوری

غزل

جان و دل کو اور بھی تڑپا گئے
دو گھڑی آئے قیامت ڈھا گئے

دل پہ شاید غم کے بادل چھا گئے
نوکِ مژگاں پہ جو تارے آ گئے

ہائے کیا گذری کسی کے روبرو
مسکرانا تھا کہ آنسو آ گئے

خود ہی دیکھا نیچی نظروں سے مجھے
آپ ہی پھر خود بخود شرما گئے

آپ تو بچئے فریبِ عشق سے
اک حسیں دھوکہ اگر ہم کھا گئے

کیا قیامت ہے ادھر آئی بہار
غنچۂ نورس ادھر مرجھا گئے

دل ادھر تڑپا تو گھبرا کر ادھر
جو نہ آنا چاہتے تھے آ گئے

کس لئے پرنم ہے آخر چشمِ ناز
کیا کسی کو ساز تم یاد آ گئے

از قضیه و [illegible] مرحوم [illegible] ساکن [illegible] شوند نه بر
بین [illegible] آکا [illegible] بازدید امند و بان [illegible] حجبان [illegible]
[illegible] بطوری [illegible] تازه [illegible] جمعی [illegible]
[illegible] این [illegible] پیشت [illegible] بیان [illegible]
[illegible] این بعض [illegible] است او [illegible] کاه
[illegible] دشمنی [illegible] و [illegible] تازه [illegible] شده و ما
[illegible] لکن [illegible] این [illegible] مطیع [illegible]
[illegible] بلادان [illegible] دل [illegible] بین [illegible]
[illegible] بلکه [illegible] ما [illegible]
این [illegible] غوکات [illegible]
[illegible] گفت او [illegible] ست [illegible]
با [illegible] خانه [illegible] غوب [illegible] این [illegible]
[illegible] می اید روز [illegible] است [illegible]
[illegible] این [illegible] نگاه [illegible] کنند [illegible]
[illegible] بیرون [illegible] می [illegible] باشند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ملوک [illegible]
[illegible] است که [illegible]
[illegible] است [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سجستان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چشت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

متکلم شخصیات او کار بندد و ابری به وکیل نار را او دشمنی هست ما کرکون
ناوده من جنبش کلی جا و ازان و حسن چه آتش بی پی وران
منزل در و برین با سبحه و نی بنا بهتر بعدی او ثانی بیان
خود بی جرح به تهنا سکته نه بیج خروشنده او دشمنی او با بالکل
کی نه بگفت این سخن به دل بکوئی ما او دل سخن بسلطی بروش
افزود که و او بود و رجان با بعضی چه جا باری باشد این
سخنان را درست بشنوئیم که اگر تا تو آید چون من شکست
دشمن تو تا چون نو شیر هنر و ما به تکیه بستک بیخ و هم بر آشفته
باشد اگر بی اللواحج کرده سر نشست تو دو شب تو و پر دو چند ان اعتبار
راهش به بین که در ابتدا جز بین و فراغ کرده شه ملک رفت
بیهابی ابنت که چون سوسن پیش و بر پهان کرد راغ
جز در دست و نه به حسن و دشمن چاره او وانه اغنا و به بهشتی جر دوا
که فنون بیش و که ایه کرمانا به که او نیز پیش احتیاج نبود اگر دوات
نو محو بود که فرخت بهان بیزار که به بست و دستی او از آن دو
دوستی خلاص سوم مدتکاه و نه ایشان نام که هم از نه او نوام خاص نا

متن هست بسیار
کرد دوستی و در دل با
آشنایی ظاهر سو
۱۲

[illegible] اورا یافته [illegible]

گردد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

و اکنون که ... [illegible] ... دوستی تو مرا [illegible] تا باشد و اگر در

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... و [illegible] رسان

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

[illegible] ... [illegible] شود تا [illegible] ... [illegible]

دشمنی [illegible] ... [illegible] ... [illegible] کرد

[illegible] ... [illegible] ... باشم و [illegible] از [illegible] ... او

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] وقت [illegible] ما

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

از [illegible] و [illegible] او از بر کشد که [illegible] ... [illegible]

[illegible] ساز گفت اگر از تو ایمن بود می باید [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] صحبت [illegible] ما

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] و [illegible] سخنان [illegible] ... [illegible] شود

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] مستحق [illegible] سبب [illegible]

[illegible] بار شد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوستان

[illegible]

[illegible] ناتوان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفته [illegible] [illegible] باید [illegible]

[illegible] باید [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ظاهر [illegible]

[illegible] گفت [illegible] [illegible] این [illegible]

دل لقمان روشن شده است از دوست ارزو و خاطر هم

[illegible] ملاحظه بسیار [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] خاطر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] این سخن [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] گفته اند [illegible]

[illegible] نیک [illegible] [illegible]

[illegible] گفت [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

لسان [illegible] [illegible]
ارزو و خاطر [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ملک راج آنند

کھویا ہوا بچہ

اُس دن بسنت کا میلہ تھا۔ گاؤں کی تنگ گلیوں اور کوچوں سے رنگین بھڑکیلے لباسوں کا جمگھٹا یوں میلے کی طرف جا رہا تھا۔ جیسے چمکیلے خرگوش اپنے ڈربوں سے نکل آئے ہوں۔ کچھ پیدل چل رہے تھے۔ کچھ مریل ٹٹوؤں پر اور کچھ بیل گاڑیوں میں بھر گئے

ایک چھوٹا لڑکا اپنے ماں باپ کے ساتھ صبح کی ایک روشن کرن کی طرح ہنستا کھیلتا خوش خوش چلا جا رہا تھا۔ سڑک کے کنارے کھلونوں کی قطار نے اسے تھوڑی دیر کیلئے روک لیا۔

"جلدی آؤ بیٹا"

اور وہ جلدی جلدی چلنے لگا لیکن مڑ مڑ کر ان کھلونوں کو دیکھتا جاتا تھا۔ جب وہ اپنے ماں باپ کے پاس پہنچا جو اس کا انتظار کرنے ٹھہر گئے تھے۔ تو وہ اپنی خواہش نہ چھپا سکا۔ حالانکہ اُسے اُن کی آنکھوں میں انکار دکھائی دے رہا تھا۔ "میں وہ گڑیا لونگا۔" اس نے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے باپ کی لال لال آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔ اس کی ماں نے اپنی انگلی اسے پکڑنے کیلئے دیتے ہوئے کہا "یہ لو بیٹا"

"ما ــــــ آں!" اور اس کی آنکھیں اسے دیکھ کر خوشی سے ناچنے لگیں "ارے یہ تو دہی گڑیا ہے"

گرد سے اٹی ہوئی سڑک ختم ہو چکی تھی اور اب وہ کھیت کی پگڈنڈی پر چل رہے تھے۔ کھیت میں سرسوں کے زرد زرد پھول ایسے معلوم ہوتے جیسے پگھلا ہوا سونا۔ دور تک پھیلے ہوئے سرسوں کے کھیت یوں دکھائی دیتے تھے جیسے زرد روشنی کا دریا بہہ رہا ہو۔ جس میں ہوا کے تیز جھونکے جوار بھاٹا لا رہے تھے۔ ایک طرف کچھ دیوار سے نیچے نیچے ست گھر بنے ہوئے تھے۔ جن میں پیلے پیلے کپڑے پہنے مرد اور عورتیں جمع تھے۔ بچے نے اس منظر کو دیکھ کر خوشی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھا۔ کیا وہ بھی اُس کی خوشی میں شریک تھے۔ اُس نے پگڈنڈی چھوڑ دی۔ اور گھوڑے کے ایک شریر بچے کی طرح کودتے پھاندتے کھیت میں گھس گیا۔

دور کھیتوں سے آتی ہوئی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے ننھے ننھے پیروں سے ٹکرا رہے تھے۔ ہوا میں بھنبھناتی ہوئی تتلیوں کو پریشان کرتی ہوئی شہد کی مکھیاں پھولوں کے رس کی تلاش میں ادھر اُدھر اُڑ رہی تھیں۔ وہ ان کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ جب کوئی مکھی کسی پھول پر بیٹھ جاتی تو وہ اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ایسے سمجھتا کہ بس ابھی وہ پکڑ لے گا۔ مگر مکھی اونچی نیچی ہوتی ہوئی ہوا میں چکر کاٹتی اُڑ جاتی ــــــ ایک نے تو اسے تنبیہ کرنے کیلئے اس کے کان کے پاس چکر کاٹنا شروع کر دیا اور اس کے ہونٹ پر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

اُسے خطرہ میں دیکھ کر اس کی ماں نے اُسے پکارا "آؤ بیٹا ادھر آؤ" اور وہ ہنستا ہوا اپنی ماں کی طرف چلنے لگا مگر پھر پیچھے رہ گیا۔ اب وہ ان ننھے ننھے کیڑوں کو دیکھ رہا تھا۔ جو پگڈنڈی میں سوراخوں سے لائن میں نکل نکل کر دھوپ کھا رہے تھے۔

"جلدی آؤ" اس کے باپ نے کنوئیں کی جگت پر بیٹھے ہوئے پکارا۔ وہ ان کی طرف دوڑا۔ کنوئیں کے اوپر پھیلا ہوا برگد اپنے مضبوط بازو، نیم، جامن اور گل مہر کے درختوں پر پھیلائے کھڑا تھا جیسے دادی اماں اپنے بڑے بڑے بانہوں والے پاجامے سے بچوں کو ڈھانکے ہوں۔

گل مہر کے پھولوں سے بھینی بھینی خوشبو نکل کر ہوا میں پھیل رہی تھی ــــــ وہ درخت کے نیچے پہنچا تو پھولوں کا ایک گچھا اس پر گر پڑا اور وہ اپنا آپ بھول کر انہیں سمیٹنے میں لگ گیا۔ مگر بلبلوں کی آواز سن کر وہ بھاگا۔ ساری پنکھڑیاں

در کلبهٔ نیاز او به جنب ولی بچه خود و سگها و زرایش کرده [illegible]
ثقله و جلاد و جز خشم شده و از روی عصه بابی [illegible] رفته بکرد و [illegible]
و [illegible] مبین شود چنانکه [illegible] را بهشت و جان در ساعت [illegible] جون
چکاوک با نام بچه خود را کشته و به وار و ز و شده نزدیک بود و
هلاک شود و [illegible] که کرده بلا [illegible] که تیر از شیاطین [illegible]
غاری را پر دید [illegible] شابچه خرم [illegible] سلطانی چه جای [illegible] اگر
[illegible] تا [illegible] خود [illegible] سکر وی [illegible]
گرفتار [illegible] اهل دنیا سخنان و در و الوده [illegible]
[illegible] خود [illegible] رفته خود [illegible]
[illegible] کسی سخنان [illegible]
[illegible] خشم جهان [illegible] کنند [illegible] بر
[illegible] بازو
[illegible] لایق
[illegible] فرود
[illegible] خشم [illegible]

حالا چنین که این همه حسن [illegible] خود [illegible] ملک او [illegible] کشیده

گرد [illegible] ملک [illegible] صحبت [illegible] بهتر [illegible] شده اند

[illegible] خود کارهای [illegible] یک شاه و

[illegible] مکتوب [illegible] از و

[illegible] نصیحت بزرگان [illegible] و راه [illegible] گوشه

[illegible] سرگرم خدمت تو ساخته [illegible] قرار داد

[illegible] زندگانی [illegible] اکنون [illegible]

[illegible] نصیحت بزرگان

خود [illegible] خاطر [illegible] ملازمت [illegible] اگر [illegible] نصیحت

[illegible] بنمود

[illegible] شنیده که بزرگان

[illegible] یک [illegible] باره

[illegible] گناه

کار را [illegible] باشد اگر عذر [illegible] القصه

[illegible] باشند [illegible] کلام [illegible] گرفتار [illegible]

[illegible]

کرده چنین از آن که رستمی رسید و بالای چند رخت سپاهی بر بندد و
دو تن از پهلوانان هندوستان او را از راه رسید که طبیعت او
را عجب چالاک نموده و به مکافات رسیده شده است اکنون که من
کینه خود را کشیده ام و پسر ترا آزرده ام چگونه دل بلا بست
شنیدم عجب که رستم دستان چگونه دل دوزوان کوس بکر و دست ملک رسید که چگونه
بوده است این حکایت گفت آورده اند که در شهر قنوج ولی بود
باخلاق پسندیده و صفات ستوده آراسته نام او دانا دل
معتقدی و بزرگان آن شهر او را دوست داشتندی و در سن
هنگامه و دوکان خود بر هم زده به تکاپوی رضای الهی سفر نمود
و در تنهائی به نیکی و نیکوکار گذراندن گرفت جمعی از دزدان
که بومی رسیدند گمان آنکه با او زر و جواهر بسیار است قصد کشتن
او کردند دانا دل هر چند که لطف از پیچ پیچی خود کرد باور نکردند و هر چند
خواست که از این محن و نصیحت خلاص شود نشد ناچار در پیش دزدان
وقت تنهائی در کار خود فرو مانده بود وحشت را لطف حق شامل
کار بسی جدا شود ... از گلستان ...

و از اول واقعه برگشته ای کلکان و درین بیابان چون ستمکاران
کشته میشوم به آب ضایع کمی من از شجاعت نخواهد چون
مرتضیان با مطلبند و آن گشته بودند گفتند چه با هم گفت
و از اول عجایب فی ... از دو تا غرایب ... ماری و ...
سحر و باشند کشتن ابتدا حیله این زیبا همی تمام از و اخوان ...
را بگشته خوارنجه و زشت رو بودند چون تمام گشتن آنها این
شهر رسید معول گشتند و امیرش با خود زدند و متوسل شدند ...
نموده که نه گشتند کلان ... پیدا شوند آخر کار پس از زمان ...
و در آن روز عید بسیار مردم جمع بودند که جواهر ... بودند
نشد کلان و از اول تیر حاضر شده بودند و در میان ایشان صفی از ...
از هوا در آمدند و بر بالای سر خود از آن تیر و از ...
می نمودند یکی از دزدان با یاران خود گفت ... کلکان خود
و از اول سلطنت یکی از مردم شهر که ثروت ... بود
این سخن بگوش او رسید او به یکی ... تا آنکه ...
رسید حاکم ایشان را ... ساخته ...

تمام ...

[illegible] گفته‌اند و [illegible] مکالمات بعضاً [illegible]
[illegible] از سخن [illegible]
دعا
[illegible] ۱۳ [illegible]
[illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible] خاطر [illegible]
[illegible] هرچند مردم
[illegible] لطف [illegible]

ملک گفت ای طاوس از این سخنان و مردار و وحشی گفتار بگو
مرا بجای پسندی ملک عزیز بود از فرزندان خویشان ...
که مرا بگفت ... یکی از فرزندان و خویشان جسته طاوس
گفت من همین سخنان هرگز از خجالت شوم ... چون برام نیابم
که هرگز من ترا بجای بر ... شد ... و ... شوم تا ...
چه کرده آید من ... طلبیم ... از من ... جواب ... ملک ...
... حال ... سبب ... شاه ... پرسید که چگونه بود
این حکایت طاوس گفت آورده اند که زنی ... سال
... حال ... داشت ... نام ... ناگاه
... روز ... شب ... پنهان ...
... گفت ...
ای ... هوای تو باد من ... سحر
... خدا ... ای ...
... از ... فرزند ...
... سر ... روز و شب ... ناگاه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اند زدون خانه است تا دانی * که برترا مهستی است اندر [illegible]

کار تا رنجی او را [illegible] بگذار * [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت ای [illegible]

تو خود [illegible] گذشته [illegible] گذشته [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الکامل [illegible]
[illegible]
[illegible] مقصود [illegible]
[illegible]
حکایت [illegible] گفت [illegible]
[illegible]
[illegible] عاقل [illegible] بنده نواز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مشغول [illegible]
[illegible] بدان

بخردان

با رخصت از رنجانیدن حسد استاد است معنی آن جلوه این

پادشاه به جز گشت بد پرورده غلام این نامه بگفت سی مجلس

رود از حضور بیاسایند آنجا نمود طلب اعتماد پسر

ورس کشتی بد گفت و کرد اعتبار عتاب جهت نبدید ملاطفت

شود گنی در بسیار یکی بود قسم دو سخن نشاط و ابوم دوست خط ان

را غلام که نوشت و پدر بود خبر چه غلام این یکی زنده و زیر و پدر

تا بیم ظاهر زمان همین شبه کرد تباه را نشاط پیمنه کشتی

دیگران بپسندید تا بخشید رو غلام این که جهت آن بیان

دروم پدر پس نشاط که داد جواب زنده تا باتخی رسیده میرزا فر باشد

باشد اسلام اگر پادشاه این را گردم دور پادشاه باید نشاط یک

نشین و اوارد هیچ را شاد سخن این بنیاد اصلاح از کلام نشاط

این برای داستان این و شود درآرش دل گذشت روز آن

شده دور برد چشم واسطه بی من شدی خود از بار که روم ناید روز

سر بی های شادی و نشد خوش تمام آوازی می فراق از ساز که دور است

نماید یکی کار انجام و شد خواهد کوه حال بس میشود طرف

انجا سید جاوک گفت حتم و رنها نخانه جوان و کید و می سند بکر
رنان سنجام کند بد بهت نا نوشت حال و ترا نیکو عنا ندر زبان
تا وان چه خواند و چه تواند ای ملک من نه جیر و گی خود را نجبان ان
می پایم که دل تو با زبان موافق نیست من چشم ترا نیکو می پدانم
و دو تی و مضعف جا طلب شناسم از من که ادب چنین تقصیری رفته
باشد اند قو کیرنان ایمن شو تا تم لعبوری من لد ان حکایه تعیتم که
طبیب تشخیص کرد و هیچ شکم درد است نیک گفت که و لا زو چشم ترا
ما بند د میخنه تو است از دو ا که بهره شکم ترا مک رسید که علوه بوده
راست ان حکایت چاوک گفت مردی بود طبیب ام
دا از درد شکم بیقرار بیفتاده بر زمین می غلطید دوا ایها جی یاله
سیکر دو ولود ا مطلبید طبیب از همراهان او پرسید که امروز چه خورده
از نان گفتند با یحبا لین سوخته طبیب مرمود و ا سوی [illegible] چشم از
شقی سی نجد ا ما سیانه پیرا چیزا این بوده شد [illegible] کشم ان مرد
بو اید و گفتند کرامی طبیب این هم حال [illegible] باند طبیب من از
درد شکم می نالم و توجه بر دارو چشم میکنی [illegible] با ادر

کاتبه مبارک

اُس کے ہاتھ سے گر گئیں۔ اُس کے ماں باپ اُسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ سرسوں کے کھیت سے نکل کر اب وہ میلے جانے والی پگڈنڈی پر پہنچ گئے۔

قصبہ قریب آ گیا تھا۔ چاروں طرف پگڈنڈیوں کا جال سا بچھا تھا۔ یہ دُنیا اس کے لئے بالکل نئی تھی۔

ایک مٹھائی والا آواز لگا رہا تھا "گلاب جامن رس گلا برفی جلیبی گرما گرم!" بچے کی نیت چاندی اور سونے کے ورقوں میں لپٹی ہوئی مٹھائی پر منڈلانے لگی۔ اپنی پسندیدہ مٹھائی برفی کو دیکھ کر تو اُس کے مُنہ میں پانی بھر آیا "میں برفی لوں گا" وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔ برفی ملنے کی اسے بہت کم اُمید تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ماں باپ اسے پیٹو اور لالچی کہہ کر چپ ہو رہیں گے۔ اس لئے وہ بغیر جواب سنے آگے بڑھ گیا۔

ایک پھول والی بیلے اور موتیے کے ہار بیچ رہی تھی پھولوں کی خوشبو ہلکی ہوا کے پروں پر اڑ رہی تھی۔ وہ ٹوکری کی طرف بڑھا اور آہستہ سے کہنے لگا "میں یہ پھول لوں گا۔" پھر اُس نے سوچا کہ وہ اُسے مل نہیں سکتے کیونکہ اس کے باپو کہیں گے یہ بہت خراب ہیں۔ اور اپنے آپ کو تسلی دے کر وہ آگے بڑھ گیا۔

راستے میں ایک آدمی ایک بانس پر نیلے پیلے اودے لال غبارے لگائے کھڑا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کیلئے اس رنگین قوس قزح میں کھو گیا اور اُس کے دل میں یہ سب غبارے لینے کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اُن سے مانگے اس کو یاد آ گیا کہ وہ جواب دیں گے کہ تو اب بڑا ہو گیا ہے۔ تجھے اب غباروں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔ اور وہ پھر چلنے لگا ——— مداری کتنی اچھی بین بجا رہا تھا۔ اور سانپ ٹوکری میں کنڈلی مارے اپنا سر ایک خوبصورت ہنس کی گردن کی طرح اٹھائے اس کیف پرور راگ کو سُن رہا تھا۔ جو اس کے چھپے ہوئے کانوں میں ایک جھرنے کی لطیف سرسراہٹ کی طرح پہنچ رہا تھا۔ وہ مداری کی طرف بڑھا مگر اس کے باپو نے تو مداری کا خواب گا تا سننے کو منع کیا ہے۔ یہ سوچ کر وہ پھر اُن کے پیچھے چلنے لگا۔

چرخ چوں پورے زور سے گھوم رہا تھا۔ مرد عورتیں اور بچے لکڑی کے جانوروں پر بیٹھے خوشی سے چلا رہے تھے۔ وہ انہیں گھومتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اُس کا چہرہ خوشی سے لال ہو گیا۔ آنکھیں چرخ چوں کے ساتھ ساتھ جھپکنے لگیں اور ہونٹ تعجب سے کھل گئے۔ اُسے ایسا معلوم ہونے لگا۔ جیسے وہ خود بھی چرخ چوں کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ چرخ چوں پہلے تو خوب تیزی سے گھوم رہا تھا پھر آہستہ آہستہ رُک گیا اس سے پہلے کہ اسے اپنے ماں باپ کے مستقل انکار کا خیال آئے اُس نے چلا کر کہا "اماں میں اس پر چڑھوں گا" اسے کوئی جواب نہ ملا۔ وہ اُن کی طرف مڑا لیکن وہ وہاں نہیں تھے۔ اس نے دوسری طرف دیکھا لیکن وہ اُدھر بھی نہیں تھے۔ اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھے۔ اُس کے خشک حلق سے ایک رُکتی ہوئی چیخ نکلی اور ایک جوشیلے خوف کے ساتھ وہ وہاں سے "ماں! باپو!" چلاتا ہوا بھاگا موٹے موٹے آنسو اُس کی آنکھوں سے گرنے لگے۔ چہرے کا رنگ اُڑ گیا اور وہ گھبرا کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگا اسے سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کدھر جائے۔ "ماں! باپو" وہ سانس کھینچتے ہوئے چلایا۔ اُس کا حلق رال نگلتے نگلتے دُکھنے لگا تھا۔ خاک نے پسینے سے مل کر اس کے کپڑے میلے کر دیئے تھے۔ اُس کی پیلی پگڑی آدھی کھل کر لٹک رہی تھی ——— اُسے اپنا ہلکا پھلکا جسم ایک سیسے کے ڈلے کی طرح معلوم ہونے لگا۔ آخر تھک کر وہ ایک جا کھڑا ہو گیا۔ اب ہچکیوں نے اس کی چیخوں کو دبا دیا تھا۔ دھندلی آنکھوں سے دُور ہری ہری گھاس پر اسے لوگ چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ ان میں اُس نے اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر وہاں تو اُن کا پتہ بھی نہ تھا۔ کانوں میں جو لوگوں کے آوازیں آ رہی تھیں وہ اُسے ڈراؤنی معلوم ہو رہی تھیں۔

اُس نے پھر تیزی سے دوڑنا شروع کیا اور ایک مندر کی طرف بھاگا جہاں آدمی ہی آدمی تھے۔ چلنے کی کہیں جگہ نہ تھی لیکن وہ اُن کی ٹانگوں کے بیچ سے نکلتا ہوا جا رہا تھا ——— مندر کے دروازے پر بھیڑ اور بھی زیادہ تھی۔ کھوے سے کھوا چھل رہا تھا۔

شکم چه مناسبت طبیب گفت میخواهم که چشم تو روشن شود تا سیاه از
سفید فرق کنی و بعد از این دیگر نان سوخته نخوری پس برا علاج چشم
از دوای شکم لازم تر مناسبت و غرض من از آوردن این حکایت بیان
وقت تا ملک جاهل نکند که من از جمله آنهایم که سوخته است ساخته
نان سوخته ام از جهت جدا نتوانستم کرد و ملک گفت میان وجود
آن نوع که شما بر من واقع شده است بیاید واقع میشود و آخر
از راه خود خواهی ... و دوستی ... اگر
آتش ... ملاحظه ... جای است اما بدانکه هر که ... عقل
... شده است و ... خشم را بر حلم ...
... عفو باشد انتقام ... در عفو و حلم لذتیست که ... انتقام
... از ... عفو ...
... گفت بزرگان گفته اند هر که ... سوار
... این کار ... ندارم ...
... ده ام ... خشم ...
... سواره باشد با این

در تعبیه شوم بیان چون نشنید که اله بنا بمان پیش کریم که با دشمن قوی دستی
بزبون امد پیغام پادشاه طبرستان بگوش او رسیده است
ملک گفت چگونه بوده است این حکایت جانورک گفت اورده
اند که یکی از بادشاهان بهر شاه طبرستان از سر نخوت به لشکری روی اورد
شد و در مقام فتح همه شد و چه بود ملک از سر بوی مهربانی و نصیحه
چند نوشته فرستاد و چون طالع او برگشته بود فرصت وقت از و
در گذشته بود آن نصیحت را در گوش نگرفت شنیده پادشاه
را پیغام فرستاد که من دوستی شما را اما چون شکسته
تا بهر شکسته را شکسته تا شکسته عذر بود و حال شکسته
شکست و شکسته را بسی خواهد بود حق او بر من درست
معلوم شد که من حکم شکسته و از وی با چشم نظاره
شکسته باید داشت و دشمن شکست خورده را نظر شد ملک
بیکانگی بیندازد که بیش این خبر دوستی کم بیش رفته
و دوستی و بیم و اکنیار را فراموش کرده و این خبر را
کرده را آن شد که شکسته را معنی احکام گفت

[illegible] چرا بعضی مسلکی [illegible] در مقام قرب اند و جمعی [illegible]
[illegible] ملک گفت [illegible] افتاده و [illegible] ست
دیگر [illegible] و درین عالم [illegible] گناه نکرده [illegible]
چه گفت [illegible] واقع کرده اند و بعضی [illegible] دوستان [illegible]
[illegible] که در عفو [illegible] از [illegible] اند ان را منظور
[illegible] رسانند [illegible] آسمان [illegible] خوانند
[illegible] گفت ای ملک [illegible] لیکن بسیاری از [illegible]
[illegible] اند که [illegible] ست [illegible] اند از
[illegible] از ان [illegible] حال [illegible]
[illegible] میخواهم [illegible]
گفت [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
[illegible] سست [illegible] دست توبه
[illegible] حکمت و [illegible]
[illegible] صلاح حال ان فرزند من [illegible] جواب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

خواندم رخت در روزی که من بجز بست تلف همین حال سیاه کرده است
و نظما گفته اند که شتر من بار دوش شکست و بماند از راه پداش
پر دو جهان کسی که بر قوت خود اعتماد داشته باشد بی واسطه
خود را در چاه های دشوار اندازد و در هیم اگر بعد از خود پلنگ
زیرکستان خوانده اند و جمله آن حوزه و انشا که منعوه از زنگان
سعادت باشد سیوم المکلفا رو بهمین فرلیفته شود و طلب
همین احتیاج بی دوستی می دارایم و همان طور را فتح کج
و گوش به نصیحت کردن و دستانه بیکسی و نصیحت
کسی بیفایده است چنانچه نصیحت کردن زاهد کرک را بجا
چرسه که مکوه بوده است آن ملک گفت او زود
رانده کار کجی کوته بینی و چراغ لبشی در صحرا بسته دست کرکی و دیده
دیده حرص کشاده و دو دیده و طلب بر راه او نهاده یکی
را بران داده که بیکناهی را بیازارند و به جانداری راسمان کنند
را هم از رعیت خبر با من زبان نصیحت بر کشاد و گفت
همراهی کهتر شفقت آن مردم بکردی و مقصد بیچارگان

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیت چون گفته‌اند که زاهدی بود چشم بد از کرده و زنده خاطر را نشاید ترسیدن
خاک را به ذلت بنهد در اعیان عرب و مالی از حضرت سبکی باشد
است گفت بلیه که کرده بود است این حکایات بگاو گفت
باز سنده اند که عربی صحرانشین بشهر بغداد بیرون آمد و در کوچه‌های نان در
دکان نانوایی دید و در اضطراب و در راه بیمار کرد که بی نان
سوق حکایت نانوایی دست چون کرد نان و به جیب چهار گرده
دینار برد و رفت و گفت ای خواجه چند می‌ستانی که مرا سیر نان
گشتی نانوا این را چون مردم دید و الله خیال کرد چه قدر خواهد
خورد و البته بسیار گرسنه باشد چنین از روی خسته نان بخواهد خورد و گفت
بای میکنی نیم دینار بده و چنانکه وافی بخور عرب نیم دینار بداد و
بر سفره نشست نانوا نان بیرون می‌آورد و عرب نان را
با نیم کره می‌خورد تا بهای از نیم دینار گذشت و به چهار دانگ رسید
فهما هم گذشت به یک دینار اندر نانوا صبر نا مملکت آمد عرب تا چند
بخوری عرب جواب داد که تا آن آب می نان میخورم عرض کن
در بین دو استان است که آب زنده کالی در بغداد باشد از هم و

بدین بهانه بیرون آمد که از من مرا معمور شد تا منعم ملاقات نشود
گفت مشکل نرم اصطکاک هست همدم عجیب نیز باید تکمیل اسقام
و درمان کند ملک گفت زیادت و بازدیگر باید و سوگند نسیان
نمود و از این امر بسوی کار گفت ای شاه جهان بخت نیک خند
ملاطفت بسی کنی در آمیختن زیاده شود از این جمله باری گرا
بسر حیلت کرده نمی باید از این ها جز که بحیله توان کرد
و کار محبت بسر نمی ملک گفت چون بی دل محبت یک نهاد هم را نمود
و بار کار مقتضی هستند بر سر مایه ...لت بود و باز گوی تا
رنجید ما نمی باید کار خوب نیکو کند بیهوده سخن صاحب ما و کار
نیست ∴ حکایت ملک گفت سبب سلطان کار جهان بمقصود نرسید
است تر زیادت نقصان و تعظیم و تأخیر لیکن ازل
نوشت و از آنچه قرار یافته است پیش از این بخواهی کرد
نیکبختی و بدبختی و هرچه هست نهان است لیکن بباید که بسیار کار
خود را بر تدبیر کرد است و دور اند لیکن را همیشه بکار برد و اگر
از بصورت مقصود بر آید خود به از این و اگر مطلوب بود

تا باید خود بخشی خردمندان نکوهیده باشد و دیگر بیابد دوست که
ضایع ترین مالها آنست که از این بهره مند نتوان شد و غافل
ترین ملوک آنکه در نگاهداشت ملک و بار رعیت و احوال اولیا
و سرانجام مهمات رعایا کوشش بسیار می نموده باشد و بدترین
دوستان آنکه در زمان تنگدستی جانب دوست فرو گذارد و نابکارترین
زنان آنکه با شوهر خود نسازد و بدترین فرزندان آنکه در رنجوری مادر و پدر
و ویرانترین شهر آنکه در وی ایمنی و ارزانی نباشد و ناخوش ترین صحبت
ها مصاحبان را باهم دل راست نباشد چون در میان من و
اندک لطفی رسیده است بنز است که دیگر باره
... این کلمه بحجن آخر رسانید و از کنگره کوشک پرواز
نمود و جانب صحرا ... ملک حسرت بردان ...
... خلاصه ... چون ملک را و بچه چکاوک
که از ... دست شاهزاده ... رسانیده بود
... و ... نموده دیده جان
شاهزاده ... کوشک ... تا ملاحظه نموده ...

برنگرده

هردو از نهاد پادشاه از شنیدن این خبر جان بکنند و بهم بگویند و فرشت
که با فسانه و افسون ما او را فریب داده و خبر آن بملایک رسانیده اند آه
و دوستی مبدل بدشمنی باید کرد که ای یار مهربان مرا که از سرشته
که امیدواری از عوض جان بجهت چشم بد مرا بر کنده ای بکمال مروت
بجا آورده و میبکاولک گفت ای ملک بسر تو تیره کرده بچه مرا با خیانت
و حق خدمت مرا بجا نیاورده و سبب آنکه همکار جدا کرده و در [illegible]
سرای ملازمت در کنار او نشسته یکدگر [illegible] از بهر [illegible] و میان
کشند چگونه بهم [illegible] کلمات لباست رسد [illegible] از چون
نا حق چشم با پسر داده باشند اندکی از بسیار دیده باشد و مرا و
دل بهر این پدر اند و است که بجز خدای این [illegible]
ملک جواب داد که ای یار ملک مرا با مردم [illegible]
نرسید آنکه بیش پیش بر چند گناه بس و بزرگ باشد بخشیدن از
گناه بزرگتر نیست [illegible] بجای [illegible] بلکه [illegible]
[illegible]
و داستان [illegible]

بزرگترست وا گناه

ایک دوسرے میں گنڈ مڈ ہو رہا تھا۔ ہر طرف اُسے سُرخ ڈراونی آنکھوں اور مضبوط بازوؤں والے بھاری بھرکم آدمی دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اُن کی ٹانگوں میں گھس کر نکل جانا چاہتا تھا۔ لیکن اُن کی مضبوط پنڈلیوں سے ٹکرا کر رک جاتا۔ یکایک وہ کسی کے نیچے دب گیا۔ زور سے ایک تیز چیخ اُس کے منہ سے نکلی کسی نے اس کی آواز سُنی اور بڑی مشکل سے جھک کر نیچے سے باہر نکالا۔

"یہاں کیسے آیا؟ کس کا لڑکا ہے تو؟" اُس نے پھیر سے بکل کر اٹھنے سے پوچھا۔ وہ اور بھی زور سے رونے لگا۔ "میں اپنی ماں کے پاس جاؤں گا۔ میں باپو کے پاس جاؤں گا"۔

وہ اسے بہلانے کیلئے چرخ چوں کے پاس لے آیا اور پوچھنے لگا۔ "لے۔ گھوڑے پر بیٹھے گا؟" لیکن ہچکیوں کی وجہ سے وہ صرف اتنا کہہ سکا "میں ماں کے پاس جاؤں گا۔ باپو پاس جاؤں گا۔"

پھر وہ شخص اسے مداری کی طرف لے گیا "آ! الٹا اچھا تماشا ہے

گا تا سن!" بچے نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور چیخ کر بولا "میں ماں کے پاس جاؤں گا میں اپنے باپو پاس جاؤں گا"

وہ اسے غبارے والے کے پاس لے گیا کہ شاید رنگین غباروں سے اس کا دھیان بٹ جائے لیکن اس نے روتے ہوئے غباروں کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں اور ہچکیاں لیتے ہوئے کہنے لگا "اماں کے پاس جاؤں گا۔ باپو کے پاس!"

آدمی اُسے خوش کرنے کیلئے پھول والی کے قریب لے گیا "یہ لے پھول لے گا؟ لا تیرے گلے میں یہ ہار ڈال دوں" بچے نے اپنی ناک پھولوں کی طرف سے ہٹالی اور رو کر بولا "نہیں میں اماں کے پاس جاؤں گا۔ باپو کے پاس"

اب وہ اپنی سب سے مرغوب چیز مٹھائی کے پاس تھا "بتا بیٹا کونسی مٹھائی لیگا تو" اُس آدمی نے پیار سے پوچھا لیکن مٹھائیوں کی طرف سے منہ موڑ کر وہ سبکنے لگا "میں ماں کے پاس جاؤں گا میں باپو کے پاس جاؤں گا!"

[illegible]

[illegible] ... الکمال

[illegible]

[illegible] من ... جهان [illegible]

[illegible] ... تا ...

[illegible] بیدار ... الکمال [illegible]

[illegible] ... عیش ... تمام

[illegible] ... حال من جون جمال شاه [illegible]

[illegible] ... از ... حسد و [illegible]

[illegible] ... تا ... اسباب [illegible]

[illegible] ... عیش من [illegible]

[illegible] ... شاه [illegible]

[illegible] ... شاه ... شاه [illegible]

[illegible] ... من [illegible]

[illegible]

با ایلچی که همراه بود و شکر می [illegible] گفت که [illegible] جنس تحفه است

باز داد [illegible] که این تحفه [illegible] هیچ [illegible] و [illegible] که [illegible]

از [illegible] دور [illegible] باشد [illegible] که [illegible] بر [illegible] اصحاب

امدن حسن محمود [illegible] که حالا [illegible] همان است که پادشاه

طبرستان [illegible] از [illegible] فتنه انگیز [illegible]

گفته [illegible] نوشته [illegible] ملک [illegible]

دین [illegible] ملک را [illegible] که [illegible]

[illegible] خواهد [illegible] چند ملک [illegible]

اوصاف [illegible] است اما [illegible] ملک [illegible]

عجب [illegible] افتاده [illegible] همراه [illegible]

[illegible] ملک [illegible]

[illegible] که [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

و چون خود [illegible] ساخته بود از گرد [illegible]
[illegible] بعضی کتب [illegible] این همه [illegible] مشت [illegible]
[illegible] جمیع [illegible]
[illegible] ملک [illegible]
[illegible] بیان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] باب [illegible]
[illegible] والسلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
[illegible] از نظام [illegible]
[illegible] فرمان [illegible]

[illegible] کلام [illegible] عفو [illegible]
[illegible]
عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آنچه [illegible] روشن ضمیر او چون [illegible] و خطا نمی باشد از تغافل در کار
نشود که تا این [illegible] شود در نظام عالم جلوه باشد و سرانجام
کارها [illegible] و هر [illegible] ها جهان لازم است که مردم
دیانت [illegible] گروه پیرایه [illegible] منصب سرور
در [illegible] باشند [illegible] تعیین نفرمایند و کوشش کنند تا از
حقیقت احوال هر کدام از افراد واقع معلوم شود تا مخلصان نیکو
خواه را نوازش [illegible] تازه سرگرم خدمت گردانند و چرب زبانان
[illegible] را در حضور [illegible] خدمتگاری و اطلاع [illegible]
بر خلاف [illegible] لایق [illegible] سرمایه شود
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] گشته باشند
[illegible] بزرگ [illegible] روزگار [illegible]
[illegible] محل [illegible]
[illegible]
[illegible]

که چون پادشاهان را با مردم تنگ تربیت شده‌اند احتیاج بسیار است

و از مردم بد و زشت و رعیت آزار دگر چه به مجلس پادشاه بنشیند لازم

است که پادشاهان را از ایشان لازم شود و پادشاهان پیشین از

فایده‌ها که کلی کرده‌اند و صحبت با مردم بد و زشت و روباه نموده

اند با دیگر نکرده و بین یادشته که بسیاری غرور با شدند بیچاره آنکه

و بسته باشد چه حکما گفته‌اند که هر کار بی عیب جویی را ماند

و دستانی که بنیاد سستی و رشته باشد و آسان فشر و محال

است [illegible] که چگونه موصوف است این حکایت به همین که گفت

آورده‌اند که [illegible] فرنگیه نام پادشاهی از پیر زده

[illegible] قصد [illegible] و طلبی کنند چنانکه [illegible]

[illegible] و رنجیدن [illegible] پادشاهان [illegible]

و زبان ملامت [illegible] که از صحبت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] و آن [illegible] با مردم [illegible]

[illegible] گفت [illegible] و عاقل [illegible]

نگاه دید پس امروز را خود آنچه رضای الهی است گو بر آغول و
از بی نفس را که روشن مناسب مینماید اگر چه و خمیر و انکه از
هوا و هوس می آید گذشت تا کی سخن شکم پروران کم
همت پرس چون اینید از من مکو زیرا که این جا نه جا رفتنی و منزل
که رهگذری را عمارت مکن دل مبند تا خراب نشود گفته اند که اگر
آخر رضای الهی و ترک داوری گفت آنچنان تو خدا تعالی
این نعمت که ما به را چرا و مندی قریش گفت آنچه خود پسندیده کند
نعمت است نه آنچه شما به طبیعت ناقص خود نعمت مراد آرید
بر آمیدی که از کلو که رو پیمان شدن جانوری را روا و
سبب می زند که بچو بسیار خدا تعالی از جود است به آنچه ضرور
تا ستد بلند نباشند و آنچه عقل بعرضه بر از مواقف شما نیکم
بعضی نیز شدید یاران خویشان قریش از سخنان و سید پدر او که
شده و زیر ولش پار بانده و او را یحتو خود داشته
رو به سوی و قریش و راندگ زمانی بگرو سندی و خدا تعالی
قسم روز بکار شده زان مرد بکی بسته بود و.

و چنانچه پیوسته بسیار طالب صحبت تمام شبهای قربان بوده آمده و زیر ...

بعضی از کامجویی که ... بوده وقت ... بیت سخن ...

بوده و بهر که ... مجلسها و همه سخنان چو ...

و ... در میان ... مجلس زبان ...

... در مجلس ... نموده ... که سلوک ...

... مجلس طلب ... و دیگر ... پادشاهی ...

... اطاعت نموده ... حاضر ...

نموده و رخصت ... نموده در مجلس ... جای نشستن داده

رخصت سخن گفتن فرموده و پس از سخن کردن ...

... در عالم صورت ... معنی ...

... اندازه کامجویی ... طلب

...

...

...

...

[illegible] که [illegible] خلایق را [illegible] هم [illegible] است که [illegible] سرانجام
[illegible] مشغول [illegible] نفس [illegible] باشد [illegible]
[illegible] و [illegible] است و [illegible]
[illegible] نزدیکی پادشاهان [illegible] که اگرچه [illegible] نزدیکی سلاطین فایده
دنیاوی [illegible] است اما پس [illegible] است خطرناک
[illegible] و [illegible] بسیار [illegible] و میل
[illegible] انجام مهمات خواهد نمود
[illegible] هم [illegible] می‌شود و هم احتمال دارد
[illegible] سر هم شود
[illegible] اندیشه [illegible] و این خیال در
[illegible] و [illegible] کار
[illegible] است تمام [illegible] که کسی را آخر
[illegible] شود و تجربه را داده
[illegible] باشد [illegible] شده [illegible] می‌خواهد و
[illegible] چه فایده [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خورشید الاسلام

اِنسان

یہ رات کے تارے

پلکوں میں چھپائے ہوئے نور کے اشارے
چلتے ہیں شبِ غم میں شبِ غم کے سہارے
گردوں کے صنم یہ ہیں بہت دور ارم سے
مایوس ہیں ہر رنگ میں نیرنگِ کرم سے

اور پھر بھی کسی شوخ کا منہ چوم رہے ہیں،
جلووں میں وہ مستی ہے کہ یوں جھوم رہے ہیں

گویا کہ زمانے میں نہ شر ہے، نہ خرابی
دنیا ہے تو سرمست، خدا ہے تو شرابی
مستی میں جہاں کار نے پھینکا ہے سبو کو
میخوار ترستے ہیں، ترس جائیں وضو کو

ہم رقص باندازۂ انجام کریں گے
بے نام عبادت سحر و شام کریں گے

علی احمد

رات

گنگناتی ہے ندی رات کی تاریکی میں
وقفہ وقفہ سے کبھی
آتی ہے وقت کی پلکوں کے پھڑکنے کی صدا
لوگ سوتے ہیں کچھ ایوانوں میں
نرم بستر پہ، نئے مخملی قالینوں پہ
اور کچھ سخت زمیں پر ہیں بدلتے کروٹ ——
عورتیں —— شوخ و جوان
اپنے شانوں پہ گھنے بالوں کو بکھراتی ہیں
ان کی دھندلی فضاؤں میں مکان

ہوتے جاتے ہیں نگاہوں سے نہاں
اور ان کی جگہ آتے ہیں نظر دیو سیاہ ——

دور —— اک بوڑھا پرند
گا رہا ہے کسی ویران مکاں کی چھت پر
ڈوبتی جاتی ہے رات
ظلمتوں کے خنک و سرد گڑھے میں گر کر ——

گنگناتی ہے ندی رات کی تاریکی میں

درویشی گفت او در همه عمر ملکی بر در بعلیان حرص نشد قناعت کیش
بود به همه حال یکی بسته حلوایی که ابا طاشنی و سامرتی ببرد و بنشست
در خانقاه کرده که نهانی برود و کار او قرار کرد و باز
نصیحت سحرگاه امیر او بهر خرسند شود سر و عالم بعد باز روی و ...
با جماعت بنشست طاس حلوا از شهد که اخته جمع درویشان بنهاد و
مگسان بجا بر سم ایشان باشد که دور شیرینی ها هجوم کنند یکبار
از هر طرف رسیدند و در جستند بعضی بر کنار طاس نشستند و برخی در او
در میان حلوا افتادند حلوایی با ذیران بجنبانیدند که ملکان را دور
کنند آنها که بر کنار طاس بودند برخاستند و آنها که در میان
در رفته بودند چون خواستند که بپرند پاهای ایشان بسته بود
شده در آنجا بماندند هلاک شدند درویش را از دیدن این حال
وقت خوش گشت و در شکر گذاری بر پا فرو رفت چون
حلوایی از درویش سبب خوشوقتی پرسید درویش
گفت این حلوا و این طاس مثل دنیا و این عسل را نعمتهای
او دان و این مگسان بعضی از آن که به شکم بپیچ و مشاهده آنها که بر کنار

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نرا چند این وجوه است که حصول مقصود بسته کار را جز یک شمه
اند در ... هم و در حفظ ... کمال او در میان کارهای ... که
مادر ... همه کار نمایه پادشاهی است و خوب ترین وجه صورت
می باید و حوایج جهانیان بصلاح می آراید و شکست که
در صورت رضای الهی که مقصود از آفرینش است حاصل
ازو هم و دنیا معمور و آبادان گردد و فراغت سبب طلب
راحت [illegible] لیکن هر که در کار پادشاهی دخل کند و سروری
شود و دشمنان و دولتخواهان پادشاهی را حسد بلیت تا ساخته
در آزار او کنند و دشمنان دولت خود و دولتخواه خود شمرند تا به
رو آورده چه خواهند پس اگر اختیار کنم همه مردم در رضای از دوست
و دشمن ... شفقتی من ... چاره این کار چه توان کرد شریعت
چون رضای ما ... بست آوری از دشمنی مردم باک ندارد که
حسن عقیده و نور لطف متوجه ما ... سکانی مردم خواه
شد ... نماز ... چون ...
... معمور ... هیچ ... چون ...

[illegible] او در ملازمت [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] تا [illegible] [illegible] و

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] و بستان

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ساخته

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انجا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خاطر [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible]

[illegible] [illegible] و [illegible] فی [illegible] [illegible] انجام

[illegible] [illegible] [illegible] که هر روز شعر [illegible] [illegible] تازه

[illegible] [illegible] [illegible] او خاطر [illegible] [illegible] شده و

[illegible] [illegible] جمع شده [illegible] او از [illegible] [illegible] و [illegible]

[illegible] ساخت [illegible] [illegible] کار [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] [illegible] است در مقام [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خانه [illegible] او را

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] این [illegible] نوشت [illegible] گفت [illegible] نوشت [illegible]

[illegible] نوشت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گویند چون [illegible] بن [illegible] یوسف [illegible]

[illegible] ام [illegible] این [illegible] است [illegible]

[illegible] زبان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زبان خود شنید با این سخنان که بهیچ وجه [illegible]
[illegible]
[illegible] گفت سخن [illegible]
[illegible]
کنان رخصت گفتار [illegible] مجلس خاص [illegible]
حقیقت سخن ظاهر [illegible]
[illegible]
[illegible] صورت شاه یکی از ندیمان مجلس شاهی گستاخانه
[illegible] گفت [illegible] تحقیق این سخن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عالم [illegible] خاطر ملک [illegible]
[illegible]

[illegible]

شود آن بیچاره از جمله حاسدان آن بیچاره دیوانه چنانچه رسم است
گروداران باشد پیش آمد شیر پرسید که آن گوشت که دیروز
بتو سپردم چه کردی جواب داد که بمطبخ رسانیدم تا بوقت
خاصست پزد یک بلک از مطبخی پیر از هم فرار زان گرد بود
سگ نر شده و سوگند او را درست مانند خود شیر زادی ای سیاهان
خر شغاد و با شغال فرار لکن نتوانستند جوان خود پنهان کرده بودند
بسکار انشدند فرار بیچاره جوان ماندند او را تنجی می بریدند
بعض امعود رها آ با نامسمان وی بخواند آورسان تعجب می
کنند و از چه وزیران مگر کی موجود که در بیع مدت سخن خود را
ابراز است مشان موجود خاموش نمود و همراه لایق صحبت
شودی خطبی گوشت از خانه فرار اقتاده و نشستند پرده
رفت و گفت ای ملک حال این بیچاره درود معلوم شد اکنون
صلاح در این است که رود و حکم فرمایی که او را باید است
رسانند که نکرده و بیکار نمانده بر وی و برابر نسبت هر یک و دیگران
گردد و باعث عنا شود سگان را موقوف کرده اند

[illegible] از [illegible] در کلاه

بود [illegible] چون [illegible]

[illegible]

نمانده است چرا این [illegible] ماند تا [illegible] چنین [illegible]

[illegible] آنچه در [illegible]

[illegible] ملک [illegible]

میخواهد [illegible] کردن [illegible]

نکند [illegible]

سلطان [illegible] جهان [illegible]

[illegible] حکایت

[illegible] گفت [illegible] ملک زاده چین را [illegible]

بخاطر رسید تا [illegible]

[illegible]

گرفت چون [illegible]

[illegible] حضرت ملک زاده چین [illegible]

[illegible]

سومرسٹ ماہم

مترجمہ: حسن عباس

واپسی

وہ برآمدے میں بیٹھی لنچ کیلئے اپنے خاوند کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کی نگاہوں کے سامنے دریا کی لہریں تھیں جس کی سطح پر سورج کی سفید کرنیں نہا رہی تھیں۔ اس وقت اس کے کان ایک ایسے لطیف نغمے کا لطف اٹھا رہے تھے جو کسی سست رفتار ندی کے پتھروں پر بہاؤ سے پیدا ہوتا ہے۔ دفعتہً اس نے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنی اس کا دل دھڑک گیا اور وہ بے اختیار خاوند کا استقبال کرنے کیلئے لپکی۔ وہ کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

"ڈورتی! ——— تمہیں سخت بھوک لگی ہوگی!"

"بے شک"

"تو میں ٹب میں ایک ڈبکی لگا لوں اور بس......"

"جلدی......"

وہ مسکرا دی۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ ڈورتی کے کانوں میں اس کے سیٹی بجانے کی آواز آ رہی تھی۔ اس نے بے تابانہ اپنے کپڑے فرش پر ہی اتار پھینکے۔ اس کی عمر اٹھائیس سال ہونے کو آئی۔ لیکن وہ کل کا بچہ دکھائی دیتا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ زندگی کے آئندہ سال بھی اس کے چہرے کا روپ نہ چھین سکیں گے۔ ڈورتی کے اس پر لٹو ہونے کی وجہ بھی یہی تھی۔ حالانکہ اُسے اس بات کا پورا احساس تھا کہ وہ خوبصورت نہیں۔ وہ منحنی سا انسان تھا۔ چاند سا گول مول چہرہ اور نیلی نیلی آنکھیں، وہ اُسے بڑی گہری نظروں سے دیکھ چکی تھی۔ اور جانتی تھی کہ اس کی شکل و صورت ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسے گرویدہ بنا سکے۔ ایک بات ضرور تھی۔ کہ وہ بڑا خوش طبیعت تھا۔ اور اپنی برمحل نوک جھونک سے اُسے پہروں ہنساتا رہتا۔ وہ سنجیدگی سے کسی بات پر غور کرنے کا عادی نہ تھا۔ اور زندگی کو محض ایک تفریحی شے سمجھتا۔ ڈورتی کو بسا اوقات اس کی نیلی نیلی آنکھوں میں سچی محبت کی جھلک دکھائی دیتی۔

آج سے نو مہینے پہلے وہ اُس سے بالکل ناواقف تھی۔ وہ دریا کنارے ایک پُر فضا مقام پر اپنی ماں کے ساتھ چند دن تفریح کیلئے آئی تھی۔ وہیں ان دونوں کی ملاقات ہوئی۔ اور اس نے شادی کی درخواست کی۔ وہ قطعاً رضامند نہ تھی۔ لیکن نہ جانے کیوں انکار نہ کر سکی تھی۔ اور اب چار ماہ سے اس کے گھر میں رفیقۂ حیات بن کر زندگی بسر کر رہی تھی۔ وہ اپنے کئے پر خوش تھی۔

اُسے گوری کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ تیزی سے قدم اٹھاتا غسل خانے کی طرف بڑھا۔ ڈورتی کو ایسا محسوس ہوا۔ کہ وہ کسی سے باتیں کر رہا ہے۔ اس کے کانوں میں کسی کی مدھم آواز سنائی دی۔ آواز ذرا اونچی ہوئی تو پہچان گئی۔ کہ ضرور یہ کوئی عورت ہے۔ اسے شک گذرا کہ یہ کسی بات کی شکایت کرنے آئی ہوگی۔ اچانک اُسے محسوس ہوا کہ اُس کے خاوند نے اسے دھتکار کر دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب فرش پر پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ اور چند ہی منٹوں میں گوری نہا کر باہر نکل آیا۔ اس کے گیلے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ انہوں نے لنچ کھانا شروع کیا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ میں کوئی حاسد نہیں لیکن تمہارا غسل کے وقت عورتوں سے گفتگو کرنا مجھے مناسب معلوم نہیں ہوتا"

اس کا شگفتہ چہرہ جو کمرے میں داخل ہوتے وقت آج کچھ زرد سا نظر آ رہا تھا۔ یکایک چمک اٹھا۔

"میں اسے کب ملنا چاہتا تھا"

"وہ کہتی کیا تھی؟"

"یونہی خاوند سے لڑ جھگڑ کر آئی تھی"

"غالباً یہ وہی عورت ہے جو صبح بھی یہاں چکر کاٹ رہی تھی"

گوری کے ماتھے پر شکن پڑ گئی۔

چون بجرم مردی ... و خود رخت سفر بسته روی بخراسان
نهاده و ظلم پیشه ... بر آن کنیزک افتاده بجان بود و دل
داده و چون سلطان بشنود ... وی را دا خشن کرده دیگر بار
... از رعیت ... بکار مملکت دست باز داشت فتنه و
... پدید آمد و ظالمان در گاه الهی بر آسمان انجام
... جهانیان دعا میکردند که ملک توفیق بر سیدن ستم رسیده را
یابد شبی ملک ... در خواب دید که مردی صد ... آواز ... سیلی به
... کار ... که بر دست گرفته ... نزدیک ... که کار از دست
... دولت ... در آید هر چه بود در ... خلق ... شاد
... از این واقعه از خواب ... و پرسی ... و داد
... مشغول شد و ظلم ... آن کنیزک ... بخلوت ... اقبال
اگر چه ... در دل ... اما ... الهی ... القصد ... نکاح
کنیزک ... از ... خدمت ... سابق بود و ...
... بار گاه ... ملک را ... بجان جهان
از ... دست ... خاطر از ملک گرفته ... بود

و دست از کار مظلومان باز داشته بود نزدیک

تا بار دیگر از این مخالفت بیدار شده بجنگ و عزم [illegible] که چاره و علاج

چون آن [illegible] که این جنگ است میباید [illegible] سالم شود که این

انگریزان نافرمانی کرده است بجاجی گفتی [illegible] امیر [illegible] جواب جمله

صاحب بزرگ را بیرون نموده با [illegible] که [illegible]

منظور نظر ملک است بیان [illegible] دکان [illegible] و چند

روز نگاه داریم که ما [illegible] ملک اینکاره پیدا شود ملک بعض

از چند روز [illegible] الله و [illegible] شده [illegible] او

پریشانی کشند شبی آن محرم [illegible] مزاج [illegible] نموده باید که او را

او را حاضر ساخت ملک شاه [illegible] نموده [illegible] برای [illegible]

صحبت گرم ساخت [illegible] پادشاه [illegible] و حکم کرد

و آن محرم مناصب [illegible] ملاحظه نموده [illegible] تا [illegible]

سلطان روز [illegible] انیس کرده [illegible] عالم [illegible] و

وزیر [illegible] دستم [illegible] اتمام [illegible] که طرف او را

بیان [illegible] شده بود [illegible] که [illegible] شاه

به تنگ آمده با خود گفت که چاره [illegible] بنیاد [illegible] فرمود

۹۹ نمبر ۱ [illegible]

[illegible] بجا آوردن این باید کرد و تا انگیزه چیزی بر تمام مقصود [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انجام
خود را بر این رحمت و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] طلب
تا تماشای گلشن [illegible] چون [illegible] ملک [illegible] بر [illegible]
و در [illegible] نکند و چنان [illegible] [illegible] خود [illegible] [illegible] آنکه
حکیم [illegible] [illegible] [illegible] چنانچه [illegible] [illegible] نوبت
باشد [illegible] با خود بگفت که اگر چه خون ناحقی بر گردن
خود گرفتم اما صد هزار [illegible] چون [illegible] آتش [illegible] شاه [illegible]
عجیبه گویند گفت ای ملک مقصود از این داستان آنست
که [illegible] [illegible] اسالیس یعنی [illegible] که گناه
گشت [illegible] گناه این گناهکار که [illegible] باعث نظام [illegible]
[illegible] [illegible] سخنان [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] این گناه را اگر عذر [illegible] [illegible]
چون [illegible] گفته اند که هر که را دست کوتاه بود زبان دراز
باشد [illegible] [illegible] دست [illegible] [illegible]

او نیز دوستان و آشنایان ... هم آمده و بیرون ... از او پیش خود خوانده

... [illegible] ... گفت ... [illegible] ...

... [illegible] ... تا ... [illegible] ...

... [illegible] ... بر پادشاه ... [illegible] ... کرد

شاد کرده است ... همچنین و دلنوازی با لطف او دشمنان

... اگر ... بر او حیف نباید ظلم کشتن کرده است پس بخشید

... جلاد فرستاد و گفت در کشتن ... [illegible] ...

اگر ... [illegible] ... سخن گفتم ... [illegible] ... کار ... [illegible]

گفت شنیده ام که کشتن ... ظلم کرده گناه او چه بود

است ... [illegible] ... تمام ... [illegible] ...

بزرگان گفته اند هشت چیز هست ... [illegible] ...

و ... [illegible] ... فرزند ... [illegible] ... پادشاه ...

... [illegible] ...

... پادشاه ... پادشاه ... عدل ... عقل

... [illegible] ... پادشاهی ... [illegible] ... است

ناصر جلال

۱۳۰

شاعر چنان باید که [illegible] و عیب [illegible] بسیار

[illegible] تربیت [illegible] معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] و دشمن از [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عیب [illegible]

[illegible]

بزرگ را با چنین بنده که از خاطر [illegible] حق [illegible] رسیده

دور از اصلاح طبع [illegible] ساعتی [illegible] که این [illegible] همت می‌کنند

راست نموده است [illegible] باعث آن همت [illegible] یکبارگی

نیکو خدمت [illegible] او را [illegible] و [illegible] گنده

[illegible] ساخته نموده و در ملامت و با برکات [illegible]

[illegible] داشت و این [illegible] گناه

[illegible] حال [illegible] که از [illegible]

[illegible] از

[illegible] روزگار

[illegible]

[illegible] همت [illegible]

[illegible]

[illegible] شده

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۰۰۱۲

من [illegible] که دوستان کوشش را در خانهٔ [illegible]

کرده‌اند [illegible] را همت [illegible] و ملاحظهٔ او از

[illegible] را ستودن [illegible] کس نبود

[illegible] خیال [illegible] در سر [illegible] حضی [illegible] است

[illegible] غلام را [illegible] رسید که

[illegible] حکایت‌ها در [illegible] او [illegible] که در [illegible]

[illegible] همسایه [illegible] صلاة [illegible] ریاضت

[illegible] مشدی و [illegible] او [illegible] شد

[illegible] همسایه [illegible]

[illegible] کوشیدی و [illegible]

[illegible] غلامی خرید و

[illegible] لطف بسیار [illegible] انعام [illegible]

[illegible] خلوت [illegible]

[illegible] لعل [illegible]

[illegible] مشغول [illegible]

[illegible] دره [illegible] که از [illegible] تا [illegible] قسم [illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible] این [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوم گفت ای خواجه هیچ عاقل این کار نکند که تو کرده‌ای چرا یکی را شمشیر
و شتران که دو کالای فرستادی بهشت چون تو از دوا بیره زنده کاید
بیعلان بعضی سیره از کشتن او چه گفت غلام چه گناه این بیچاره
و بیان ... و بند نه شاید که و غلام امین چون رضا خواجه از ان بسته
و بند بر سر ... بام قائمه همه سیاه بیرون و خط از او ... و بیدار و ... گردا
تو دی به اصفهان نهاد و زدند و بگر خواجه بر پشت اسب بام سیکرو
کشته و بند تعد او را گرفته شد کرد و شد چون نیک سرشته او معلوم
و ... خود و بزرگ بغداد بود کشتن او ... رسید ...
همچنان در بند می بود تا آنکه یکی از سوداگران بزرگ بغداد را گذر
در اصفهان افتاد و غلام او را شناخت غلام ...
از احوال ... همه را پرسیدن گرفت آن سوداگر سرگذشت
و ... نهاد و شرح کشته شدن خواجه و در بند شدن آن ...
... بیان کرد غلام گفت عجب ... بیگناه واقعه شد انکار
... خواجه ... دان ... صالح ... انکار
... غلام ... گفت ... بچه

نشسته بود و جمعی را گواه گرفته بجا [illegible] شد و [illegible]
[illegible] از [illegible] و بعضی [illegible] این [illegible] ایشان
است که [illegible] معلوم شود و [illegible] ان [illegible] همراه [illegible]
[illegible] نظر [illegible] و از [illegible] را [illegible] روو
[illegible] از [illegible] کشتن [illegible] و [illegible] گروه
[illegible] که [illegible] گرفته [illegible] کشتن [illegible] است
[illegible] و [illegible]
که [illegible] من [illegible]
[illegible] که [illegible]
[illegible] کشتن [illegible] این [illegible]
[illegible] و [illegible]
[illegible]
[illegible] و
[illegible]
[illegible] و [illegible]

[illegible]

"مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں۔ آخر ان کو مکان پہ تکنے کا کیا حق ہے؟"
وہ مسکرا دیا لیکن ڈوری تاڑ گئی کہ اس کی مسکراہٹ مصنوعی ہے
وہ اس کی وجہ معلوم کرنا چاہتی تھی۔
"تم آج صبح کیا کر رہی ہو؟"
"یونہی سیر کو نکل گئی تھی۔ صبح ایک آدمی زنجیر میں بندھے ہوئے بندر کو درخت پہ سے ناریل اتارنے کیلئے اشارہ کر رہا تھا۔ وہاں دو لڑکے بھی تھے۔ جن کا رنگ دوسروں کی نسبت ذرا نکھرا ہوا تھا۔ نہ جانے وہ کون تھے۔ میں نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ تو انگریزی کا ایک حرف بھی نہیں جانتے تھے۔"
"ہمارے علاقے میں دو تین دوغلے لڑکے بھی ہیں۔ ان کی ماں ایک دیہاتی لڑکی ہے"
"اور باپ؟"
"یہاں اس قسم کا سوال پوچھنا ذرا خطرناک ہے۔ لوگ باہر سے یہاں آ کر دیہاتی لڑکیاں گھروں میں بسا لیتے ہیں۔ اور واپسی کے وقت انہیں چھوڑ جاتے ہیں۔"
ڈوری آج اپنے خاوند کے لب و لہجہ میں فرق محسوس کر رہی تھی۔ وہ ذرا تیور بدل کر بولی۔
"اور بچے؟"
"وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ بندوبست کر دیتے ہیں۔ اور یہی بچے بڑے ہو کر ادھر اُدھر روزی تلاش کر لیتے ہیں۔"
ڈوری کے لبوں پہ زہر خند نمودار ہوا۔
"کتنا بُرا رواج ہے۔ شکر ہے کہ تم نے ایسی حرکت نہیں کی۔ ذرا سوچو تو اگر وہی دونوں بچے تمہارے ہوتے ...."
اُس نے کرسی پہ لیٹتے ہوئے اپنا بازو بڑھا کر اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔
"میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ جوانی میں تم میرے رفیقِ حیات بن گئے اگر میرے کانوں میں کہیں سے یہ آواز پڑ جاتی کہ تم بھی اس قسم کی زندگی یہاں بسر کر چکے ہو تو نہ جانے میرا کیا حال ہو"
گوگی نے اس کا ہاتھ زور سے دبا دیا۔

"پیاری تم یہاں خوش ہو؟"
"بہت زیادہ"
وہ سُوتی فراک پہنے بہت بھلی دکھائی دے رہی تھی۔ گویا اُس کا شباب نکھر رہا ہے۔ بھوری بھوری آنکھیں اور سیاہ چمکیلے بال، اُس کے چہرے پہ دلفریب شگفتگی نمایاں تھی۔
لنچ سے فارغ ہو کر گوگی آرام کرسی پر ذرا سستانے بیٹھ گیا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی لیکن ایک غیر مرئی کشش کی وجہ سے وہ اُس کی طرف کھنچی آئی اور بے تابانہ جھک کر اُس کے ہونٹ چوم لیے۔ اُس کی یہ حرکت خلافِ معمول تھی۔ کیونکہ دن کے وقت وہ اس قسم کی تفریح کے عادی نہ تھے۔
ڈوری کی آنکھ لگ گئی۔ اور دفعتہً گوگی کے غسل خانے کے اندر ٹب میں ڈبکیاں لگا لگا کر پانی کے چھینٹے اُڑانے کی آواز نے اُسے جگا دیا۔ اُس کا اُٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ لیکن نوکر کو میز پہ چائے کی پیالیاں رکھتے دیکھ کر وہ بھاگی غسل خانے میں چلی گئی۔ پانی کی ٹھنڈک اور تازگی نے اس کی طبیعت پہ ایک لطیف شگفتگی سی طاری کر دی۔ وہ نہا دھو کر ڈرائنگ روم کی طرف آ گئی۔ جہاں گوگی ریکٹ سنبھالے ٹینس کھیلنے کیلئے باہر جانے کو تیار بیٹھا تھا۔ وہ چائے سے فارغ ہو کر ٹینس کھیلنے کیلئے چل دیئے۔ سڑک پر چلتے وقت ڈوری کی نظر ایک دیہاتی لڑکی پر پڑی اور وہ بول اُٹھی۔
"یہی وہ لڑکی ہے۔ جو صبح آئی تھی!"
گوگی مڑا، اس کی نگاہیں اس کی طرف اٹھیں لیکن وہ خاموش تھا۔
"اُس کا تہبند کتنا عمدہ ہے۔ نجانے اُس نے کہاں سے لیا ہے!"
وہ اس کے پاس سے گذر گئے۔ وہ لڑکی چھریرے بدن کی اچھی سی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ستاروں کی سی چمک تھی۔ وہ خاموش کھڑی ان دونوں کو دیکھتی رہی۔ اُس کے چہرے کے خد و خال ذرا موٹے تھے۔ اور رنگ بھی کالا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ بھلی معلوم دیتی تھی۔ اس کی گود میں ایک بچہ تھا۔ ڈوری اسے دیکھ کر مسکرا دی۔ لیکن اس کی یہ مسکراہٹ اس لڑکی کو کسی طرح متاثر نہ کر سکی۔ گوگی تو اس طرح پاس سے گذر گیا گویا اُس نے

[illegible] گفت [illegible] را [illegible] مستغنی [illegible]

[illegible] [illegible] اوصاف [illegible]

[illegible] و بسیار [illegible] بحث [illegible] گفت الحمد [illegible]

[illegible] لیکن

[illegible] گفت [illegible] که

[illegible]

[illegible] گفت [illegible] این کلام [illegible] گفت که

[illegible] که سخن کنند لیکن چون

[illegible] ایمان [illegible]

[illegible] لطف و قهر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفتگو [illegible] حال [illegible]

[illegible] سعید [illegible] دوستی [illegible] بخشی [illegible]

[illegible] مجموعی [illegible] عثمان و [illegible]

[illegible] قصه [illegible] بعض [illegible]

یافته بود دیگر کدام [illegible] عفو [illegible] ساخته [illegible]

بعض [illegible] تحقیق [illegible] گوشش [illegible]

[illegible] الفقر [illegible]

دیگران [illegible] سرگذشت [illegible] از

[illegible] بنی سعد [illegible]

[illegible] که بهشت گشته [illegible]

گفت [illegible] بر حال این مردم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible]

از وی [illegible] شود و در شام [illegible] کنی و چنین تشویش [illegible] تجربه [illegible] کسی
آزاد کسی [illegible] که [illegible] خود بشنود و نیاید که گوش بر آن [illegible]
[illegible] کرا [illegible] باید [illegible] اینجا رسیده است
[illegible] [illegible] دریای [illegible] جواب
[illegible] اصل اگر چه [illegible] بود است لیکن [illegible]
[illegible] از آن جز [illegible]
[illegible] باید سخن گو بعضی [illegible] باید
[illegible] کاجوری [illegible] در بکار او
[illegible] روشن کسی [illegible] گفت
[illegible] سبب ظاهر [illegible] از جمله آن
[illegible] کان [illegible] از صحبت ایشان [illegible]
[illegible] که هست [illegible] که نام آن است ما و [illegible] گفت
[illegible] [illegible] هست
[illegible] [illegible] الآن و [illegible]
[illegible] نشد و نیا سیاسی [illegible]

بینی [illegible] غضب [illegible] غالب باشد سوم آنکه

چهره زرد [illegible] غالب [illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] آنکه [illegible] دروغ و [illegible]

[illegible] و هوس و شهوت باشد [illegible]

ششم آنکه [illegible] و شوخ چشم باشد هفتم آنکه بینی [illegible]

[illegible] صحبت

[illegible]

[illegible] آنکه [illegible]

[illegible] سوم آنکه

[illegible] باشد [illegible]

[illegible] ششم آنکه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چون فرخ‌لقا شنید ای ملک بخت بلندی که از آن بهتر کسی نبود
و تا زمین بیشتر کسی چون ابن‌زود هم عمر او و راز و هم نام او نیک و
دولت او برجا باشد پس اعتماد بر فرخ‌لقا نمود و عذرها آورد
و فرخ‌لقا را پیش خواند و گفت این همت با چه حال تو شده‌اند و بگفت
باشی و تیار کارها که سپردی با آن مشغول باشی فرخ‌لقا گفت
ای ملک چگونه اعتماد کنی بر من باشم که ملک همان آید خود را که
پیش آمد ... بوده بود نگفته عرض کنی باز فراموش کردن اول
... روزگار رنجیده گوشه گرفته بودم اکنون که چشم تو دیدم
... دیگر بار در رهم بیایم کار بجوی گفت ای فرخ‌لقا اگر تو
باز ندارم اگر ... این سخن را اگر تو ... گفته کناره
... آن مشکل شود این سخنان هیچ بخاطر خود ملک را
... در خدمت تو تقصیر رفته ... از عنایت
گفت ای ملک نظام عالم از پهلوانان این راه است و خداوندا
... با رکشدن با نهاد ... شده است از ما ... صلاح ...
... تا به همت گشتن داریم ملک ... اند ...

کرمان بینی حرکت آن در صدد آن نباشند و تا عنایت ملک [illegible] شد

شد [illegible] باشد و چون معلوم شد که ملک سخن عرض [illegible] باشند

است سخن [illegible] آن معلوم کرده اند که خاطر ملک [illegible]

توان بود و همچنین [illegible] اند نسبت السلاطین [illegible] نا [illegible]

نمی [illegible] کار [illegible] کنند و هرگاه ملک [illegible] اول [illegible]

جلوه [illegible] نسبت او همچنین توان بود [illegible] خدمت

ایشان [illegible] باشند و [illegible]

طریق [illegible] پادشاه جهان [illegible] که [illegible]

[illegible] شد و معلوم که [illegible] روشن خاطر

[illegible] ایشان

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکایت

[illegible] پادشاه [illegible]

[illegible]

[illegible] کار [illegible]

[illegible] شکوفه [illegible]

[illegible] به کلاه شاه

[illegible] شاه [illegible] بخشیده

[illegible] مجلس

[illegible] بستان [illegible] شاه به بزم [illegible]

[illegible] چمن [illegible] بهشت چمن [illegible]

[illegible]

[illegible] کلام [illegible] بمثل این [illegible] شکفته

[illegible] این [illegible] گناه [illegible] آزرده

[illegible] کلام [illegible]

[illegible]

[illegible] جنت جنت [illegible]

[illegible]

[illegible] شاه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شد چون

چون نظر شاه بدان [illegible]

[illegible] طبق [illegible] شده است [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

همین بهتر و امثال این [illegible] همه [illegible] دنیا این بلندی

چه کار [illegible] که اینک [illegible] و که کار [illegible]

[illegible] سخنی [illegible] من [illegible]

تا [illegible] کشتن [illegible]

[illegible] اما از [illegible] درست است [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] افتاده است [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لیکن باوجود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اُسے دیکھا ہی نہیں۔ اس کا چہرہ موت کی طرح زرد ہو رہا تھا۔

"تم جانتے ہو یہ کون ہے؟"

"علاقہ کی ایک لڑکی ہے"

وہ اس دن انتہائی کوشش کے باوجود ٹینس اچھی طرح نہ کھیل سکا۔ ڈوری جو اس کھیل میں اس کی ہمسر نہ تھی آج بازی لے گئی۔ اب شام کا دھندلکا چھانے لگا تھا۔ اور وہ گھر کی طرف واپس چلے۔ راستہ میں ٹھیک اُسی جگہ وہی لڑکی انہیں کھڑی نظر آئی۔

وہ خاموشی سے ان دونوں کی طرف دیکھتی رہی۔ گھر پہنچ کر انہوں نے معمول کے مطابق شراب پی۔ برآمدے میں بیٹھے ان کی نگاہوں کے سامنے لہریں مارتا ہوا دریا تھا۔ اور دُور اس کے کنارے پر شب کی سیاہی پھیلتی نظر آ رہی تھی۔ ان کے کانوں میں مختلف وقفوں پر کبھی کسی مینڈک کے ٹرّانے یا پرندے کی میٹھی میٹھی آواز سنائی دیتی۔ تاریک فضا میں چاروں طرف جگنو چمک چمک کر درختوں کی پتیوں کو جگمگا رہے تھے۔

اس واقعہ کو ایک ہفتہ گذر گیا۔ ڈوری کمرے میں بیٹھی مطالعہ میں مصروف تھی۔ کہ اس کے کانوں میں شور و غل سنائی دیا وہ اپنے نوکر کی غصہ بھری آواز صاف پہچان گئی۔ اور اُسے شک گذرا کہ اس کا سقہ بھی اس ہنگامے میں شریک ہے۔ یکایک اُسے کسی عورت کی دردناک پکار سنائی دی اور وہ بے اختیار کھڑکی کی طرف دوڑی۔ سقہ اُسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا۔ اور نوکر اپنے دونوں ہاتھوں سے پیچھے سے اُسے دھکیل رہا تھا۔

اس عورت کو دیکھتے ہی ڈوری کے ذہن میں اس عورت کی یاد تازہ ہو گئی۔ جسے اُس نے ایک روز احاطے کے باہر چکر کاٹتے دیکھا تھا۔ یہ وہی عورت تھی۔ وہ اپنے ننھے کو چھاتی سے چپکائے چلا رہی تھی۔

"یہ کیا تماشہ ہے؟" ڈوری پکار اٹھی۔ یہ الفاظ سنتے ہی سقہ کانپ گیا اور عورت کا بازو اُس کی گرفت سے نکل گیا۔ لیکن نوکر کے زور سے دھکیلنے پر وہ زمین پر لڑھک ہی گئی۔ سقہ وہاں سے کھسک گیا۔ لڑکے نے ہولے سے نجانے اس عورت کو کیا کہا کہ وہ خاموشی سے کپڑے جھاڑتی اپنے ننھے کو سنبھالے اٹھ کھڑی ہوئی اور چلدی۔ لڑکا اس کے پیچھے گیا لیکن ڈوری کے پکارنے پر دروازے کی طرف لوٹ آیا۔

"تم اس عورت کو کیوں تنگ کر رہے تھے؟"

"آپ نے کہا تھا کہ اسے یہاں مت آنے دو"

"لیکن ایک عورت سے اس طرح کا سلوک تو ٹھیک نہیں میں صاحب سے تمہاری شکایت کروں گی"

لڑکا بت بنا کھڑا رہا۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ نگاہیں چرا کر اب بھی اُسی عورت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس نے اُسے اپنے سامنے سے ہٹ جانے کا حکم دیا۔ اور وہ چپکے سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ ایک لمحہ بعد وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔

"کیا ہوا" ڈوری نے پوچھا۔

"صاحب تشریف لائے ہیں"

اُس کے کانوں کے پردے غیر معمولی طور پر حساس تھے۔ اور صاحب کے قدموں کی آہٹ پاتے ہی وہ تیزی سے سیڑھیاں اُتر گیا۔ ڈوری کو خدشہ تھا کہ وہ صاحب سے یہ واقعہ مزید بیان کر دے گا۔ گوتی جب اُوپر آیا تو اُس کا چہرہ انگارے کی طرح سُرخ ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا"

"کچھ نہیں"

ڈوری نے اپنے ہونٹوں کو جنبش دینے کی کوشش کی مگر وہ کچھ نہ کہہ سکی۔ گوتی نے بہت سا وقت نہانے اور کپڑے تبدیل کرنے میں صرف کر دیا۔ اور ذرا دیر سے کھانے کے کمرے میں آیا۔ ڈوری بولی۔

"وہی عورت آج صبح پھر یہاں آئی تھی"

"میں نے سن لیا ہے"

"لڑکوں نے اُسے بہت ستایا، تم انہیں منع کیوں نہیں کرتے"

"میں نے اُسے کہہ دیا ہے کہ آئندہ اگر اُس نے یہاں آنے کی جرأت کی

۲۰۶۹

کیفیت ... بنا از من و من کرده مخلص ترین بنده‌ها که با شما چگونه
این را تواند کرد ... مضمون شکایت زمانه ... روم و ...
شده ... می‌خواستند ... نشد ... شدند ... چاره
اندیشه نکرده اند که ... واجب ... بود ... کار
گفت اگرچه ... که می‌خواستند نشد ... بود اما ...
که ... را فروغ ... باشد ... از ... گرفتار شوند
باید که بعض از این خاطر پریشان ... خواهند ... جهان و ...
که هر تجربه ... سپرده است و اهل ... کار ... شناختم
نگاهی ... مشغول ... مشغول ... گفت ... بیک ...
... زمانه ... وقت ... جنبد
... و ... خاطر ... سازند ... رسید
که ... ناتمام داده ... بعضی ... پیدا ...
... را ... او را ... گویند که ... باید
و ... خاطر افتاده است از آن ... او ...
است ... و ... که ... روش ...

کار کرده شد و بسا مشتری که فرعی بعد از سلطنت بنگالی و عملیات که حاصل ملک
وزراء داده و عنایت با عاملان کرده است منصب و بنا شد از جانب
است ... بعضی شاهد ... بجا ... و بنگالی ... ان
[illegible] ... اگر آنچه ...
... بنا شد ... پادشاه ... پنجاه ... این
... ملک ... بنا شد که ملک ...
... بنا شد ...
باشد ... منصب ... ده یا
و ... گفت
... است ... گفت
علاج اینکار ... است ... ان
اصلی ... از ...
... [illegible] ... نقصه
اگر ... اندا ... ال
... ملک ... مذکور ...

[illegible] بودن [illegible] [illegible] [illegible] شهر

[illegible] [illegible] بجا [illegible] ساخت

[illegible] [illegible] بر این [illegible] [illegible] سلطان

[illegible] [illegible] و [illegible] ارشد [illegible] اول [illegible]

جانبی [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] آنکه و [illegible] بزرگ

[illegible] [illegible] [illegible] کند [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] [illegible] چون [illegible] گفت [illegible] آن

که [illegible] حاصل کنند [illegible] اعتقاد [illegible] حاصل [illegible]

[illegible] [illegible] دشمن غالب [illegible] باید و هم مال تلف

[illegible] که [illegible] همه چیز غیر از جان ممکن است خاصه در

خدمت پادشاه بزرگ چون ملک [illegible] سبکتگین

[illegible] چنین کرد [illegible] [illegible] اخلاص [illegible]

و شکر [illegible] و رضا ملک [illegible] دوم [illegible] از [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] سبکتگین را [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عجب ساحت
[illegible] تلخیات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

متعلقین

[illegible]

۲۰۸

[illegible] بنده را اینکار چگونه باشد [illegible] که [illegible] پیکان [illegible]
[illegible] یک نفس [illegible] گفت [illegible] چه در کشتن [illegible]
[illegible] تا خبر [illegible] و این [illegible] عالم از
[illegible] خاطر [illegible] که [illegible] خود را از چنانکه
صحبت او [illegible] عالم [illegible] چگونه گشت [illegible]
[illegible] عالم [illegible] این سخن
جای [illegible] اساس است [illegible] چون
[illegible] که حاسدان [illegible] کار
[illegible] دوستان [illegible]
[illegible] بگویم زنهار [illegible]
کس [illegible] نمی کند و خود [illegible]
دیگر [illegible] او بیان کرد و گفت ای ملک [illegible] کشتن او [illegible]
[illegible] حاسدان [illegible]
[illegible] چنانچه آن
غلام [illegible] بر بام همسایه [illegible]

تا تهمت زدگی چون این سیاهه بود از آزار رسیده بیش [illegible] علیت
[illegible] شده [illegible] جزو و حد بیش [illegible] موقوف بود و از
زبونی تهمت [illegible] شده [illegible] طلب [illegible] نمود و التفات
[illegible] بجا [illegible] بنظم [illegible] نگار [illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible] گناه که بیش تهمت [illegible]
[illegible] نگار [illegible]
[illegible]
[illegible]
نگار [illegible]
[illegible] التفات [illegible]
[illegible] باب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] را این بحث [illegible] بیکار [illegible] مثل چنانچه جزو [illegible]

است [illegible] نفس [illegible] اما [illegible] وجود را

[illegible] بعد [illegible] حیات

[illegible] ام [illegible] جان [illegible]

[illegible] تمام [illegible] امروز

[illegible] کیفیت

[illegible] بعضی اعتبار [illegible]

[illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible] کسی [illegible]

[illegible] طلب [illegible] شد [illegible]

[illegible]

[illegible] کسی [illegible]

[illegible]

[illegible] کسی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو اُسے زبردستی نکال دیا جائیگا "

"کیا لڑکوں نے اُسے واقعی بہت تنگ کیا"

"وہ ان کے ساتھ جانے کو رضامند نہ تھی اور وہ اسے گھسیٹتے پھرے۔ اس کی گود میں تین سال کا بچہ تھا۔ میں کہتی ہوں۔ کہ آخر وہ چاہتی کیا ہے ؟"

"بس یہی کہ یہاں نت نیا ہنگامہ بپا کرتی رہے ....."

ڈورتھی کو اس وقت اپنے خاوند کے لہجے میں تلخی سی محسوس ہوئی۔ وہ خاموش ہو گئی۔

"میرا خیال ہے کہ آج میں ٹینس نہ کھیل سکوں گا۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا ہماری زندگی میں کوئی طوفان آنے والا ہے"

شام کو جب ڈورتھی سو کر اٹھی تو اسے مطلع ابر آلود نظر آیا۔ ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ گوتی کی طبیعت پر گویا تکدر چھایا ہوا تھا۔ وہ بہت مضطرب نظر آتا تھا۔ شام کا دھندلکا چھاتے ہی بارش ختم گئی۔ وہ دونوں ستاروں بھرے آسمان کے سائے میں بیٹھے تھے۔ دریا کی خاموشی اور پُر اسرار لہروں کا تماشا کر رہے تھے۔ کہ ایکا ایکی گوتی بول اُٹھا۔

"ڈورتھی مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"

آج اُس کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔ ڈورتھی کو دل میں ایک ٹیس سی اُٹھتی محسوس ہوئی۔ کیونکہ اُسے یقین ہو چکا تھا۔ کہ اُس کا شوہر پریشان ہے۔ اُس نے ذرا لجا کر کسی غیر مرئی جذبے کے ماتحت اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ جسے اُس نے اپنے ہاتھ میں دبا لیا۔

"مجھے آج تمہیں ایک داستان سنانا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ میرے الفاظ تمہاری طبیعت پر گراں گزریں۔ لیکن تم مجھے ٹوکنے کی کوشش نہ کرنا۔ تاکہ میں تمہیں اپنے دل کی بات پوری طرح سنا سکوں"

وہ خاموش تھی۔ نیم تاریکی میں وہ اس کا چہرہ بھی اچھی طرح نہ دیکھ سکی تھی۔ وہ اس قدر دھیمے لہجے میں بات کر رہا تھا۔ کہ اس کی آواز سے شب کے سکوت کے ٹوٹنے کا کوئی اندیشہ نہ تھا۔

"میں اٹھارہ سال کی عمر میں یہاں آیا۔ اور صرف تین ماہ بعد ہی مجھے دوسرے شہر میں تبدیل کر دیا گیا۔ جہاں میں ریذیڈنٹ کے ہاں ٹھہرا۔ کھانے پینے کی کوئی کمی نہ تھی۔ زندگی آرام سے بسر ہونے لگی۔ وہ اتفاقاً بیمار ہو کر اپنے وطن چلا گیا اور اس کی جگہ میرا تقرر ہوا۔ میں اگرچہ عمر میں چھوٹا تھا۔ لیکن چونکہ وہاں کی بول چال کو اچھی طرح سمجھ لیتا تھا۔ مجھے اپنا کام نکالنے میں کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

وہ رُک گیا اور اپنے پائپ سے راکھ نکال کر تازہ تمباکو بھرنے لگا جب اُس نے ماچس جلائی تو ڈورتھی نے دیکھا کہ اُس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔

"میں نے کبھی اکیلے زندگی بسر نہیں کی۔ گھر پر ماں باپ نوکر چاکر سبھی موجود تھے۔ اور جب سکول جاتا تو ہم جماعتوں سے دل بہلا لیتا تھا۔ یہاں آ کر حالات بدل گئے۔ دن تو کام کاج میں بسر ہو جاتا لیکن شب کی تنہائی گوارا نہ ہو سکی۔ میرا خاص نوکر عبدل تھا۔ کبھی کبھار میں مطالعہ وغیرہ سے تنگ آ کر اُس سے باتیں کر کے ہی خوش کر لیتا۔ آہستہ آہستہ شب کی تنہائی نے ایک خطرناک صورت اختیار کر لی۔ میں اپنے آپ کو ایک قیدی اور اپنے مکان کو زنداں سمجھنے لگا۔ میں نے چاہا۔ کہ شب تنہائی کو شراب کے نشہ میں گم کر دوں۔ لیکن مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکا۔ بستر پر کروٹیں بدلتے میری ہڈیاں درد کرنے لگتیں۔ اس وقت مجھے کچھ نہ سوجھتا تھا۔ اور لبا اوقات آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ جاتے تھے۔

" ایک شب کھانے سے فارغ ہو کر عبدل نے رخصت ہوتے وقت تنہائی کا ذکر چھیڑا اور میرے پاس شب کی رفاقت کیلئے ایک لڑکی کی سفارش کی اور کہا کہ اگر وہ پسند نہ ہو تو اُسے بغیر کسی معاوضے کے واپس بھیج دے لیکن اُسے قبول کر لینے کی صورت میں دو سو ڈالر قیمت ادا کرنا ہوگی۔ میرا اشارہ پاتے ہی وہ لڑکی لے کر آ گیا۔ وہ تو شاید سیڑھیوں میں کھڑی میرے فیصلے کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ شرمیلی تھی اور بڑی شکیل۔ پندرہ سال بھی کوئی عمر ہے۔ عبدل نے اُسے میرے پاس بیٹھنے کو کہا۔ وہ مسکرائی اور انکار کر کے گردن جھکا دی۔ اُس کی ماں نے اُسے اشارہ سے کچھ سمجھا دیا اور وہ نہایت شرمیلے انداز میں لجائی ہوئی میرے پاس کرسی پر بیٹھ گئی۔ عبدل کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ پیدا ہوئی۔

چون به مرغزار دریا ... از بن ... [illegible] و ... بسته

که ... [illegible] ... همین حال که ... از ... موش

فارغ شده ... و ... [illegible] ... کشتی و ...

و ... [illegible] ... نهایت اضطراب ... ساعت

خود را ... [illegible] ... همه ... خارپشت ... سوراخ

سوراخ ... [illegible] ... راچند ... حاصل

شد چون ... [illegible] ... وخارپشت ... بیرون ... لاجرم

خود ... [illegible] ... پاره پاره ... رسید ... تا

چشم عبرت بین گشوده تماشای عدالت ... میمون ... کاه

زو تا ... بدین جا رسید ... خارپشت را ... لقمه ...

بود ... [illegible] ... که با وجود ... از ... اجل

مقصود ... شنیدن ... [illegible] ... خارپشت ...

افکند ... قطره ... [illegible] ... جان ...

همان

باران ... [illegible] ... چون ... ودل

... [illegible] ... کردن ... خلاص ... از

[illegible] ... بودند [illegible]

شده بود [illegible] [illegible]

کار تمام کرده بود که صبا ... رسید و چند [illegible]

جنگ افکنده چنانچه [illegible] اسپ [illegible]

[illegible] دست [illegible] پیوست از سر اسپ [illegible]

زمان سوار [illegible] رسید [illegible]

پیاده [illegible]

چند [illegible] ساخت و [illegible] و چند کام

رفته بود که اسپ [illegible] سوار [illegible]

[illegible] سیاه کوه [illegible] تمام [illegible] جدا [illegible] از حضرت

[illegible] و حضرت [illegible]

بیشه طلبید [illegible]

رفتن [illegible] که [illegible] صفت چه چیز تواند بود [illegible]

جلادت و دلاوری [illegible]

[illegible] که [illegible] این [illegible]

[illegible]

(margin:) [illegible]

باخت [illegible] جهت آنچه مشاهده این بیان می‌کند که هیچ چه شکستن این
مجموع [illegible] تعلق چون [illegible] به پسی [illegible] تمام [illegible] شیر او را امان
[illegible] میکند [illegible] کرده [illegible] گفت [illegible] ثبت
[illegible] چون [illegible] شد [illegible] [illegible] بی [illegible]
[illegible] [illegible] کاری [illegible] کس را او
کاشتان [illegible] [illegible] [illegible] شود و [illegible] ازین
سخن [illegible] القطع [illegible] گفت لیکن چون عهد باره
[illegible] [illegible] گفته است که عهد را بشکنند بضرورت صبر
گفت چون [illegible] بهره و کناره کردن تو برای صحبت
[illegible] گفت [illegible] جهت یکی آنکه مرا طاقت دیدن ظلم
نیست و [illegible] نمیکند [illegible] [illegible] رسید [illegible] آنکه ما
[illegible] انکار [illegible] پیش [illegible] [illegible] تو بودیم سر گفت
[illegible] جهان [illegible] [illegible] ازین [illegible] کار [illegible] ازکجا دانسته و خود
[illegible] کار [illegible] کرده [illegible] گفت [illegible] را
از خود [illegible] تمام داده اند [illegible] در [illegible] سال [illegible]

[illegible] خصم

سخن [illegible] این [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جواب خود [illegible] [illegible] بالکه [illegible] [illegible] چند [illegible] این

و داشته بودم لیکن امروز مکافات [illegible] [illegible] الحمیم ظاهر

و دیدم پس انکار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مکافات

بکردار خود گرفتار شده [illegible] [illegible] شود [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چون [illegible] سیاه گوش [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سوی [illegible] میکنند

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیاه گوش [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] روان شد [illegible] سیاه گوش [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] پنهان کرده [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] مشغول [illegible] [illegible] متوجه حال ایشان شد قصد

امین البانی

۲

که چون ایشان را کوه بود ... بر بام بلند ... که او ... رسید ...

... در ... شده ... او ... ایشان ...

... آبر ... سخن ... شد ... لایقی ... این

... که نسبت ایشان ... سخن ... ابد

که هیزم ... آن ... دست ... و کوس ... کرده ابنا

... و طعمه ... ساخت ... و ... از ... رسیده ور

... بعد از آن سراسیمه شد و ... کاو ... کوس رسید و آغاز

نازک ... از ... سیاه گوش ... آن ... بخش ... صبا

... عم ... که ... اند که زمانی ... و ... این ... بران

... قضا را شیر ... دو بچه داشت که چهان را روشن

... زمان که ... بچگان ... بود

... شیر ... و هر دو بچه را ... ست

... شده ... و چون شیر ... بیشه باز رسید

... خود را ... افغان و ... خروشی

... آغاز کرد که ... این بیشه را ... ول

چون با پدر سید مخصوص ... [illegible] ... اوست

[illegible] ... چون [illegible] ... و

[illegible] ... [illegible] ...

و در [illegible] ... این [illegible] ... و با این [illegible]

[illegible] ... [illegible] ...

[illegible] ... جبه ... [illegible] ... اسب ... [illegible]

از تماشا ... [illegible] ... و هر تماشای [illegible]

[illegible] ... این ... [illegible] ...

[illegible] ... که این آتش از کجا در افتاد و آن طالب

[illegible] روشن ... نصیحت میکرد ... کرد آتش افتاد و [illegible]

[illegible] ... حاضر شد ... که این آتش ... [illegible] ... رسید

[illegible] ... چون [illegible] ... سید ارشد این سخنان ... [illegible]

[illegible] ... در زبان او ... دست ... [illegible]

[illegible] ... این ... [illegible] ...

[illegible] ... شیر این ... [illegible]

ال[illegible]

[illegible] همه [illegible] بدان تو رسیده است [illegible]
[illegible] لا [illegible] ان سر رسیده ایم بر سر سنگ زده
[illegible] پیش [illegible] پس [illegible] و یاران به [illegible] شکسته اند
[illegible] یاران [illegible] باش شیخ گفت
شغال [illegible] شغال گفت عمر تو چند است
گفت چهل سال گفت [illegible] و [illegible] گفت کو
[illegible] شغال [illegible] ان [illegible] پس سال [illegible] کوست
[illegible] جدا [illegible] و دست [illegible] اند و ور
[illegible] بکند [illegible] بلند و الوان [illegible] اندوه
[illegible] ان [illegible] بر [illegible] وی بر این [illegible]
[illegible] [illegible] کجا یابی ارض [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] شد [illegible] وار
[illegible] کار [illegible] کرد [illegible]
[illegible] این شغال [illegible] اسب [illegible]
[illegible] [illegible] الکنون [illegible]

[illegible] رسید و بود و قوت دل شده است [illegible] بگفت

[illegible] که [illegible] رضا [illegible] پس از

چون [illegible] کشت یار [illegible]

خورشید [illegible] رفت [illegible] شمال [illegible] چون [illegible]

بهموار چنین نماید این [illegible] شود [illegible]

[illegible] چنانکه [illegible] است [illegible] شود

[illegible] چنین [illegible] گفت [illegible] سؤال

است [illegible]

[illegible] شمال گفت چنین است [illegible]

[illegible] حالا [illegible] است [illegible] گفت [illegible]

[illegible] حالا [illegible]

[illegible] شمال گفت تو [illegible]

[illegible] این [illegible] اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] شود [illegible]

[illegible]

مشغول [illegible] اول [illegible] حال [illegible] خشک شود [illegible] میوه [illegible]

[illegible] در [illegible] [illegible] بوده است [illegible] جمله

که آورده اند [illegible] و بعضی [illegible] [illegible] از اول [illegible] روزگار

[illegible] گذشته [illegible] [illegible] [illegible] در آن [illegible] انجیر بود

[illegible] که [illegible] [illegible] چاره [illegible] [illegible]

انجیر [illegible] و اگر تمام انجیرها [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] انجیر [illegible] و [illegible] باشد [illegible]

[illegible] [illegible] و باقی [illegible] ساخته [illegible] [illegible] تا ایشان

[illegible] که دو [illegible] [illegible] باشد و همچنین چند

می‌ساخت [illegible] [illegible] که از آن [illegible] و [illegible]

از آن [illegible] [illegible] انجیر [illegible] بوده و باره

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و

[illegible] و آن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انجیر

[illegible]

[illegible] گفت

[illegible]

[illegible] گفته میهمان [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] میهمانان [illegible]

[illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] میهمانان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ بولا۔

"اس کے دل میں بھی آپ کی چاہت پیدا ہو گئی ہے سرِ دست اب آپ کی مرضی کیا ہے؟"

"تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے اُس لڑکی سے پوچھا۔

وہ ہنس دی اور انگلیوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ اس کی یہ ادا مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ...."

گوری آگے کو جھکا اور سوڈا ملی وسکی کا ایک گلاس حلق سے نیچے اتار لیا۔ ڈورتی اُس کے الفاظ کی تلخی کو بُری طرح محسوس کر رہی تھی۔ وہ بولی۔

"اب میری سنو....."

"ذرا ٹھہرو ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ مجھے اس لڑکی سے کوئی دلی لگاؤ تھوڑے تھا۔ یہ تو صرف تنہائی کا غم مٹانے کا حیلہ تھا۔ میں نے آج تک صرف ایک ہی لڑکی سے محبت کی ہے۔ اور وہ تم ہو۔" یہ کہہ کر اُس کی زبان ذرا رُک گئی۔ لیکن وہ اپنے آپ کو سنبھال کر دوبارہ گویا ہوا "اُس نے میرے ساتھ زندگی کے بہت سے دن گزارے۔ یہ وہی تو ہے۔ جو اکثر ہمارے احاطے کے گرد چکر کاٹتی رہتی ہے"

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ گویا تم اس بچے کے باپ ہو جسے وہ اکثر اپنی چھاتی سے لگائے پھرتی ہے؟"

"ہاں ...."

"کیا وہ اکلوتا بچہ ہے۔"

"تم نے ایک دفعہ دو لڑکوں کا ذکر کیا تھا وہ بھی ....."

"گویا وہ تین بچوں کی ماں ہے!"

"بے شک"

"تمہارا تو یہاں ایک کنبہ آباد ہے۔"

اس کے یہ الفاظ سُن کر گوری کے دل میں ایک چبھن سی محسوس ہوئی۔ لیکن اس نے لبوں تک آئی ہوئی بات روک لی۔

"کیا اُسے تمہاری دوسری شادی کے متعلق شبہ نہ تھا؟"

"وہ جانتی تھی کہ میں دوسرا گھر بسانے والا ہوں"

"وہ کیسے؟"

"میں نے ازدواجی تعلقات منقطع کرنے سے پہلے اُسے سب کچھ بتا دیا تھا۔ اور اپنے وعدے کے مطابق اُسے بہت کچھ دے کر گاؤں کو رخصت کیا۔ وہ جانتی تھی کہ ہمارا ملاپ محض عارضی ہے مجھے تو بالآخر ایک سفید عورت سے شادی کرنا تھی"

"لیکن تب ہماری تو آپس میں شناسائی نہ تھی"

"تمہیں پہلی بار دیکھتے ہی مجھے محبت ہو گئی اور میں نے تہیہ کر لیا۔ کہ تمہارے سوا کسی اور سے شادی نہ کروں گا"

"تم نے پہلے مجھے یہ راز کیوں نہ بتایا۔ تمہیں کیا اس بات کا احساس نہ تھا کہ ایک نوبیاہتا کو تمہاری گزشتہ بیوی اور اس کے تین بچوں کا فسانہ سُن کر سخت تکلیف ہو گی"

"یہ تمہاری بھول ہے۔ یہاں کے حالات کا تقاضا ہی یہی ہے کہ کرنوے فیصدی لوگ ایسی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ میں نے تمہیں یہ راز اس لئے نہیں بتایا کیونکہ مجھے تمہارے کھو جانے کا ڈر تھا۔ میں تمہیں پیار کرتا ہوں۔"

"تم نے اب کیوں مجھے یہ بات بتا دی؟"

"صرف اس لئے کہ اس نے مجھے بے جا طور پر تنگ کرنے کی ٹھان لی ہے۔ نجانے اسے کس نے کہہ دیا کہ تمہیں میرے اس قصے کا علم نہیں۔ اُسے افشائے راز سے روکنے کیلئے مجھے اُسے بہت کچھ دینا پڑا۔ لیکن پھر بھی اُس نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مجھے مجبوراً آج سب کچھ کہنا پڑا ہے"

گوری خاموش ہو گیا اور دیر تک وہاں قبر کی سی خاموشی طاری رہی۔ ڈورتی بولی۔

"کیا اُسے مجھ سے عناد ہے؟"

"لیکن وہ مجھے بھی کب اچھا سمجھتی ہے۔ میں بھی تو اُسے پیار نہیں کرتا۔ سفید رنگ کے مردوں سے نفرت کرنا ان عورتوں کا خاصہ ہے"

"اور بچے؟"

"میں اُن کے ہوش سنبھالتے ہی کسی سکول میں داخل کرا دوں گا۔ [illegible]

سخن [illegible] گفته باشد بوزینه خواست که او که غصب از همین مناسب
تباهی کند [illegible] از سپهر جفا کنند به دست از شهر بار [illegible]
[illegible] تیغ [illegible] خوک را همین سخن چشم زیاده شده گفت
همین [illegible] [illegible] پیدا [illegible] و [illegible] باشد و [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] افکند [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] افتاد و جان [illegible]
[illegible] و [illegible] [illegible] که [illegible] شیوه و [illegible] این
[illegible] [illegible] این [illegible] و [illegible] با این [illegible]
[illegible] [illegible] این گروه [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] تمام [illegible] [illegible] باشد
[illegible] [illegible] مشغول [illegible] تمام [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عیش [illegible]
[illegible] چون [illegible] این سخنان [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] قناعت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

با او یاران کشید باز و جهان رسید که شیخ بیشتر در مقام ولی آزار

وجود خوارزمی بود و برخی مساله گوید که باز در و تو الحق محبت

و نصیحت سکر و صحو شد تا بود و استغراق در سیر رفتار

نیست در او یافته و جهات ومنکب وعظ و حد شد از کی بود و بود

باز گفت و بر حق جانب از این سلوک تا شیخ و صحف

طریق شد و ما دو گونه آن بود رسانید و یا ز حاجت گو

حاضر تو که ما را آن گفت و در وقت حیله و ساعت

که آن حال است که او در سلک

و سلک در اسط

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جدا است که کار جهان تنعم و ساز و صحبت و امثال مشغول بود و بس

تا برای ...

[illegible]

[illegible] و [illegible] [illegible] که [illegible] و [illegible]

[illegible] مشغول بود

[illegible]

[illegible]

[illegible] از [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] عالم [illegible]

رباعی خود

[illegible] و التسلیم از سر با حلم نمود [illegible]

[illegible] بنده [illegible] شده ام اکنون باز گوی که

[illegible] و از اندازه خود زیاده [illegible]

[illegible] گفت ای [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باز

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] خود را [illegible] این [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] جمال را بر مکافات نیکی نسبت کرده باشد که [illegible] از
[illegible] تجربت [illegible] بطریق صدا همان شنوی چنانچه از
[illegible] مقام [illegible] نیز آن [illegible]
و [illegible] گوشه [illegible] باید [illegible]
[illegible] و [illegible] و [illegible] هوشیار بود
[illegible] با همه کس [illegible]
[illegible] تا [illegible]
[illegible] طلبیدن و از کارهای خود

[illegible] و التسلیم [illegible] حلم [illegible]
[illegible] بنده [illegible] الکنون باز گوی که
[illegible] و از اندازه [illegible]
[illegible] گفت ای [illegible]
[illegible] کار [illegible] هر کس [illegible]
[illegible] باید [illegible]
[illegible] خود را [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اون فقیر [illegible] مهمان [illegible] حکایت [illegible] — حکایت

[illegible] حکایت [illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول [illegible]

[illegible] درویشان [illegible]

[illegible] رسم [illegible]

[illegible]

[illegible] مهمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوده و ربان

[illegible] در این جا [illegible] حسن [illegible] علی [illegible]

[illegible] از این [illegible]

[illegible]

[illegible] گمان من [illegible]

[illegible] نسبت [illegible]

[illegible] و همان گفت [illegible]

[illegible] جواب [illegible] کار [illegible]

[illegible] تحمل [illegible]

[illegible]

[illegible] عجب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسباب زر بر عقب مشغول شدم و در محله‌ای که می‌بودم در دو باب بسیار

بیدو بین خود شد چون شنید از من بیشه خود و شکایت از مر و لطیفه گزاره

دو دست بکوبید و گفت ای استاد هر آنچه کار رشته بود پاس

وقت را ده کی ممکن که صنعت خود شوم است و عاقبت نکو بود

واد و گفتم برادر این پیشه که دارم سودی نمی‌بینم و درویش

چنین عمر در بیکار گذرانیده‌ام و او حکایت کند که این پیشه شده

است بهتر آنست که عمر باقی را نیز در بیکار بگذرانی و دو ریاد

طلبی تمامی و حیله مگذار و اگر نه نتوان رسید که بدان کمال رسید

پرسیدم که چگونه بوده است آن حکایت گفت آورده‌اند که

کاوزی … گشتار … بکلی خود مشغول شدی … را

که یکبار … نشسته … می باشد … گرفت

و بدان قناعت نموده با نشانه خود … ناگاه

باشد تیز … شد … شکار کرده … یکدیگر …

و رفت … که این … با خیال …

جا …

اودام

که خود شیر اند بینی همه اسپی بهشت شد پیش ترک شکالها که همان گروه
لشکر جنگجوی کسی که بادشاه و گاو وزیر او بود و شغالها مکرو
... از پیش خود بیرون رفت دکتک [illegible] عقب بود و امد و بر لب رود
... بیش بگل نهاد هر چند کوشش میکرد که بر روی پایش
و [illegible] رفت و پایش بگل الوده ترمی شد گاو وزیر امد و او را
از [illegible] رودی بکنار نهاد و در راه دوستی پیش امد ... پایان
جست و چون دست داد گاو وزیر گفت این کلنگی است محبوده
[illegible] شد کند هر وزارتی [illegible] غرض ازا وردن این داستان
است تا معلوم کنی که هر کس را کاری و شاید بگذاشت و زیاده
می‌بایست کرد چون حرص بر من غالب بود سخن نصیحت کو را
گوش نکردم و کار خود را که داشتم اندک سرمایه که بود آن را در
اسباب زراعت خرج کردم و تخم خربوزه کاشتم و بزراعت مشغول شدم
در یخ‌حال زنده گاهی بر من و عیال تنگ امد و در دوکان نانوائی روز
بروز آنچه خرج شدی بدید امدی و حالا دقیقی در انتظار باید
تا چو گفتم سهو کردم که سخن ان چیز را ناکار نشنودم و اکنون بر و مرده

[illegible] است که غرض [illegible] بزرگان [illegible]

[illegible] شهر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] این حکایت گفت او [illegible] که شخصی [illegible] زن [illegible]

یکی پسر و یک جوان [illegible] و زن [illegible]

[illegible]

[illegible] این زنان [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

تو یہ سوچ کر میں اس کی خاطر اپنی ذات کو پریشان نہیں کر سکتا۔ میرا خیال تھا کہ پہلے بچے کی پیدائش پر میرے دل میں بیوی کے لئے محبت کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ لیکن نتیجہ برعکس نکلا۔ میرا ضمیر اکثر مجھے ملامت بھی کرتا ہے۔ لیکن میرے دل میں اپنے بچوں کیلئے کوئی جگہ نہیں۔"

اس کے الفاظ سن کر ڈوروتھی پر گویا سکتہ طاری ہو گیا۔ وہ خاموش تھی۔

"ڈوروتھی کچھ اور پوچھنا چاہتی ہو؟"

"تمہاری باتوں نے آج مجھے ایک نئی دنیا میں دھکیل دیا ہے۔ مجھے کچھ دیر سوچنے دو..... نہیں مجھے سو جانا چاہئے"

"ڈوروتھی کیا تم ناراض ہو گئیں؟"

"نہیں تو......."

وہ سیدھی اپنے کمرے میں گئی اور کواڑ بند کر دیا۔ وہ جب صبح سو کر اٹھی تو اس کے چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی اور پلکیں جھکی جھکی گویا وہ رات بھر نہیں سو سکی تھی۔ سارا دن یونہی گزر گیا اور شب کو کھانے سے فارغ ہو کر اس نے علالتِ طبع کا بہانہ کر کے جلدی سو جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ گوبی کا خیال تھا کہ وہ اسے شب بخیر کہنے کیلئے اس کی خوابگاہ تک جائے لیکن وہ رضامند نہ ہوئی۔ اس نے اسے منہ چوم لینے کو کہا۔ وہ پہلے تو کچھ جھینپ سی گئی۔ پھر کسی قدر بے رخی سے اس کی طرف جھکی۔ اس نے اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔ اور ہونٹ چومنے لگا۔ لیکن اس نے منہ پھیر لیا۔ اس کے ہونٹ صرف اس کے زرد گال کو چھو سکے وہ بڑی پھرتی سے اپنے آپ کو اس کی گرفت سے آزاد کر کے اپنی خوابگاہ میں چلی گئی اور کواڑ بند کر دیا۔ گوبی کو اس کے کمرے میں روشنی جلتی نظر آ رہی تھی۔ وہ اس کی خاموشی سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ دروازے پر دستک دے کر اسے پاس بلائے اور اس واقعہ کی تشریح کرے لیکن وہ چوک گیا۔

دوسری صبح کو جب وہ سو کر اٹھی تو اس نے طبیعت کا حال پوچھا اور کہا۔

"کیا تم میرے ساتھ ناراض ہو؟"

"نہیں تو ——"

"میری پیاری مجھے معاف کر دو۔ میں ظالم ہوں، حیوان ہوں۔ میرے الفاظ سے تمہیں بے شک تکلیف پہنچی ہے۔ مجھے معاف کر دو"

اس کے لبوں پر زہر خند نمودار ہوا اور اس وقت اسے اپنا شوہر ایک چابک زدہ کتے کی طرح خوفزدہ نظر آیا۔

"میں اب تمہارے ساتھ بطور بیوی کے زندگی بسر نہیں کر سکتی"

"کیا کہا؟"

گوبی کے دل کو ایک دھچکا سا لگا اسے اپنی بیوی کے الفاظ پر یقین نہ آتا تھا۔ ڈوروتھی نے اس کی طرف بے رحم نگاہوں سے دیکھا اور کہا۔

"اسی بستر پر جہاں میں سوتی ہوں تمہاری پہلی بیوی بچے جنتی رہی ہے۔"

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑنے لگی۔ اس کے جذبات کے اتار چڑھاؤ نے چہرے پر ایک خوفناک دیوانگی کے اثرات پیدا کر دیئے تھے۔

"کیا تمہیں میری محبت کا اعتبار نہیں؟"

"کیوں نہیں میں بھی تو تم سے محبت کرتی رہی ہوں۔ میں کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتی۔ خدا را مجھے ذرا سوچنے دو۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا"

"بس تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔"

گوبی نے اپنی ٹوپی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

اس واقعہ کو ایک مہینہ گزر گیا۔ عورتوں کو اپنے جذبات کے اظہار پر اختیار ہوتا ہے لیکن مردوں میں یہ بات کہاں۔ گوبی کی پریشانی میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ اس کی آنکھیں اندر کو دھنسنے لگیں اور چہرہ خزاں کے زرد اور خشک پتے کی طرح بے رونق نظر آنے لگا۔ اسی کشمکش میں چھ مہینے گزر گئے۔ گوبی بڑے غور سے ڈوروتھی کی ہر حرکت کا مطالعہ کر رہا تھا۔ لیکن وہ کچھ نہ پا سکا۔ آخر وہی ہوا جس بات کا اسے کھٹکا تھا۔ ایک دن ڈوروتھی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] از آن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نه بیند و در آموختن بحثی نرسد صحبت بسیار با خوبان [illegible]

هم از زبان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مشوّش [illegible] صالح [illegible] باشد و هم ادوات توبه

[illegible] صحبت [illegible] [illegible] [illegible] او را از

صحبت بیابد [illegible] [illegible] [illegible] صحبت گارم را

بسیم و آموزگار [illegible] باشد و [illegible] [illegible]

جانشین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] که چگونه بود آب

از حکایت لطف آورده اند مردی مسکین صیاد گروهی

[illegible] و ماهی روزگار [illegible] روزی دام

آورده [illegible] مسکین نشسته [illegible] [illegible] را از وی دام

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] از رسن [illegible] [illegible]

شوریده [illegible] مسکین [illegible] [illegible] علی را دید که [illegible]

[illegible] صیاد [illegible] [illegible] [illegible] ماهی [illegible] و او

دو دام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] در [illegible]

بیت

گر قضا [illegible] [illegible] [illegible]
تا [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] هر کدام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برادر شاه

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

و حال تو بدان ماند که زاغ [illegible] رفتار کبک بیاموخت و در [illegible]
بسیار جهد کرد [illegible] رفتار کبک [illegible] چنانکه گفت [illegible]
این حکایت [illegible] آورده اند که زاغی [illegible] روزی کبکی را دید
که [illegible] زاغ را از [illegible] خوش آمد [illegible]
رفتار او [illegible] گرفت روزی کبک را گفت که ترا [illegible]
[illegible] زاغ گفت [illegible] رفتار تو [illegible]
[illegible] دوست میخواهم که این رفتار بیاموزم [illegible]
[illegible] کبک قهقهه زد و گفت که این چه حال
[illegible] حال که در سر گرفته ای این خیال بگذار و از این باز [illegible]
[illegible] زاغ جواب داد [illegible] از این [illegible]
[illegible] زبان [illegible]
[illegible] فرا گرفت [illegible] رفتار خود [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بس کلاغ رفت [illegible]
[illegible]
[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول [illegible] از [illegible] شده [illegible] کار [illegible]

[illegible] صحبت [illegible] و سبحان

[illegible] بیان [illegible]

[illegible] گفت [illegible]

این باب [illegible]

[illegible]

[illegible] مشغول [illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible] رسید که بدان [illegible]

[illegible] پادشاه [illegible] گرفت و سبحان [illegible]

[illegible] مشغول شدیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٢٠٠١٩

چنانکه گفت حال مهمان آن شخص [illegible]

[illegible] که [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible] ابو حنین چه زبان [illegible]

[illegible] آشنائی [illegible]

[illegible] گفت چون شوق [illegible]

[illegible] امید [illegible]

[illegible] آن یک کلمه [illegible] گفت [illegible]

[illegible] حالت [illegible] امید

[illegible] بود [illegible] کار [illegible]

[illegible] زبان کرد چون ماده ناقابل بود هر چند کوشش

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

نے اُسے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ گھر واپس جانا چاہتی ہے۔

"کیوں؟ کتنی دیر وہاں ٹھہرو گی؟"

"ہمیشہ کیلئے"

گوری کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ ڈوری نے اس سے اپنی مجبوری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعہ نے اس کی زندگی کا رُخ بدل دیا ہے۔ اور اب اس کی رُوح بھی اُس کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہے۔

"میں نے اس عورت کو یہاں آنے سے قطعاً روک دیا ہے"

"آخر اس سے فائدہ؟ تمہیں اُس کا ہو کر رہنا پڑے گا۔ اگر اس کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا ہوتا تو ممکن ہے میں تمہارے ساتھ گزارا کر لیتی لیکن اب ناممکن ہے۔ مجھے بسا اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی سیاہ باہیں تمہارے گلے میں ڈالے جکڑی ہے۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا۔ ہر شب جب میں تمہارا منہ چومتی ہوں۔ میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے۔ مجھے جانے دو۔ میں دیوانی ہو جاؤں گی۔ مر جاؤں گی"

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ گوری نے زندگی میں پہلی بار اُسے اس طرح روتے دیکھا۔

"تم کب جانا چاہتی ہو ——— جمعرات کو؟"

"ہاں"

گوری نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔ دو منٹ تک وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ دوسرے دن بستر سے اُٹھتے ہی اُس نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ میں دریا کے کنارے جا رہا ہوں دیر سے واپس آؤں گا۔

وہ اس کا مطلب پا گئی۔ وہ دن بھر صرف اس لئے گھر سے غائب رہنا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ اُسے اپنی آنکھوں سے رختِ سفر باندھتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے ڈر تھا۔ کہ کہیں اُس کا شیشۂ دل جس پر پہلے ہی بال آگیا تھا۔ چور چور نہ ہو جائے۔ ڈوری کا سارا دن کپڑا لتا سنبھالنے میں گزر گیا۔ اُسے اپنے گھر کا سامان کاٹنے کو دوڑتا محسوس ہو رہا تھا اور اُسے سوائے ماں کی تصویر کے کوئی دوسری چیز اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ گوری رات کو دس بجے گھر لوٹا۔

"مجھے افسوس ہے کہ مجھے دیر ہو گئی۔ میں نے ملاح کو کہہ دیا ہے۔ کہ صبح نور کے تڑکے کشتی تیار رکھے۔"

اُس نے ایک چیک لکھ کر اُس کے حوالے کیا اور کہا خرچ بھی۔

"کیا تمہیں الوداع کہنے کیلئے میں دریا کے کنارے ساتھ چلوں؟"

"بہتر ہوگا کہ ہم یہیں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں......"

وہ دل شکستہ ہو کر اپنے کمرے کی طرف گیا۔ اور دیوانہ وار بستر پر گر پڑا۔ ڈوری نے ایک آہ بھری اور خاموشی سے اپنی خوابگاہ میں چلی گئی۔

پو پھٹتے ہی نوکر نے انہیں جگایا اور اس نے جلدی سے ناشتہ کر کے رخصت کی تیاری کر لی۔ گوری اُس کے ساتھ دریا کے کنارے تک گیا اور وہ ملاح کا سہارا لیکر کشتی میں بیٹھ گئی۔ وہ چاہتی تھی۔ کہ رخصت کے وقت اُس کے دل کو ٹھنڈک پہنچانے والے الفاظ کہہ سکے۔ مگر اس کی زبان گنگ ہو گئی۔

گوری نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ہتھیلی کو دبایا اور کہا۔

"خدا حافظ۔ مجھے اُمید ہے تمہارا سفر آرام سے کٹے گا۔"

کشتی روانہ ہوئی اور جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہوئی وہ اسی سمت دیکھتا رہا گھر پہنچ کر بھی وہ برآمدے میں سر جھکائے بیٹھا رہا۔ حتےٰ کہ اُس کے دفتر جانے کا وقت ہو گیا۔

دوپہر کو اُس کے سر میں شدید درد ہونے لگا۔ اُس نے بندوق اُٹھائی اور جنگل میں شکار کھیلنے چلا گیا۔ لیکن کوئی پرندہ اُس کے ہاتھ نہ لگا۔ وہ بہت دور تک پیدل چلتا رہا۔ تاکہ اپنے آپ کو پوری طرح تھکا دے۔ غروبِ آفتاب کے وقت وہ لوٹا اور بمشکل دو چار نوالے کھا کر اخبار پڑھنے بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں کے آگے گویا اندھیرا چھا رہا تھا۔ وہ اخبار نہ پڑھ سکا۔ یکایک اُس کے کانوں میں کھٹکے کی آواز سنائی دی

"کون ہے؟"

اُس کی نگاہیں دروازے کی طرف اُٹھیں اور کوئی چیز حرکت کرتی

مدامی رود بالتسلیم چون این [illegible] استان نشنید و در استطابه و پس [illegible] خود
شکر و حمد [illegible] باری حکیم [illegible] که از [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] که [illegible] [illegible] ابن [illegible] [illegible]
و بدل نیست که این حلم باشد با بخل و نه با شجاعت [illegible]
[illegible] باید [illegible] بحث [illegible] سلاطین [illegible] از
[illegible] [illegible] شد نسبت که هم نفس [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] عیب [illegible] و [illegible] حال.
[illegible] حلم [illegible] و شجاعت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible]
و [illegible] [illegible] عشق [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] اگر چون حلم [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible]
و [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible].

[illegible]

بخواهیت عالم را از [illegible] بزرگ [illegible] علم و دانشها بر [illegible]

از روی عقل و نقل الاسلم [illegible] و باب سعادت [illegible] اصلاح

[illegible] جوانان را

[illegible] علم [illegible] اولاد [illegible]

[illegible] عشرت

و [illegible] او بقیه [illegible]

[illegible]

بزرگی باشد [illegible] خانجه

[illegible] باشد

[illegible] سست

[illegible] و ما وجود

علم باید [illegible] میکرد

[illegible] هر روز [illegible]

از روز [illegible] مسعود [illegible] باید

[illegible] عالم

[illegible] بر خود مشغول شود و در حفظ آن جد تمام بتقدیم رساند این سخن
[illegible] که شخص بزرگی انتقال نمود لیکن سخن را فراهم آورده
[illegible] معنی این چند [illegible] که بهر عصب
[illegible] صفت که [illegible] این [illegible] امید و بیم
[illegible] که دوران رد بدون باد بعضی جفا گویان کرامت
[illegible] کرده و از راه لطف [illegible] سنة الله [illegible] مسعود شده
[illegible] جمیع را ابتدای [illegible] کار تعیین [illegible] باشد که اگر
[illegible] و خشم [illegible] و عصب کند از العوض رسانید و چاره
این کار نه [illegible] هیچ جزئی باد و [illegible] از جنس لوازم ضرور
[illegible] ملک برکس را باید بود و علامات وضع [illegible] بدان [illegible] و
کس را [illegible] که باشد چنین رعایت باید کرد و او را سخن باید داد
بگوید و جهت اصلاح مرد داشته باشد بعوض رسانید و با
[illegible] و در [illegible] خشم و غیره [illegible] خاطر که در شوق دولت
[illegible] خاطر سخن چنان بگوید که [illegible] بر سر
لازم است [illegible] صاحب خود [illegible] کس را [illegible] در چنین

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرو رفتی

روز دیگر با ما در خدمت [illegible] و [illegible] ان بود که
[illegible] که [illegible] بزرگ [illegible] [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] ان [illegible] سر [illegible]
[illegible] و [illegible] مینگرد و [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] شده است [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] ان [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] زنان [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

دشمن را در صحبت با ایشان که از شهر [illegible] آید و چون [illegible] پس این
[illegible] خود [illegible] جمع [illegible] کاری عظیم است
[illegible] که [illegible] صحبت و [illegible] آسمان [illegible]
کند [illegible] است که کار [illegible] محمود و [illegible]
رود و ملک [illegible] و ملک [illegible] و پس از
جای رفت و گفت [illegible] آنچه [illegible] کرده بود پس آن
ما با ملک [illegible] کردند [illegible] فرزندان
[illegible] باری که [illegible] ملک [illegible] ایران است
[illegible] سلطان [illegible] شیراز اند [illegible] بزرگ [illegible] است
[illegible] راه [illegible] شهر [illegible] است و [illegible]
[illegible] است و آن [illegible] ملک [illegible]
[illegible] است [illegible] شاه [illegible] است
و آن [illegible] شاه [illegible] است [illegible]
ملک [illegible] فارس [illegible] این [illegible] و
[illegible] و [illegible] و [illegible] آن و

شما خود میان شهر گشته و از حوادث [illegible] بسی [illegible] کشیم و
شمشیر را سفته میان [illegible] و [illegible] کنیم و این سخن را
[illegible] اینچنین [illegible] و از آن [illegible] طلسمات نویسیم
[illegible] او را [illegible] خون آلوده [illegible] ساعت [illegible]
پس [illegible] ملک را [illegible] ساخته [illegible]
[illegible] اسبد که ملک [illegible] را چه از شنیدن این سخن آلوده
[illegible] شده [illegible] گفت ای سلیمان
دوست [illegible] را [illegible] که این همه را
[illegible] سلطنت [illegible] اند [illegible] کافی چه
[illegible] باشد [illegible] و [illegible] سلیمان [illegible] شده اند [illegible]
التماس نمودند که ملک بار [illegible] بوده است آن حکایت
گفت شنیده ام که در زمان [illegible] سلیمان علیه السلام [illegible]
[illegible] تمام [illegible] آن [illegible] بود [illegible]
[illegible] عجب [illegible] هزار [illegible] و گفت از اسرار
[illegible] و [illegible] دانسته ام [illegible] رود و

درهای [illegible] و ملک را
در اینجا [illegible]

[illegible]

الجهان [illegible]

دکھائی دی۔ یہ اس کا اپنا ہی لڑکا تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟"

لڑکا اس کے قریب آکر بیٹھ گیا۔

"تم یہاں کیسے آئے ہو؟"

ماں نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ کہتی ہے تمہیں کسی شے کی ضرورت ہے۔

گوری نے گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ لڑکا اپنی بات کہہ کر نگاہیں نیچے کئے بیٹھا رہا۔ لڑکی کے دل میں جذبات کی ایک لہر اٹھی اور اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔ وہ بازی ہار چکا تھا۔

"اپنی امی جان سے کہو کہ وہ اپنا اور تمہارا سامان باندھ لے۔ وہ اب یہاں آسکتی ہے"

اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور آنسوؤں کے گرم گرم قطرے نیچے ٹپکنے لگے۔

"کب؟" لڑکے نے مضطرب ہوکر دریافت کیا۔

"آج رات ———"

نظم آزاد کی بحر

سید جابر علی

نظم آزاد میں ایک سے زیادہ بحور نہیں سما سکتیں۔ مگر اس حقیقت سے باخبر ہوتے ہوئے بھی بعض ممتاز ترین شعراء سے ایسی لغزشیں سرزد ہوتی ہیں جن کی بنا پر ایک سینیائی مشاعرہ میں پنڈت ہری چند صاحب اختر کو طنزاً کہنا پڑا۔ کہ ؏

هر بحر بحرِ ماست که بحرِ خدائے ماست

یہ بات نہیں کہ انہوں نے دانستہ ایک ہی نظم میں[1] مختلف بحور داخل کر دی ہوں مگر ستم یہ ہے کہ تمام نظم کہیں گے تو ایک ہی بحر میں لیکن کاغذ پر اُتارتے وقت عموماً کسی طویل مصرعہ کو دو یا تین مصرعوں کی صورت میں لکھ دیں گے جن میں سے ایک تو کسی اور بحر میں پڑھا جائیگا اور دوسرا کسی اور میں۔ اس لغزش کی وضاحت کیلئے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ وقت کے دریا میں اُٹھی تھی ابھی پہلی ہی لہر
چند انسانوں نے لی اک وادیٔ پنہاں کی راہ
مل گئی ان کو وہاں
آغوشِ راحت میں پناہ

یہ نظم جس کے پہلے چار مصرعے اُوپر نقل کئے گئے ہیں "بحرِ رمل" محذوف یا مقصور الآخر میں کہی گئی ہے۔ اس کے پہلے تین مصرعے تو رمل میں ہیں۔ مگر بدقسمتی سے چوتھا "رجز" میں جا پڑا ہے۔ اس کے ارکان مستفعلن مستفعلن ہیں۔ دراصل شاعر نے آخری دو مصرعے ایک مصرعہ کی صورت میں کہے تھے جسے بلاوجہ دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ مصرعہ یوں چاہئے تھا۔ ؏

مل گئی اُن کو وہاں آغوشِ راحت میں پناہ

اب یہ بحرِ رمل میں پڑھا جائیگا اور ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن اور رمل مثمن محذوف الآخر۔

۲۔ رہنے دے اب کھو نہیں باتوں میں وقت
اب رہنے دے
آج میں ہوں چند لمحوں کیلئے تیرے قریب
سارے انسانوں سے بڑھ کر خوش نصیب
چند لمحوں کیلئے آزاد ہوں
تیرے دل سے اخذِ نور و نغمہ کرنے کے لئے
زندگی کی لذتوں سے سینہ بھرنے کیلئے
تیرے پیکر میں جو روحِ زیست ہے شعلہ فشاں
وہ دھڑکتی ہے تمام وقت کی رازوں سے دور
بیگانۂ مرگ و خزاں

اس نظم کے پہلے دو مصرعوں میں وہی نقص ہے جو گزشتہ نظم میں تھا۔ نظم بحرِ رمل مثمن مقصور الآخر میں ہے (ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات) مگر دوسرا رجز میں جا پڑا ہے (مستفعلن مستفعلن)۔ یہ بات غور طلب ہے کہ آخری دو مصرعوں کو ایک سے دو نہیں بنایا گیا، اور نہ ہی دونوں کو ملا کر کسی بحر میں پڑھ سکتے ہیں بلکہ آخری مصرعہ دانستہ بحرِ رجز میں کہا گیا ہے۔ جو یوں ہوتا۔ تو یہ ناقابلِ عفو غلطی رفع ہو سکتی تھی۔ ؏

اور ہے بیگانۂ مرگ و خزاں

[1] میری نظر سے صرف ایک نظم ایسی گزری ہے جس میں جان بوجھ کر یہ روش اختیار کی گئی ہے۔ [2] اور کوئی اس میں بھی نہیں۔

زبجان آن ما باید که ... [illegible] ... تا بجای الحق جام سیمرغ
صاحب آمده و ... [illegible] ... و انسان را بکلی
تا بی سلیمان با شند که همه کار را حاضر شدند ... مشورت ...
حاضر رو نا بو السفوران ... چنان اند ... کرده ... چه شنه ...
ه ... اند ... در میان ایشان ... و پس ... ام
... سلیمان ... کشتند ... ان ... ان که همه گفتند
... السلت ...
خوشنود ... حاصل ... راضی همه ...
به سلیمان ... باشد سلیمان فرمود ...
مملکت ... مجلس باشد که ... حاضر باشد گفتند که فلان
... سلیمان است الطلب ...
... ساخته ... ده شده ... بار ... آمد
... خانه ... مملکت ...
... سیمرغ ... بارگاه سلیمان حاضر آمد سلیمان
... که ترا بجهت مشورت طلبیده ام اما ...

مقصود سخن گویم تا بگویی مطلب آنکه به چه یکی بعد سالها [illegible] آن

ایشان زود آمده نامه ای و لقمه نیک که تو به نظر تا جوار است چون

آمدیم تو بیا به اظهار ادای و شکی نموده گفت همراه جان ات

آنکه بجا طرف [illegible] و [illegible] زان رسم چون [illegible] بعد [illegible] ام

رسید [illegible] ان ورس حروف [illegible] که [illegible] این سخن ها

[illegible] حافظ اشرف باشد از سخن [illegible] ای ملک [illegible]

و نظر ظاهر خوش نماید اما در مستغفار دفا [illegible] است و

از سرچشمه حق شناسی قطره چشیده خردمندان [illegible] است

آنکه از زرق [illegible] است فاکر آید در هر چند [illegible] نظر او را

[illegible] خورده است و رسم حق گذار [illegible]

من [illegible] خود [illegible] خریده بودم سخن می [illegible] را بار [illegible]

و چون این علامت [illegible] سخن او راست و [illegible] کار تو

آمدم سلیمان [illegible] از خوردن آب حیات در میان اورد

[illegible] گفت [illegible] انسانی [illegible] دوستان را

[illegible] سلیمان فرستمو که [illegible] من آورده اند [illegible] را

۹۶ [illegible]

مشفقا مهربانا [illegible] جهان [illegible]

[illegible] عالم [illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible]

این [illegible] گرامی [illegible] مهربان من [illegible] کافی [illegible]

[illegible] چند روز [illegible]

[illegible]

[illegible] مهربان [illegible] باشد [illegible]

[illegible] کار [illegible] است که باعث نظام عالم [illegible] است

[illegible] است زن [illegible] این [illegible]

[illegible] انسان [illegible]

[illegible]

[illegible] کار [illegible] است [illegible]

[illegible] فرزندان [illegible] این [illegible]

[illegible] کافی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] از آن [illegible] بر [illegible] ایشان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] باشد و کار

[illegible]

[illegible]

[illegible] عبادی

[illegible]

[illegible]

مرا فی خاطر تو هیچ [illegible] بگفت [illegible] حال [illegible] سخن
را [illegible] اعتماد و [illegible] [illegible] راجه و [illegible]
چنانچه [illegible] عذر و [illegible] پیشانی راجه [illegible]
عجب [illegible] میکنم [illegible] که باید امروز ترا باید رفت و [illegible]
براجه این اعتبار نیست که از ملک عشاق که گفته باشد پس [illegible]
رفت باز و یکی [illegible] باید با [illegible] خلوت پس [illegible]
نشسته [illegible] هر کاه [illegible] هیچ [illegible] می آید اگرچه [illegible]
باشم [illegible] [illegible] شد عمر [illegible] تو جه باید
[illegible] از حال ملک اگاه باید شد و چاره غم راجه باید کرد که
منتظر [illegible] راجه [illegible] و [illegible] جهانیان که چون است ایران [illegible]
چون [illegible] بارو [illegible] کاه [illegible] خلوت [illegible] راجه [illegible]
آمد [illegible] رسید راجه گفت که بپرس که چون ان خواست [illegible]
از [illegible] خاطر کردی اگرچه تو هر راز [illegible] ام اما [illegible]
راز [illegible] من [illegible] [illegible] گفت که [illegible] و [illegible]
[illegible] که آنچه براجه فرماید [illegible] و خاطر باید شد اگرچه [illegible] این

پاداز سر پیشه‌ها پایان چیزی بخشم سلطان و دیگر مسلکی [illegible] بیشتر که
هدف شده است همه ترکت سلامی به حریت با اکسیر اعتبار و تا یک [illegible]
پیش [illegible] حضرت [illegible] و در آن شب اضطراب بیاید گرد و مرا به [illegible]
[illegible] را به بود و [illegible] نگهبانی کردن با [illegible] چاره کرسی [illegible]
را [illegible] گردانند و [illegible] را به [illegible] ای ملک آنچه شنیدی
باز نگوی شاید که جا به جست اند چون کسی [illegible] و شه مسکین [illegible]
که رز بگانه را به و لیکن ایشان باید گفت ملک [illegible] دانش [illegible]
آفرین نمود و آنچه در آن شب آوازهای هولناک شنیده بود
و خوابهای پریشان دیده باز گفت و [illegible] آنچه پریشان [illegible]
تغییر کرده چاره این کار کننده بود شه یک یک گفت از [illegible]
و دور بینی جهد ایران وحشت [illegible] غم جهان نکند [illegible]
دل از جای نه ببرد [illegible] تازه بود [illegible] گفت ای [illegible]
جان من و صد هزار جان من به [illegible] چون من خدای [illegible] تو باد
بود [illegible] ای [illegible] هنگام
اگر [illegible] را [illegible] گانی ملک [illegible]

و [illegible] ران

[illegible] کافی [illegible] است [illegible] چون از آن

[illegible] دوست [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوست [illegible]

[illegible] و قطع [illegible]

[illegible]

[illegible] آن است که [illegible] اصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible] عبادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شروع [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] و سوار شده [illegible]

[illegible]

[illegible] عظمت [illegible]

[illegible] اشارت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم از شنیدن این واقعه خرم دل شد و بلقیس بهانه نمود که عجب
[illegible] مبارک [illegible] [illegible] [illegible] برو
[illegible] وقت این [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اکثر [illegible] باشد که از جانب سراندیب آمده بود [illegible] تا
با چهارصد رطل یاقوت [illegible] [illegible] [illegible]
و [illegible] و اسب عراقی و اشتر باشد که [illegible] [illegible]
تحفه ملک [illegible] و آن مار که به پای ملک [illegible] سپید است [illegible]
[illegible] [illegible] و آن حوض که ملک [illegible] زبان الوده و [illegible]
[illegible] باشد که شکل جواهر که [illegible] الملک [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] ملک [illegible] و آن اسب سفید که ملک [illegible] سوار [illegible]
پیل سفید باشد که راجه [illegible] بخدمت ملک فرستاده و [illegible]
[illegible] [illegible] مبارک تاجی است [illegible] از [illegible] که راجه سیلان
پیشکش فرستاده و [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] نماید و [illegible] [illegible] [illegible]
چند روز [illegible] [illegible] اعتراض نموده [illegible] کار [illegible]

[illegible] وحدت [illegible] وجود است و دلیل است بر این معنی

[illegible] صفت [illegible] [illegible] ملک از [illegible]

این [illegible] مناص [illegible] و [illegible] [illegible] کار [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] در [illegible] ان اگاه مساحت کار [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] از [illegible] حکمت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] در مقام [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] و از [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] در [illegible] و [illegible] [illegible] [illegible] اند [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] مساحت تا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ملک و [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] باشد که وقت [illegible] باشد [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] حضرت حق [illegible] [illegible] [illegible] را [illegible]

[illegible]

ساحر لدھیانوی

بُلاوا

دیکھو دُور اُفق کی ضَو سے جھانک رہا ہے سُرخ سویرا
جاگو اے مزدُور کسانو! اُٹھو اے مظلوم انسانو!

دھرتی کے ان داتا تم ہو! جگ کے پران ودھاتا تم ہو
دھنیوں کی خوشحالی تم سے کھیتوں میں ہریالی تم سے
اُونچے محل بنائے تم نے شاہی تخت سجائے تم نے
ہیرے، لعل نکالے تم نے نیزے بھالے ڈھالے تم نے
ہر بگیا کے مالی تم ہو، اس سنسار کے والی تم ہو
وقت ہے دھرتی کو اپنا لو آگے بڑھو، ہتھیار سنبھالو
اُٹھو اے مظلوم انسانو! جاگو اے مزدور کسانو!

دیکھو دھرتی کانپ رہی ہے گرد، پھریرے ڈھانپ رہی ہے
کشٹ کی جوالا پھوٹ پڑی ہے وقت ہے تھوڑا، جنگ کڑی ہے
پھیل رہے ہیں کال کے گھیرے تھامو اپنے سُرخ پھریرے
تم ہو جگت جنتا کے سینک پاپ کے ناشک، ستیہ کے رکھشک
بھوک کے عادی، ظلم کے پالے کالی گھٹاؤں کے اُجالے
کیا رُکے گی تم کو شاہی تم ہو بہادر سُرخ سپاہی
جاگو اے مزدُور کسانو! اُٹھو اے مظلوم انسانو!
دیکھو دُور اُفق کی ضَو سے جھانک رہا ہے سُرخ سویرا

احمد ریاض

غزل

وہ آ نہ سکے، وہ مل نہ سکے یہ شکوہ بیجا کیا معنی
یہ عشق نہیں اک غم ہی سہی پر ذوقِ مداوا کیا معنی
بیدرد جہاں نے جب دل کی ساری خوشیوں کو چھین لیا
پھر عزتِ دُنیا کیا معنی، آدابِ زمانہ کیا معنی
کلیوں کو مسلا جاتا ہے، کانٹوں سے کھیلا جاتا ہے
حالات ہی ایسے ہوتے ہیں قسمت سے اُلجھنا کیا معنی
اوہام کی ماری دُنیا کے قانون بدل سکتے ہیں ہم
لیکن اُس جنتِ فردا کی امید میں جینا کیا معنی
طوفانوں سے ٹکرائے تو مانوں تیری ہمت کو
ساحل کی تمنا کیا معنی، موجوں کا سہارا کیا معنی

[illegible] شنیدن چون رخصت و فرموده‌ای خوش سخن [illegible] شکر بجا آورد

و [illegible] رفتم و در [illegible] ازکار [illegible] حکیم رخصت گرفته

[illegible] یک سال انچه کار [illegible] حکیم فرموده و او

[illegible] ایشان [illegible] گرفت و [illegible] لقب بود [illegible]

روز [illegible] ایشان با شکستها و [illegible] کاه را [illegible]

[illegible] ملک [illegible] ایران و جنگ [illegible]

[illegible] طلوع [illegible] اشتها [illegible] و

[illegible] که راز خود را با او همان گفتم شکر ایزد

[illegible] ایران وحشت [illegible]

[illegible] را [illegible]

[illegible] عظیم [illegible] آمده بود این

[illegible] ایشان [illegible] حافظه ایران وحشت [illegible] مرا آگاه

ساخت و [illegible] که [illegible] خوانده:

ایران وحشت زا ایران [illegible] که گفته [illegible]

این [illegible] اسیر [illegible] سازند [illegible] ایشان

امید است این چند سطر ما موجب اخلاص است که از زمان و جان درباره
خدمت ولی نعمت بنده به این مرحمت چشم ... بخششی اشکال کنند
آیا ممکن بود کار را در بعضی کوشش بسیار نموده است
از ... بشکنند تاج مرصع با جابه ادعوائی ... مساعیه
دیگر مرحمت بشود و ... اشکالات این دولت عظمی ... باید
باشند امروز خلاصه اشرار انگلیس ... باقی ... مستحقان
داده ... کار را ... تاج ... خود گرفته تحمیل و راه
و ... که هم دولت ایران وحشت بود و ... حاضر
باشید تاج و جامه ... ساخته فرمان بشد که ... کدام این ... از
وحشت اختیار کنند ... در حصه ... امروز باشد ایران وحجت
را میل بطرف تاج بیشتر بود و ... زور ... نیست تا آنکه
سردار و اصلاح ... باشد ... که ... بود که ملک
میخواهد این تاج را ... افزون داشته باشد اشارت بسوی
جابه کرد و ... ملک را نظر ... اشارت
میکنند ایران وحشت تاج برگرفت ... آگاه شود

۲ جمادی ۱۳۰۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایران

[illegible] ایران [illegible] بر سر نهاد و [illegible] وطبق

[illegible] و [illegible] زان طبق

[illegible]

[illegible] از طعام [illegible]

[illegible] ایران [illegible] عنق و [illegible]

[illegible] آن طبق [illegible] بر سر شاه افکند [illegible]

[illegible] ایران [illegible] ساخت [illegible]

[illegible]

[illegible] گردن [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بوعلی زمانه

مضمون [illegible] باشد که چون شنید اثر آ و در کاری که از چاره گذشته باشد
تدبیر [illegible] نباشد [illegible] بخود می [illegible] از روی [illegible] باشد
[illegible] از [illegible] دست داده است سود نیاید و باید که
زبانی [illegible] زبان او [illegible] سخن ملک رسید با [illegible] و [illegible] ملک از
کرده پشیمان شد و دست از [illegible] صلاح [illegible] ملک و اندیشه
این [illegible] را از زبان [illegible] الحال [illegible] است
رفته [illegible] عقب [illegible] عتاب
[illegible] دست [illegible] خانه [illegible] شاهان را
[illegible] از [illegible] عقب [illegible]
[illegible] ملک [illegible] بکار [illegible] و [illegible]
می بود و این [illegible] مکافات نمی کنند ملک گفت [illegible]
آن حکایت گفت [illegible] اند که در زمین [illegible]
دست [illegible] روز [illegible] رفته بود و [illegible]
[illegible] ملک از این [illegible] بود و [illegible]
[illegible] را [illegible]

چو رسیده و در آن بیابان ها کاری بسیار زده بود و از رنج آن [illegible]
ملول شده [illegible] گرده [illegible] ساخت
چشم ملک [illegible] بود و اتفاقا از غلبه شوق شکار [illegible]
آن [illegible] آهو و [illegible] تیر و [illegible] روز [illegible] راحت و چون [illegible]
خود رسید و [illegible] با سینه مجروح و [illegible]
[illegible] گشته [illegible] و علامت [illegible]
[illegible] هزار و دینار [illegible]
[illegible] این [illegible] و [illegible]
[illegible] این شهر [illegible] از حسن [illegible] آن
[illegible] اسباب [illegible]
[illegible]
[illegible] رسید که [illegible] او [illegible] رفت و [illegible]
[illegible] گرد [illegible] که بزرگان
[illegible] باید کرد [illegible] استدعا نمود
[illegible] بازرگانان [illegible]

وسیله زیادتی

[illegible] دلی [illegible] باشد و در خلوتخانه [illegible] مربوط باشد زیرا که
[illegible] او [illegible] بحقیقت [illegible] بجهت [illegible] کردی
[illegible] تا شاید [illegible] ظاهری و باطنی [illegible] چشم و
[illegible] باشد و در هنگام غضب [illegible]
[illegible] و در زمان غضب [illegible]
[illegible] احکام [illegible]
[illegible] غضب [illegible]
[illegible] بزرگان و دولت لازم است که از [illegible]
[illegible] که در میان [illegible] آسمان [illegible]
[illegible] شد [illegible] اسرار [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] نمایند [illegible] تشیع کنند
[illegible] احکام [illegible] است
[illegible] از [illegible]
[illegible] احوال [illegible] نوشته
[illegible] غضب [illegible] کاری [illegible] شده

[illegible] بدون [illegible] پیوست [illegible] اسب [illegible]

[illegible] شد [illegible] خط شود از عضو [illegible]

[illegible] شد [illegible] بوده است [illegible]

[illegible] که واصل [illegible] سرکشی [illegible]

نوشته [illegible] که [illegible]

[illegible]

[illegible] بشد [illegible]

[illegible] مضمون نوشته [illegible]

[illegible] بعض [illegible]

[illegible] ممالک [illegible] روانه [illegible]

و [illegible] ساان [illegible]

[illegible] نوشته [illegible]

[illegible] این [illegible]

[illegible] و [illegible]

[illegible] حکم [illegible]

این [illegible]

این نوشته رقعه به وی عرض کرده می‌داد و [illegible] ملک و اطلاع
یافت و ملک را [illegible] و هیچ [illegible] از [illegible] بر یاد ملتفت
[illegible] عرض [illegible] ساعتی و کم [illegible] تا [illegible]
[illegible] [illegible] چار [illegible] صحبت [illegible] یافت
روزی [illegible] مشاطه [illegible] گفت [illegible]
[illegible] ملک [illegible] کنیزک [illegible] مشاطه [illegible] گفت مرا آگاه
گردان [illegible] ملک [illegible] کنیزک [illegible] دوست دار و [illegible]
[illegible] دوست دار و مشاطه گفت مصلحت آ
[illegible] [illegible] رفته از این
[illegible] و عقب او [illegible] ملک [illegible] برجا
[illegible] و چون ملک [illegible] کنیزک [illegible] [illegible]
[illegible] اندیشه [illegible] مشاطه [illegible] کار
[illegible] [illegible] آگاه [illegible] سرگذشت [illegible]
[illegible] [illegible] کوشش کرد [illegible] از این
[illegible] ملک [illegible] کنیزک را آگاه [illegible] ملک [illegible] و

خود به خود بخانه که ملک [illegible] بوده بود و غلام که نشان [illegible] باقرار

[illegible] کار طلب کرده بود تا [illegible] را [illegible]

چون لطف ملک به و افتاد [illegible] شد و همیشه کشنده [illegible]

[illegible] خاص [illegible] بر دست گرفته بر در [illegible] بود چون ملک

[illegible] قصه [illegible] ببین [illegible] یک [illegible]

[illegible] شد [illegible] سوم [illegible] رسانید ملک را

[illegible] صبر [illegible] ارحم [illegible] ماند و لطف غلام [illegible]

[illegible] این [illegible] غلام

[illegible] گفت چون [illegible]

آنگاه [illegible]

[illegible] گفت ملک [illegible]

تحقیق [illegible] شد و گفت ای [illegible]

[illegible] غلام [illegible]

[illegible] سخن [illegible]

الحال [illegible]

نقد و نظر

شاد و اقبال:- ڈاکٹر سید محی الدین زور۔ قیمت۔ دو روپے آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ: ادب دوست کتاب گھر، رفعت منزل، حیدرآباد دکن۔

زعماء کے خطوط کی اشاعت کا احساس اردو ادب کیلئے ایک نیک فال ہے، یہ خطوط بڑے آدمیوں کی زندگیوں کے مختلف پہلو اجاگر کرنے کیلئے مؤرخ اور سیرت نگار کو ایک نہایت مفید اور صحیح مواد بہم پہنچاتے ہیں۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد اور علامہ اقبال کی شخصیتوں کو بے شمار مضامین میں پیش کیا جا چکا ہے۔ لیکن ان ہر دو زعماء کی خط و کتابت یقیناً خارجی تاثرات کے مقابلہ میں صحیح اور صاف معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ شاد اقبال شاد اور اقبال کے ۱۹۱۶ء اور ۱۹۳۶ء کے درمیان لکھے ہوئے خطوط کا ایک مجموعہ ہے۔ جس میں طرفین سے اظہار خلوص و محبت کے علاوہ دونوں حضرات کی گوناگوں مصروفیتوں کی جھلکیاں بھی ہیں۔ اس کتاب میں علامہ اقبال اور مہاراجہ شاد کے خطوط کے عکس بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پتوار:- یہ ایک ہندی ڈرامہ ہے۔ جسے پنڈت منی رام دیوانہ نے اردو میں منتقل کیا ہے۔ اردو صنف ادب میں ڈرامے کا بھی ایک خاص مقام ہے دوسری اصناف کے ساتھ ساتھ ڈرامے نے بھی ترقی پسندانہ نظریات کو قبول لینے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اگرچہ اردو ڈرامہ میں ابھی وہ معیاری شان پیدا نہیں کی جا سکی جیسا کہ دیگر اصناف ادب میں۔ لیکن ہم یہ کہنے کے قابل ضرور ہو چکے ہیں۔ کہ وہ پتوار جیسے تراجم سے کہیں بہت آگے نکل گیا ہے۔

پتوار کی کہانی ایک جرنلسٹ کی نگاہ پرتو حیات کے مختلف عکسوں سے عبارت ہے۔ ڈرامہ پڑھتے پڑھتے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بادام کے کھردرے اور نکیلے چھلکے حلق میں اتارے جا رہے ہیں۔ مغزی کہیں نام کو بھی نہیں ہے۔ مترجم نے ڈرامائی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش میں کئی فرسودہ نظریوں کا آسرا لیا ہے۔ وہ جزئیات کو داخل کرنے کی امنگ ضرور رکھتا ہے۔ لیکن مصنف کی ابھاری ہوئی سنگین دیواروں میں وہ ایک بھی شگاف پیدا نہیں کر سکا۔ سبھی کردار ایک کبھی نہ بجھنے والی پیاس کا شکار بنے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

مترجم نے زبان میں شعریت اور لوچ کے عناصر بھی شامل کرنا چاہے ہیں۔ لیکن وہ نمایاں نہیں ہو سکے۔ غرض ہندی کی روایتی شعریت، اردو کے سانچے میں ڈھلتے ہوئے مترجم وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکا جسے ایک پرخلوص ہدیے کے طور پر اردو ادب کو پیش کیا جا سکے۔ (ف)

"تاجدار" (TAJDAR):- یہ ماہوار اردو رسالہ "رومن رسم الخط" میں بمبئی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اسے تاج آفس بمبئی نے فوجی سپاہیوں کیلئے جاری کیا ہے۔ رسالہ میں ایسا متنوع مواد اور تفریحی عنصر بکثرت دکھائی دیتا ہے۔ جو اپنے افادی مقصد کی پوری عکاسی کرتا ہے۔

انتخاب مضامین میں اُن لطیف احساسات کی ترجمانی کا خاص التزام رکھا گیا ہے۔ جنہیں تحفظ وطن کی خاطر دور دراز مقامات پر گئے ہوئے جانباز سپاہی گھریلو فضاؤں میں چھوڑ گئے تھے۔ اس طرح انسانی فطرت کی وہ خلا، جو ایسے مواقع پر پیدا ہو جایا کرتی ہے پر ہو جاتی ہے۔ لیکن ترتیب مضامین میں ہمیں یہ بات ضرور کھٹکتی ہے۔ کہ اگر اس کا تفریحی مواد ہر طبقہ کے سپاہیوں کی ذہنی دلچسپی کیلئے مہیا کیا جا سکے تو رسالہ کی جامعیت میں معتدبہ اضافہ ہوگا۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ فوجی سپاہیوں کا ایک بہت بڑا گروہ ایسے ترقی یافتہ اور خوش ذوق افراد پر مشتمل ہے جن کے ادبی نظریے تاجدار سے کچھ اور بھی چاہتے ہیں —— شیخ نذیر احمد صاحب مالک تاج آفس بمبئی کی یہ کوشش لائق تحسین ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اپنے وسیع تجربے کو کام میں لا کر "تاجدار" کی خوبیوں میں مزید اضافہ کریں گے۔ (ف)

شام و سحر:- مصنفہ پریم ناتھ پردیسی۔ ملنے کا پتہ۔ غلام محمد نور محمد تاجر کتب سرینگر۔ قیمت ۱۲ / —— اس افسانوی مجموعے کا مصنف کشمیر کا ایک نوجوان فنکار ہے۔ بیشتر افسانوں میں مقامی تلخیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فنکار ابھی افسانوی ادب کے ابتدائی مراحل طے کر رہا ہے۔ لیکن اس کے آغاز میں ایک مستحکم انجام کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ (ف)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... بشه ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

و گفت ... [illegible] ... آن ... حضرت ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... گفته ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

باشد ... [illegible]

[illegible] ... عاقبت ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible]

[illegible] چون [illegible]
[illegible] کبوتر
[illegible] چون [illegible]
[illegible] و گفت این [illegible] بوستان
[illegible] روزی صحرا [illegible]
[illegible] ماده کبوتر [illegible]
[illegible] او را [illegible] است [illegible]
[illegible] پس در فصل [illegible] این [illegible]
[illegible] کبوتر [illegible]
[illegible]
[illegible] این [illegible]
[illegible] هیچ کاری [illegible]
[illegible] هجران گرفتار [illegible] گفت
[illegible] من [illegible]
[illegible] نکنم چه [illegible]

نمی باشد الا تو که خود نمی بینی همیشه غمگین و مستمند بوده قرار
نگرفته‌ای این بلا و محنت رنجور هم از غصه [illegible] ایران و حشمت
گفت از غصه ملک اندیشناکم و لیکن ملک [illegible]
رنجور است حالیا این است که دانا بیان کرده است هیچ نوع را
غم چند وجه است اول آنکه وزیری نیک سیرت خوش خوی باشد
دوم آنکه دانا باشد و با رعیت یکدل سیوم آنکه وزرا از مصلحت
نگاه ندارد و خزانه و غلبه هم مهربان باشد چهارم آنکه در
خوشی و غمی و نیک و بد مساعد باشند و در میان قرار کنند پنجم آنکه
خجسته فال و مبارک قدم باشد چه شوهر ایران صفت [illegible]
آراسته بود و چنین یاری [illegible] کامی [illegible]
کامرانی زراعت و وزیر نعمان [illegible]
بزرگان ظاهر و شوار می آید میگفت [illegible]
غصه میخورد و با خود میگفت که از [illegible]
و زعم خاوند نشسته الحال [illegible]
بهتر که گوش کنم [illegible]

و روز دیگر [illegible] ملک [illegible] به سوی ان [illegible] است و از کار خود

[illegible] بسیار دوست [illegible] با [illegible] لشکر [illegible] ساخته [illegible] ایران

[illegible] نوشت [illegible] ابدا [illegible] کرده بود [illegible] ام ملک

[illegible] حیرت [illegible] شد و [illegible] شکر [illegible]

گفت ای ملک [illegible] دل [illegible] حسن [illegible]

[illegible] بسیار بود الحمد الله

[illegible] بلند گفت ای ملک این [illegible] بجهت ان بود

[illegible] ملک [illegible] شده است [illegible] مرا

[illegible] ملک [illegible] ازون

[illegible] انشاء الله تعالی [illegible]

[illegible] کنار بود [illegible] پس [illegible] رفته

[illegible] ایران [illegible] ملک [illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] و ملک

[illegible] گفت [illegible] احوال ملک

سده بود [illegible]
[illegible] ۱۴

[illegible] که بسی [illegible] بهره کرده [illegible] گروه [illegible]
[illegible] پس اگر [illegible] باید که [illegible]
[illegible] و ریاضت [illegible]
[illegible] ساخت و کالبد [illegible]
[illegible] حکیم [illegible]
[illegible] فرزند [illegible]
[illegible] گفته بوده مذکور ساخت
پس [illegible] حکیم [illegible]
[illegible] گفتار [illegible] حاضر [illegible]
و [illegible] این [illegible] حکیم [illegible]
که [illegible] حکیم [illegible] قرار [illegible]
[illegible] حکیم [illegible] بعضی [illegible]
و [illegible]
[illegible] ایران [illegible]
و ظاهری و باطنی [illegible]

برهمنان بیداد برده آسوده چاره و مصلحت ای شاه تحمل امور بعد از
[illegible] کلام ... بود و بیستی بجواب بخت یار خود ... پریشانی دیده
[illegible] ... به ... ت ... به روا در وا ... شده ... پیدا
و [illegible] امور ... نبود و ایشان کیند و ... به غلط ... و ...
[illegible] کی ... کنند و ... ان ... آخر آن ... شده و در اینده ... قصد
کرد و ... ب ... جان است و چاره ... داشت ... آن ... است
که ... ان ... ان ... و ... ت ... بار ... و ... هر ... و ... کمال ... اسی به
... کند ... هم ... بود ... کار ... اند ... عقل کنی ... وانچه از ... و عقل و
شده ... باشد ... بکشی ... خون ایشان را بر خود ... باشی ... و آن شهر
... خود را بعد از کشتن ایشان ... کنی ... باشد ... گه ... از این بلا
... مسلحت ... ای ... را ... غم ... و ... دل ... و
رحم ... کشتن ایشان ... دید و گفت ای برهمنان ... شما را ... اسرار
سلیمان ... بهند ... بهم ... کلام ... دست ... ب
مصلحت ... و ارکان دولت همه ... ایشان ...
... میان ... و گفت ای ملک ... اگر ... قدر

[illegible] است که [illegible] بعضی [illegible]

[illegible] بعضی [illegible] جهت [illegible]

[illegible] گفتند که [illegible] [illegible]

[illegible] از [illegible]

[illegible] شد و [illegible]

بلاد و [illegible] بعضی [illegible]

[illegible] بعکس [illegible] میکنند [illegible]

خوت بسیار [illegible] دشمن دوست ناخته [illegible]

بنا [illegible] جهت ایران [illegible] دفعه او را [illegible]

از صفحه [illegible] اعیان ایران [illegible]

چون [illegible] گذشت [illegible] آغاز

[illegible]

[illegible] شده [illegible]

[illegible] شد [illegible]

دارم و [illegible]

[illegible] ۱۲۹ [illegible]

کرد از دهشت این حوادث یاد و نیز یاد نکوی که آنچه اهل بدها که

نهفت و شیفته [illegible] کار را بدون حلم رفت و آنچه

[illegible] بود تا نیکو کار را بدون حکیم بعبرای الجواب کرد لغت

آنچه بر پشیمان شکفند و حرب بود و ایشان که کار را بدون تعقل

بسته بود و در آمد که [illegible] بطور آمد و بر پشیمان بسیار خود بستند

خلاصه مقصد این باب است که بزرگان خصوصاً حکام را باید

راضی چیزی بهتر از حلم و وقار نیست و این خبر به هم نسبتی دارد

خلق و صفت بد نهد چنانچه داستان را [illegible] بگذارد و بلا رد و پرهیز از

آگاه شنا زد باب پانزدهم در بیان [illegible] ثوابی بزرگان

را از سخن سخن چینان بدر [illegible] رای دابشلیم گفت بیان

و این جزو فایده بر و باری و زبان سکسار [illegible] باز نمود

[illegible] که [illegible] بر را روشن کرد اینک اکنون بیجا اسم

که بیان فرمای که با پادشاهان که ام طایفه را از مردم بکار باید

[illegible] دشمان بدار نهد و چه جماعتی را از مردم کرنده بکار و بار چاها

[illegible] باید ارشد که بسیار محروم [illegible] در لباس سکان در آمده اند

چه وقت که حمایت شاهنشاه [illegible] فرمانفرمایی [illegible]

[illegible] به حقیقت چه [illegible] کار [illegible] برسد که این [illegible]

به نهایت [illegible] کار [illegible] باشد [illegible] روز

[illegible] روزها و ماههای جهانیان [illegible] الت

و آن [illegible] آمده ملک و دولت و [illegible] کافی [illegible] ملک

و در نهایت اهمی کس کار دشوار است تا چند بار در کارهای

گوناگون امتحان نشود و اعتماد را نشاید و بزرگ ساختن پر الایق

نباشد و از نتایج هایی اوی چون که همه کس در پایه امانت و دیانت

و راست گفتار و عالی همتی و بزرگ منشی است که بهره ای در یابد

با فرومایه هم است از جمهوران درگاه الهی است آنچه

تا دیگران را برگزیده حق اند لایق نباشد [illegible] ایشان

ارکان [illegible] شود که هر فتنه و بلایی که در مملکت پیدا آید [illegible]

اصل [illegible] که [illegible] بوده است و از نتایج [illegible]

است که [illegible] باشد [illegible]

[illegible] و [illegible] شود و [illegible]

[illegible]

نئی کتابیں

میراجی کے گیت:۔ میراجی کے پچاس ترقی پسندانہ گیتوں کا مجموعہ ۱۲؍

فروزاں:۔ معین احسن جذبی کی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ ۱۲؍

کلیاں اور کانٹے:۔ اختر اورینوی کے جدید اسلوب افسانوں کا مجموعہ ۲؍

زندگی کے موڑ پر:۔ کرشن چندر کے طویل مختصر افسانے اردو ادب میں ایک نئی صنف ۲؍

چٹان:۔ اپندر ناتھ اشک کے گیارہ ترقی پسند افسانے ۲؍

شگوفے:۔ نوجوان فنکار شفیق الرحمٰن کی بہترین رومانی کہانیاں ۲؍

ناگ رانی:۔ ڈاکٹر تاثیر کا یہ ناول عہد قدیم کی ایک رومانی داستان ہے۔ ۲؍

آزادی کی راہیں:۔ تحریک آزادی کی داستان مغربی مفکر برٹرینڈ رسل کا قلم سے ۲؍

ہندی کے مسلمان شعراء:۔ ہندی زبان میں مسلمان شعراء کی ادبیانہ گلکاریاں اور ان کا ہندی شاعری پر اثر ۸؍

تانیا:۔ ایک جانباز روسی لڑکی کی داستان جس نے بڑے بڑے جرمن جرنیلوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ ۸؍

عربوں کی قومی تحریک:۔ عربوں کی جدوجہد آزادی اور جدوجہد ارتقا کی تحریکوں کا تجزیہ ۸؍

معیشت زر:۔ ہندوستانی معاشیات میں فلسفہ زر ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس مسئلہ پر ایک مختصر لیکن جامع کتابچہ ۸؍

ان کہی:۔ ممتاز مفتی کے نفسیاتی تجزیے۔ بکھیڑوں کی کہانیاں۔ نئی سوچ۔ نیا اسلوب۔ ۲؍

صاحب اور مذہب:۔ اس میں ہندوستانی ریاستوں کے داخلی اور خارجی واقعات کی نقاب ایک انگریز مصنف نے نہایت بیباکی سے اٹھائی ہے ۸؍

شیش محل:۔ شوکت تھانوی کے جدید مزاحیہ مضامین کا مجموعہ۔ شوکت کے مزاح کا ارتقائی رنگ۔ ۲؍

دروازے:۔ کرشن چندر ڈرامے بھی لکھتا ہے۔ دروازے میں اس کے ڈرامائی مزاج کے بہترین خاکے ہیں ۱۲؍

رنگ بست:۔ جناب اثر لکھنوی نے دنیا بھر کے شعرا کی بہترین نظموں کو اپنے رنگ میں اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ ۱۲؍

متفرق

ادبستان:۔ خلیقی مرحوم کی شاعرانہ سرمستیوں میں ڈوبے ہوئے رنگین افسانے ۲؍

تاریخ مسلم لیگ:۔ ہندوستان کی اس سیاسی جماعت کی مبسوط تاریخ ۱؍

افسانہ کیونکر لکھتا ہوں:۔ یہ کتاب مبتدی افسانہ نگاروں کیلئے مرتبۂ قندیل رکھتی ہے ۱؍

عجائبات ہندوستان:۔ ہندوستان کے حیرت انگیز اور بہترین عجائبات کے مفصل حالات۔ ۲؍

اسلام کا تاریخی کارنامہ:۔ سوشلسٹ لیڈر ایم این رائے کے اسلام کے متعلق خیالات۔ ۱؍

دیر و حرم:۔ منظور احمد متشکر کی رومانی غزلوں اور گیتوں کا مجموعہ ۱؍

تاریخ احرار:۔ جماعت احرار کی تنظیمی اور عملی کاروائی کا لب لباب (چوہدری افضل حق) کے قلم سے ۱؍

خطوط افضل حق:۔ چوہدری افضل حق کے وہ خطوط جو انہوں نے راولپنڈی جیل سے اپنے بچوں کو لکھے ۱۰؍

صبح انقلاب:۔ چھوٹے چھوٹے انقلابی ادب پاروں کا ایک مجموعہ ۱۲؍

بساط سیاست:۔ ملکی اندرونی انقلابوں کے احوال اور اسباب پر مفصل بحث (مظہر علی اظہر) ۱؍

شیر میسور:۔ مجاہد میسور سلطان ٹیپو پر سیر حاصل تبصرہ ۱؍

مصر کی رقاصہ:۔ حیرت انگیز رومانی داستان۔ ایک مصری رقاصہ کی محبت بھری کہانی ۱؍

حقیقت و افسانہ:۔ مولانا ظفر علی خاں کے بلند پایہ ادبی مضامین کا مجموعہ ۱؍

معلومات جنگ:۔ اس میں جنگ کے متعلق تمام معلومات تفصیل سے دی ہیں ۲؍

پنج رنگ:۔ رنگارنگ افکار و نظریات کی جھلکیاں ۲؍

شہنائی:۔ تاجور سامری کی جدید نظموں اور ترقی پسندانہ گیتوں کا مجموعہ ۱؍

معجزات رسول:۔ (فضل جالندھری) رسول کریم کے معجزات کو استادانہ فنکاری کے ساتھ نظم کیا گیا ہے۔ ۲؍

شعلۂ طور:۔ حضرت جگر مراد آبادی کا مکمل مجموعہ کلام مع پیش لفظ ۴؍

بر کشیدن آن حضرت [illegible] بسیار [illegible] باشد که
و [illegible] لشکر [illegible] ایشان [illegible] است
[illegible]
[illegible] کار [illegible] شده [illegible]
[illegible] فرمان الهی [illegible]
[illegible] عقل [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] اعتماد [illegible] کریمان مردم
[illegible]
[illegible] ترتیب [illegible]
[illegible] [illegible] بسیار [illegible]
احوال [illegible] مسلمانان [illegible]
[illegible] آنجا [illegible] بسیار [illegible]
[illegible] ساخت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

و از سخنان پسندیده است که از چنین کسی رسیده است و چه سخنی است نسنجیده
گرشاسب اینجاست داستان پند گرفتست با این مرد جهاندیده
روزی پرسید که چگونه بوده است این حکایت بر همین گفت
آورده‌اند که حاکم حلب را ... و خرم بود و بسیار جوانمرد پیرایه آراسته
هنر بود که در میان تعریف هنرمندی می‌شنید که حکایت آشنا و
ناموزدست و کارنامه او را ... اورا طلبید فرمود که سرمایه
حضور راست ... باشد و دور اندیشی ... پند گرفت و نیکو
و حرمت یافت و دل حاکم جای گرفت تا آنکه رفته رفته محرم شد
و اسرار پروری از نگاه ... او وقت نیک فرصت یافته عرض
داشت که ملک بی آنکه اندازه خرد ... نیک ... او به اساس
سعادت فرموده باشد و بزرگی او از دار خدا بوده است
و دانشمندان بیش از مردم بازاری ... مردم خرده صحبت گم کرده
... با بزرگی ... نمایند و ... بخاطر من چنان
که این شخص ... که از اهل بازار باشد نیک ذات ...
چیز ... مردم گوید ... کار را از ...

بود از حسن صورت و خوش‌خوئی [illegible] که در خلق نیاید [illegible] که از آن بیچاره
عشق [illegible] که [illegible] کسی [illegible]
نشان [illegible] صحبت [illegible]
[illegible] چون [illegible] که آفتاب و بعد از آن کرم و مکرمت
[illegible] باشد [illegible] کسی [illegible]
[illegible] گفت ای [illegible]
که [illegible] اما [illegible] چون آن صورت نیکو [illegible]
و [illegible] صورت [illegible]
حسن صورت [illegible]
صورت [illegible]
صورت [illegible] صحبت او [illegible] چون [illegible] مقام [illegible]
[illegible] صورت یافت آرزو
[illegible] گفت [illegible] اگر کسی [illegible]
[illegible] صورت نیکو [illegible]
خلق و [illegible] باشد [illegible] باشد و آنچه از اخلاق

[illegible]

به پاسخی [...] و بعد اصلاح [...] نزدیک خود نیایند بود و او سخن نیوشند
با قدرت بود قرار یابند و از سبب دوری [...] کار بیشند
و پیشانی [...] دو الفات [...] آموزش [...]
[...] چون رهایی و السلیم و انس [...] ای این [...]
دیگر [...] هوش نشنید حکیم روزگار روزنامهای [...] کار مصلحت
را انجام این سلطنت و روش فرمان [...] و [...]
و آوری به حقی [...] جهانیان [...] جهان جانان نشست
بر جان شاه و رعیت بهای نزدیک [...] گرین که
جوانان اسرار رحمت بود بیاساید و بیاساید [...] اجای سخن
نماند از شنیدن این داستان گرم از هم شبی [...] وان و
هر [...] پیش [...] ان خلل کار خانه دولت [...] اندیشه
ندید [...] اکنون میخواهم این گرد از [...] نکتهای که چرا آتیار
[...] دانا های [...] محنت دوران می باشند [...] نادان
دل روزگار بر می بینند آن را دانش [...] دوست
[...] اربابی [...] دوران خبر [...] این اندیشه [...] خلاص

و هر کدام که هست بعد نیکو گوید بروش نفع کرده و بعد فرع ضرر کرده باشد
جست با شرح و صحبت حکیم که اعز من است بیک فهمد با هم
برهمن دانشور جواب داد که آدمی زاده را همان بهتر که در کارخانه
الهی فکر و شعور و صحبت نادانان و مهربانان ایشان که باید بکنند و اگر
چه اگر چنین مصلحت را بعد بر چه این عالم ... الهی حکمت خود را
خوبان الهی خود که بهترین چیز است که به ایشان بخشیده است و ایشان
کرده و خبر از خود بیرون ساخت و حتی کار فرمای بیشتر و کارش
امید و یاد او نبود و بی بعد بر الهی هر که او از خیر و کار نکشاید از
حسن صورت چه آید و هنر و پیشه خوب و هنری که کند که
بعد بر پیشه هنری چنانچه برادر بزرگ سهر قطور را که
مراعات و وسایل خود با این بهشت اصل کار و نسبت حصه
ارزانی است و این را کتابه بس طاق و هنر فروتنی
و هر صفحه ایام تا به کار مانده و این سخن را و استادی زنگ آمیز
هست که دل پیش اهل دانش تواند شد برای هر کسید که چگونه
بودند سلطان حکایت برهمن گفت او بود و اندکی فرزندان

زمی با و ساپی

بزرگمنش با آن ... بود و بلند همت و بزرگ منش بود و بس خوب صورت
و نیکو سیرت ... بعث چون ... گوش حلیت با قلم و دواتی
بسته او را ... ساخت برادر بزرگ از خزانه ... زر ... و لیا
... و بزرگ هست او را و با آن ... بجست کار
... و دولت سرای بر خاص و عام گشاده بود ... خورد
... داشت بحال او و عذری ... گرد و غریب ... وطن
... گرفت تمام روز را ... بود
... بود و ... که در ... نیکی بود ... بود
و ... با ... زبان ... ماه ... بهمه
... گرفته بود با او
... ببر خواند هم با
... و ... دیگر ... اگر ... ان
... ایشان ...
... ان ... کار
... ان

یکدیگر با سالمن شطرنج [illegible] می بردند و هیچ از همه یکدیگر فاتح بابل
وارد رسیده ول می بودند بعد از گذر از این منزل تا دو روز دراز
به شهر بسطور رسیدند و به کناره شهر آرامگاهی مناسب اختیار کردند
و شب هیچ یکی از توشه باقی مانده بود و از نقد بهره داشتند یکی از یاران
گفت وقت است که هر یکی هنر خود بنماید و به جهت خود نعمتی به
آرد تا با فراغت روزی چند در این شهر توانیم بود و شاهزاده
گفت کار ما بقدر برات ازلی باز بسته‌اند و بکوشش آدمی
سرانجام نیابد هر آدمی خردمند [illegible] باشد در طلب اندک
بود نماید چون آن شب [illegible] گفت حسن [illegible] نعمت و وسیله‌ای
است هر جا [illegible] حال طالب [illegible] سود [illegible] بایع آن خواهد بود و از
[illegible] هر حرفی [illegible] صنعت حال خود [illegible] خواند و گفت سرمایه حسن
[illegible] بازار معامله [illegible] اصل لقا است [illegible] در اندک [illegible] این
مایه سود [illegible] نمی‌ماند [illegible] زراست و نیز
ورزش [illegible] کارشناسی معامله گذار [illegible] برهنه [illegible]
بشو [illegible] که [illegible] دست [illegible] [illegible] بود

نقل به حروف [illegible] ۱۹۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سخن [illegible]
[illegible] در باب [illegible]
[illegible] و گفتن بیان عقیده اهل [illegible] و سخن با یاران [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

شاعرِ انقلاب جوش ملیح آبادی کے انقلابی مرقعے

شعلہ و شبنم

حضرت جوش ملیح آبادی کی پر جوش اور کیف آور نظموں کا مجموعہ۔ شاعر انقلاب کا پیغام خوابیدہ روحوں کیلئے صورِ اسرافیل کا حکم رکھتا ہے۔ اس کا لفظ لفظ ایسی حرارت کا حامل ہے۔ جو افسردہ دلوں کے خون کو گرما سکتا ہے اس میں آپ کو "آتشکدہ" "سیاسیات" کی شعلہ افشانیاں، اسلامی حریت کے پر جوش واقعات، بادۂ سرجوش کی سرمستیاں اور کیا کیا فطرت کے روح پرور نغمے ملیں گے۔ قیمت پانچ روپے۔

حرف و حکایت

حضرت جوش کی زندگی، کفر و الحاد کی حد تک ہے۔ لیکن اس کفر و الحاد میں بھی ایک نفسی شان ہے۔ ان کے مذہب کی رُوح ایک تازہ حریت اور احترامِ انسانیت کی آئینہ دار ہے۔ شاعرِ انقلاب اس کتاب میں اپنے زمانہ عروج پر کھڑا ہوا قہقہے لگا رہا ہے۔ قیمت چار روپے۔

روحِ ادب

حضرت جوش ملیح آبادی کا سب سے پہلا مجموعہ نظم و نثر، جو اہل ذوق کے پُر اصرار مطالبہ پر ۲۲ سال بعد شائع کیا گیا ہے۔ شاعرِ انقلاب نے روحِ ادب میں کیا پیش کیا ہے۔ اس کی تعریف حضرت اکبر الہ آبادی ان الفاظ سے ادا کرتے ہیں:

"حیرت، معرفت، ہمدردی، جوش، بلند خیالی سے آپ کے اشعار لبریز ہوتے ہیں۔ آپ نے جو کچھ ہے وہ درد بھرے طرز بیان پایا ہے۔ یا سی سو سال میں ہو کر ایسے خیالات عالی، حیرت افزا ہیں۔"

قیمت (ے) ساڑھے تین روپے

نقش و نگار

"شاعرِ انقلاب" آپ کو اس میں ایک بیدار شاعر و مفکر کی شان کے ساتھ دکھائی دیں گے۔ انہوں نے حیاتِ انسانی کا پیام غزل جیسی صنف آواز میں سنایا ہے جس میں ایک مضطرب دل کی دھڑکن صاف سنائی دیتی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

آیات و نغمات

اردو شاعری کے دورِ ارتقاء کی جیتی جاگتی تصویر۔

آیات و نغمات میں شاعرِ انقلاب نے اپنے آپ کو جس شکل میں پیش کیا ہے۔ یہ اس کی روح کا عکس ہے۔ اس کے نغمات میں اپنے دل کی دھڑکنیں سنیں، آپ کے دل کے تار مدتوں مرتعش رہیں گے۔ اس مجموعہ میں جوش کا تخیل، انداز بیان، پختگی اور بلندی کے آخری نقطہ پر پہنچا ہوا ہے اس میں الواب کی کوئی تقسیم نہیں ہے اور نظموں کو ایسی ہم آہنگی کے ساتھ ترتیب کیا گیا ہے کہ مطالعہ کی رنگا رنگی اور موضوعات کا تنوع حیرت انگیز طور پر محسوس ہوتا ہے۔ قیمت۔ پانچ روپے۔

فکر و نشاط

افضل سے افضل تر پیدا کرنا، جوش کے نظریہ ارتقا کا اہم مسلک ہے۔ "فکر و نشاط" میں اُس کی شاعری افضل ترین مرتبہ پر پہنچی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جوش کا کلام خواہ وہ رندانہ ہو یا صوفیانہ والہیہ، مذہبی ہو، شاعرانہ ہو یا مصلحانہ، حکیمانہ، شروع سے آخر تک حرکت و حیات سے معمور دکھائی دیتا ہے۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے

یہ جدید ایڈیشن مکتبہ اردو کی روایتی صوری خوبیوں کے ساتھ نادر خصوصیات کے حامل بن گئے ہیں۔

مکتبہ اردو لاہور

[illegible]	(مترجمہ) افلاطون	۱/۸/۰
[illegible]	[illegible]	۱/۱۲/۰
[illegible]	[illegible]	۲/۰/۰
[illegible]	ممتاز مفتی	۲/۸/۰
[illegible]	اختر اورینوی	۲/۰/۰
[illegible]	کرشن چندر	۲/۰/۰
[illegible]	اوپندر ناتھ اشک	۱/۱۲/۰
[illegible]	بلونت سنگھ	(زیر طبع)
[illegible]	ممتاز مفتی	"
[illegible]	احمد ندیم قاسمی	"
[illegible]	شیر محمد اختر	"
[illegible]	ڈاکٹر محمد نصیر الدین	"
[illegible]	رابعہ مہدی علی خان	"
[illegible]	(جلد دوم) کرشن چندر	"
[illegible]	مہندر ناتھ	"
[illegible]	حیات اللہ انصاری	"

ناول

[illegible]	سجاد ظہیر	۱/۳/۰
[illegible]	[illegible]	۱/۳/۰
[illegible]	(مترجمہ) سراج الدین احمد	۲/۰/۰
[illegible]	"	۲/۸/۰
[illegible]	[illegible]	۱/۰/۰
[illegible]	ڈاکٹر تاثیر	۲/۰/۰

ڈرامے

[illegible]	سعادت حسن منٹو	۲/۰/۰
[illegible]	اوپندر ناتھ اشک	۱/۸/۰
[illegible]	سعادت حسن منٹو	۱/۸/۰
[illegible]	[illegible]	۱/۸/۰
[illegible]	اوپندر ناتھ اشک	(زیر طبع)

منظومات

[illegible]	جوش ملیح آبادی	۵/۰/۰

[illegible]	ن۔ م۔ راشد	۲/۰/۰
نقش فریادی	فیض احمد فیض	۱/۸/۰
آہنگ	اسرار الحق مجاز	۱/۸/۰
[illegible]	اختر شیرانی	۱/۰/۰
[illegible]	اختر انصاری	۱/۸/۰
آہنگ رزم	وقار انبالوی	۰/۱۲/۰
طرح نو	نذیر مرزا برلاس	۰/۸/۰
۱۹۳۸ء کی منتخب نظمیں	(مرتبہ) [illegible]	۰/۱۲/۰
[illegible]	مضطر جالندھری	۲/۰/۰
[illegible]	اختر انصاری	۱/۸/۰
میراجی کے گیت	میراجی	۰/۱۲/۰
فروزاں	معین احسن جذبی	۱/۸/۰
شعلۂ ساز	فراق گورکھپوری	(زیر طبع)
[illegible]	علی جواد زیدی	"
وسعتیں	سلام مچھلی شہری	"
زہر خند	یوسف ظفر	"

اجتماعیات

مشین اور مزدور	باری	۰/۸/۰
آزادی کی راہیں	برٹرینڈ رسل	۱/۸/۰
فاشزم	ہیرلڈ لاسکی	۰/۸/۰
[illegible] اور کسان	[illegible]	۰/۸/۰
صاحب اور مذہب	"	۰/۸/۰
بابو اور مزدور	"	۰/۸/۰
سوشلزم	اینگلز	۰/۸/۰
سرمایہ داری	عبد اللہ ملک	۰/۸/۰
جاگیرداری	"	۰/۸/۰
امریت	[illegible]	۰/۸/۰
Pakistan & Untouchability	Ch. Afzal Haq	2-4
احساس کمتری	شیر محمد اختر	۰/۸/۰
تنقید جدید	اختر اورینوی	"
[illegible]	مسعود علی ندوی	۰/۸/۰
معیشت زر	ابن الحسن	۰/۸/۰

ادبیات

ادبستان	مولانا خلیقی (مرحوم)	۲/۸/۰
ادب لطیف	حاجی لق لق	۱/۳/۰
پاگل	خلیل جبران	۰/۸/۰
ملتوں کے مسلمان شعراء	عبداللہ بٹ	۰/۸/۰

مکتبہ اردو، لاہور

[illegible] مطالعه [illegible] منشور [illegible] چنین [illegible]

[illegible] یافت [illegible] نشاط

[illegible] روزگار [illegible]

[illegible]

[illegible] توانا و جوان

[illegible] چون [illegible] اگر

[illegible] بود و اگر

[illegible] بود و [illegible]

[illegible] این [illegible] گاه

[illegible] بود [illegible]

[illegible] وطن [illegible] گاه [illegible]

[illegible]

[illegible] رفت [illegible] رفت

چون [illegible] بود و [illegible] باید بود

[illegible] بود [illegible]

که ... [illegible] ... چون ... این ... [illegible]

و ... [illegible] ... و شده ... [illegible]

... [illegible] ... رسید

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... اصفهان ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... بصورت ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... بصورت ... [illegible]

۳۰۰۲۲

حکایت درویشی که کار بر توکل بگذاشت فقیر و عاقل شیخی که
با الهام صاحب است ... نگهدار توکل میکن . شنیدم مرد
کیسه پر از زر ... زر را از کمر گشاده کنار چشمه نهاده بود و در
چشمه غسل میکرد چون فارغ شد و جامه پوشید فراموش کرده بود و از آنجا رفت
بزودی مردی بر او ... شبانی بیامد اول گوسفندان
آنجا رسید و همان زر را از لب چشمه برداشت و با خود فرو داد
بازگشت و غسل ... و نیز دیگر ... بود با خود گفت
این عقد تمام است ... ازین برداشتم ... این عقد را
باید شاید که ... همین عقد ... باید که این عقد را
برو ... بجا ... همین آن شاه ... چون ... و زر در
فعل کرد ... سر ... سبحان ... پیش گرفت
اما چون ... را ... باید آمد ... چون ... اشک ...
بازگشت و ... ووین اعاز
... بازآمد و صورت حال را با غالب
... زبان ... گفت ای ... غایب الغیب

و دیگر خواست زر از ایشان [illegible] حسب [illegible]

عمال ملک رعیتی تو اکنون [illegible] این جان [illegible]

دهقانان گفتند [illegible] صد افسوس [illegible]

[illegible] و از اهل عمال [illegible] دهقان

[illegible] دیگر [illegible] عمال

[illegible] بس چو [illegible] و دیگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و دهقان [illegible]

[illegible]

دهقان [illegible] گفت [illegible]

[illegible]

دو دقت شستگی و از عیب سیاه نشد بس بحر حجب و از جمله و همه زر را
و ... ولادان که گفت و ... جمعی کاشی را ... و مساحت و
... منازل و از ... ان بر و احضر بر سر جاده ابد ...
زر کار ... گفت اند و دو حافظ و بر لبشان دل ر
... بعد از ... ملازمش بر گوشه دهقان افتاد
و دهقان را ... طعام از هر گونه سخن
و دهقان ... حکایتی ... حکایتی از روزگار
و ... دهقان سخن ... و دهقان
... پیشانی ... سلام
... زبان ... روی
... زنان ...
... این سخن ... زبان
...
...
... شنیده

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بالموت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ايمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بر وجود [illegible] آن

[illegible]

دست آرام بگشاد و سه روز برآمده بود که سیاهی بار دیگر دهقان
بیمار را زاول بگاه چه بر حال عصا و صد دینار بازگفت دهقان
گفت راست بگو که اول بار که این چیزها از تو غایب شده بود
از کجا بدست آورده بودی بچه نوع جمع کرده بودی سیاهی چون صورت راستی
بدید گفت آن وقت که فلان سرچشمه همسایه ای با من جنگ کرد و من صد
دینار داده بودم و این صد دینار و هیمه من از او ستده دهقان بستی کرده بود که
گفت آن همسایه جهت چشمه من فراموش کرده بودم و چاه چو
پیر من باختم و صد دینار همان بود که ستده بودم و بار عصا به دست
آن صد دینار من است که خرج میکنم بشان حرمت رود فرو
گفت ای دهقان در روانش رهین گشوده و انشاء الله
و دیگری تاجی بود که هنوز در عوض آن آورد آن این دهقان آن بود
تا بار آن غیر بر منزل قناعت از دست نخواهد و عقد بازخواهد
توکل چه داند که مهربان بسیار بخشند بار رای روزی ندارد و القصه
آن روز تا بدین مهمان بسر نبرد روز دیگر بدر رفته که بسر رحمت
جزو لطف شما حاجت باشد که من نیز بجز مقام تا از آن

بخورند چون با بندگی آمده باشند به یک نوبت [illegible] صحبت کنند

گذارند عالم سبب [illegible] و سبب [illegible] با نوکران [illegible] پیدا کرد

و دوستان چنین سخن بشنوند و استمالت شدند پس [illegible] و بچگان [illegible]

[illegible] خبر اندو [illegible] رسیده که [illegible] شهر کدام [illegible] گفته [illegible]

ایام [illegible] عزت [illegible] و به قیمت [illegible] چالان

نگوید [illegible] و [illegible] سازند

[illegible] یاران

[illegible] چون [illegible]

[illegible] حاصل [illegible] یاران روز

یاران [illegible] و [illegible] سازند

[illegible] کنند [illegible] حیله

[illegible] بموجب [illegible]

بجانب شهر [illegible]

مقصود [illegible]

[illegible]

در اوان [illegible]

مرا نبود ... ملاحظت وی نگذشت و شنیده ام او نیز که گفت جمال
بنمائی تا این جوان چیست اید کنیزک برفت و طلب جوان امد و گفت
بی بیم ... [illegible] رسانیده میگویند ... [illegible] غریب
... جوان ... [illegible] ... و منزل ... [illegible]
امروز ... منزل ما را بجمال خود بیارای پس از ... [illegible]
پایم ... شان نباشد جوان قبول التماس کرد و بمهمانی زن
رفت تا آخر روز با او بسر برد ... از غنیمت ... [illegible]
زر ... درم ... [illegible] ... جوان ... یاران ساخت
بعد شهر ... [illegible] ... درم است روز دیگر
پسر بازرگان را گفتند که امروز مهمان عقل و کاردانی تو خواهیم
بود پسر بازرگان ... قبول کرد و بشهر درآمد تا کشتی پر از کالا
از اشیا و غرایب اسباب از دریا بدروازه رسید و اهل شهر در خریدن
توقف میکردند تا که ... [illegible] و اگر بعد امروز ... [illegible]
... نقد بفروخت ... [illegible] ... اسباب ایشان بود
... [illegible] ... حاصل کرد ... کفایت ... [illegible]

بالجمله چون خبر فوت شاهزاده را الغرض گفته بودند بعد ملاقات کل ... فی
و کارخانه تسلیم ... مهدی اکنون ... این صفت ...
کارخانه متوجه ... شاهزاده و ... الی ... بعد ...
والا ... کل ... رسیده و بشهر اوزبک ... ملک ... و ...
زیاده ... و هم ... شده ... طایفه ... ملک ...
... طرف ... و ... زبان ... مردم ...
... و ... ایشان ... ...
... شاهزاده ...
غضب ... چون ... کار ... روز ...
خالی شده شاهزاده به طرف ... دیگر ...
او ... شاهزاده ...
و ... ایشان رسید ... گفتند ... کار ...
شاهزاده ... چون ... ارباب ... حاضر ...
از ... کالسکه ... تکلیف ...
و دیگر ... اشراف و اعیان ملک و اصحاب ارکان آن شهر و ...

محمد ...

۱-

شاعرِ انقلاب جوشؔ ملیح آبادی کے انقلابی مرقعے

شعلہ و شبنم

حضرت جوشؔ ملیح آبادی کی پُر جوش اور کیف آور نظموں کا مجموعہ۔
شاعرِ انقلاب کا پیغام خوابیدہ روحوں کیلئے صورِ اسرافیل کا حکم رکھتا ہے۔
اس کا نغمہ ایسی حرارت کا حامل ہے۔ جو افسردہ دلوں کے خون کو بھی گرما سکتا ہے
اس میں آپ کو آتشکدہ "سیاسیات" کی شعلہ افشانیاں۔ اسلامی حریت کے
پُرجوش واقعات، بادۂ سرجوش کی سرمستیاں اور گلبانگِ فطرت کے روح
پرور نغمے ملیں گے۔ قیمت پانچ روپے۔

حرف و حکایت

حضرت جوشؔ کی رندی، کفر و الحاد کی حد تک ہے لیکن اس کفر
و الحاد میں نیکی و پاک نفسی شامل ہے۔ اُن کے مذہب کی رُوح ایک وفا، محبت
اور احترامِ انسانیت کی آئینہ دار ہے۔ شاعرِ انقلاب اس کتاب میں اپنے
رندانہ عروج پر کھڑا ہوا قہقہے لگا رہا ہے۔ قیمت چار روپے۔

روحِ ادب

حضرت جوشؔ ملیح آبادی کا سب سے پہلا مجموعۂ نظم و نثر، جو اہلِ
ذوق کے پُر اصرار مطالبہ پر ۲۱ سال بعد شائع کیا گیا ہے۔ شاعرِ انقلاب
نے روحِ ادب میں کیا پیش کیا ہے۔ اس کی تعریف حضرت اکبرؔ الٰہ آبادی
ان الفاظ سے ادا کرتے ہیں۔
"عبرت، معرفت، بیخودی، جوشِ روحانی سے آپ کے اشعار
لبریز ہوتے ہیں۔ آپ نے چشم بد دور عمدہ طرزِ بیان پایا ہے۔ بائسی
سوسائٹی میں رہ کر ایسے خیالاتِ عالی، حیرت افزا ہیں۔"
قیمت (۳؎) ساڑھے تین روپے

نقش و نگار

"شاعرِ انقلاب" آپ کو اس میں ایک بسیط شاعرِ منفرد
کے ساتھ دکھائی دیں گے۔ انہوں نے حیاتِ انسانی کا پُر الم نغمہ ایسی بلند
آواز میں سنایا ہے جس میں ایک مضطرب دل کی دھڑکن صاف سنائی
دیتی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

آیات و نغمات

اُردو شاعری کے دورِ ارتقاء کی جیتی جاگتی تصویر۔
آیات و نغمات میں شاعرِ انقلاب نے اپنے آپ کو حقیقی رنگ
میں پیش کیا ہے۔ یہ اُس کی رُوح کا عکس ہے۔ اُس کے نغمات میں اپنے دل
کی دھڑکنیں سنیں۔ آپکے دل کے تار مدتوں مرتعش رہیں گے۔ اس نادر مجموعہ میں
جوشؔ کا تخیل، اندازِ بیان، پختہ کاری اور بلندی کے آخری نقطہ پہ پہنچا ہوا ہے
اس میں ابواب کی کوئی تقسیم نہیں ہے اور نظموں کو ایسی ہم آہنگی کے ساتھ مرتب
کیا گیا ہے کہ مضامین کی رنگا رنگی اور موضوعات کا تنوع، حیرت انگیز دلچسپی
میں غرق کر دیتا ہے۔ قیمت۔ پانچ روپے۔

فکر و نشاط

افضل سے افضل تر پیدا کرنا، جوشؔ کے نظریۂ ارتقا کا اہم مسلک
ہے۔ فکر و نشاط میں اُس کی شاعری افضل ترین عروج پہ پہنچی ہوئی
دکھائی دیتی ہے۔ جوشؔ کا کلام غزلیہ و نشاطیہ ہو یا طربیہ و المیہ۔ رندانہ و
شاعرانہ ہو یا مصلحانہ و حکیمانہ، شروع سے آخر تک حکمت و حیات سے
معمور دکھائی دیتا ہے۔
قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

یہ جدید اڈیشن مکتبۂ اُردو کی روائتی صوری بلندیوں پہ پہنچ کر نادر خصوصیات کے حامل بن گئے ہیں۔

مکتبۂ اُردو لاہور

[illegible] بر حفظ [illegible] شنیده
[illegible] اخلاق او [illegible] وجود
[illegible] شده
[illegible] اگر [illegible] سال [illegible] از [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شد [illegible]
[illegible] سیاه [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

و در ... [illegible] ... شش ... هزار ... فتح کردن ... [illegible]

[illegible] ... ولایت ... [illegible] ... که ... [illegible]

[illegible] ... ولایت ... [illegible] ... جهت ... [illegible]

از جهت ... [illegible] ... تمامی ملک ... [illegible]

بس بسیار ... [illegible] ... است ... [illegible]

باز ارم اند و کس ... [illegible] ... دا ... [illegible]

... صبر باید کرد و چون کلان ... [illegible] ... او ... [illegible]

... [illegible] ... ملک ... [illegible]

... [illegible] ... و این ... [illegible]

... [illegible] ... است ... [illegible]

... [illegible]

انچه ... [illegible] ... ملک ... [illegible]

این ... [illegible]

و ... [illegible] ... ملک ... [illegible]

... [illegible]

بعد [illegible] شمس الملک [illegible] رفت و ملک زاده را با عماد الدوله [illegible] گذاشت

[illegible] مخصوص [illegible] میان [illegible] ملک زاده را [illegible] آراسته

[illegible] بود و [illegible] وقت [illegible] که ملک زاده تاج

[illegible] و [illegible] مخصوص الملک

[illegible] [illegible] که [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اگر [illegible] شد جا الملک [illegible]

[illegible] که این [illegible] و [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible]

[illegible] که اصل این [illegible] از علما [illegible] و

و [illegible] [illegible] [illegible] ملک زاده [illegible] خدمتکاران

[illegible] که از [illegible] [illegible] ملک زاده [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] و علام [illegible]

[illegible] [illegible] شده [illegible] [illegible] [illegible] و

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] را [illegible] رفتند.

[illegible] از اقلیم [illegible] که [illegible] ولایت دیگر رسیدند

[illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آن [illegible]

[illegible]

[illegible] گرفته ان [illegible]

[illegible] اعلام را

[illegible]

[illegible] ملک [illegible] پسر [illegible] و [illegible] مادر کرم

[illegible] شده [illegible]

[illegible] در حلقه علمای [illegible]

[illegible] فی [illegible]

[illegible] معتقد شده و بخدمت [illegible]

[illegible]

[illegible] مسمی شده و این [illegible]

[illegible] شد [illegible]

[illegible]

[illegible] لفظی [illegible]

[illegible] علام [illegible]

[illegible]

[illegible] ملک بعد از [illegible]

[illegible] بعضی [illegible]

[illegible] ملک آن [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... اصل ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

و گفت ... [illegible] ... صحبت [illegible]

[illegible] ... صحبت ... [illegible]

صحبت با کسان ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] صحبت ... لازم ... گفت [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] اصل ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

نگردانیم [illegible] خود را اما چون دانست که سخن من بعد شنیدن به زبان

در کشید چون این شعر گفته حضرت [illegible] بنده گرانی را انها رو برون

[illegible] کردن مال خود و [illegible] ساختن جا سامان و بر سید از روز

چه [illegible] شجاعت [illegible] سخت خبر یافت که چه بود کامل

مشکل [illegible] امری [illegible] طلب ان کس [illegible] کار

[illegible] این جهت [illegible] و [illegible]

[illegible] این [illegible] که [illegible] بود [illegible]

[illegible] حکم [illegible] گرفت [illegible]

[illegible]

در [illegible] صلاح [illegible] ان [illegible]

[illegible] شهر [illegible] چهار [illegible] باغ [illegible] شهر

[illegible] چون [illegible] باغ [illegible] بکار ساید

[illegible] این [illegible] و [illegible] شد [illegible] کار

[illegible] دیگر [illegible] سخن [illegible]

[illegible] بیرون امده [illegible] و چون

ریکی زاده ... رسبار ... حجت ... [illegible] ... دراینه

[illegible] ... مرو بروه ... [illegible]

[illegible] ... و در آن ... [illegible] ... کار

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... سه ... [illegible]

[illegible] ... گرفته بود

[illegible] ... خاطر

[illegible] ... اگرچه ... [illegible]

[illegible] ... مکدر ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... بازگرفته

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] یک از [illegible] آمده [illegible] باز [illegible]

[illegible] کلان [illegible] حضرت [illegible] کرده [illegible]

[illegible] یک سال گذشته [illegible]

[illegible]

[illegible] یک شهر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دزدان چون نیم‌شب گاه خفته بودند بر چشمه رخت را اندوختند و آتش
بنشاندند و اسباب که جمع بود بر پشت گاوی بار نمودند از جمله بردند و رفت
آنجا در صد بیست ... بکافت ... اول ... را
بر ... پنهان ساخت و با اسباب آنچه که از
مسافر بود هرکه رفت بجای ... به پشت ...
اسباب مسافر رفته بود با چیزهای دیگر از آنجا برداشت و چون
بالای درختی نشست بعد ... ایشان آگاه شدند
چون از خواب برآمدند ... و اسباب او را
... نشستند و دانستند که آنچه افسانه گوی این ... بود
... صد ... اسباب ... کشتن ... و
را از ... کنند ... مسافر
و در ... که اسباب پنهان کرده بود ... مسافر اسباب
خود ... کرده و ... دعا ... رخصت گرفت و
... راه ... کاه که ... مسافر
... افسانه ... که ... به ... رسید

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲

و چون [illegible] بعد از این [illegible] جهانی [illegible] بنظام [illegible] گفت

[illegible] از [illegible] [illegible] بیان اردو [illegible]

[illegible] [illegible] و لغت [illegible] اور

[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] از [illegible]

باشد [illegible] [illegible] و [illegible] شناخت

[illegible] [illegible] و [illegible] زبان [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] شد پس [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] که اگر این [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] بعضی [illegible] است [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] باشد پس [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible]

[illegible] [illegible] حاضر [illegible] چون

[illegible] [illegible] [illegible] گفت [illegible] است

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] از این

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کار [illegible]

اوستاد [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] بعضی [illegible] [illegible] [illegible]

این [illegible] و [illegible] [illegible] این [illegible]

[illegible] الحق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] بکش [illegible] [illegible] [illegible]

همه طبیبان شهر در علاج این [illegible] شده اند [illegible] این [illegible]

[illegible] چون [illegible] علاج [illegible] [illegible] [illegible] اول

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] آخر [illegible] [illegible]

[illegible] است [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شده

[illegible] بالای [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رسیده [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ما ورا النهران

سالها تا امروز [illegible] آن [illegible] بدو [illegible] رسید [illegible]
[illegible] معنی [illegible] من [illegible] مسکین [illegible] اشرف
[illegible] تعلق [illegible] نشود [illegible] وجود [illegible] باز
[illegible] قصه [illegible] و اطراف [illegible] کوس
[illegible] المطلع [illegible] آن [illegible] العزیز
[illegible] یافت [illegible] و
خبر [illegible] ملک [illegible] صحبت [illegible]
[illegible] صحبت [illegible] پادشاه [illegible] بسیار
[illegible] مردمان [illegible] مقصود [illegible]
[illegible] که پادشاه [illegible] باید که هر کس را [illegible] بسیار
[illegible] ملک [illegible] زاده [illegible]
[illegible] گرفت و ملک یمن [illegible] صاحب [illegible] کرد
[illegible] همیشه [illegible] سبحانه [illegible] و
بود شد [illegible] قصه [illegible] اصل
[illegible] از آن بزرگان [illegible]

و وکسان آن که ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چرا که گمان ... [illegible] لطیفه‌ها ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چنان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اصل [illegible]

نشود چه گفتند اگر کار حکومت بر کسی قرار دهند که ملک ایشان نزد او قدری
نبود در مناسب به گونه‌ای که باید بر نروند و زبان گفت و انکار نشود شده
کمتر از دولت من جاسوسی گرفته ام [illegible] از رفیقی و همه باشد که
بر این گفتگو توقف نماید و از آن خلل نیاید پس حکایت ملک زاده
حضور او در وفای خود باز راندند ارکان دولت او را به ظلم در
چون نظر ایشان بر او افتاد و دانستند که این او [illegible] جای سعی
جدا [illegible] از این فر و شکوه و بزرگی و ذات فهم شود پس شرط تعظیم بجا
آوردند و احوال پرسیدند ملک زاده جواب ایشان بزرگانه گفت
و از اصل و نسب و جد و پدر و سرگذشت پدر و برادر خود خواند
اتفاقا گروهی از بزرگان این شهر به جا از نسبت پدر او رسیده
بودند و چون [illegible] سلطنت را در گوشه تخت پادشاهی دیده
بودند [illegible] و بزرگ [illegible] و [illegible] پدر آن او را بار رانده
[illegible] که [illegible] ولایت [illegible] اطوار او [illegible] العاق بود گفتند
که [illegible] حکومت [illegible] اوست که ذات پاک و نسب کرده وارد
[illegible] از [illegible] عدالت و رعایت رعیت [illegible] بدارد

پس چون منصور او را از مادر و آب خود ساختند و ملکی مدتی [illegible] بشناخت او
اختیار داد از برکت توکل بچنین دولتی رسید و چون کو[ر] بود او را کسی
با ثابت قدمی ورزد و صدق نیت حصول اخلاص هر کار او را بی
نیاز و دست مجرد [illegible] تا کام او [illegible] و [illegible] اول [illegible] قانون
بود که پادشاهان از روز اول بر فیل سفید می‌نشانند و بگرد شهر
می‌برند و [illegible] او نیز همان قاعده را رعایت کردند شاهزاده
زاده وقتی که به دروازه شهر رسید بخانی که بر در شهر بود دان نو
بود و خواننده [illegible] که کشف حال [illegible] عقل
بکمال رسد وقتی نتیجه دید که قضای الهی موافق او حکم کند و حال کسی
که در اول روز [illegible] محنت پای بسته باشد در آخر روز در
ایوان سلطنت بر تخت روزگار نشیند و [illegible] عجب [illegible] است
و توان دانست که توکل را چه نتیجه هاست پس القصه پادشاه
در آمد و ملک را [illegible] گرفت و کام بخشی بنیاد نهاد و [illegible] یاران را
طلبیده [illegible] صاحب عقل و کفایت را [illegible] وزیر ملک [illegible]
ساخت و دهقان پسر را بر سر اسباب و املاک خاصه [illegible]

وصاحب حال

[illegible] و [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مناسبت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حکایت

بر گفت من هیچ دوست [illegible] ایزد کلان [illegible]

شغل [illegible] این [illegible] سامان [illegible]

[illegible] بخش [illegible] سمن [illegible]

[illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جان [illegible] بهشت [illegible]

مزعان [illegible] کردم [illegible]

شدم و رفتار کردم ایشان بالا بی و دیواری [illegible]

و دادند [illegible] شناسی عذر باخواستند و گفت حالا دوست

[illegible] این [illegible]

دست [illegible] ایشان [illegible]

[illegible]

خالک عاقل [illegible] عقل خرد

[illegible]

[illegible] ادب

[illegible] آگے تھے اور [illegible] اگرچہ [illegible] لیکن [illegible] اس فہرست کے [illegible] اگر آپ نے اس فہرست [illegible] تو آپ محسوس کرینگے کہ ہماری [illegible] کا شاہد بھی [illegible] حالات کیا آپ کا یہ فرض نہیں کہ آپ [illegible] ہماری مطبوعات کی [illegible] کو اپنا مستقل شعار بنالیں۔

ابوالکلام آزاد	عبد اللہ بٹ	-/8/-
[illegible]	مترجمہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	Aspects of Abul Kalam Azad	
[illegible]	[illegible]	

[illegible]		
[illegible]	[illegible]	-/8/-
[illegible]	باری	-/8/-
تاریخ [illegible]		
اسلام [illegible]	[illegible]	
تاریخ [illegible]	مترجمہ باری	[illegible]
تزک بابری		

افسانے

نئے زاویے	(مرتبہ) کرشن چندر	[illegible]
[illegible] افسانے	سعادت حسن منٹو	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
لق لق کے افسانے	[illegible]	[illegible]
پرواز [illegible]		
سرکشی [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

سوانح

گورکی کی ڈائری	حسن عباس	-/8/-
کارل مارکس	باری	-/8/-
اسٹالن	مارشل وارشلوف	-/8/-
[illegible]	خلیل احمد	2/0/-
عصمت [illegible]	ثریا الحسینی	-/8/-
[illegible]	باری	-/8/-
رضا شاہ پہلوی	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	-/8/-
[illegible] لینن	مائل [illegible]	-/8/-
لینن (بحیثیت ایک انسان)	کلارا زٹکن	-/8/-
[illegible]	میکا [illegible]	-/8/-
سیرت امام ابن تیمیہ	[illegible] برق	2/4/-
ہندوستان کے لیڈر	یوسف [illegible]	-/8/-
سبھاش بوس	گوپال مٹل	-/8/-
گاندھی	"	-/8/-
جواہر لعل نہرو	"	-/8/-

[illegible] بعضی [illegible]

[illegible] عاقل [illegible]

[illegible]

[illegible] است [illegible]

[illegible] که توجهی گشته و بر آن

[illegible] برکت [illegible] این جواهر [illegible]

که [illegible] مجلس [illegible] پس است چه هیچ گوهری [illegible]

[illegible] این باب است که [illegible] بعضا رضا

[illegible] روزگار [illegible]

[illegible] چنانچه [illegible]

[illegible] بعضی [illegible] و دیگری [illegible]

[illegible] راه توکل [illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible] برکت توکل [illegible] بعضی [illegible]

[illegible]

بجستند شاهزاده و ... پیدا ... بجست بشنید سخنان [illegible]

... شد ... [illegible] ... ازین کار

مجلس سخنان و ... [illegible] ... حصه ...

[illegible] ... حصه ... [illegible]

... سخن شاهزاده و ... [illegible]

... احوال ... شاهزاده ... [illegible]

... شنید و خوش شد ... [illegible]

گوزهاست صاحبقران جهان شاهزاده آفرین کردند و یک بار دیگر

دل بخدمت او نهادند خلاصة الحکایه این باب است

چون شنید پادشاه که برای سیاحت جهان اعتنا و نگاهبانی ...

صورت ... کرده چنانچه شاهزاده ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۹۵۹ [illegible] مصادق [illegible]

[illegible] ۱۲۳۴ [illegible]

[illegible] خاتمه [illegible]

[illegible] العمل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحرا میں طلب [illegible]

[illegible] فاصدا از سر [illegible] والحمد للہ [illegible]

[illegible]

و از [illegible] این [illegible] شود [illegible] که [illegible]

بعد از الف [illegible] و [illegible] بدین [illegible] بستان [illegible] او را

کرد [illegible] احسن [illegible]

[illegible] نوع عجم که الفاظ عربی و عبارات [illegible]

[illegible] صورت همه معنی لطایف [illegible] الحق

[illegible] رضی الله عنها [illegible] را [illegible] بخشید

[illegible] بارها [illegible] تازه

[illegible] قرین خود و [illegible] ساخت [illegible]

[illegible] اطلاق [illegible]

[illegible] غواص [illegible] اگر عالم صور

[illegible] و [illegible] معنی منظم شد اول انتظام آن را

[illegible] الحق [illegible]

[illegible] معنی

[illegible] الکلام [illegible]

[illegible] عبارات [illegible] استعارات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سنه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سنه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] با [illegible] روزگار

[illegible] نفس [illegible] و مقام مدح حضرت

[illegible] چراغ افروختن [illegible]

آنا چه توان کرد که مقصود [illegible] ارادت

[illegible]

[illegible] سخن می آرد

[illegible] روزگار [illegible] خاطر [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اکتوبر و نومبر ۴۳ء

ادب لطیف

لکھنے والے

جوش ملیح آبادی

علی عباس حسینی — فراق گورکھپوری

حسیب احمد — احسان دانش

اختر شیرانی — میراجی

قیوم نظر — اختر الایمان

مہندر ناتھ — شاد عارفی

حفیظ ہوشیار پوری — عبد المجید بھٹی

-/۱۲/-

چنانکه گفته اند که دانایان را احتیاج بمطالعه تجدید و تنبیه نوشت
و تطبیق بعمد شده با نسخ این طایفه امروز این روزگار است
و هست نفس اسود است این که ستمکاران ... را انکار
از ساقی افتادن زمان از زمان و هم بین مطبوع باید که گفت
... جدا شدن حق و سنت ... که ... امروز
زمان حال را مانند ... ماننان که گذشته ... زمان حال
... است و زمانیان گذشته را احتیاج بزمان حال و
زمانیان حال را استحباب ... که شبانه ... روز ... و
... را اگر بوده ... پیرفت امروز ... میان
اجرام آسمان ... شبانه ای می بینند و آن امروز پادشاه
عالم را ... اگاه می شناختند امروز والی ولایت
را بجز ... اگاهی ... ایزد ز کار را بتجربه ... آن
امتحان ... و ... را ... از بوجوان عیار زمیکنند
آن روز حرف را ... نیامده بود و امروز عقل را
... بلند ... است از ... زمین ... بود

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ادارہ:-
چودھری برکت علی
احمد ندیم قاسمی

زرِ سالانہ:- پانچ روپے
فی پرچہ:- بارہ آنے

ادبِ لطیف لاہور

شمارہ ۲ و ۳ — اکتوبر۔ نومبر ۱۹۴۳ء — جلد ۱۸

مندرجات

ادارہ

اشارات

یہ نمبر

اگست ستمبر کے شمارے میں اعلان کیا گیا تھا کہ ہم اکتوبر اور نومبر کے الگ الگ شمارے پیش کریں گے، لیکن سالنامے کی تیاری کے لئے وقت بہت کم تھا۔ اور چونکہ اس سال دو دو مہینوں کے مشترکہ نمبروں کا سلسلہ جاری رہا ہے اس لئے سال کے آخر میں دو نمبروں کی تیاری سے معیاری پرچہ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہم اب کے ۸۰ صفحات کا ضخیم نمبر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس طرح دو الگ الگ نمبروں کی کمی اس مشترکہ نمبر میں پوری ہو جائے گی۔ مضامین نظم و نثر کے معیار کے علاوہ ان کی تعداد بھی مدِنظر رہی ہے۔ اختر شیرانی، شاد عارفی اور اختر الایمان کی شمولیت ہمارے لئے باعثِ مسرت ہے۔

سالنامہ:۔ ادبِ لطیف کا اگلا نمبر سالنامہ ہو گا۔ مفصّل اعلان اسی شمارے میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں صرف یہی کہنا ہے کہ یہ نمبر ادبِ لطیف کی گذشتہ روشن روایات کے مطابق ایسے بیش بہا مقالوں، افسانوں اور نظموں کا مجموعہ ہو گا۔ جو یقیناً اردو صحافت کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ ہم بلند بانگ دعویٰ کرنے کے عادی نہیں، بلکہ ہم اپنے اندازے اور شوق کے مطابق اپنی توقعات پیش کر رہے ہیں، یقیناً یہ نمبر اپنے پیشرو نمبروں سے ہر حال میں بہتر ہو گا، لیکن ہم اپنے معاونین کرام سے استدعا کریں گے، کہ وہ تساہل اور التوا سے کام نہ لیں، بلکہ ۱۵ دسمبر تک اپنے مضامین بھجوا دیں۔ تاکہ ہمیں ترتیب و تدوین میں دقت پیش نہ آئے، یہاں اس حقیقت کے اعادے کی ضرورت نہیں، کہ اس نمبر کی آب و تاب ہر حالت میں ہمارے معاونین کی رہینِ منت ہو گی، اُنہیں کی نوازشوں نے ہمیں یہ کہنے پر مجبور کیا ہے، کہ یہ سالنامہ ہر مدرسۂ فکر کی نمائندگی کرے گا، اور اس میں چند ایسے حضرات بھی شمولیت کریں گے، جو مدتوں سے ادبی دنیا سے کنارہ کش ہو چکے تھے۔

رجعت قہقہری:۔ زمانہ کی کروٹوں کے ساتھ ذہنیتیں بھی بدلتی ہیں، جس قوم نے سیاسی اور معاشرتی انقلابات کو محض ایک کھیل سمجھا، اور برسوں کے فرسودہ ڈھرے کو نہ چھوڑا، وہ یا تو تہذیب و تمدن کو منطق کر بیٹھی۔ یا اگر کچھ جرأت کر کے جدت کی طرف جھکی۔ تو ذہنی تذبذب کی زد میں آ کر گھر اور گھاٹ دونوں کی نہ رہی، اور قدیم و جدید کے درمیان معلق ہو کر کسی تعمیری کام کی طرف اُس کا میلان نہ ہو سکا۔ ترقی پسند ادیبوں کو جب ماحول کی سنگینی رواجوں کی خون آشامی اور قانون کی زنجیروں کا احساس ہوا، اور انہوں نے اردو ادب کو بسم اللہ کے گنبد سے نکال کر زندگی کی بھیانک حقیقتوں سے دوچار کیا۔ تو وہ تن آسان بزرگ تلملا اُٹھے، جن کا سرمایہ چند فرسودہ محاورے اور جن کا سر و سامان حسن و عشق کے پست ترین درجہ کی بھونڈی اور دراز کار تحلیل تھی۔ لیکن ترقی پسندوں کو رجعت نوازوں کی فریادوں اور ہچکیوں سے بے پروا ہو کر نظامِ حیات کو متحرک کرنا تھا۔ سو انہوں نے یہ بیڑا ایسی بلند حوصلگی سے اٹھایا۔ کہ آج اُن کی کارکردگی کا ایک زمانہ معترف ہے، اور اکثریت نے بیداری کی ابتدائی انگڑائیاں مکمل کر لی ہیں اب صف بستہ ہو کر آگے لپکنے اور چھا جانے کا وقت ہے، لیکن ابھی قدیم خاکستر میں ایسی چنگاریاں تھرتھرا رہی ہیں، جنہیں اپنی ناگہانی فنا کا احساس تک نہیں، یہ حضرات اب تک وہ جھنڈا اپنے ادب کے کھنڈروں پر بلند رکھنا چاہتے ہیں، جسے سیاست اور معاشرت کے برق رفتار طوفانوں نے دھجی دھجی کر ڈالا ہے!

بمبئی میں اردو اصلاح ادبِ جدید اردو ادب کی "عریانی" "فحش نگاری" اور "لامذہبی" کے خلاف ایک جلسہ منعقد کیا تھا۔ اس کا ذکر ادبِ لطیف کے "جون جولائی" نمبر میں ضمناً کیا جا چکا ہے، "زود پشیمانوں" کا ایک "لشکر" سرمایہ کا سہارا لیکر اٹھا۔ اور چند سسکیاں بھر کر یہ تصور کرنے لگا، کہ اُس نے اردو نوازوں کے افکار و احساسات کی کایا پلٹ دی ہے، ترقی پسندوں کے محترم رہنما حضرت جوش ملیح آبادی نے اس بے وقت کی الاپ کا تجزیہ معرزہ "محاصرہ ایشیا" کے اگست نمبر میں کیا۔ تو ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک رجعت نوازوں کے اذہان میں کھلبلی مچ گئی۔ اور

اِس عامی اور بے ربط مقالہ کے جواب میں مذہب کی دہائی دے کر وہ بے پر کی اُڑائی۔ کہ مجذوب کی بڑ کی ضرب المثل گرد ہو کر رہ گئی۔

صلائے عام:۔ ہم زیرِ نظر شمارے میں حضرت جوشؔ کا وہ بیش بہا مقالہ نقل کر رہے ہیں اور ترقی پسند نقادوں اور ادیبوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ لکیر کے فقیروں کی اِس تازہ کلبلاہٹ کا تجزیہ کر کے اردو ادب کی خدمت انجام دیں۔ ہمارے نقادوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ اس قبیل کے بداندیشوں کی بے روح اور بے مقصد کارروائیوں کا سدِّباب کرنا معمولی کام نہیں بزرگوں کا احترام ہمارا فرض سہی لیکن بزرگوں کے اِس ارشاد کی تعمیل یقیناً تہی دامنی اور بے چارگی کی دلیل ہے، کہ برقی قمقموں کے بجائے ہم اب بھی مٹی اور ٹین کے دئے جلاتے پھریں۔ صرف اس لئے کہ متقدمین نے ایسا ہی کیا تھا۔

دورنگی:۔ ادارہ اشاعت اردو حیدرآباد دکن کے ماہنامہ پیامِ ادب کے تازہ شمارے میں حضرت جوشؔ کے مقالہ کے جواب میں "محمود متعصب" صاحب (من اندازِ قدت رامی شناسم) نے ایک مضمون لکھا ہے، جس میں ترقی پسندی کو خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے اور فلسفۂ اخلاق کی نہایت سطحی اور فرسودہ تاویل کے سہارے حضرت جوشؔ کے آہنی دلائل سے ٹکرانے کی نہایت کھسیانی کوشش کی ہے۔ یہاں ذرا اُس "قصیدۂ مدحیہ" کے چند نہایت "بلیغ" الفاظ، ترکیب اور جملوں کو ملاحظہ فرمائیے، جو حضرت جوشؔ اور "جناب جوشؔ جلیسوں" کی شان میں لکھا گیا ہے:۔ "فواحش کی اشاعت"۔ "گمراہ کن"۔ "نااہلوں کے تصرفات"۔ "اعلیٰ درجہ کی کج فہمی"۔ "جاہل افراد"۔ "بزعمِ خود علامۃ الدہر"۔ "لامذہب"۔ "جاہل لونڈے"۔ "طفلانہ ضد "ہٹ"۔ "غصہ اور ناکام جھنجلاہٹ"۔ "بے ادبی"۔ "گستاخی"۔ "بے دلیل اور مہمل باتیں"۔ "اخلاقی بداعمالیاں"۔ "اللہ رے جرأت"۔ "ادب و زبان کا بیڑا غرق"۔ "ہر شخص شاعر بننا چاہتا ہے"۔ "مفید اور کارآمد مشورے دیئے جاسکتے ہیں"۔ ـــ سنجیدگی کے اِس روشن ثبوت کو کون "کافر" جھٹلائے گا۔ اور کس "نااہل" کی یہ جرأت ہوگی کہ اِس مضمون کو غصہ اور ناکام "جھنجلاہٹ" پر محمول کر سکے!ـــ لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ پیامِ ادب نئے ادب کا بڑا دشمن ہوتے ہوئے "نیا اردو ادب" کی سرخی سے اشتہار چھاپنا کیسے گوارا کر سکتا ہے! اپنے پہلے ہی نمبر میں جناب اختر حسین رائپوری کا مقالہ "جنگ اور ادب" کیسے چھاپ لیتا ہے، جس میں صرف ترقی پسندی کی باتیں ہیں اور مضمون نگار ترقی پسندی کی تحریک کا بہت بڑا اور سرگرم رکن ہے! اِس پر طرہ یہ کہ یہی مضمون "ادبِ لطیف" کے اپریل مئی نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ اور حوالے تک سے گریز کیا گیا ہے۔ یہ دورُخی پالیسی خدا جانے کس قانونِ اخلاق کے ماتحت روا رکھی ہے۔ فی الحقیقت یہ صحیح الخیالی اور متعین حکمتِ عملی کے فقدان کی مثال ہے۔ راستہ ٹٹولنے کے لئے نابینا بھی صرف ایک ہی لاٹھی سے کام لیتے ہیں، دو لاٹھیوں سے اُن کا ٹھوکر کھانا اور لڑکھڑانا یقینی ہے، اُن ایڈیٹروں کی بے بسی قابلِ ماتم ہے جن پر چند خود غرض لوگ نمائشی طنطنے کے بل پر حکومت کرتے ہیں، اور رسالے کو معجون مرکب بنا کر اردو صحافت کا گلا گھونٹتے ہیں۔

چٹانوں کی کروٹیں

مقامِ حیرت ہے کہ میدانِ ادب کے وہ "قافلہ سالار" جن کا دعویٰ راہ دانی اُنہیں کیسی کیسی خیالی بلندیوں کی طرف لے اُڑا تھا۔ اپنے ہمسفروں کی برسوں کی مدح سرائی کے بعد اچانک اُس راستے پر گامزن ہو رہے ہیں جہاں اب خاردار جھاڑیاں اُگتی ہیں! اور جنہیں "موسموں" کے تغیر و تبدل نے بھی برسوں سے اپنے اثرات سے محروم کر رکھا ہے۔ اب وہ ترقی پسندوں کو ترقی خواہوں کا نام دیکر اُن کی ادبی کاوشوں کو محض چھیڑ چھاڑ سمجھنے لگے ہیں۔ انہیں اِس ناقابلِ تردید حقیقت سے بھی انکار ہے کہ ترقی پسندی نے کئی نئے ادیب ابھارے اور کئی پرانے ادیبوں کو متأثر کر کے اپنی جماعت میں شامل کیا۔ یہ قافلہ سالار حضرات اب نوجوان فنکاروں کی نگارشات کو محض اُن کے ضمیر کا پرتو کہتے ہیں! اور یہ بھول رہے ہیں کہ اُن کے ممدوحین کئی افراد اور جماعتوں سے متأثر ہیں! اِن میں سے بیشتر حضرات ایسے ہیں جنہوں نے ضمیر کو اشتراکیت کے سانچے میں ڈھالا۔ اور اس طرح موجودہ دُنیا کی سب سے بڑی اور کامیاب جماعت سے اثر پذیر ہوئے یہ راہنما "فن" کو ایک ایسے پٹارے میں بند کر دینا چاہتے ہیں جس تک صرف اُن کی اور اُن کے ہم جلیسوں کی دسترس ہو، اور وہ نوجوان جن کے دلوں میں احساس و ادراک کی گرانبہا دولت اور رگوں میں کھولتا ہوا خون ہے، محض تبلیغ کے کام کے لئے وقف ہو جائیں۔

ہم نہیں جانتے کہ "نئے ادب" کے نشیب فراز پر عبور رکھنے والے ان حضرات کی یہ بانگِ بے ہنگام کس مصلحت کا کرشمہ ہے۔ لیکن ہم اتنا ضرور عرض کریں گے۔ کہ پھولوں کو کانٹے نہ کہئے، جب کہ آپ خود ہی ان پھولوں کے رنگ و بُو کے گن گا چکے ہیں۔ اردو دان طبقہ بہت ترقی کر چکا ہے اور سفید و سیاہ میں بخوبی تمیز کر سکتا ہے، آپ ادب کی خدمت کرتے جائیے اور اپنی محنت کے نتائج کو مستقبل کے حوالے کر دیجئے، مخلص لوگوں کا یہی معیارِ عمل ہے۔ ادب دو یا تین افراد کی ملکیت نہیں، یہ ساری دُنیا کا مشترکہ سرمایہ ہے۔

بودی چوریاں :- بہت کم لوگوں کو معلوم ہے، کہ ایک شخص عرصے سے "فطرت نگار منشی پریم چند" کا نقاب اوڑھ کر ادب کی فضا کو مسموم کر رہا ہے اور منشی پریم چند آنجہانی کے پاکیزہ نام کو کھلونے کی طرح اچھال رہا ہے "سیہران" "فتنو کالا" وغیرہ گھٹیا قسم کی کتابیں اُسکی تصنیفات ہیں، اردو اخبارات و رسائل کے ایڈیٹروں کا فرض ہے کہ اس قسم کے "نام چوروں" کو منظرِ عام پر لے آئیں، تاکہ ہماری زبان کی جڑوں کو کترنے والے یہ غیر محسوس "کیڑے" پھلنے پھولنے نہ پائیں، "فطرت نگار منشی پریم چند" کی کتابیں چھاپنے والے پبلشر اگر صحیح ذوق کی ذرا سی حس بھی رکھتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ کسبِ زر کی ہوس کو پورا کرنے کی دُھن میں وہ اُس زبان سے دشمنی کر رہے ہیں جسکے ذریعے وہ کمائی کر رہے ہیں۔

"نام چوروں" کے علاوہ اب "کام چوروں" کی بھی ایک خاصی تعداد اُبھری ہے جن کا مقصد نام و نمود کے سوا اور کچھ نہیں، ہم نے "نئے زاویئے" پیش کر کے اردو دانوں کو صحیح انتخاب کی ضرورت کا احساس دلایا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بیحد افسوس ہوتا ہے کہ افسانوں اور نظموں کا انتخاب بہت سطحی نقطۂ نظر سے کیا جاتا ہے، اس لئے احتجاج کئے بغیر چارہ نہیں "تارِ ساز" "نئی راہیں" "میرا پسندیدہ افسانہ" اور "میرا بہترین افسانہ" "نئے زاویے" ہی کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ اگر یہ مجموعے کامیاب بنتے تو ہمیں یقیناً بہت مسرت ہوتی کیونکہ بنیادی خیال ہمارا تھا۔ اور ہمارا مقصد بھی یہی تھا کہ اُردو ادب کے جواہر ریزے ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں۔ معاصرین نے جواہر ریزے ملا کر خزف ریزے بکھیر کر ہمارے آدرش کو بھی ٹھیس پہنچائی ہے، اور ادب کا بھی گلا گھونٹا ہے، جو کسی حال میں بھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا، پبلک کے سرمایہ سے اپنی جیبیں بھرنا یقیناً بددیانتی کی انتہا ہے، اور اُن کے ہاتھوں میں وہی چیزیں دینا جو رسائل اور کتب میں کئی مرتبہ چھپ چکی ہیں یقیناً کم ہمتی کی دلیل ہے، اسے خدمتِ ادب نہیں کہتے۔ یہ خالص تجارت ہے، اور ادب کو سامانِ تجارت بنا لینا صرف خود غرض لوگوں کا مشغلہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے دنوں حیدرآباد دکن سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام "زندگی کے نئے زاویئے" ہے، ان لوگوں کو کون بتائے کہ سر پر مرد کی کلغی سجا لینے سے ہیئت میں حُسن کے بجائے بھونڈا پن پیدا ہو جاتا ہے، کاش ہمارے ادیب، ایڈیٹر اور پبلشر نقل ایسی مذموم حرکت کے افسوسناک نتائج پر نگاہ ڈالتے۔ اور اگر اُن کے پاس نقل کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ تو عقل کو کام میں لاتے، صرف نقل تو ذہنی انجماد کا ثبوت ہے۔ اگر "نام چوروں" اور "کام چوروں" تک ہی معاملہ ختم ہو جاتا تو شاید ہم ان ناگوار حقائق کو یوں اُجاگر نہ کرتے بلکہ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، اب "اشتہار چوروں" نے بھی ہندوستان کے ایک کونے سے سر اٹھایا ہے، ہم مدت سے "ادبِ لطیف" میں "نیا اردو ادب" کے عنوان سے ایک اشتہار چھاپتے چلے آتے ہیں، مگر ادارہ اشاعتِ اردو حیدرآباد دکن نے رسالہ "پیامِ ادب" میں اسی عنوان کے ماتحت اشتہار دینا شروع کر دیا ہے، یقیناً یہ نقالی انتہائی حماقت پر مبنی ہے، کاش ان مردہ ذہنیتوں میں حرکت و عمل کا جذبہ پیدا ہوتا۔ اس ترقی یافتہ زمانے میں یہ ادبی لوٹ کھسوٹ کسی صورت میں بھی قابلِ معافی نہیں ہو سکتی۔ مستزاد یہ کہ یہی ادارہ نئے ادب کے خلاف مضامین چھاپتا ہے اور "نظرات" میں ترقی پسندوں کی مہمل نوائی اور فحش گوئی کا رونا روتا ہے، ادھر "زندگی کے نئے زاویئے" شائع کرتا ہے، اُدھر اُسے نئے ادب میں کوئی افادیت نظر نہیں آتی، آخر یہ کیا مذاق ہے؟ اور خوش ذوق حضرات ان "مرغانِ بادنما" کی پھریریوں کو کیسے برداشت کر لیتے ہیں!

ترقی پسند شعراء :- ہم ترقی پسند شعراء کی منتخب نظموں کا ایک ضخیم مجموعہ تیار کر رہے ہیں، جو اُن تمام نوجوانوں کی نمائندگی کرے گا جنہوں نے گذشتہ دس برس میں اردو شاعری کی کایا پلٹ دی۔ اور تلخ سچائیوں کو اُجاگر کر کے نظم کی ہیئت اور تخیل میں خوشگوار انقلابات پیدا کئے۔

۱۹۴۳ء کی منتخب نظمیں :- "۱۹۴۲ء کی منتخب نظمیں" کو ہر مدرسۂ فکر کے لوگوں نے سراہا۔ گذشتہ کامیابی نے ہماری ہمت بڑھائی ہے اب کے پھر ہم ۱۹۴۳ء کی منتخب نظموں کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں، انتخاب کا کام شروع ہو چکا ہے اور اس مطلب کے لئے ہم نے چند نہایت کامیاب شعراء کی خدمات حاصل کی ہیں۔

مقالاتِ حشر :- کچھ عرصہ قبل ہم "مقالاتِ حشر" کا اعلان کر چکے ہیں، مگر چند در چند مجبوریوں کے باعث تاخیر ناگزیر ہو گئی۔ اب ہم آغا حشر کے متعلق جملہ مقالات کو یکجا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، اور بہت جلد یہ کتاب قارئین کے ہاتھوں میں پہنچا سکیں گے، اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ اردو کے اس سب سے بڑے ڈرامہ نگار کے متعلق اب تک بہی خواہانِ اردو نے کچھ نہیں کیا۔ اور ہم خوش ہیں کہ اس ضمن میں اولیت کا فخر ہمیں حاصل ہے۔

احمد ندیم قاسمی

یہ جنگ

اجسامِ دریدہ جھولتے ہیں لوہے کے نکیلے تاروں پر
تاریک خلاؤں میں اگنی کے بونے چکر کاٹتے ہیں
مرمر کے اونچے ایوانوں کو بنیادوں سے چاٹتے ہیں
اڑتے ہوئے جلتے گولوں کی صورت میں موت اگلتے ہیں
پُرخوف دھماکے ہوتے ہیں لاشوں کے ڈھیر اچھلتے ہیں
بچوں کے کھلونوں سے پیکر بے جان پڑے ہیں گلیوں میں
مستقبل آنکھیں ملتا ہے اِن کومل نورس کلیوں میں
آکاش کے نورانی لشکر دھرتی پہ جہنم ڈال گئے
شب کی خوابیدگیاں چوسیں اور دن سے رنگ نکال گئے
افلاک نے کروٹ بدلی ہے تاریخ نے پلٹا کھایا ہے
کٹتی ہیں پرانی زنجیریں، ذہنوں میں بھونچال آیا ہے
جمہور سے استبداد بھڑا۔ مزدور سے الجھا سرمایہ
چکرائی زمیں۔ محور ٹوٹا، سچائی کا پرچم لہرایا
وہ کھوپڑیاں جباروں کی بہتی ہیں لہو کے دھاروں پہ

حفیظ ہوشیارپوری

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہمنشیں!

مرنا بھی مشکل اِن کو جینے کا بھی امکان نہیں
چلتی پھرتی لاشوں کے سائے ہیں یہ انسان نہیں

موت کی جانب رقصاں ہیں یہ چلتے پھرتے سائے
یا کچھ بھوت ہیں موت کی وادی سے دنیا میں آئے

سانسوں پر بھی زنجیریں تھیں، یہ زنجیریں ٹوٹ گئیں
دُکھ کے بندھن ٹوٹ گئے یا بھوک سے نبضیں چھوٹ گئیں

دھنوانوں تک اِس بپتا کی کون خبر پہنچائے
بازاروں میں بیچ رہے ہیں بہنوں کو ماں جائے

مرمر کر جینے والوں کا جاں سے گذرنا دیکھ لیا!
سارے جگ کے اَن داتا کا بھوک سے مرنا دیکھ لیا!

خود بھوکوں مر جائے جگ کا ان داتا کہلائے
ختم کبھی ہو اے دَورِ غلامی ہم سے جیا نہ جائے

بھُوک

حسیب احمد

گویا اس کے اعصاب پر عورت سوار تھی!

اسے اپنی حالت کا صحیح اندازہ ان تلخ تجربوں کے بعد ہی ہوا تھا۔ اب وہ جنونی تھا، مراقی تھا، پاگل تھا۔ اسے ایک ہی دھن تھی اور ایک ہی تلاش، وہ کسی کام کے قابل نہ رہا تھا۔ اس کی سعی کیوں مشکور نہ ہوتی تھی، معلوم نہیں کیوں اسے ان تمام لوگوں کے نام یاد آ گئے جنہوں نے ایورسٹ کی چوٹی تک پہنچنے کی کوششیں کی تھیں، وہ تمام سیاح جنہوں نے قطب شمالی اور قطب جنوبی کے مراکز کو دریافت کیا تھا۔ ان لوگوں کی تمام جدوجہد اس کے نزدیک ایک عظیم تمسخر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی، یہ چیزیں تو ان کے لئے مقدر ہو چکی تھیں۔

دو مہینے پہلے وہ بھلا چنگا انسان تھا، خوش شکل، خوش وضع اور خوش سیرت۔ اس کی حسین اور تصور زا باتیں لوگوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھیں، لوگ گھنٹوں اس کی گفتگو سنتے تھے اور پھر بھی نہ اُکتاتے تھے۔ عورتیں تو اس کے لطیفوں پر جان دیتی تھیں جہاں کہیں وہ جاتا تھا جوان لڑکیوں اور ادھیڑ عورتوں کا مرکزِ توجہ بن جاتا تھا۔ چند ہی دنوں میں اس کی رسائی کے چرچے ہونے لگے۔ بملا اس پر مرمٹی تھی اور نکہت اس پر جان دیتی تھی نسیلا کو گویا کوئی روگ لگ گیا تھا اور گلنار اندر ہی اندر گھلی جا رہی تھی، چندرا کو اس کی ماں نے اس دن اس بری طرح سے جھنجھوڑا تھا۔ تو اس کا سبب یہی معلوم ہو سکا کہ اسکی ماں بیٹی کے بجائے خود ہی اس کی پوجا پر آمادہ تھی۔ رکھنے کو تو لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر وہ رائے بہادر کی بیوی کو چھوٹوں اشارہ بھی کر دیتا تو وہ اپنے تین بچے چھوڑ کر اسکے ساتھ بھاگنے پر آمادہ ہو جاتی۔ مسز خان کا تو معاملہ ہی دوسرا تھا، وہ تو اس کی باتوں میں اسقدر کھو جاتی کہ اسے اپنے گردوپیش کا احساس تک باقی نہ رہتا اور جب مسٹر خان برج کی آخری بازی ہار کر گھر جانے کیلئے تیار ہوتے اور اپنا بھاری اور بدہیئت ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر اسے چلنے کیلئے کہتے تو وہ گویا ایک دلخوش کن خواب سے جھنجھوڑ کر بیدار کی جاتی اور بہکی بہکی نظروں سے اپنے خاوند کو اس انداز سے دیکھتی گویا اسے کسی اجنبی کے چہرے کو دیکھنے پر مجبور کر دیا گیا ہو۔

مگر ان تمام کامیابیوں کے ہجوم میں رحیم —— ڈاکٹر عبدالرحیم ایف آر سی ایس —— ناکام تھا، ہزیمت خوردہ اور مجبور! وہ کئی بار اپنی تمنا سے ہمکنار ہونے ہی والا تھا کہ واقعات نے اسے اس طرح اٹھا کر دور پھینک دیا۔ جیسے وہ خود مریض کے جسم کے گلے سڑے حصے کو تندرست حصے سے علیحدہ کر کے نفرت اور حقارت سے دور پھینک دیتا ہے۔

اسکو ایک عورت کی ضرورت تھی —— ایک ایسی عورت کی ضرورت جو اس کے جذبات کو بانٹ لے۔ اس کے شباب کے بوجھ کو ہلکا کر دے۔ اس کے جسم کو آسودگی سکھائے۔

اس نے اپنی تلاش کو جاری رکھا۔

جب وہ اپنے دن کے تمام اوقات اور رات کے بیشتر حصے کو اس سعیِ بیہم کی نذر کر چکتا تو وہ اپنے آپ کو مردہ گوشت کے بیجان لوتھڑے کی طرح اپنے بستر پر پھینک دیتا۔ اسے اپنے جسم میں ناقابل برداشت تناؤ محسوس ہوتا اس کی آنکھیں جلتیں۔ تلووں اور ہتھیلیوں سے شعلے نکلتے، پور پور میں درد ہونے لگتا۔ ہڈیاں چٹختی سنائی دیتیں۔ جسم میں خون کی جگہ لاوا گردش کرتا ہوا معلوم ہوتا۔ کان سائیں سائیں کرنے لگتے، دل بے طرح دھڑکنے لگتا اور دماغ —— اور دماغ جیسے پھٹ جائے گا۔

وہ اٹھتا، پانی پیتا، سگرٹ سلگاتا اور ٹہلنے لگتا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے اعصاب پر عورت سوار ہے!

وہ اچانک خوش ہو گیا۔ وہ اپنی عقل کو آفرین کہہ رہا تھا! اپنے ذہن رسا کو داد دے رہا تھا۔ اسے تعجب ہوا کہ اسے پہلے یہ ترکیب کیوں نہ سوجھی۔ اسے کامیابی کا خوش آیند مسکراتا ہوا چہرہ دکھائی دینے لگا۔ اور اسے اس کی روح ظفریاب نغمے گاتی ہوئی سنائی دی۔

رحیم لانبے تاریک برآمدوں سے ہوتا ہوا کوٹھی کے عقب میں پہنچا۔ خدمتگاروں کی بے حیثیت اور شکستہ کوٹھڑیاں اپنے مکینوں کی طرح خاموش اور بے سدھ پڑی تھیں —— چارپائیوں پر کالے میلے کچیلے جسم نیند کی آغوش میں

ہانپ رہے تھے۔ اس کو انکا تنفس اس طرح رقصاں نظر آیا جیسے دہکتے ہوئے تنور پر ہوا ناچتی ہے۔ باورچی خانے کے نل سے بوندیں ٹپ ٹپ گر رہی تھیں اور اس خاموشی کو اور پُر اسرار بنا رہی تھیں ؛

دال اور بھاجی ترکاری سے اٹی ہوئی نالی پر مچھر بھنبھنا رہے تھے۔ ایک کالی بلی میلے فرش کو پنجوں سے کھرچ رہی تھی کبھی کبھار کوئی بچہ چونک پڑتا۔ تو اس کی ماں اس کے منہ میں دودھ دیکر اس طرح سو جاتی گویا وہ کبھی جاگی ہی نہ تھی سونے والوں میں سے کبھی کوئی کھجلی سے مجبور ہو کر پائنتی کی رسیوں سے پاؤں اور ٹانگیں رگڑنے لگتا ؛

رحیم کھڑا رہا۔ بہت دیر تک برآمدے سے باہر آنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن جونہی وہ قدم اٹھاتا تو اس کے پاؤں اور ٹخنے کی ہڈیاں باوجود احتیاط کے چٹککر اُسے ٹھہر جانے پر مجبور کر دیتی تھیں یا نیم کے درخت کے نیچے بندھے ہوئے دھوبی کے بیل کی گھنٹی اس سکوت کو کچھ دیر کے لئے ختم کر دیتی تھی۔ اور معلوم نہیں نوکروں کی کوٹھریوں کے چوہے آج اسقدر کھلنڈرے کیوں ہو گئے تھے ۔

رامی دھوبن جھلنگے میں کسقدر بیہوش پڑی تھی اسے اسوقت لہنگا سنبھالنے کا بھی ہوش نہ تھا۔ اس کی گداز اور آبنوسی پنڈلیاں چاند کی مدھم روشنی میں کتنی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔ اس کا ایک ہاتھ کچے فرش کو چھو رہا تھا۔ اور اسکے چمکتے ہوئے رانگ کے کڑے ان سہانی ساعتوں میں نور اور تاریکی کا کتنا لطیف امتزاج پیش کر رہے تھے دن میں جب وہ اس کے قریب سے گزرتی تھی۔ تو اس کا ہاتھ کسقدر بغیر ارادی طور پر اس کے سینے کو جو پہلے ہی پورے طور پر ڈھکا ہوا ہوتا تھا ڈھکنے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن اسوقت تو رحیم کی گرسنہ نگاہوں کو رامی کی نیند نے پورے طور پر بینائی سکھا دی تھی۔ اسکا جی چاہتا تھا کہ وہ ایک ہی جست میں رامی تک پہنچ جائے لیکن ادھر اس نے پورے احتیاط سے قدم اٹھایا ادھر رامی نے کروٹ لی۔ اس کی چھاگل اور چارپائی کی چولوں نے فضا کے سکون کو درہم کر دیا۔ رحیم پھر سوچنے لگا ــــــ ۔ اور نسی بھی رامی کے قریب ہی تو سو رہی ہے اگر کہیں نسی نے اس کی آہٹ پالی اور اسے دیکھ لیا تو تمام نوکروں میں اسکا چرچا ہونے لگیگا۔ نسی بڑا پاجی ہے، وہ تو اسے ارد گرد کی کوٹھیوں کے بیروں اور خانساموں میں بدنام کر کے چھوڑیگا۔ اس نے سوچا نسی بہت بڑا بدمعاش ہے وہ فضو صاحب کی آیا کو کس طرح گھورا کرتا تھا۔ گویا آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کھا جائیگا۔ اور اگر کہیں وہ اسکو اس مذموم فعل سے نہ روکتا تو معلوم نہیں معاملات کسقدر دگرگوں ہو جاتے۔ گیلے کے پیڑ سے ایک چمگادڑ اڑی اور اس کے خیالات کا شیرازہ بکھر گیا۔ رامی کچھ ایسی پری بھی نہیں جو رحیم اس کی خاطر اتنی جرأت کرے وہ گیراج کے پاس والی کوٹھری کی طرف متوجہ ہو گیا ؛

نسیتی بھی بھنگن کی بیٹی تھی لیکن جب وہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر بڑے صاحب کی نظر دھو کا کھا جائیں اور اس کو بے بھی اپنی جوانی ورغلہ۔ اس کی وجہ ہی سے تو ٹلواڑ صاحب کے خانسامے اور بیدی صاحب کے بیرے میں عمر بھر کی لاگ ڈانٹ ہو گئی، دن میں تو کبھی اتنی بھلی معلوم نہ ہوتی تھی لیکن اسوقت تو وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ ریشم کی گدگداہٹ اور کلیوں کی شادابی سے اسکا پتلا تیار کیا گیا ہے۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس نے ارادہ کیا۔ کہ وہ اس پر جھپٹ پڑے اور اپنی انگلیاں اس کے گداز جسم میں پیوست کر دے نسیتی کی ہڈیوں کو جھنجھوڑ دے، اسے اپنی آغوش میں بھینچ لے، دل زیادہ زور سے دھڑکنے لگا، قدم بوجھل ہو گئے، جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔ وہ آگے بڑھا جھجکا۔ ذرا اور وہیں کا وہیں رہ گیا "نہیں نہیں یوں نہیں۔ وہ دبے پاؤں اس کی چارپائی تک جائیگا۔ ہولے سے اس کے ہاتھ کو تھام کر اسے جگائیگا۔ نسیتی نیند کی ماتی آنکھوں سے اُسے دیکھے گی، وہ یقین نہ کریگی کہ صاحب اس کے پاس بیٹھے ہیں۔ اور اس خواب کو زائل کرنے کی تمنا کرتے ہوئے کروٹ بدلکر پھر سونے کی کوشش نہ کریگی، وہ دوبارہ آہستہ سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیریگا وہ آنکھیں مل کر اسے دیکھے گی اور جب نظریں چار ہونگی تو دونوں معنی خیز طور پر مسکرا اٹھینگے اور پھر نسیتی دبے پاؤں اس کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے تک چلی آئے گی۔ اور پھر .... بڈھے مالی کی کھانسی نے اس کا طلسم باطل کر دیا "یہ کھانسی کا علاج کیوں نہیں کرتا، یا پھر مر کیوں نہیں جاتا کمبخت وہ صبح سویرے ہی اسے بلائیگا۔ اور نوکری سے علیحدہ کر دیگا، قصور ؟ مرغیخانہ کے قریب گھاس کسقدر لانبی ہو گئی ہے، وہ اسے کاٹتا کیوں نہیں، کام چور کہیں کا۔ بے ایمان بھی ہوگا۔ ممکن ہے کہ نئی کی کھاد کے دام لیکر معمولی کھاد ہی ڈالتا رہا ہو۔ اس کی کوٹھی خیراتی ہسپتال نہیں، جو اپنی چڑیل سی بیمار بیوی کو یہاں بٹھا رکھا ہے ~~~~~~"

رحیم کو یہاں کھڑے ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا۔ وہ آخر کار اس فیصلہ پر پہنچا کہ حالات نامساعد ہیں اور قدرت نے اسکے خلاف ایک خوفناک اور گہری سازش کر رکھی ہے، اپنی نارسائی پر غور کرتا ہوا وہ واپس اپنے کمرہ

چلا گیا اور روشنی جلا کر اپنے چہرہ کو آئینے میں دیکھنے لگا۔ "اگر وہ حسین نہیں تھا تو پھر کیسے ہوتے ہیں خوش شکل آدمی؟ گورا چٹا رنگ۔ موٹی موٹی پرُ افسوں آنکھیں، ستواں ناک کشادہ پیشانی اور ہر لحاظ سے وجاہت اور مردانگی کا مجسمہ" اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اسکا چہرہ آئینے میں کھو گیا اور اس کی جگہ ایک مہیب اور ڈراؤنے چہرے نے لے لی جو کسی قدر بھیڑیے اور زیادہ تر لومڑی سے مشابہ تھا، کسی گہری سوچ میں غرق ہو کر وہ پھر بستر پر جا لیٹا۔ آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں لیکن دماغ اذیت کی حد تک بیدار تھا۔ دماغ نے اس کے حافظے کے تاریک کونوں کو ٹٹول کر اس کی ناکام جنسیاتی زندگی کے واقعات کو ایک ایک کر کے پیش کرنا شروع کیا:۔

اسے معاً خیال آیا کہ بُری تو نہ تھی وہ بیکانیر کی خانہ بدوش بیسوا! پانی برس کر کھل چکا تھا جھٹ پٹے کا وقت ہوگا۔ وہ کس اطمینان سے اپنے برآمدے میں بیٹھا روئی کے گالے ایسے بادلوں کو ایک دوسرے کے تعاقب میں بھاگتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ چونک گیا جب وہ لجاتی سمٹی سمٹاتی گھر کی دُھلی سفید دھوتی پہنے اس کے قریب آ کھڑی ہوئی اور دایاں بازو آگے بڑھا کر کاغذ کا ایک پُرزہ اسکے ہاتھ میں دیکر نہایت لجاجت سے بولی "چٹھی بابو جی" اس چٹھی میں وہی صدیوں کا فرسودہ احوال مندرج تھا کہ کس طرح بیکانیر کے علاقے میں قحط پڑا۔ اور گاؤں کے گاؤں لقمۂ اجل ہو گئے۔ رحیم کی آنکھوں میں وہ تمام ہولناک منظر گھوم گئے۔ ممکن ہے کہ اس بیکس اور مصیبت زدہ عورت نے بھی اپنے بچے کو ذمہ داری کا بوجھ کم کرنے کے خیال سے کسی کنوئیں میں ڈال دیا ہو یا پھر کسی چٹیل میدان میں کسی سوکھی ہوئی جھاڑی کے خنجر اور خسیس سائے میں ننھی سی جان کو لٹا کر بھوک سے نڈھال رینگتی ہوئی آگے بڑھ آئی ہو۔ وہ کاغذ کا پرزہ جسے بظاہر وہ پڑھ رہا تھا کسی غیبی طاقت سے ہندوستان کا نقشہ بن گیا اور رحیم نے تصور کی آنکھوں سے لاکھوں درماندہ اور خستہ حال انسانوں کے قافلے مختلف سمتوں کو جاتے دیکھے۔ اس نے دیکھا کہ بوڑھے اور بوڑھیاں ہاتھ پھیلا پھیلا اور گڑ گڑا کر بھیک مانگ رہے ہیں۔ بچے اور بچیاں تانگوں اور گاڑیوں کے پیچھے دَوڑ دوڑ کر پھٹی پھٹی اور گرسنہ نگاہوں سے پیسے کا تعاقب کر رہے ہیں، جو بھرے بٹوے سے نکل ہی نہیں سکتا، جوان اور ادھیڑ عمر کے مرد چوریاں کے لئے تجوریاں تاک رہے ہیں، اور عورتیں عصمت فروشی کے لئے لگاوٹ برت رہی ہیں +

"دیکھو بھی چکواب"

وہ ٹھٹھک گیا اور اس نے عورت کو سر سے پیر تک ناقدانہ نگاہوں سے جانچا۔ "کچھ بُری تو نہ تھی وہ، مگر اس طرح کی عورتیں جنسی بیماریوں کا خزینہ ہوتی ہیں" وہ کانپ گیا لیکن یہ کیا ضرور ہے کہ سبھی ایسی ہوں۔ کم از کم یہ تو بظاہر تندرست معلوم ہوتی تھی۔ اس کی نگاہیں غیر شعوری طور پر اس کے کھلے ہوئے بازوؤں میں جنسی آوارگی اور فیاضی کے نقوش کو تلاش کرنے لگیں۔ وہ اظہار مطلب کے لئے پر معنی الفاظ تلاش کرنے لگا۔ بیسیوں فقرے بنے اور مٹے۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں دوکاندار اور گاہک میں معاملہ ہو گیا۔ پیشتر اسکے کہ جنس منتقل ہو سکے، اسکے بوڑھے ملازم نے کہا "امین میاں آئے ہیں سرکار"۔ اس تازیانے نے اسے بیدار کر دیا۔ کیا وقت کی بیلو رحمی اور جہاندیدہ آوازنا اور گیتی کے نرغرے سے نکلنے کیلئے اس لمحہ کی منتظر تھی؟ کیا یکبارگی اس لمحہ کا مرد ذہن کو دبوچ لینے کے لئے کہیں، قریب ہی تاک میں لگی بیٹھی تھی؟ کیا امین میاں کو اسی وقت ہی مرنا تھا؟

"ہاں ہاں بلا لو۔ اور دیکھو اس بھکارن کو کچھ دے دلا کر رخصت کر دو۔ یار تم لوگ کہاں مرتے ہو کہ جس کا جی چاہے دندناتا چلا آئے اور خواہ مخواہ دماغ چاٹے"

امین میاں آگئے تو رحیم نے کہا۔ "یہ عورت سیٹھ جیون لال کی دستی چٹھی لئے پھرتی ہے آخر کچھ تو وصول کیا ہوگا اسکے عوض، ورنہ وہ بنیا کب کسی پر رحم کھاتا ہے"۔

دونوں نے مل کر ایک فرمائشی قہقہہ لگایا اور ان کی نگاہیں اس عورت کو کوٹھی کے پھاٹک تک پہنچا کر لوٹ آئیں +

پھر دماغ نے ذہن کا ایک اور گوشہ اجاگر کر دیا جسمیں اسی شام کا ایک اور واقعہ خوابیدہ تھا۔ وہ ایک نیم مذہبی دعوت سے لوٹ رہا تھا جو کلام نبی کے ایک ایسے متمول تاجر کی منت پذیر تھی جو خلق اللہ کے فائدے کی خاطر اپنا روپیہ سود پر دیتا تھا۔ تقریب بھی ایک بہت بڑے مولانا کی آمد پر جو کلام ربانی کے بہت بڑے مفسر اور شارح تھے۔ اس دعوت میں مسائل فقہ و حدیث پر بصیرت افروز مذاکرہ ہوا تھا۔ اسمبلی کے دو ایک ممبر بھی شامل تھے جنہوں نے یہ بتایا کہ وہ چند ایسے قوانین کی داغ بیل ڈالنے والے ہیں۔ جن سے ان کا دین باطل کی یورشوں سے پورے طور پر محفوظ ہو جائیگا۔ رحیم جب رات کو گیارہ بجے کے قریب لوٹا تو اس کا سینہ معارف کا گنجینہ تھا۔ جب وہ مال روڈ کے نواح میں پہنچا تو اس نے محسوس کیا کہ خارجی مادیت داخلی روحانیت پر ایک دم سے جھپٹ پڑی ہے۔ قریب کے ایک رسیٹوران سے مغربی سازوں کی جو صدائیں آ رہی تھیں وہ ایسے فضا میں تیر لی

اور پھیلتی معلوم ہوئیں، وہ اس کے گرد حلقہ کئے لیتی تھیں، اسے اپنی گرفت میں لے لینا چاہتی تھیں اور وہ ان سے نکل بھاگنے کی فکر میں تھا۔ "دنیا میں رہ کر دنیا کی لذتوں سے نبرد آزما ہو" کسی نے چپکے سے اسکے کان میں کہا۔ اس کیلئے کسی نے راستہ تجویز کر دیا اور وہ اس ریسٹوران میں داخل ہوگیا۔ ریسٹوران بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ تموّل، لذتوں سے ہمکنار نظر آیا۔ رنگ و نور کا یہ سیلاب اس کی طرف امڈا چلا آتا تھا۔ معطّر زلفوں اور رنگین پیراہنوں نے اسے گونگا شاعر بنا دیا۔ جانی پہچانی مسکراہٹوں نے اس کے حواس پر کیف و بیخودی کی بارش شروع کر دی، یہ بے پناہ رعنائی معاذ اللہ! وہ تھرا اُٹھا۔ گویا کسی نے اس کے ذہن میں ایک دلدوز چٹکی لے لی، کوئی چیز تھی جو اس کے دل کی گہرائیوں سے اُٹھتی اور گلوگیر ہو جاتی، ایک ناقابل بیان جذبہ تھا جو اسے ملے ڈالتا تھا، ایک انجانی خواہش اسکے دل میں پیدا ہوئی، وہ ان تمام رنگین پیراہنوں کو لپک کر تار تار کر دینا چاہتا تھا، وہ تھوڑی دیر کے لئے بیباک نظاروں کا خالق بن گیا وہ ان تمام جسموں کو عریاں کر دینا چاہتا تھا گداز سینوں، سڈول باہوں اور مرمریں ٹانگوں کو ستر پوشی سے آزاد۔ وہ ایک گرسنہ درندہ تھا۔ جو ان معصوم بھیڑوں کو دبوچ دبوچ کر پھاڑ کھانے پر تُلا ہوا تھا ✦

رقص ختم ہوا۔ ستاروں کا جھرمٹ پراگندہ ہوگیا۔ مروارید کی مالا جہاں تہاں بکھر گئی، لوگ ایک ایک کر کے رخصت ہونے لگے۔ روشنیاں گل کی جانے لگیں اور وہ انتی سماج کا غلام بھی باہر آگیا موٹریں اور تانگے اس سیلاب سرمستی و کیف کو سمیٹ سمیٹ کر لے جانے لگے۔ اس نے چاہا۔ کہ وہ بڑھ کر ان تمام کا راستہ روک لے اور صاف صاف کہہ دے کہ وہ حسن کو عشق کی آغوش میں مچلنے کی اسوقت تک اجازت نہیں دیگا جبتک کہ اس متاع کی مساوی تقسیم کا انتظام نہیں ہو جاتا مگر فرزانگی اسکا راستہ روکے کھڑی تھی اور وہ ان جانیوالوں کو نہ روک سکا ✦

ایک دوسرے ریستوران سے رقص و ہنگامہ کی صدائیں آرہی تھیں وہ اسی جانب چل پڑا۔ یہ ایک گھٹیا قسم کا دقیانوسی نشاط خانہ تھا۔ جا بجا دیواروں سے پلستر اکھڑا ہوا۔ کونوں میں جالے لٹکے ہوئے، بام کے چھ سات گملے، چینی اور جاپانی لڑکیوں کی چند تصویریں، دس بارہ جھولتے ہوئے میز، بیس پچیس بوسیدہ کرسیاں گہرے سرخ رنگ کے پرانے پردے ایک لمبی سی اونچی میز جس کے پیچھے ایک زرد رو ادھیڑ عمر کے انسان کی چندیا کبھی کبھار دکھائی دے جاتی تھی۔ دولیک بہرے جو بیرٹن کی ارتقائی منازل کی یادیں کڑی ہی معلوم ہوتے تھے۔ بین کی طشتریاں کو سینوں سے لگائے ادھر اُدھر کھڑے تھے۔ ایک کونے میں تین ساز ندے موسیقی

کی لطافتوں سے دست و گریباں تھے۔ ایک بھونڈی سی رقاصہ پانچ سات اوندھے ورجے کے شرابی اس منظر کو مدد رجہ دلچسپ بنا رہے تھے۔ یا چالیس پینتالیس سال کی موٹی عورت سرخ رنگ کا ایک حقیر سا فراک پہنے ہوئے اپنی موٹی اور بدہئیت ٹانگوں کی نمائش کر رہی تھی۔ اسکا چہرہ اور سینہ ایک ہی سطح میں تھے اور کولہوں پر چربی کی فراوانی حقیر سے حقیر جنبش کے لئے بھی مانع تھی، لیکن وہ اپنے گاہکوں کا دل اپنے بیہودہ ناچ سے جو بلاشبہ انتہائی کرب و درد کا پروردہ تھا خوش کرنے پر باوجود مجبور تھی۔ اس نے اپنے چہرے کا اجاڑ پن چھپانے کیلئے ضرورت سے کہیں زیادہ غازہ اور سرخی مل رکھی تھی لیکن اس کے باوجود آنکھوں کے گرد پڑے ہوئے سیاہ حلقے جو شب بیداریوں کے غماز تھے، نہایت بے حجابی سے جھانک رہے تھے ماتھے پر بالوں کی ایک لٹ کو لیکر حلقے کی صورت میں جما دیا گیا تھا کبھی تو وہ تھرکنے لگتی اور کبھی شرابیوں کے جھرمٹ میں جا کر دو چار گھونٹ انکے گلاسوں سے پی لیتی۔ رحیم بھی ایک کونہ میں ہو بیٹھا۔ رقاصہ پر نئے مہمان کی پذیرائی گویا فرض تھی وہ لڑکھڑاتی ہوئی اس تک پہنچی اور آنکھوں کو سکیڑ سکیڑ کر خوش باشی کی باتیں کرنے لگی رحیم نے محسوس کیا کہ آج پایانِ کار اس کی ملاقات ایک ایسی ہستی سے ہوگئی جو اس کی آنکھوں کے دریچوں سے جھانک کر اس کی روح کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے جذبات کو بغیر اس کے پوچھے ہوئے بیدار کر دیگی ✦

دونوں پیتے پلاتے رہے شرابی شور مچا رہے تھے اور ساز ندے حقیقی جذبات کو ڈھانپنے کی ناکام کوشش میں مصروف تھے، رقاصہ نے رحیم کے گلے میں بانہیں ڈال دیں، دونوں کے چہرے قریب تر ہوگئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی گئیں اچانک رحیم نے دیکھا کہ اسکے مقابل ایک مہیب چہرہ تھا جو کسی قدر لومڑی اور زیادہ تر بھیڑیے سے مشابہ تھا۔ رحیم ایک جھرجھری لیکر اُٹھا، اور ایک ہی جست میں رستوران سے باہر آگیا ✦

رحیم ناکامیوں اور نارسائیوں کے یہ قصے دیکھ رہا تھا کہ کوٹھی کے عقب سے شور سنائی دیا، وہ گھبرا کر اُٹھا اور نوکروں کی کوٹھریوں کی جانب چل دیا نسیتی کھنگن کی ماں ہوری کے جوان لڑکے کو بے اندازہ گالیاں دے رہی تھی، رحیم کو دیکھا تو اور بھی بگڑ گئی اور چلا چلا کر کہنے لگی: "ہماری لاج کو جو آج پیٹ دیں اسکا کلیجہ نوچ لونگی" اور رحیم نے فوراً نوکروں کو ڈپٹ کر کہا "ہمارے گھر میں بدمعاشوں کا گزارہ نہیں، ہو بیٹیاں سب کی برابر ہیں، مارے جوتوں کے کھال ادھیڑ دونگا جو کسی کو کسی نے بری نظر سے دیکھا بھی"۔

ہنگامہ فرو ہوا تو رحیم پھر آکر لیٹ گیا۔ رات سنسان اور اداس تھی لیکن دور کسی گھنٹے نے تین بجائے۔ پاس ہی کسی درخت پر چغد بولا اور اس کی آواز نے رات کو اور بھی سنسان بنا دیا۔ رحیم کس قدر اداس تھا ✦

اختر شیرانی

دو غزلیں (۲)

اُن کو بلائیں، اور وہ نہ آئیں تو کیا کریں
بیکار جائیں اپنی دُعائیں تو کیا کریں

اِک زُہرہ وش ہے اپنی نگاہوں میں جلوہ گر
نظروں میں آسماں نہ سمائیں تو کیا کریں؟

مانا کہ سب کے سامنے ملنے سے ہے حجاب
خوابوں میں بھی ہمارے نہ آئیں تو کیا کریں؟

ہم لاکھ قسمیں کھائیں نہ ملنے کی سب غلط
وہ دُور ہی سے دل کو لبھائیں تو کیا کریں؟

بدقسمتوں کا، یاد نہ کرنے پہ ہے یہ حال!
اللہ، گر وہ یاد نہ آئیں تو کیا کریں؟

ناصح، خمارِ توبہ سے، ہمت کہاں مگر
شانہ ہلائیں آ کے گھٹائیں تو کیا کریں؟

میخانہ دور، راستہ تاریک، غم بہت
منہ پھیر دیں ادھر جو ہوائیں تو کیا کریں؟

راتوں کے دل میں یاد بسائیں کسی کی ہم
اختر وہ بزم میں نہ بلائیں تو کیا کریں؟

غمِ زمانہ نہیں، اِک عذاب ہے ساقی!
شراب لا، مری حالت خراب ہے ساقی!

شباب کے لئے توبہ عذاب ہے ساقی!
شراب دے، مجھے پاسِ شباب ہے ساقی!

ہے سحرِ مے سے بہم میکدے میں شام و سحر
کہ ماہتاب قدح، آفتاب ہے ساقی!

چھلک رہا ہے یہ کس کا شباب ساغر میں
یہ کون پردہ نشیں بے حجاب ہے ساقی؟

کتاب پڑھنے دے زاہد کو جا کے مسجد میں
مرے لئے مرا دل ہی کتاب ہے ساقی!

چل اِک بہشت بسائیں، سرور و مستی کی!
بہشتِ دہر تو غم سے خراب ہے ساقی!

زمانے بھر کے غموں کو ہے دعوتِ آزار!
کہ ایک جام ہی سب کا جواب ہے ساقی!

علی عباس حسینی

وکیل اور منشی

وکیل صاحب نے آرام کرسی پر لیٹے لیٹے حقہ پیتے ہوئے گلا صاف کر کے کہا:

"منشی جی، آج بھی کوئی موکل نہیں آیا!"

منشی جی بڑے جہاندیدہ تھے، وہ اکثر سوچا کرتے تھے کہ انہوں نے ان سے وکیل صاحب کی منشی گری آخر کی ہی کیوں؟ رنڈی سے نائکہ اکثر بہ پیوند ادر وکیل سے منشی اسوقت تک خوش نہیں ہو سکتے، جب تک کہ ان کی طرف عام رجوع نہ ہو۔ ان پیشہ وروں میں سے جس کی بھی نہ چلتی ہو اس کے ساتھ اپنے کو وابستہ کرنا ایک ڈوبتے ہوئے جہاز سے اپنے کو باندھ رکھنا ہے! منشی جی تجربہ کار تھے، وہ اس گُر سے واقف تھے لیکن وہ بڑے وکیل صاحب کی وصیت سے مجبور ہو گئے تھے۔ انہوں نے مرتے وقت خاص طور سے تاکید کی تھی "متین میاں کو کام نہیں سکھانا، اور پیشے کے گر بتاتے رہنا"۔ آخر زندگی بھر انکا نمک کھایا، کچھ تو خیال کرنا ہی چاہئے۔ سچ ہے

وفاداری بشرطِ استواری اصل ایماں ہے!

اور منشی جی کو اس کا یقین تھا کہ وہ بڑے ایماندار ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ مہینہ میں دو چار مرتبہ عدالت میں جا کر جھوٹا حلف اٹھا لیا، یا غلط گواہی دیدی۔ تو اس سے ایمان کیوں جانے لگا۔ عدالتوں میں کوئی سچ بھی بولتا ہے؟ اور جھوٹی قسم کیسا؟ قرآن کے علاوہ اور کون سی کتاب اٹھائی جاسکتی ہے، کیا "کنگ ریڈر" یا "توبۃ النصوح"؟ خدا خوب جانتا ہے کہ یہ دروغ بافی پیٹ پالنے کے لئے ہوتی ہے، ایسا نہ کریں تو بھوکوں مریں! ذریعہ معاش پیدا کرنے کی اسی نے تو تاکید کی ہے، اور اسی نے تو خودکشی کو ممنوع قرار دیا ہے!

تو پھر آخر منشی جی سے آدمی کیا کریں؟ وہ مزدوری کر نہیں سکتے تھے اس کے لئے مضبوط ہاتھ پاؤں چاہئیں پھر کرتا پائجامہ پہنکر اور دو پلی ٹوپی لگا کر کوئی جھوٹے ڈھوتا ہے؟ باپ دادا ہمیشہ سفید پوش رہے، اس طرح کی محنت کے کام ہمیشہ چھوٹے طبقے کے لوگوں کیلئے مخصوص رہے۔ اگر منشی جی بھی ایسے ہی کام کرنے لگتے تو ان کی خاندانی شرافت خاک میں مل جاتی، اور گویا اپنے ہی ہاتھوں اپنی ناک کاٹ ڈالتے! وہ تجارت کر نہیں سکتے تھے۔ اسلئے کہ اس کے لئے سرمایہ چاہیے، اور خون میں بنیا گری کے جراثیم۔ یہ دونوں چیزیں انکو ورثہ میں نہیں ملی تھیں۔ وہ نوکری کر نہیں سکتے تھے، اس کیلئے اسکول اور کالج کے سرٹیفکیٹ چاہئے تھے! اور اُن سے ان کی نہیں خاندانی تھیں:

پھر سرٹیفکیٹ ملنے پر بھی ملازمت کہاں ملتی ہے سینکڑوں بی اے، ایم اے دربدر کی خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ ابھی پرسوں ہی تو اسٹیشن پر وہ نوجوان جو جیل روڈ پر پالش کرنے آیا تھا کیسی نفیس انگریزی بولتا تھا، کہتا تھا گریجویٹ پاس ہے۔ زرد زرد چہرہ، دھنسی دھنسی آنکھیں، پھٹی قمیص میں سے ہڈیوں کا ڈھانچہ جھلکتا ہوا، غریب پر کتنا ترس آتا تھا، ماں باپ نے کن ارمانوں، کن امیدوں سے تعلیم دلوائی ہوگی!

پھر آخر رشید اور مجید کی تعلیم پر جتنے پیسے اٹھ رہے ہیں، ان کا کیا حشر ہوگا؟ انہیں بھی کوئی نوکری ملے گی یا نہیں؟ پیسوں کا الگ رونا ہے۔ جب سے متین میاں کا ساتھ ہوا بس دس روپے پندرہ تنخواہ کے رہ گئے۔ نہ کوئی موکل پھنستا ہے نہ کوئی مقدمہ آتا ہے۔ اور نہ "محنتانہ" ملتا ہے، جو کچھ بڑے وکیل صاحب کے زمانہ میں جمع کیا تھا۔ وہ متین میاں کے ساتھ آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ مگر اس طرح کب تک بسر ہوگی، آخر منوّر اور دلاور کو کچھ تو پڑھانا ہے۔ اور چھمّو اور چھیدن کی شادیاں بھی تو کرنا ہیں۔ ماشاءاللہ جوان ہو گئی ہیں۔ کب تک ماں کے گھٹنوں سے لگی بیٹھی رہیں گی۔" اے اللہ تو ہی خوب جانتا ہے کہ جھوٹا حلف اٹھانے اور غلط گواہی دینے کو میں بھی بہت برا سمجھتا ہوں، مگر کروں تو کیا کروں! سچ بول کر کیا چھ چھ بچوں اور بوڑھی بیوی کو فاقہ کی آگ میں اپنے ہاتھوں سے جھونک دوں؟"

وکیل صاحب نے اپنے سوال کا جواب نہ پاکر پھر پکارا "منشی جی!"

"جی میاں"

"آپ تو دادا جان کی آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں"۔

"جی ہاں، اُن کی آخر عمر میں مجھے اُن کی خدمت کا موقع ملا تھا،

بلکے ذہین تھے میاں" دھول کی رسی" بٹتے تھے دھول کی! میں کیا عرض کروں کہ کس غضب کا دماغ پایا تھا"۔

"اُنہوں نے منشی جی زمانہ بھی بہت ہی اچھا پایا تھا"۔

"نہیں نہیں میاں، کیوں نہیں! اُسوقت ہر شہر میں مشکل سے دس پانچ وکیل تھے اور اب تو برساتی کیڑے ہیں، برساتی کیڑے! اب ان کی تعداد ہر تحصیل میں اتنی زیادہ ہے جتنی اجودھیا میں بندروں کی!"

"ہاں منشی جی، یہ تو درست ہے، لیکن ان میں سے جن کے پاس دماغ ہے وہ چمک ہی اُٹھتے ہیں"۔

"ہاں میاں یہ تو سچ ہے"۔

"تو منشی جی دادا جان کا دماغ تو کچھ نہ کچھ ورثہ میں ملا ہی ہے!"

"ہاں ہاں، کیوں نہیں میاں!"

"تو زمانہ ویسا آپ بنائیے اور موقع نکالتے! آخر میرا دماغ اور آپ کا یہ دونوں بیکار تو نہیں جا سکتے!"

"تو میاں شروع شروع میں تو اپنے ہی پاس سے خرچ کرنا پڑیگا"۔

"یہ کیوں!"

"دوسرے منشیوں سے مؤکل حاصل کرنے میں"

"اچھا یوں ہی سہی"۔

"گو بندے بھی چھوڑنے پڑینگے"۔

"انکا کیا کام ہے؟"

"جی میاں وہی کام کرتے ہیں، جو اپنے کبوتر دوسرے کے کبوتروں میں ملکر کرتے ہیں۔ مؤکلوں کے سامنے آپ کی تعریف کے پل باندھ دیں گے اور انکو بہکا لائیں گے"۔

"اچھا، وہ بھی سہی!"

"ذرا حکام افسروں سے میل ملاپ بھی بڑھانا پڑیگی"۔

"اجی آپ جو کچھ کہیں گے وہ سب ہو جائیگا"۔

"ہاں میاں، یہ سب ایک طرح کا اشتہار ہے!"

"تو پھر اللہ کا نام لیکر کام شروع کر دیجئے"۔

"بہت اچھا میاں!"

(۲)

"منشی جی! دو سال ہو گئے، کام تو چل نکلا، لیکن ابھی تک مہینہ کا خرچ پورا نہیں اُترتا"

منشی جی نے ناک کے بانسے پر رکھی ہوئی عینک کو بھوؤں کے اوپر پیشانی پر اٹکایا، سوچنے لگے دو برس میں کیا کیا جتن کرنے پڑے، کیسے کیسے پاپڑ بیلنے پڑے، دوسرے منشیوں کو رشوت، گو بندوں کو کمیشن، پولیس والوں کی خاطر مدارات نہ جانے کتنی چالیں چلنا پڑیں، اور وکیل صاحب ہیں کہ اب بھی مطمئن نہیں، انسان کا پیٹ اس کی آمدنی کے ساتھ بڑھتا رہتا ہے، اُن کی خود بھی یہی حالت تھی پہلے سوکھے ٹکڑوں میں بسر ہو جاتی تھی، اب جو ذرا ہاتھ کھلا، دس پانچ ہر ہفتے دکھائی دینے لگے تو خرچ بھی بڑھ گیا لیکن ایک بڑا کام ہو گیا، چھمو کی شادی ہو گئی، مگر ابھی چھدن باقی ہے، پھر رشید، منور، دلاور اور مجید کی تعلیم، ہر روز نئی کاپیاں ہر ہفتے نئی کتابیں، ہر مہینے فیسیں! وکیل صاحب بیچارے بھی تو اپنے لڑکیوں کو تعلیم دلوا رہے ہیں، انکے ہاں بھی کیسے پورا ہوگا، کوئی نہ کوئی صورت آمدنی بڑھانے کی نکالنا ہی پڑیگی، ایسے آجکل کی سیاسی فضا سے کیوں نہ فائدہ اُٹھایا جائے! منشی جی ایک بار مسکرا دیئے، زندگی کے تاش پر لپٹا ہوا تاگا اُلجھ چکا ہی تھا کہ پھر سرا ملگیا!

وکیل صاحب نے کھانس کر انکو پھر مخاطب کیا۔ "منشی جی مرجوعہ بڑھانے کی کوئی نئی تدبیر ہونا چاہیئے!"

"جی ہاں میاں ہونا تو چاہیئے"۔

"پھر آپ نے کچھ سوچا؟"

"جی میری رائے میں تو اب کچھ لیڈری کا بھی ڈھونگ رچانا چاہیئے"

"یعنی اب سیاسیات کی ہڑبونگ میں بھی پڑ دوں"۔

"جی ہاں میاں، موقع موقع سے ایک آدھ تقریر، اپنی قوم پر جھوٹے سچے الزامات کا بیان!"

"مگر ان میں تو کئی جماعتیں ہیں"۔

"آپ کو ہر ایک سے کیا مطلب! آپ کو تو اسی جماعت کا ساتھ دینا ہے جس میں سرمایہ دار ہوں"۔

"یہ کیوں؟"

"جی، جہاں کوئی موٹا اسامی پھنسا، اپنی پانچوں گھی میں ہیں! اور اگر

کسی خاندانی آن بان والے رئیس سے دوستی ہوگئی تو ریاست کے سارے مقدمے اپنے ہی ہاں آنے لگیں گے"۔

"یہ تو منشی جی آپ ٹھیک کہتے ہیں"۔

"جی ہاں میاں اور کیا! اگر کہیں حق اور ناحق کی بحث میں پڑکر کانگرس کی طرف بہک گئے تو اپنے پاس ہی سے رقم خرچ کرنا پڑے گی، اپنی جیب سے!"

(۳)

منشی جی، خرچ بھر کو تو ضرور نکل آتا ہے، مگر بچتا اب بھی کچھ نہیں"۔

منشی جی نے جیب سے خانہ ساز بٹوا نکالا خاصا وزنی اور بڑا تھا، چھوٹا سا بٹیا کی سسرال والوں نے کل ہی بھر کر بھیجا تھا، جھوٹا سلمہ ستارہ بھی اوپر ہی چمک رہا تھا، بہت ہی آہستہ سے منشی جی نے سمدھیانے کا یہ تحفہ کھولا، باریک ترشی ہوئی ڈلی نکالی، اُسے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا، پھر کٹا ہوا کتھا اس میں رکھا، ایک لونگ ڈالی اور ایک چٹکی بھر تمباکو ملالی، پھر ڈلی ایک انگلی سے الٹتے پلٹتے رہے، دیکھتے رہے کہ ڈلی کا کوئی سڑا ہوا یا پھول والا حصہ تو نہیں آ گیا ہے جب اچھی طرح اطمینان کر لیا تو سب کچھ ایک بار پھانک لیا، پھر چنوٹی سے تھوڑا سا چونا کلمے کی انگلی سے نکال کر ڈلی چباتے ہوئے وکیل صاحب کی طرف دیکھا، دو تین بار آنکھیں جھپکائیں اور چونے کا ایک حصہ چاٹ لیا۔

وکیل صاحب جانتے تھے کہ یہ سب منشی جی کے سوچنے کے انداز ہیں وہ کنکریوں اور سنگریزوں کے ڈھیر سے ہیرے کا ٹکڑا نکال کر پیش کرنیوالے ہی ہیں، اس لئے انہوں نے پھر اپنی بات دہرائی :-

"بچتا اب بھی کچھ نہیں"۔

"ہاں میاں، وہ تو میں خود ہی برابر حساب لکھتا ہوں"۔

"ان بڑے آدمیوں سے ملنے ملانے میں تو ٹیم ٹام سے رہنا بھی پڑتا ہے"

"جی ہاں میاں، ناچتے وقت پھر گھنگھٹ کیسا، پیشواز تو پہننا ہی پڑتی ہے"۔

"پھر یونہی تو بسر نہیں ہو سکتی، آئندہ کیا ہوگا؟ لڑکیاں لڑکے بھی تو سیانے ہوتے رہے ہیں"۔

"ہاں میاں"۔

"پھر!"

"جی میاں، اب کے میونسپلٹی کی ممبری کیلئے کھڑا ہونا چاہئے"۔

"رائے تو اچھی ہے، مگر کس وارڈ سے؟"

"جہاں سے سب سے زیادہ دولتمند آدمی کھڑا ہو"۔

"تو منشی جی اُس کے روپیوں کی جھنکار میں میری آواز کون سنے گا؟"

"جی، تو موقع دیکھیں گے تو ہزار دو ہزار لیکر خود ہی بیٹھ جائیں گے"۔

"اور اگر وہ ہماری پارٹی کے ڈر سے خود ہی بیٹھ گیا"۔

"تو میاں میری ہے اتنی بڑی میونسپلٹی ہے، اس کے اختیار میں ہزاروں نوکریاں ہیں سینکڑوں ٹھیکے ہیں ...."

"اور آپ ان کے لئے سفارش کریں گے جی!"

"جی میاں! اور آپ کو اپنے بوڑھے منشی کی خاطر کرنا ہی پڑے گی!"

"ہاں، ہاں، کیوں نہیں! ضرور! ضرور!"

(۴)

"منشی جی! میں نے آپ کی خاطر سے میونسپلٹی کا الکشن تو چھوڑ دیا، مگر کام کچھ بہت آگے نہیں بڑھا"۔

"جی ہاں، میاں لیکن ڈیڑھ ہزار کا تو فائدہ رہا"۔

"مگر پارٹی والوں نے تو حصہ لگا کر اُسے ایک ہی ہزار کر دیا"۔

"جی ہاں میاں، لیکن شیر اپنے شکار میں سے گیدڑوں کو بھی تو کچھ حصہ دے ہی دیتا ہے"۔

"جی ہاں، مگر اُس وقت دیتا ہے جب خود شکم سیر ہو لیتا ہے"۔

"ہاں میاں، مگر اس کا بھی وقت آ رہا ہے"۔

"یعنی؟"

"جی، اب کے صوبے کی اسمبلی کی امیدواری کیلئے کھڑا ہونا چاہئے"۔

"مگر اس میں آپ نے کیا فائدہ سوچا ہے؟"

"جی، وزرا سے، بڑے بڑے حکام سے ملاقات ہوگی"۔

"تو اس سے کیا فائدہ؟"

"جی، چھٹن میاں کی تعلیم پر جو اتنا روپیہ صرف کیا جا رہا ہے، تو ان کی ترقی کی بھی تو کوئی صورت ہونا چاہئے"۔

"میں آپ کا مطلب نہ سمجھا"۔

"میرا مطلب یہ ہے میاں کہ سعی سفارش سے بڑا کام نکلتا ہے، ورنہ اچھے اچھے بی اے۔ ایم اے ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں"۔

"لیکن منشی جی اتنے بڑے الکشن کیلئے تو بہت سارا روپیہ چاہئے"۔

"جی ہاں میاں، چاہیے تو مگر میونسپلٹی والے ہزار موجود ہیں البتہ کی فکر اللہ کر دیگا!"

آخر بتلایئے تو کہ آپ نے کیا سوچا ہے"۔

"جی میاں، ایسے مہاجن بھی تو ہیں جنہیں یہ فکر لگی ہے کہ سود در سود کے خلاف کوئی قانون نہ پاس ہونے پائے!"

"اچھا تو ان لوگوں سے بھی آپ سے ملاقات ہے!"

"جی، وہ خود ہی ڈھونڈ لیں گے۔ غرض والا باؤلا ہوتا ہے"

"تو پھر اللہ کا نام لیکر کام شروع کر دیجئے"۔

"اسی وقت سے لیجئے میاں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

عبدالمجید

بے بسی

میں نے چاہا تھا کہ تاروں کی بجھا دوں شمعیں
نکہت و نور کے سانچے میں جو دیکھا تھا اُسے
کون کر سکتا ہے انکارِ وجود!
میں نے دیکھی ہیں لچکتی ہوئی بانہیں اُس کی
مرمریں شانوں پہ بکھری ہوئی مشکیں زلفیں
تابِ نظارہ نہ موسیٰ کو ہوئی ٹھیک تو ہے
اُس کی آنکھوں میں تھے سہمے ہوئے جذبات نہاں
کاش اُس نے مرے محبوب کو دیکھا ہوتا
کاش! موسیٰ کا خدا ـــــ میرا رقیب
میرے محبوب کے ہوتے بھی خدائی کرتا
ہائے یہ بے بسی اور مجبوری
بر سرِ طور ہیں روشن تارے
میں نے چاہا تھا کہ تاروں کی بجھا دوں شمعیں۔

شاد عارفی

غمّازہ

"ساقیٔ دہلی" میں دیکھی تُو نے میری نظم "یاد" 　 یعنی حاصل ہے تجھے میری وفا کا اعتماد
ضبطِ غم پائندہ باد و ربط باہم زندہ باد 　 پھر خطوں میں "مجھ کو بھولے تو نہیں" سے کیا مُراد

بیوفائی کا گماں تجھ پر فریبِ تازہ ہے
تیرے اس جملہ کے پردہ میں کوئی غمّازہ ہے

وہ تری چنچل سہیلی - "یاسمینِ رشکِ خُو" 　 جس کو رہتی تھی مرے اشعارِ نو کی جستجو
جو سُنا کرتی تھی چھُپ چھُپ کر ہماری گفتگو 　 گدگداتی تھی وہ مجھ کو اور جھلاتی تھی تُو

لیٹ جاتی تھی مرے بستر پہ تیرے سامنے
"دھار ٹھنڈے سانس کے خنجر" پہ تیرے سامنے

ہونٹ دانتوں میں دبا کر" - "آنکھ دے کر" بار بار 　 چاہتی تھی مجھ سے تنہائی میں "قُربِ ناگوار"
"تیز بوسوں" کے لئے "پیاسے ارادے" بے قرار 　 "لمسِ حظ افزا" لئے "شدت خواہ" سینے کا اُبھار

ہاں وہی پہنچی ہے تیرے کان بھرنے کیلئے
"آخری تدبیر" مجھ کو رام کرنے کے لئے

یہ معمّہ "یہ پہیلی" تجھ کو سمجھاتا چلوں 　 "یاسمیں" کی آرزو سے دل کو جھُٹلاتا چلوں
"خلوتِ مخدوش" کے لمحوں کو شرماتا چلوں 　 "جذبۂ مخصوص" کے ہاتھوں سے کتراتا چلوں

چھ بجے مدعو کیا جاتا ہوں اک دن چائے پہ
چائے پی چکنے پہ "وہ گسترہ تغزل" الحذر

بیٹھ کر نزدیک میرے - والہانہ شان سے 　 مُسکرائی - اور کہا - "کہتی ہُوں دل سے جان سے"
"ضبطِ اظہارِ طلب" باہر ہے اب امکان سے 　 پھر یہ "بدمستی" "کہ" میں باہر نہیں "مہمان سے"

تجھ سے "عہدِ اُلفتِ بے لوث" آڑے آ گیا
یاسمیں کا "انصرامِ شوق" منہ کی کھا گیا

اب وہ اس "تردیدِ رغبت" کا صِلہ دینے کو ہے 　 اب وہ اِس "توہینِ عشرت" پر سزا دینے کو ہے
اب وہ اِس "تذلیلِ خلوت" میں - دغا دینے کو ہے 　 اب وہ اس "احساسِ عفت" کی دوا دینے کو ہے

چاہتی ہے مجھ کو "تشہیرِ ہوس" میں گھیر دے،
بن پڑے جس طرح بھی، مجھ سے ترا دل پھیر دے

نرملا سے۔ جان کر اُس کو امین و راز دار　　تجھ سے جو چالیں چلے گی۔ کہہ گئی دیوانہ وار
صبحدم اُس نے کہے وہ "مکر" مجھ پر آشکار　　چونکہ تیرے پاس جا پہنچی ہے وہ "غیبت شعار"

اِس لیے جو کچھ کہے گی وہ۔ سناتا ہوں تجھے
مجھ پہ جو بُہتان باندھے گی بتاتا ہوں تجھے

یُوں کہے گی۔ سُن! مری جاتی ہے تو جس کے لئے　　جانتی بھی ہے کہ وہ "محدود" ہے کس کے لئے
آج کل غزلیں لکھا کرتا ہے نرگس کے لئے　　ایک نرگس کیا۔ اجی۔ اِس کے لئے "اُس کے لئے"

اے بہن ہیں اُس کی "آوارہ مزاجی" کیا کہوں
کہہ رہی تھیں کل جو ہمسائی سے "باجی" کیا کہوں

روز "فسخ عہدِ اُلفت" روز "تازہ میل جول"　　دو سے "تانی" "اور" بڑھائی "تیسری سے مول تول"
شرع کہتی ہے کسی کے عیب لوگوں پر نہ کھول　　عافیت چاہے تو ایسے بیوفا سے اب نہ بول

جس کی خلوت شاہدانِ ناز سے معمور ہے
جس کی وارفتہ شعاری۔ عام ہے مشہور ہے

"عشرتِ ہر ہر نفس" ہے اُس کا مطلب اور بس　　"عشق" ہے "فعلِ عبث" ہے اُس کا مطلب اور بس
خوشنما پھولوں کا رس ہے اُس کا مطلب اور بس　　گلستاں پر دسترس ہے اُس کا مطلب اور بس

بس کوئی "نورس کلی" ہر روز اُس کو چاہیئے
روز اک جامِ نشاط اندوز اُس کو چاہیئے

نذیر میرزا برلاس

غزل

کیوں آئے دن جنونِ محبت فزوں نہیں　　شاید کہ اب جنونِ محبت جنوں نہیں
باقی تو ہیں خیال کی رنگیں مزاجیاں　　اب آنسوؤں کا رنگ مگر لالہ گوں نہیں
ساقی تری نگاہِ کرم جانِ میکدہ،　　آنکھوں سے مے پلا جو مئے لالہ گوں نہیں

احمد ندیم قاسمی

مستقبل کے سوداگر[1]

افراد

شاعر	بھکاری
جوتشی	رب رس ــــ ایک رقاصہ
فلسفی	رقاصہ کی چھ نوچیاں

سازندے ۔ ہجوم

پہلا منظر

(ایک تنگ سڑک ۔ ہجوم کی آمد و رفت جاری ہے ۔ سنہری جٹاؤں والا ایک نوجوان جوتشی آنکھیں نیم وا کئے پتریاں کھولے بیٹھا ہے لیکن اُس کے انداز بتاتے ہیں، کہ وہ خلا کا مطالعہ کر رہا ہے پس منظر میں چند درخت ۔ درختوں سے پرے سبزہ اور سبزے سے پرے مکانات، موٹروں کے ہارنوں، سائیکلوں کی گھنٹیوں اور گھوڑوں کے سُموں کی کھٹ پٹ کی آوازیں ظاہر کرتی ہیں، کہ قریب ہی بڑی سڑک ہے ۔)

جوتشی:۔ (خواب آلود اور پُر ترنم آواز میں) ہم نے تقدیر کے محلوں میں جا کر مشیّت کے راز چُنے ہیں، ہم نے آسمانوں کی نیلاہٹوں میں تیر کر ستاروں کے صحیفے پڑھے ہیں، ہم نے ہاتھوں کی ریکھاؤں پر گھوم کر ڈھکی چھپی دھڑکنیں جمع کی ہیں ۔

(لوگ جوتشی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے گذر جاتے ہیں ۔ ٹریفک کی آوازیں جاری رہتی ہیں، ایک بڑھا بھکاری صدا لگاتا گذر جاتا ہے ۔ اس کی بھوسلی ڈاڑھی اُلجھی ہوئی ہے سر گنجا ہے صرف کناروں پر اِکّا دُکّا بال کیڑوں کی طرح لہرا رہے ہیں ۔)

بھکاری:۔ ہے پرمیشور، کیا تو نے اتنی دیر سے اپنے پُجاری کی آواز نہیں سُنی؟ کیا اٹکتی دوپہروں میں جلتے بُجھتے جسم کا شور تیرے ایوان میں نہیں پہنچا ایشور؟ سبھے پر بھروسا تھا، تو کُل سُندری آشاؤں کو اپنی برکھاؤں سے جیون رس پلاتا ہے ۔ لیکن کب؟ ــــ بھگوان! ــــ مستقبل کے کس دور میں! ــــ کہاں! ــــ کیسے؟ ــــ ہے پرمیشور ــــ تیرے لحجہ پر جا کے اَن داتا ــــ کب؟

(جوتشی کے قریب پہنچ کر بھکاری ٹھٹک کر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر اُس کے پاس سڑک کے کنارے بیٹھ جاتا ہے ۔)

بھکاری:۔ (ہاتھ بڑھا کر) میرے ہاتھ کی ان ریکھاؤں میں کچھ نظر آتا ہے جوتشی مہراج؟

جوتشی:۔ (نہایت آہستہ آہستہ گردن پھیر کر بھکاری پر نیم نگاہ ڈالتا ہے اور اُس کا ہاتھ تھام کر آنکھیں کھولتا ہے) مٹی ہوئی ریکھاؤں کے راز سُننے کے لئے ہمالہ اتنا بڑا کلیجہ چاہئے بابا ۔ گرے ہوئے محلوں کے سنگین ستونوں کو سرکا کر پکی ہوئی نعشیں دیکھنا تم ایسے بھکاریوں کے حوصلوں سے دور ہے، جاؤ، بھیک مانگو اور اس دن کا انتظار کرو، جب جیون اور موت کی ازلی اور ابدی قینچی کترڈالے گی، تڑکی ہوئی ٹِنکھڑیوں کو جمع کر کے پھول بنانا، جوانوں کے مشغلے ہیں (ہاتھ چھوڑ دیتا ہے) جاؤ!

[1] یہ ڈراما اسٹیج کرنے کے لئے مصنف کی اجازت ضروری ہے

بھکاری: تم کیا جانو، جوتشی مہاراج کہ ہم نے بھی تمہاری طرح زندگی کے ہیرے کو ہر پہلو سے پرکھا ہے، ہمیں باتوں میں نہ اُڑاؤ، جو بیتی ہے وہ ہم جانتے ہیں، جو بیتنے والی ہے اُس کا پتہ دو۔

جوتشی: بھکاری جب بھیک مانگتا تھا، اب بھی بھیک مانگے گا۔ پگڈنڈی کی قسمت میں مسافروں کے قدم چومنے کے سوا اور کیا لکھا ہوگا۔

بھکاری: تم بھٹکے جا رہے ہو مہاراج۔ ہم بھکاری نہیں، ہم بھوجن نہیں مانگتے۔ پھر رہے ہیں، ہم پربھو کی کرپا چاہتے ہیں۔

جوتشی: پربھو گھروں میں بیٹھ کر مانگنے والوں کی بھی تو سنتے ہیں، پھر ان راہوں پر جھولی پھیلائے پھرنے میں کیا مصلحت ہے؟

بھکاری: ہم مصلحتوں کی زنجیروں سے آزاد ہیں مہاراج! جو من کہتا ہے کرتے ہیں، ہم پربھو کو گندی گلیوں اور تنگ دروازوں سے گزرنے کی تکلیف کیوں دیں، ہم اُسے کھلی فضاؤں میں ڈھونڈیں گے ــــ پر جوتشی مہاراج، میرے ہاتھ کی ریکھائیں؟

جوتشی: (بھکاری کے ہاتھ کو غور سے دیکھ کر) بابا، یہ ریکھائیں نہیں، یہ سپنولیاں ہیں، جو تمہاری تقدیر کے لکھے پر زہر اُگل رہی ہیں، ہمیں ماضی کے گرد و غبار میں آتی ہوئی پھنکاریں سنائی دے رہی ہیں، ہم ان کی ہولناک سرسراہٹوں میں تمہاری چیخوں کے علاوہ، کسی اور کی سسکیاں اور ہچکیاں بھی سن رہے ہیں، تمہاری گزری ہوئی زندگی عفونت بھری لاش ہے، اور ــــ

بھکاری: اور میرا مستقبل؟

جوتشی: تمہارا مستقبل؟ ــــ (سوچتا ہے، اور ہاتھ کو آنکھوں کے بہت قریب لاتا ہے) تمہارا مستقبل روشن ہے، مگر یہ روشنی الاؤ ــــ

(اچانک ایک خوبصورت نوجوان اپنے لمبے لبادے کو سنبھالتا جوتشی کے پاس بیٹھ جاتا ہے، یہ شاعر ہے، اس کی آنکھوں میں گہری سنجیدگی، اور اس کے چہرے پر دبی دبی افسردگی ہے، اُس نے بغل میں اکتارہ دبا رکھا ہے)

شاعر: جوتشی جی!

(جوتشی بھکاری کا ہاتھ چھوڑ کر شاعر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہایت غور سے دیکھ کر پہلو بدلتا ہے)

جوتشی: تم کون ہو؟

شاعر: کیوں؟

جوتشی: ہم نے تمہاری پیشانی میں گھبرائے ہوئے ستاروں کی بے مقصد اُڑانیں دیکھی ہیں۔

شاعر: مَیں شاعر ہوں۔

جوتشی: یعنی تم زمین اور آسمان کے درمیان دھندلے خلاؤں کی بیکراں پہنائیوں میں بھٹکے پھرنے کے عادی ہو؟

بھکاری: جوتشی مہاراج، میرا مستقبل؟

شاعر: میں سکون چاہتا ہوں، میں مسلسل اضطراب کی دوزخ سے بھاگ نکلا ہوں، مگر شعلوں کی زبانیں ابھی تک میرے سکون کو جھلسے دے رہی ہیں، مجھے یہ سکون کب ملے گا مہاراج؟

جوتشی: جب تمہاری آنکھوں میں آنسو آئیں گے،

شاعر: میں نے کئی راتیں آنسوؤں میں ڈبو دی ہیں مہاراج۔

جوتشی: جب تمہاری قوتِ گویائی محض ہونٹوں کی تھرتھری بن کر رہ جائے گی۔

شاعر: وجدان کی شدت میں مجھ پر یہی حالت طاری رہتی ہے مہاراج

جوتشی: جب تمہارے کانوں کے قریب ایسے ساز بجیں گے، جن کے تاروں کو چھیڑنا فانی انسان کے بس میں نہیں۔

شاعر: میں نے ــــ

بھکاری: (ہاتھ کو جوتشی کے بالکل قریب لے جاتا ہے) جوتشی مہاراج۔ میرا مستقبل؟

شاعر: (بھکاری کی طرف متوجہ ہوتا ہے) بابا۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ٹوٹے ہوئے جام کا مقدر میکدے کا کوئی بوسیدہ طاق ہے، یا کوچے کا کوئی اندھیرا گوشہ! (جوتشی کی طرف پلٹتا ہے) ہاں تو جوتشی جی، مَیں نے اِن آسمانی سازوں کے آہنگ پر اپنے غیر فانی گیت الاپے ہیں۔

جوتشی: ٹھیک ہے، مگر یہ آنسو تنہائی میں بہے، یہ ہونٹ تنہائی میں

تھرتھراتے' یہ ساز تنہائی میں بجے' ان کے خالق تم یا تمہارا شیلا احساس ہے۔

شاعر:۔ ٹھیک ہے'

جوتشی:۔ تمہیں تبھی سکون حاصل ہوگا، جب اِن کے خالق کو تخلیق کر لوگے

شاعر:۔ میں کچھ نہیں سمجھا جوتشی جی'

جوتشی:۔ تمہارے تصوّرات کی بہشت میں حور کی کمی ہے' تمہاری شاعری کے مرغزار میں ایک ہرنی کی غیر موجودگی نے اداسیاں پھیلا رکھی ہیں' تم نے محبت نہیں کی۔ تم نے زندگی کو قریب سے نہیں دیکھا' تم نے خیالوں کے ساگر میں ڈبکی نہیں لگائی' تم سطح پر تیرتے ہو' تم دُور کے تماشائی ہو' تم ساحل سے سیپیاں چن لیتے ہو' پر تہوں کے گوہر نہیں ڈھونڈ سکتے۔

شاعر:۔ اور میرا مستقبل؟

بھکاری:۔ اور میرا بھی؟

جوتشی:۔ تم دونوں کا مستقبل روشن ہے' مگر یہ روشنی الاؤ ——

(اچانک لمبے لمبے بالوں' لہراتی ہوئی ڈاڑھی' دھندلی آنکھوں' اور طنز بھری مسکراہٹ والا ایک بزرگ فلسفی' جس نے ایک بہت بڑی عبا پہن رکھی ہے' جوتشی کے قریب آکر رُک جاتا ہے' اور طنزاً کہتا ہے)

فلسفی:۔ مستقبل کے سمندروں میں غوطہ لگانے والے! کبھی حال کے پربتوں پر چڑھ کر زندگی کی اُن گپھاؤں' اور مقدر کے اُن کھنڈروں کا بھی جائزہ لیا ہے' جن پر سے تیرا علم بزدل لومڑی کی طرح پھاند جاتا ہے!

جوتشی:۔ (فلسفی کو گھورتا ہے) تم کون ہو؟

فلسفی:۔ میں صحیفۂ حیات کا مفسّر ہوں۔

شاعر:۔ یہ تو میرا لقب ہے'

فلسفی:۔ میں تقدیر کے محلوں میں گھس کر مشیّت کے راز چُننے والا ہوں۔

جوتشی:۔ یہ تو میرا کام ہے'

فلسفی:۔ میں ماضی۔ حال اور مستقبل کے گنجان جنگلوں......

بھکاری:۔ (لجاجت سے) جوتشی مہاراج، میرا مستقبل؟

فلسفی:۔ تمہارا مستقبل؟ بوڑھے میاں تم بھی اسی وہم کے اسیر ہو؟ کیا تم نے شاہراہِ حیات کے آس پاس امیدوں اور آرزوؤں کے پیڑوں کو مرجھاتے اور تقدیر کے جھکڑوں میں ٹوٹ ٹوٹ کر اڑتے نہیں دیکھا؟ کیا تم نے سنسان راہوں پر گذرے ہوئے مسافروں کے پاؤں کے نقوش نہیں دیکھے؟ بیتے ہوئے لمحے مرے ہوئے لیڑے ہیں' جن کے ڈھیر میں چھلانگ لگانا اپنے آپ کو بد بو اور کثافت کی دلدل میں پھنسانا ہے۔

بھکاری:۔ میں اپنا مستقبل معلوم کرنا چاہتا ہوں' داتا!

فلسفی:۔ کیا تم ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکے، کہ سب انسانوں کی روحیں اندھی فطرت کی گیندیں ہیں' کوئی نہیں جانتا، جوتشی بھی نہیں جانتا، شاعر بھی نہیں جانتا، کہ —————— آنے والے دنوں کے پھڑپھڑاتے فرغلوں میں خنجر چھپے ہوئے ہیں یا آبِ حیات کی صراحیاں' —— تمہارا پیشہ کیا ہے؟

بھکاری:۔ میں رات دن ایشور کی اُن برکھاؤں کی بھکشا مانگتا ہوں' جو ایک مدت سے تقدیر کی ایک پھریری نے روک لی ہیں؟

فلسفی:۔ بھکشا مانگنے سے نہیں ملتی، یوں ہوتا تو کوئی بھکاری بھوکوں نہ مرتا۔

بھکاری:۔ تو پھر کیا کروں داتا؟

فلسفی:۔ وقت کے عقابی پروں کی گرد میں دیکھو۔ ہو سکتا ہے' اُس کا کوئی سنہری پر ٹوٹ کر تمہارے سر پر کلغی لگا دے۔

شاعر:۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے، کہ اُس کی نوکیلی چونچ سے تمہاری کھوپڑی میں ایسا زخم پیدا ہو جائے، جو مرتے دم تک رستا ہی رہے۔

فلسفی:۔ ہاں، یہ بھی ممکن ہے۔

جوتشی:۔ اور یہ بھی ممکن ہے، کہ وقت چپ چاپ تمہارے سر سے گذر جائے، اور تم اسی طرح کھلی راہوں پر ایشور کی برکھاؤں کی بھکشا مانگتے پھرو۔

فلسفی:۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے' زندگی اتفاقات کا نام ہے' اور ...

امکانات کے سہارے چلتی ہے، پر جوتشی ہنستا تھا، جوتشی امکانات کو جانتے ہی نہیں، اُن کے بولوں میں "شاید" اور "اگر" اور "مگر" کا گذر ہی نہیں، تم تو عام انسانوں کی سی باتیں کرتے ہو،

جوتشی:- دُور اندیش بزرگ (آواز قدرے بھاری ہو جاتی ہے) میں تجربہ کار جوتشی نہیں، میں تو راستے کے کنارے صرف اس لئے بیٹھا ہوں، کہ لوگوں کی ذہنیتوں کا مطالعہ کر سکوں، میں کتابیں نہیں پڑھتا، ضمیر پڑھتا ہوں، یہی میرا مشغلہ ہے، لیکن ضمیر کے صحیفوں پر منڈھی ہوئی ریاکاریاں میری بصارت کے لئے بہت کڑا امتحان ہیں، میری نگاہیں اُن ٹھوس تہوں میں برمے کی طرح سوراخ نہیں کر سکتیں مگر میں ایک خاص منزل کے انتظار میں ہوں۔ جس تک پہنچنے کے لئے مجھے تم ایسے سوچنے سمجھنے والوں کا ساتھ نہیں چاہیئے، مجھے بھولے، بیوقوف اور سادہ مزاج لوگوں سے کھیلنے دو، اور اپنی راہ لو، سبب اور نتیجہ کی بھول بھلیوں میں گھومو، ارادہ اور مشیت کی ٹکڑ، دل کی گڑگڑاہٹیں سنو، اور ناکام جوتشی کو اُس کی ناکامی میں مست رہنے دو، زخم کے انگور نہ کھرچو، کہ ——

شاعر:- (بات کاٹ کر) تو یہ سب ڈھونگ تھا؟

جوتشی:- جاؤ شاعر، کھلے مرغزاروں میں کسی پیڑ تلے لیٹ کر آوارہ ابابیلوں کی اُڑانوں میں کائنات کے اسرار کو پرفشاں دیکھنے کی کوشش کرو، محبت سے جھلسے ہوئے دلوں پر مرہم کے بدلے گیتوں کے آتشیں پھول برساؤ، اور راتوں کی خموش وسعتوں میں خیالوں کے پروں پر بیٹھ کر ستاروں کو اُن زاویوں سے دیکھو جن سے سراب ساگر نظر آتے ہیں، اور ساگر سراب! —— جاؤ، تمہارے اکتارے کا تار، تمہارے ناخن کی وارفتگی کا منتظر نظر آتا ہے

شاعر:- پر تم نے بڑے راز کی بات بتائی ہے مجھے۔

فلسفی:- محض اتفاق!

بھکاری:- اور مجھے بھی سچی باتیں بتائی تھیں، جوتشی مہراج نے،

فلسفی:- محض اتفاق،

شاعر:- (اُٹھتے ہوئے) یعنی تم سوداگر ہو، اپنی جٹاؤں کا رعب گانٹھ کر تم بے چارے انسانوں کے راز خرید لیتے ہو!

فلسفی:- تم سب سوداگر ہو۔ جوتشی راز خریدتا ہے، اپنا ضمیر بیچ کر، شاعر شہرت خریدتا ہے، اپنے گیت بیچ کر، بھکاری لذتِ آوارگی خریدتا ہے اپنی خودداری بیچ کر۔

شاعر:- اور تم جنون خریدتے ہو اپنی عقل بیچ کر،

فلسفی:- بیچ کر نہیں، کھو کر کہو۔

شاعر:- میں بیچ کر ہی کہوں گا۔

فلسفی:- (ہنستا ہے) تم مجھے ہونہار معلوم ہوتے ہو! —— مگر تمہارا بھولپن خطرناک ہے!

(شاعر اکتارے کو بغل میں دبا کر بل کھاتا چلا جاتا ہے)

فلسفی:- اور بھکاری تم مجھے تجربہ کار معلوم ہوتے ہو —— مگر تمہارے تجربے کے اثر کو دل قبول نہیں کر سکا۔

بھکاری:- (اُٹھ کر جانے لگتا ہے) تم پہیلیوں میں باتیں کرتے ہو۔

(چلا جاتا ہے)

فلسفی:- اور جوتشی تم ——؟

(جوتشی آنکھیں نیم وا کر کے صدا لگاتا ہے، فلسفی مسکراتا ہے اور اپنی ڈاڑھی میں انگلیاں پھیرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا جاتا ہے)

جوتشی:- ہم نے تقدیر کے محلوں میں جا کر مشیت کے راز چنے ہیں ہم نے آسمانوں کی نیلاہٹوں میں تیر کر ستاروں کے صحیفے پڑھے ہیں (پردہ آہستہ آہستہ گرنے لگتا ہے، مگر جوتشی کی آواز جاری رہتی ہے) ہم نے ہاتھوں کی ریکھاؤں پر گھوم کر ڈھکی چھپی دھڑکنیں جمع کی ہیں!

(پردے کے پوری طرح گرنے سے قبل پس منظر میں فلسفی کا طنز بھرا، طویل اور گونجیلا قہقہہ سنائی دیتا ہے)

دوسرا منظر

رقص گاہ

(پرلی طرف تین صوفے قوسی شکل میں رکھے ہیں، دائیں جانب

وسطی صوفے پر بوڑھا فلسفی بیٹھا ہے، اُس کے بیٹھنے کا انداز نہایت آزادانہ ہے، یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ اس قسم کے مقامات پر بارہا آ چکا ہے۔ دائیں جانب سازندوں کی ایک قطار ہے، وہ موم کی مورتیوں کی طرح چُپ چاپ بیٹھے رقاصہ کی آمد کے منتظر ہیں، وسطی صوفے کے پیچھے دیوار پر ایک برہنہ عورت کی بہت بڑی تصویر آویزاں ہے، دائیں جانب کا دروازہ بند ہے، بائیں جانب کا کھلا ہے، بوڑھا فلسفی تصویر کو بغور دیکھ کے سازندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے)

فلسفی:۔ شاید دیر تک راہ دکھانا ہر رقاصہ کا خاصہ ہے۔

طبلچی:۔ سب رس ایسی نہیں، البتہ ٹخنوں پہ خلخال سجانے میں اُنہیں دیر لگ جاتی ہے، کیونکہ اگر وہ ذرا بھی ڈھیلے رہ جائیں، تو رقص کرتے ہوئے رُک جاتی ہیں، اور کہتی ہیں خلخال ڈھیلے ہیں ان کے چھناکے میں وحشت ہے۔

فلسفی:۔ اگرچہ مجھے کوئی ضروری کام نہیں، مگر رقص کا تصوّر رقاصہ کے آنے سے پہلے ہی میرے خیالوں کو بوجھل نہ بنا دے،

سارنگی والا:۔ آپ کہیں تو سارنگی بجاؤں،

فلسفی:۔ سارنگی کے سُر بالوں بھرے کیڑوں کی طرح میرے دماغ کی سلوٹوں میں رینگنے لگیں گے، میں سارنگی کو انسانی موسیقی، یا رقص سے علیحدہ کر کے نہیں سُن سکتا، رقاصہ کو آنے دو۔

(گھنگھروؤں کی جھنجھناہٹ قریب آنے لگتی ہے، فلسفی پلٹ کر دیکھتا ہے، ادھر رقاصہ شعلۂ جوّالہ کی طرح اسٹیج پر آتی ہے اُدھر سازندوں کے عقب میں دروازے پر دستک ہوتی ہے۔)

رقاصہ:۔ کون؟

آواز:۔ وہ آوارہ نصیب انسان جس کے لمبے لمبے سفروں کی پگڈنڈیاں ہرتی پھرتی تمہارے دربار میں آ کر مل گئی ہیں!

رقاصہ:۔ (کچھ دیر سوچتی ہے، پھر ہنس کر فلسفی کو دیکھتی ہے) کوئی دیوانہ ہے، تمہاری طرح ——!

فلسفی:۔ (مسکراتا ہے) آنے دو بیچارے کو۔

(رقاصہ بائیں دروازے کی طرف دیکھتی ہے، ایک نوخیز نوچی لپک کر آتی ہے اور رقاصہ سے اشارہ پا کر دائیں جانب کے دروازے کو کھولتی ہے، . . . .

. . . . . اور پھر لپک کر بائیں جانب غائب ہو جاتی ہے

شاعر اکتارہ اُٹھائے اندر داخل ہوتا ہے، سازندوں اور رقاصہ کو دیکھ کر جب فلسفی کی طرف دیکھتا ہے، تو ٹھٹک کر کھڑا ہو جاتا ہے)

فلسفی:۔ (زہر خند سے) آؤ۔ آؤ، ہم دونوں کی زندگیوں کے محور اپنے مرکزِ ثقل سے ہٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، میں تو خیر ہر ابتلا سے نتائج اخذ کرنے کا عادی ہوں پر مجھے تمہاری جوانی پر رحم آتا ہے، خیر، آؤ —— چلے آؤ۔

(شاعر حیران نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتا خالی صوفے پر بیٹھ جاتا ہے)

شاعر:۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس وقت ——!

فلسفی:۔ یہ دربارِ عام ہے۔

رقاصہ:۔ (فلسفی سے) تم غلط کہہ رہے ہو، بزرگ۔ یہ دربارِ عام نہیں یہاں کوئی آوارہ پرندہ تک پر نہیں مار سکتا۔ لیکن اس نوجوان کو صرف اس لئے اجازت دی گئی ہے، کہ اس کی آواز میں کوئی جانی پہچانی تھرتھری تھی۔

شاعر:۔ میں یہاں آنے پر مجبور تھا۔

فلسفی:۔ تم ہونہار ضرور ہو، مگر تمہارا بھولپن بہت خطرناک ہے، ہاں، رقاصہ، یہ دربارِ عام نہ سہی، دربارِ خاص ہی سہی، پر اب زیادہ منتظر نہ رکھ۔ اپنا منتر پھونک —— کوئی ایسا منتر جو شکست خوردہ نظریات کے متعفن چوہوں کو میرے اوہام کے کھنڈروں سے باہر گھسیٹ لائے۔

(رقاصہ شاعر پر نظریں گاڑے مسکراتی ہے، اور پھر اچانک ناچنے لگتی ہے، سازندے اُس کا ساتھ دیتے ہیں، اس کا ناچ اُس تھکے ہارے راہی کے متعلق ہے جو مایوس ہو کر راہ کنارے بیٹھ جاتا ہے، مگر اچانک اُسے اپنی منزل نظر آ جاتی ہے اور وہ اپنے پاؤں زخمی ہونے کے باوجود اُس طرف بڑھنے لگتا ہے، اس ناچ میں قلندرانہ بیگانگی اور شاہانہ تمکنت ہے

(ناچتے ہوئے وہ ایک گیت چھیڑتی ہے، شاعر کا اکتارہ کھسک کر صوفے پر گر جاتا ہے، فلسفی ٹھوڑی کو ہاتھوں کے پیالے میں رکھے سحر زدہ آنکھوں سے رقاصہ کو دیکھتا ہے)

گیت

(سست سُروں میں)

پسینے کے جگنو جبیں پر چمکتے ہیں، آنکھوں میں ارمان دم توڑتے ہیں
وہ منزل سے نومید ہو کر، مسافر امنگوں کے رنگیں علم توڑتے ہیں
تھرکتی، مچلتی ہوئی سلسبیلیں بپھرتی ہوئی ناگنیں بن رہی ہیں،
افق پر دیارِ محبت کی قوسیں کسانوں کے اندازمیں تن رہی ہیں

(منزل نظر آجانے سے سُروں کی سستی تیزی میں بدل جاتی ہے)

وہ ٹوٹے ہوئے حوصلوں کے دھوئیں میں طلب کا سنہری کلس جھلملایا
وہ کس نے اندھیروں میں کرنیں چھڑک کر شکستہ پروں کو لپکنا سکھایا
وہ ماضی کی اندھی گپھا سے نکل کر مرے چاندنے حال کو جگمگایا
وہ کافر دھندلکوں کے پھٹتے ہی ہنسا کر کوئی مسکرایا، کوئی مسکرایا!

(گیت ختم ہو جاتا ہے مگر رقص ختم نہیں ہوتا، اب رقاصہ کی تیز حرکتوں سے صاف طور پر ترشح ہونے لگتا ہے کہ وہ فن کی گہرائیوں میں ڈوب گئی ہے، اس کی حرکات میں الہاماپن ہے، اُس کے لوچ میں تیز جھونکوں سے ہلکورے لینے والے پودوں کی کپکپی بھی ہے اور لچک بھی۔ وہ اپنے حسن اور جوبن کی نمائش کو بھول کر رقص کی اُن جزئیات میں محو ہو جاتی ہے۔ جہاں پلکوں کی جھپک بھی رقص کی تکمیل میں اثر انداز ہو سکتی ہے — فلسفی پریشان ہو جاتا ہے، رقص کی تیزی کو اُس کا ذہن گرفت میں نہیں لا سکتا، وہ چلاتا ہے)

فلسفی:- بس بس!

(رقص جاری رہتا ہے، سازندے فلسفی کی طرف دیکھتے ہیں، شاعر رقاصہ پر نگاہیں گاڑے ہوئے ہے)

فلسفی:- رقاصہ، بند کر یہ رقص، میرا دماغ پھٹ جائے گا!

(رقص جاری رہتا ہے، شاعر کی نظریں رقاصہ کے گھومتے اور چکراتے ہوئے پیروں پر جمی ہوئی ہیں، سازندے حیرت سے کبھی فلسفی اور کبھی رقاصہ کو دیکھتے ہیں، فلسفی آگے بڑھتا ہے، اُس کی آنکھوں کی گہرائیوں، ماتھے کی شکنوں اور ہاتھوں کی حرکتوں میں گھبراہٹ کی شدت نمایاں ہے، وہ پوری قوت سے چلاتا ہے)

فلسفی:- ناگن!

(رقاصہ اچانک رُک جاتی ہے، ساز تھم جاتے ہیں، رقاصہ یوں دیکھتی ہے جیسے گہری نیند سے چونکی ہے لیکن وہ آنکھیں نہیں جھپکاتی۔ بائیں دروازے سے چھ نوخیز نوچیاں حیران نظروں سے یہ منظر دیکھتی ہیں، شاعر سر کے بالوں میں انگلیاں پھیر کر آنکھیں ملتا ہے، رقاصہ ابھی تک رقص ہی کی حالت میں رُکی ہوئی ہے، یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی سنگتراش نے رقص کا مجسمہ رقص گاہ کے عین وسط میں لا کر رکھ دیا ہے)

شاعر:- (فلسفی سے) یہ کیا کیا تم نے؟ رقاصہ کے تھم جانے سے مجھے نظامِ کائنات رُکتا ہوا محسوس ہوتا ہے، تم وجدان کے قاتل ہو!

فلسفی:- (لال لال آنکھیں گھماتا ہے اور شاعر کو گھور کر کہتا ہے) سطح پر گھومنے والے، تو تہوں میں غوطہ لگانے والوں کا حال کیا جانے!

(فلسفی رقاصہ کے قریب جاتا ہے، وہ بُت کی طرح رقص کی اُسی حالت میں بے حس و حرکت کھڑی ہے، فلسفی اُسے چھوتا ہے تو وہ بے جان کھلونے کی طرح ایک طرف لُڑھک جاتی ہے، اُس کے بال فرش پر بکھر جاتے ہیں، بازو اِدھر اُدھر پھیل جاتے ہیں، اُس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں)

طبلچی:- (طبلہ تیزی سے بجاتے ہوئے) سارنگی بند کرو!

سارنگی والا:- (سارنگی تیزی سے بجاتے ہوئے) طبلہ بند کرو!

(دونوں ہاتھ روک لیتے ہیں، اور دوسرے سازندوں کو اشارہ کرتے ہیں، سب سازندے اُٹھ کر رقاصہ کے قریب جاتے ہیں، فلسفی اور شاعر حیران نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)

خوبصورت نوچیاں ایک دھندلا سا خمار آلود رقص کرتی اور ایک دھیما دھیما گیت گاتی رقاصہ کی طرف بڑھتی ہیں، شاعر اور فلسفی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ سازندے پلٹ کر اپنے ساز سنبھالتے ہیں۔)

گیت

چھن چھن چھن چھن چھاگل چھنکے جھن جھن جھن جھن جھانجن جھومے
اس سنگیت سبھا میں کھو کر چاند ترے چرنوں کو چومے
جاگ جاگ ری سونے والی! سپنا آشا کی چھایا ہے
کوندے کی اک تیز لپک ہے، اُڑتی بدلی کا سایا ہے
ناچ دیوتا روٹھ نہ جائیں کانچ کے من پہ آنچ نہ آئے
تیرے بنا ہے ناچ کی دیوی! کون اس بالک کو بہلائے

(رقاصہ بدستور بیہوش ہے، خوبصورت لڑکیاں اپنے گیت اور رقص کو بے اثر دیکھ کر روتی ہوئی رقاصہ کے پاس بیٹھ جاتی ہیں)

ایک لڑکی:۔ پہلے تو یہ گیت سے ہوش میں آگئی تھیں۔

فلسفی:۔ (آگے بڑھ کر) کیا پہلے بھی یہ حالت طاری ہوئی ہے رقاصہ پر؟

دوسری لڑکی:۔ ہاں، اب سے برسوں پہلے۔

شاعر:۔ (آگے بڑھ کر) برسوں پہلے؟ لیکن آخر کب؟

تیسری لڑکی:۔ جب انہوں نے اپنے رقص کی اُجرت میں ایک آوارہ شاعر سے اُس کے اکتارے پر ایک گیت سنا تھا۔

(شاعر اپنے اکتارے کی طرف دیکھتا ہے، فلسفی شاعر کی طرف دیکھتا ہے، سازندے اور نوچیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں)

چوتھی لڑکی:۔ اور جب انہوں نے گیت سن کر رقص کیا تھا تو یہی حالت طاری ہوگئی تھی۔

پانچویں لڑکی:۔ اور پھر ہمارے اسی گیت سے ہوش میں آگئی تھیں۔

فلسفی:۔ پھر کیا ہوا؟

چھٹی لڑکی:۔ پھر انہوں نے شاعر سے کہا، اے میرے احساسات کی کونپلوں کو نقرئی آواز کی بے رحم قینچیوں سے کترنے والے! تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ شاعر بولا "صرف قربِ حسن"۔ یہ بولیں "کوئی اس سے بڑی آرزو؟" شاعر بولا "صرف قربِ حسن!"

شاعر:۔ پھر!

چھٹی لڑکی:۔ پھر یہ بولیں "میرے دربارِ ناز سے نکل جا، بُعدِ حسن کی خلش سے اپنے دل کو گداز کر کیونکہ قرب، بُعد کا نتیجہ ہے اگر تو نے بُعد کے دکھوں سے شناسا ہوئے بغیر قرب کی لذت چکھ لی، تو بہت جلد تیرا جی بھر جائے گا۔ تیرے گیتوں میں رس نہیں رہے گا۔ تیرے اکتارے کا تار تنا نہیں رہ سکے گا، تیری آواز کی سحرناک کپکپی ختم ہو جائے گی —— جا!"

شاعر:۔ تو پھر وہ چلا گیا؟

چھٹی لڑکی:۔ ہاں!

شاعر:۔ اور پھر لوٹ کر نہیں آیا؟

چھٹی لڑکی:۔ نہیں،

پہلی لڑکی:۔ وہ کوئی آوارہ تھا۔

سارنگی والا:۔ اُس کی آنکھیں بہت خطرناک تھیں، باتیں کرتی معلوم ہوتی تھیں اُس کی پتلیاں!

فلسفی:۔ وہ دیوانہ تھا، وہ شاید یہ نہیں جانتا تھا، کہ عورت کے دل اور زبان کے درمیان، عشوہ و غمزہ اور نمود و نمائش کی زہریلی خلیج حائل ہے، وہ مستقبل کے بھرّے میں آگیا، حالانکہ زندگی حال اور محض حال ہے،

شاعر:۔ اور ماضی؟

فلسفی:۔ ماضی کا ماتم وہ لوگ کرتے ہیں، جو حال سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے!

شاعر:۔ اور مستقبل؟

فلسفی:۔ مستقبل سے وہ لوگ امیدیں وابستہ رکھتے ہیں جو 'حال' کے وجود کا احساس ہی نہیں رکھتے، عورت زندگی کا امرت ہے اور چونکہ زندگی 'حال' اور صرف 'حال' ہے، اس لئے عورت بھی 'حال' اور صرف 'حال' کی پجارن ہے، اگر 'حال' میں وہ

زمین پر اُگے ہوئے ایک پودے کا پھول ہے، تو مستقبل میں آسمان پر چمکتی ہوئی کہکشاں کا ایک موہوم تارہ!

شاعر:- بڈھے تم سٹھیا گئے ہو، تم عورت کے دل کو نہیں ٹٹول سکے، تم افلاطون، ارسطو، غزالی اور نیٹشے کے گھسے پٹے نظریات کو اپنے الفاظ کا جامہ پہنا کر اس بلوریں آبگینے میں بال لانے کی کوشش کر رہے ہو، جس کی چھلکتی ہوئی شراب کے ہم سب قطرے ہیں۔

فلسفی:- تم صرف سطح پر تیرنا جانتے ہو۔

شاعر:- (غصے کی شدت میں) رقص کی دیوی کے عالم بے ہوشی میں مجھے تم سے بحث میں نہیں اُلجھنا چاہیئے، لیکن میں تمہیں یہ بتائے بغیر نہیں رہ سکتا، کہ میں اب تک تمہاری پھیلی ہوئی ڈاڑھی اور لہراتی ہوئی عبا کا احترام کرتا رہا، اب تمہارے بڑے بول میری قوتِ برداشت کی حدیں پھاند گئے ہیں، تم نہیں سمجھ سکتے، کہ اپنے زعم میں تہوں کو چھو آنے والے اکثر سطح سے ایک انچ بھی نیچے نہیں جا سکتے، اُن کا خیال اُنہیں فریب دیتا ہے، تم کیا جانو، میں نے ساحل پر بیٹھ کر نہیں، پاتال سے بھی کہیں نیچے لپک کر وہ سنہری سیپیاں اور ... دھلی گھونگھے جمع کئے ہیں جن کی چکاچوند سے تمہارے فلسفے کی خراش زدہ آنکھیں چندھیا جائیں، اور پھر صرف پاتال تک ڈوبنا ہی نہیں، میں پرواز بھی جانتا ہوں، میری اُڑانوں کی سرگذشت اُن ستاروں سے پوچھو، جو افق کی آڑ لیکر تمہاری بے کار نکتہ دانیوں پر مسکراتے ہیں، تم کیا جانو، زندگی، قرب و بُعد، اور حال و مستقبل کے اسرار!

فلسفی:- (نفرت سے) شاہین بھی اُڑتا ہے، پدی بھی اُڑتی ہے، شاعر کے نزدیک شاہیں اور پدی دونو اُڑنے والے پرندے ہیں، فلسفی کے نزدیک شاہیں اور پدی میں وہی فرق ہے جو فلسفی اور شاعر میں ہونا چاہیئے،

چھوٹی لڑکی:- (شاعر سے) تم کون ہو؟

فلسفی:- بے چارہ کھلونا، جس میں جوانی کے جوش نے ضرورت سے زیادہ کوک بھر دی ہے!

شاعر:- (قہر آلود نظروں سے فلسفی کو دیکھتا ہے، اور لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے) میں شاعر ہوں،

ایک لڑکی:- شاعر ہو تم؟

چھوٹی لڑکی:- تم شاعر ہو؟

سازندے:- تم شاعر ہو؟

چھوٹی لڑکی:- تمہارے پاس اکتارہ بھی ہے!

شاعر:- ہاں میرے پاس اکتارہ بھی ہے!

فلسفی:- ہاں اس کے پاس وہ اژدہا بھی ہے، جس کی پھنکاروں کی دُھن پر یہ اپنے زہریلے بولوں سے کمزور روحوں کو مسموم کرتا ہے۔

طبلچی:- (شاعر سے) تم گا بھی سکتے ہو؟

شاعر:- ہاں،

سارنگی والا:- تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

شاعر:- میرا وطن ساری کائنات ہے، میرا بستر نرم سبزہ گول سنگریزے اور سنہری ریت ہے، میرا شامیانہ ستاروں بھرا نیلا منڈل ہے،

چھوٹی لڑکی:- یعنی تم آوارہ شاعر ہو!

شاعر:- (اکتارہ سنبھال کر اُس کا تار چھیڑتا ہے) ہاں۔

فلسفی:- بہت زیادہ تنے ہوئے تار ٹوٹ جایا کرتے ہیں شاعر میاں!

شاعر:- لیکن ٹوٹنے سے پہلے اُن سے جو سُریلے نغمے برستے ہیں، اُن کی قیمت خود ان تاروں سے بھی زیادہ ہے،

سب لڑکیاں:- (ہاتھ جوڑ کر) اچھے شاعر، مسیحائی کر!

(فلسفی مسکراتا ہے، شاعر اکتارے پر گیت گاتا ہے)

گیت

ہوائیں گنگنا رہی ہیں بوندیوں کے ساز پر
برس رہی ہیں مستیاں جہانِ خاکبار پر
نشیب پر فراز پر
نشے سے کپکپا رہے ہیں سرمئی خلاؤں میں
حیات رقص کر رہی ہے بادلوں کی چھاؤں میں
دُھلی ہوئی فضاؤں میں

وہ پھوٹتی ہیں کونپلیں، وہ جھولتی ہیں ڈالیاں
وہ برگ جھوم جھوم کر بجا رہے ہیں تالیاں
وہ گائیں گاؤں والیاں
اُٹھو، اُٹھو، بڑھو، بڑھو، کہ وقت ہے گریز پا،
کریں گے کل کو کیا بھلا، جو آج کچھ نہ ہو سکا،
فلک کا اعتبار کیا
وہ ابرِ تیرہ چھٹ گیا، وہ اک طرف سمٹ گیا
وہ کالا کالا بٹ گیا، الٹ گیا، پلٹ گیا
دبیز پردہ ہٹ گیا

(گیت کے دوران میں رقاصہ انگڑائی لیتی ہے، سازندے مسکراتے ہیں، نوچیاں آنسو پونچھتی ہیں، فلسفی حیرت سے کبھی شاعر اور کبھی رقاصہ کی طرف دیکھتا ہے، جب گیت ختم ہو جاتا ہے، تو رقاصہ اُٹھ بیٹھتی ہے وحشیانہ انداز میں کھڑی ہو جاتی ہے، شاعر کے پاس جا کر اُس سے اکتارہ چھین لیتی ہے اور اُس کا تار کھینچ کر توڑ دیتی ہے)

رقاصہ:۔ اب اس کی ضرورت نہیں!

(اکتارے کو صوفے کے قریب پٹخ دیتی ہے، فلسفی ہنستا ہے، تو رقاصہ اس کی طرف بڑھتی ہے اور اپنا ہاتھ اُس کی داڑھی کے قریب لے جا کر کہتی ہے)

رقاصہ:۔ اُجرت لاؤ۔

فلسفی:۔ (بے پروایانہ انداز میں داڑھی پر ہاتھ پھیرتا ہے، مسکراتا ہے، اور رقاصہ کی انگلیوں کی پوروں کو چھو کر کہتا ہے) ابھی تک ان پوروں میں۔

رقاصہ:۔ (بات کاٹ لیتی ہے، اور ڈپٹ کر کہتی ہے) اُجرت لاؤ!

فلسفی:۔ (مسکرا کر) ہم اُجرت دے کر انسانوں کے دیوانہ پن کے تماشے دیکھنے کے عادی نہیں۔

رقاصہ:۔ یعنی میں دیوانی ہوں؟

فلسفی:۔ ہر فنکار دیوانہ ہے۔

شاعر:۔ اور فلسفی سڑی ہے، سودائی!

رقاصہ:۔ (شاعر سے) شاعر کی دولت اُس کے مترنم الفاظ ہیں، انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیئے،

فلسفی:۔ تمہارا پیشہ ہے رقص کرنا، ہمارا کام ہے رقص اور شاعری اور جوشش اور مذہب کے سودائیوں کی نفسیات کے تجزیے کرنا۔ زیادہ سے زیادہ تمہارے رقص کی یہی اُجرت ادا کی جا سکتی ہے کہ میری آئندہ تصنیف میں تمہارا ذکر آ جائے۔

رقاصہ:۔ تم نے میرے رقص کے عروجِ کمال کو دیکھا ہے، میں تضحیک نہیں چاہتی، مجھے سونا چاہیئے۔

فلسفی:۔ تو سو جاؤ، خواب دیوانی روحوں کا سب سے بڑا معالج ہے!

رقاصہ:۔ (اس زور سے بولتی ہے کہ اُس کی آواز چیخ کی حد تک پہنچ جاتی ہے) نکل جاؤ، میرے دربار نازسے اور یاد رکھو میں نے تمہارے بڑھاپے پر رحم کھا کر تمہیں کوئی سزا نہیں دی، ورنہ میں اپنے مجرموں سے دن بھر غلغال بنواتی ہوں اور رات کو رقص گاہ کے فرش کو پلکوں سے صاف کرواتی ہوں۔

فلسفی:۔ میری آئندہ کتاب کا نام "آرٹ اور پاگل خانہ" ہوگا ——

(فلسفی جاتے ہوئے شاعر کا اکتارہ اُٹھاتا ہے)

شاعر! آرٹ کی اس نعش کو قطبی ستارے میں دفنانا۔ یہ ناپاک دنیا اس کی تقدیس کا بوجھ برداشت نہ کر سکے گی۔ رقاصہ! تم اپنے فن پر نازاں ہو۔ مگر تمہارا فن زندگی کی ایک معمولی سی کروٹ سے مذاق بن سکتا ہے (ہنستا ہے، اکتارہ کو پٹخ کر دانتی دروازے تک جاتا ہے)

رقاصہ:۔ کوڑھی! پگلا! برسوں کے بوجھ تلے دبا ہوا نیم جان گیدڑ!

(دور سے فلسفی کے طنز بھرے گونجیلے قہقہے سنائی دیتے ہیں)

شاعر:۔ فلسفہ اور دماغ دو متضاد چیزیں ہیں، صحت مند دماغ فلسفے کو قبول نہیں کرتا،

رقاصہ:۔ اور پھر فلسفے کے ساتھ ہی بڑھاپا!

(قہقہے کی آواز آتی ہے)

شاعر:۔ فلسفہ بڑھاپے میں اپنے آخری نقطۂ عروج پر ہوتا ہے۔

(رقاصہ ہنستی ہے اور سازندوں کو جانے کا اشارہ کرتی ہے)

رقاصہ:۔ (نوچیوں سے) تم بھی جاؤ — مگر ہاں، دیکھو، صوفوں پر خوشبوئیں چھڑک دو، (شاعر حیران ہے) فرش پر پنکھڑیاں بچھا دو، (شاعر اپنا اکتارہ اُٹھاتا ہے) کافوری شمعیں جلاؤ، میں ان کے اُجالے میں بھی جگنو دیکھنا چاہتی ہوں، (شاعر اکتارے کو بغل میں دبا لیتا ہے) اور سارنگی بجاؤ، تاکہ وقت مسحور ہو کر تھم جائے! (شاعر کی طرف پلٹ کر) میں شاعر سے اپنے رقص کی اُجرت لوں گی۔

(لڑکیاں اور سازندے ساز بجاتے ہیں)

شاعر:۔ اُجرت؟ مجھ سے؟ (اکتارے کو سنبھال کر) میں تو اک آوارہ شاعر ہوں (باہر جانے لگتا ہے)

رقاصہ:۔ اگر تمہیں رقص گاہ کی معطر فضا پسند نہیں، تو باغ کی خنک ہوا سہی، مگر اُجرت ضرور دینی ہوگی!

(شاعر رک جاتا ہے، پردہ آہستہ آہستہ گرنے لگتا ہے۔ جس کے دوران میں رقاصہ شاعر کو ہاتھ سے کھینچ کر وہیں صوفے پر گرا لیتی ہے، شاعر اکتارے کے بل کھائے ہوئے تار کو کھینچ کر چھوڑ دیتا ہے، رقاصہ ہنستی ہے، پردہ پوری طرح گر جاتا ہے)

تیسرا منظر

باغ کا ایک گوشہ

(پس منظر میں درخت، آس پاس قطاروں میں اُگے ہوئے پھول، سامنے بیچ پر ٹوٹا ہوا اکتارہ پڑا ہے، کوئل کوکتی ہے، مکمل سکوت کا مختصر وقفہ۔ شاعر اور رقاصہ ظاہر ہوتے ہیں، رقاصہ آتے ہی بیچ پر بیٹھ جاتی ہے)

شاعر:۔ مجھے تیرے سحر انگیز رقص کی سوگند، میں تیرا وہ شاعر نہیں ہوں میں تو ایک آوارہ —

رقاصہ:۔ وہ بھی آوارہ تھا، وہ بھی شاعر تھا۔ اُس کی آواز میں بھی سنگریزوں پر تیرتے ہوئے جھرنوں کا ترنم اور ہواؤں میں لچکتی ہوئی ڈالیوں کا سا لوچ تھا، اُس کے پاس بھی اکتارہ تھا — تم وہی ہو، شاعر، — تم وہی ہو!

شاعر:۔ (بیچ پر بیٹھ جاتا ہے) میں سچائی کا پجاری ہوں، میں تمہیں اپنا کر کسی اور شاعر کی امانت نہیں ہتھیانا چاہتا، جانے وہ کب آ جائے۔ جانے اُس کے لئے بُعد کی حدیں کب ختم ہوں، تم اُس کا انتظار کرو رقاصہ، میں وہ نہیں، کیسے یقین دلاؤں کہ میں وہ نہیں!

رقاصہ:۔ (اُداس لہجے میں) تم مجھ سے نفرت کرنے لگے؟

شاعر:۔ شاعر کائنات کی کسی چیز سے نفرت نہیں کرتا۔

رقاصہ:۔ وہ سب سے محبت کرتا ہے؟

شاعر:۔ ہاں وہ سب سے محبت کرتا ہے مگر اس کی محبت کے ادوار ہوتے ہیں، درجے ہوتے ہیں، حالتیں ہوتی ہیں، اُس کی محبت کا شدید ہو جانا ایک غیر معمولی سانحہ ہوتا ہے!

رقاصہ:۔ تو کیا تم نے کسی سے شدید محبت بھی کی؟

شاعر:۔ میں کئی بار اس گڑھے کے کنارے پہنچا ہوں، مگر بہت نیچے نشیبوں کی سنسناتی ہوئی گہرائیوں نے مجھے لوٹ آنے پر مجبور کر دیا ہے،

(کوئل کوکتی ہے)

رقاصہ:۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم بُعد کا تجربہ کر کے ماورا کی ویرانیوں میں پہنچ گئے؟

شاعر:۔ (گھبرائی ہوئی مسکراہٹ) پھر وہی بات؟ — دیکھو تم بہت خوبصورت ہو، بہت پیاری ہو، تمہارا فن آسمانی ہے، تمہارا وجدان بے لوث ہے، لیکن دیکھو۔ (آگے جھک کر) مجھے غور سے دیکھو۔ میری آنکھوں میں تمہارے پہلے شاعر والی چمک نہ ہوگی میرے ہونٹوں میں تمہارے پہلے شاعر والا ارتعاش نہ ہوگا، میری باتوں میں تمہارے پہلے شاعر والا خمار نہ ہوگا۔

رقاصہ:۔ (شاعر کے بالکل قریب آجاتی ہے) تم میرے ہو شاعر، تم میرے ہو، میں نے ساری کائنات میں سے صرف تمہیں چنا ہے، بھول گئے؟

شاعر:- مگر میں وہ نہیں۔

رقاصہ:- (اُس کے شانے پر سر رکھ کر) تم وہی ہو، اگر تم وہ نہیں، تو اب تمہیں وہی بننا پڑے گا، ہر حال میں تم میرے ہو!

(رقاصہ سر اُٹھا کر شاعر کی طرف دیکھتی ہے، اور پھر اُس سے لپٹ جاتی ہے، اور شاعر لمحہ بھر کے توقف آمیز تذبذب کے بعد اپنا بازو اٹھا کر اُس کے شانے پر رکھ دیتا ہے، اکتارہ نیچے گر جاتا ہے، رقاصہ اور شاعر مسکراتے ہیں۔)

شاعر:- اچھا یوں ہی سہی، میں دوشیزاؤں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے کا کبھی مرتکب نہیں ہوا۔

(دونوں ایک دوسرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے رہتے ہیں کہ اچانک پس منظر سے جوتشی کی آواز آتی ہے)

جوتشی:- (پس منظر سے صدا لگاتا ہے) ہم نے تقدیر کے محلوں میں جا کر مشیت کے راز چُنے ہیں، ہم نے آسمانوں کی نیلاہٹوں تک جا کر ستاروں کے صحیفے پڑھے ہیں، ہم نے ہاتھوں کی ریکھاؤں پر گھوم کر دُکھی جیسی دھڑکنیں جمع کی ہیں،

(رقاصہ لڑکھڑا اٹھتی ہے، چاروں طرف ویران آنکھوں سے دیکھتی ہے، شاعر اکتارہ اٹھا کر کھڑا ہو جاتا ہے، رقاصہ دیوانوں کی طرح کبھی شاعر کی طرف دیکھتی ہے کبھی خلا میں گھورتی ہے اُس کے بال کبھی اُس کے چہرے پر آ گرتے ہیں اور کبھی شانوں پر بکھر جاتے ہیں۔ پس منظر سے بھکاری کی دُور سے آواز آتی ہے)

بھکاری:- جوتشی مہراج! ــــ جوتشی مہراج (آواز قریب آ جاتی ہے) میں نے ندی میں ہاتھوں کو رگڑ رگڑ کر دھویا ہے۔ اب ریکھائیں صاف نظر آتی ہیں، دیکھئے اور کچھ کہئے، کچھ بھی کہئے ــــ مگر کچھ کہئے ضرور!

(جوتشی اسٹیج پر آتا ہے، اور ساتھ ہی بھکاری ہاتھ بڑھائے داخل ہوتا ہے)

بھکاری:- (جوتشی پر نگاہیں گاڑتے ہوئے) جوتشی مہراج ــــ میرا مستقبل؟

(رقاصہ کی آنکھیں پھٹی پڑتی ہیں، وہ جوتشی کے چہرے پر گڑ جاتی ہیں، اُس کی سانسیں دھونکنی کی طرح چلنے لگتی ہیں، اُس کی رنگت پل پل میں بدل جاتی ہے، وہ اچانک پلٹ کر شاعر کو دیکھتی ہے اور ایک فیصلہ کن انداز میں لپکتی ہے، اور جوتشی کے قدموں سے چمٹ جاتی ہے)

جوتشی:- میری پیاری سَبَ رس! کیا میں نے تمہارے رقص کی اُجرت ادا کر دی؟

(رقاصہ فرطِ مسرت سے کچھ نہیں بول سکتی، بھکاری رقاصہ پر نظریں گاڑے منہ کھولے ہانپ رہا ہے، اُس کا ہاتھ اُسی طرح آگے بڑھا ہوا ہے، شاعر اکتارے کے ٹوٹے ہوئے تار کو کھینچ کر چھوڑ دیتا ہے، ایک طرف سے بوڑھا فلسفی داخل ہوتا ہے اور وہیں رُک کر اور بازو پر بازو چڑھا کر مسکراتا ہے، اُسے کوئی بھی نہیں دیکھتا)

شاعر:- (جوتشی سے) اچھا تو تم بھی شاعر ہو؟

جوتشی:- (مسکراتا ہے) جی!

رقاصہ:- (جوتشی سے) میں سمجھی تھی، تم اُن عام شاعروں کی طرح ہو، جو میرے رقص سے مسحور ہو کر وقتی طور پر جذبات کے دھارے پر بہہ نکلتے ہیں، مگر جلدی کنارے کے لئے تڑپنے لگتے ہیں، بُعد کے پربت طے کرنے کے بعد تم اپنی کنیز سے قرب کی شاداب وادیوں کی وہ تمام لذتیں حاصل کرو گے، جو انسانی ذہن میں سما سکتی ہیں!

جوتشی:- میں نے جوتش کا سوانگ بھرا، صرف تمہارے لئے!

(رقاصہ مُسکراتی ہے)

جوتشی:- میں نے ویران راہوں پر بیٹھ کر پتریاں دیکھیں اور انگلیوں کی پوروں پر کچھ گن کر قسمتوں کے فیصلے سُنائے ــــ صرف تمہارے لئے!

(رقاصہ مسکراتی ہے، اور جوتشی کے ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیکر اُسے محبت بھری نظروں سے تکتی ہے)

جوتشی:- میں نے برفانی چوٹیوں اور جھلسے ہوئے ٹیلوں پر ــــ

(اچانک بھکاری آگے بڑھتا ہے اور رقاصہ سے چمٹ جاتا ہے)

بھکاری: میری بیٹی، میری سنہرائی!

جوتشی: سنہرائی؟

شاعر: سنہرائی؟

(فلسفی ہنسی روکنے کے لئے منہ پر ہاتھ رکھتا ہے، جوتشی اور شاعر حیران ہیں، رقاصہ پھٹی پھٹی نظروں سے بھکاری کو دیکھتی ہے اور پھر اُس سے لپٹ جاتی ہے)

رقاصہ: ابا!

بھکاری: میری بیٹی! تم نے مجھے کیا چھوڑا، میری زندگی کے سب دیئے بجھا دیئے۔ تم مجھے بتائے بغیر کیوں چلی آئیں تھیں۔ سنہرائی بیٹیا!

(رقاصہ گھبرا کر جوتشی کو دیکھتی ہے اور پھر بھکاری کی طرف بڑھتی ہے)

رقاصہ: ابا!

بھکاری: (پیار سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) لوگوں نے جس رئیس کو تمہارا نام لے لے کر بدنام کیا، اور جس کے محل سے تمہیں کھینچ کر رات کے اندھیرے میں گھسیٹتے پھرے۔

رقاصہ: (پریشانی سے) ابا!

بھکاری: (اُس کے سر پر ہاتھ پھیرے جاتا ہے) وہ اب صرف تمہارا نام لے لے کر جیتا ہے۔ اُس کے ماں باپ بھی مان گئے ہیں، اُس دن سے میں تمہیں ڈھونڈھ رہا ہوں، اب بے آس ہو کر میں نے صرف ایشور دوارے کی دہلیز تھامی تھی کہ تمہیں پا لیا

جوتشی: (غصے میں) سب رس!

رقاصہ: (بھکاری سے) ابا جان! آپ غلط کہہ رہے ہیں میں کسی رئیس کو نہیں جانتی، آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، مجھے کس نے پکڑا؟ کس نے گھسیٹا؟ کس نے بدنام کیا؟ (روتی ہے) یہ سب غلط ہے ــــ میرے شاعر یہ سب غلط ہے۔ کیوں نا یہ سب کچھ غلط ہے نا؟

بھکاری: تمہیں گھبرانا نہیں چاہیئے، اتنی مدت کی تپسیا کے بعد میں صرف یہ سمجھا ہوں، کہ سچ کڑوا سہی پر امرت ہے، تم پریشان نہ ہو۔ جوتشی مہراج، بہت نیک آدمی ہیں، یہ بڑے جوتشی ہیں، تم سے مذاق کر رہے تھے، شاعر بہت پاک خیالوں والا ہے ـــ

جوتشی: بھکاری!

بھکاری: ــــ اور (فلسفی کی طرف اشارہ کر کے) وہ بزرگ بڑے خدا رسیدہ ہیں (سب فلسفی کو حیرت سے دیکھتے ہیں، جو مسکراتا ہوا، اُن کے قریب آجاتا ہے) ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں یہ سب جانتے ہیں، کہ اس عمر میں ایسی باتوں کا ہونا ضروری ہے، کیوں جوتشی مہراج؟

جوتشی: (انتہائی طیش میں) سب رس! تم دلدل تھیں، میں نے تمہیں ریشم سمجھا۔ تم ناسور تھیں، میں نے تمہیں مرہم سمجھا۔ تم ڈائن تھیں، میں نے تمہیں حور سمجھا۔ میں شاعر ہوں۔ میں زندگی کو پھولوں کی خوشبوؤں میں بسا کر تاروں کی میزان میں تولتا ہوں، مگر تم : فولاد ہو، کئی بھٹیوں میں گلایا پگھلایا اور ڈھالا ہوا۔ تمہارے بوجھ سے یہ میزان ٹوٹ جائیگی! تم نے مجھے فریب دیا، تم نے میری برسوں کی عبادت خاک ملا دی! تم نے بہت بڑا ظلم کیا!

(رقاصہ بلک بلک کر رونے لگتی ہے اور جوتشی کا ہاتھ تھامنا چاہتی ہے)

جوتشی: (گرجتا ہے) دُور رہو، اپنے ناپاک ہاتھوں سے اِس جسم کو ناپاک نہ کر، جو بیراگ کی عقوبتوں سے پاکیزہ بنایا گیا، صرف پاکیزہ اور اچھے لمس کے لئے!

شاعر: (اکتارے کو ٹٹول کر) چھی چھی۔ چھی۔ چھی۔ میں نہیں جانتا تھا کہ قوسِ قزح میں بھی زہر ملا ہوتا ہے۔

بھکاری: تم دونوں ستاروں کی باتیں کرتے ہو، تم خاک پر رینگنے والوں کو نہیں سمجھ سکے، تم ظالم ہو، بے حس ہو، تم ان فرشتوں سے بھی گئے گذرے ہو، جو انسانوں سے شناسائی تو ہیں انگڑائی کے

ساتھ رہنے بسنے کا حوصلہ نہیں رکھتے!

جوتشی:۔ تم نے رئیس سے جو دولت حاصل کی ہے، اپنی لڑکی کے لئے، اُس کی آنچ سے تمہارے دماغ کی نسیں تڑپ رہی ہیں، تم بے غیرت ہو!

(بھکاری جوتشی پر جھپٹتا ہے، شاعر ڈر کر پرے ہٹ جاتا ہے، فلسفی بھکاری اور جوتشی کے درمیان آجاتا ہے، شاعر اپنی جگہ کی طرف لوٹتا ہے، رقاصہ بچوں کی طرح رو رہی ہے)

فلسفی:۔ (بھکاری سے) تمہاری عمر لڑنے کی نہیں، سوچنے اور سمجھنے کی ہے۔ بھکاری! تم نے ایشور کی برکھاؤں کی دعا مانگی تھی، مگر اِس برکھا میں دہکتے ہوئے انگاروں کے برسنے کا تمہیں گمان تک نہ تھا! (جوتشی سے) خیالوں کے آبگینے جب زندگی کی کڑوی سچائیوں اور تلخ حقیقتوں سے ٹکراتے ہیں، تو کرچی کرچی ہو جاتے ہیں، جوتشی! تیری جوتش، تیری شاعری اور تیری عبادت تیرے کھولتے ہوئے خون کی ایک لپک تھی، جو مٹھی بھر برف سے یخ ہو کر رہ گئی ہے ــــ رقاصہ! تیرے رقص کی امنگ کل محض جذبات کا ابھار تھا، جو حقیقت کی زد میں آکر سلجھ چکا ہے ــــ شاعر! تیری اُڑانیں تشنہ احساسات کی پھریریاں ہیں، جو زندگی کے ایک ادنیٰ سے راز کے انکشاف پر بے بس ہو گئی ہیں ــــ یہی زندگی ہے! جس نے روزِ ازل سے انسانوں کے دماغ کو چکرا رکھا ہے، اور جس کے بیباک ہیں صرف فلسفی ہی!

بھکاری:۔ تم پہیلیوں میں باتیں کرتے ہو۔

شاعر:۔ میں صرف سچائیوں کا پجاری ہوں۔

فلسفی:۔ سچائی طاعون زدہ چوہوں کی طرح متعفن بھی ہو سکتی ہے، لیکن تم صرف معطر و منور سچائی کے پجاری ہو، تم نے زندگی کا صرف ایک رُخ دیکھا ہے۔

شاعر:۔ میں صرف اُن دوشیزاؤں کو ــــ

فلسفی:۔ (بات کاٹ لیتا ہے) تم بہت بھولے ہو، شاعر میاں، بہت بھولے!

(شاعر غصے میں کنارہ کھڑا چلا جاتا ہے)

جوتشی:۔ میں پاکیزہ حسن اور بے لوث محبت کا قائل ہوں۔

فلسفی:۔ وہ حسن کبھی پاکیزہ نہیں رہ سکتا، جسے مرد دیکھ لے۔ اور وہ محبت کبھی بے لوث نہیں رہ سکتی، جو عورت کے دل میں پیدا ہو۔

جوتشی:۔ میں اپنی پوجا کے صلے میں طمانچہ نہیں چاہتا۔

فلسفی:۔ پر جوتشی میاں، پجاری پوجا کا صلہ نہیں مانگتے، انہیں تو اپنے معبود کی رضا مطلوب ہوتی ہے!

رقاصہ:۔ (جوتشی سے) میرے نادان شاعر! میں بے قصور ہوں، میں بے گناہ ہوں!

(جوتشی نہایت بے نیازی سے صدا لگاتا ہے اور چلا جاتا ہے، آواز پس منظر میں جاری رہتی ہے۔)

جوتشی:۔ ہم جوتشی ہیں، ہم نے تقدیروں کے محلوں میں جا کر مشیت کے راز چنے ہیں۔ ہم نے آسمانوں کی نیلاہٹوں میں تیر کر ستاروں کے صحیفے پڑھے ہیں، ہم نے ہاتھوں کی ریکھاؤں ــــ

ــــ (آواز ڈوب جاتی ہے)

رقاصہ:۔ (طنزاً) تقدیر کے محل! آسمان کی نیلاہٹیں! ہاتھ کی ریکھائیں! (ہاتھوں پر تھوکتی ہے) ــــ تھو، ہ!

(اچانک وہ لپک کر فلسفی کے مقابل آجاتی ہے، اُس کی حالت اُس دیوانے کی طرح ہے، جس کا غصہ شدت کی آخری حد تک پہنچ چکا ہو)۔

رقاصہ:۔ (ہاتھ بڑھا کر) اُجرت لاؤ!

(فلسفی زور زور سے ہنستا ہے، بھکاری حیران ہے، اور اداس ہے، رقاصہ فلسفی کا قہقہہ سن کر پوری قوت سے اُس کے منہ پر تھوکتی ہے، فلسفی تلملا جاتا ہے، بھکاری کانپ جاتا ہے، فلسفی اپنی عبا سے چہرے کو پونچھتا ہے)۔

فلسفی:۔ تو نے میرے منہ پر تھوکا؟ میرے منہ پر! جس نے فلسفے کے تمام فرسودہ نظریات پر تھوکا تھا! اور کائنات کے جدید اسرار کی نقاب کشائی کی تھی۔ میرے منہ پر؟ کیا تجھے زمین کے ذرّے۔ ہوا کے جھونکے، پتھر کے ہیولے کانپتے اور تھراتے نظر نہیں آتے۔ اس گناہِ عظیم پر؟

بھکاری:۔ (آگے بڑھتا ہے) جاؤ جی۔ اپنی راہ لو، کیوں دُکھی ہوئی روحوں پر چرکے لگاتی ہو؟

فلسفی:۔ خیر۔ ہر مایوس انسان دیوانہ ہے، میں چار کتابیں لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں:۔ عورت اور آرٹ، شاعری اور سچائی، جوش اور پوجا۔ گناہ اور پچھتاوا، اور آرٹ اور پاگل خانہ تو ہے ہی، اور میری آخری کتاب کا نام ہوگا:۔ فطرت مادر ہے! مجھے اپنے آپ کو غیر فانی بنانے کا کافی سرمایہ مل گیا ہے۔

(بھکاری رقاصہ کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے ساتھ لے جانے کیلئے کھینچتا ہے، وہ پاگلوں کی طرح اپنی ہتھیلیوں کو گھورتی ہے، اُن پر تھوک کر اُنہیں نیچے مٹی میں رگڑتی ہے۔ اور پھر دونوں ہاتھ اوپر اُٹھا کر زور سے پکارتی ہے)

رقاصہ:۔ کیوں جی، آسمانوں والے ـــــ میرا مستقبل؟

(بھکاری اپنے ہاتھوں کو دیکھتا ہے، کوئی زور سے کڑکتی ہے، رقاصہ وحشیانہ قہقہے لگاتی ہے، اور جب کونے میں کھڑے ہوئے فلسفی کو دیکھتی ہے، تو اُس کے قہقہے ایکدم رُک جاتے ہیں، ـــــ فلسفی جھک کر زمین پر سے خاک اُٹھاتا ہے، ہتھیلی پر رکھتا ہے، اور کہتا ہے:)

فلسفی:۔ تمہارا مستقبل؟

(رقاصہ اور بھکاری، فلسفی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، فلسفی ہتھیلی پر پڑی ہوئی خاک کو تیز پھونک سے اڑا دیتا ہے)

فلسفی:۔ یہ ہے تمہارا مستقبل! ـــــ اور ایک تمہارا کیا، ہر اُس شخص کا مستقبل، جو فلسفہ نہیں جانتا!

(فلسفی چلا جاتا ہے، اُس کے کچھ قہقہے ایک لمحہ تک سنائی دیتے رہتے ہیں، رقاصہ بلکنے لگتی ہے، بھکاری دونوں ہاتھ اوپر اُٹھا کر لب ہلاتا ہے، اور روتا ہے، رقاصہ بلکتے بلکتے اِس دُعا میں شامل ہو جاتی ہے، پردہ آہستہ آہستہ گرتا ہے)

میراجی

گیت

گھوم رہے ہیں ستارے!!

ایک ہی نام پکارے مورکھ، جگ میں اُلٹے سہارے
گھوم رہے ستارے سارے، سندر پیارے پیارے
اِن کے بھید نہ جانے کوئی، ان کے بھید ہیں نیارے
ایک ہی رنگ ہے ان میں تمہارا، باقی رنگ ہمارے
ان سے جس نے مکتی پائی، اُن کے وارے نیارے
گھوم رہے ہیں ستارے!
رات نے کیسا جال بچھایا، پنچھی ڈر کے مارے
چھپتے ہیں بے چارے!
چاند چھپا ہے، رات اندھیری — ساری دھرتی دُکھ نے گھیری
اندھیارے کے گپت بھون سے دیپ یہ کس نے اُبھارے
گھوم رہے ہیں ستارے!
آنکھ نے دیکھے، دل نے سمجھے اِن کے سارے اشارے
کوئی جیون بازی جیتے، کوئی نربل ہارے
کون کرم گت ٹارے
گھوم رہے ہیں ستارے!!
چنچل آشا کرے من مانی　　ایسے بڑھتی جائے کہانی
ہاتھ بڑھائے، پل میں پائے جیون کے رس سارے
گھوم رہے ہیں ستارے
لہریں مل کر کھائیں جھکولے، دیکھ دیکھ کر دل بھی ڈولے
نیا آپی پار لگے گی من تو شیام پکارے
گھوم رہے ہیں ستارے!!

کوشش

اختر الایمان

دربازابھی ہے زندگی کا !

پلکیں ہیں کہ نیند سے ہیں بوجھل
اعضا ہیں تھکن کے بار سے شل

ہنگامے زمیں کے چاہتے ہیں
کمزور و نحیف و ناتواں کو
آغوش میں لے کے پیس ڈالیں
اک مشتِ غبارِ استخواں کو
گردش میں زمین کی ملا دیں
اور اذنِ فغاں نہ ہو زباں کو

مہتاب کا نور چھوٹ جائے
سورج کا زجاج ٹوٹ جائے!

کمزور و نزار و ناتوانو!
یہ وسعتِ کوہ و دشت و دریا
اک جست میں اس کو پھاند جاؤ
دربازابھی ہے زندگی کا !

گر اشک ڈھلک رہے ہیں ڈھلکیں
پیمانے چھلک رہے ہیں چھلکیں!

تضاد

محمود جالندھری

ہوئی تحسین نگاہوں کے تصادم سے بلند
"دیکھو اسحاق!! چپکی ہوئی شفاف کلی"
سن کے پنواڑی نے پہنچایا سماعت کو گزند
"نوجواں مری تعجانتے ہیں بڑی ہو کہ بھلی"
گالیاں بن گئے گاہک کے بگڑتے تیور
"بوڑھا، ناکارہ، کہن سال، اپاہج، پتھر"
چھالیہ پیس کے دانتوں میں ہنسا پنواڑی
"کیوں مہابیر!! جوانی میں تھے ہم کتنے نیرپ"
اک یہی عیب تھا پیتے تھے کسیلی تاڑی
واگ کی گجلیں سناتا تھا ہمیں پی کے حنیف"

برتری اپنی دکھانے کا جوانی کو جنوں
"ایک سو تیس روپے سوٹ پہ لاگت آئی"
ایک چبھتی ہوئی سی طنز قدامت کا فسوں
"اجی ذلت کی نشانی ہیں یہ کالر ٹائی"
ہمیں پیارا ہے بزرگوں کا پرانا فیشن
چست پاجامے پہ شبرنگ چمکتی اچکن"
پھر شبِ رفتہ کی دعوت پہ ہوئی نقد و نظر
"کتنا خوش ذائقہ تھا آلو مٹر کا بھرتا"
سنتے ہی بھڑک گئی حسین ساری سرِ راہگزر
"آلو کے بھرتے پہ چٹخارے، ندیدہ بھوکا"

زرگری بوالہوسی، علم و ادب سے بیزار
"وقت کھوتے ہو کتابوں میں کوئی کام کرو"
علم یوں قوت و سرمایہ سے محوِ پیکار
"سنبھلو، سنبھلو بنی آدم کو نہ بدنام کرو"
کہیں روکھی سی پسند اور کہیں پھیکا سا مذاق
ہر تباہی کی بنا رنگِ طبیعت کا نفاق

مہندر ناتھ

کاش وُہ بیوقوف ہوتا

وُہ خود نہیں جانتا تھا۔ کہ اُس میں کس بات کی کمی تھی۔ وُہ کیوں ایک غلط راستہ پر کئی برسوں سے گامزن ہے، اگر اُسے اس بات کا احساس ہوتا۔ کہ وُہ ایک غلط راستے پر چل رہا ہے تو وُہ ضرور اپنے اطوار بدل لیتا۔ اکثر اس کی ماں نے اُسے کوسا تھا۔ کہ وُہ ایک خاموش، بےحس، بےجان سا لڑکا ہے، اُس کی بول چال میں عورت کا سا شرمیلا پن ہے۔ وُہ کیوں ایک گوشہ میں ایک نئی نویلی دلہن کی طرح خاموش پڑا رہتا ہے۔ ایک کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے زندگی میں حرکت کی ضرورت ہے۔ وُہ لوگوں سے کیوں نہیں ملتا، آخر کب تک اُس کے والدین اُس کی مدد کریں گے۔ وُہ اکثر ماں کی گھرکیوں کو سنتا۔ اور چُپ ہو جاتا۔ اور ماں اپنی باتوں کا جواب نہ پاکر خوب کڑھتی۔ اور چیخ چلا کر سمجھ لیتی۔ کہ لڑکا بیوقوف ہے شاید اس کا ذہن ناکارہ ہے، شاید وُہ ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتا۔

لیکن وُہ اپنی ماں کی باتوں کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ وُہ اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ وہ لوگوں سے کیوں نہیں ملتا، اُسے لوگوں سے مل کر کبھی خوشی محسوس نہیں ہوئی، اور وُہ اکثر خاموش رہتا، وُہ جانتا تھا۔ کہ اس خاموشی کے خول کو توڑ کر وُہ بےمحور ہو کر رہ جائیگا۔ یہی اُس کی قلمرو تھی، اگر اُس نے اس قلمرو کو بھی برباد کر دیا۔ تو اُس کے پاس کیا رہیگا۔ اُسے محسوس ہوا۔ جیسے اس خاموشی سے اُسے محبت ہے، اتنی محبت جس کا وُہ اظہار نہیں کر سکتا۔ اگر وُہ ماں کو اس خاموشی کے متعلق کچھ بتا دے، تو کیا وُہ ان باتوں کو سمجھ جائیگی۔ جب کبھی وہ اکیلا ہوتا تو اُسے محسوس ہوتا کہ خاموشی اپنی نرم نرم انگلیوں سے اُس کے سر کے بالوں کو سہلا رہی ہے۔ وہ بستر پر ایک بےجان بت کی طرح بیٹھا رہتا، اور خاموشی کی ان گنت گہرائیوں میں کھو جاتا۔ اُس وقت اُسے کتنی مسرت حاصل ہوتی، جیسے خوشبو دُون کا مبیع علم اور مسرت کی لہریں اُس کی رگ رگ میں تیر رہی ہیں وہ دنیا و مافیہا کو بھول جاتا۔ اور آنیوالے واقعات سے تعلق کا اظہار کرتا۔ کمرے میں اکیلا پڑا رہتا۔ خاموشی اُس کے چاروں طرف رینگتی اوپر، نیچے، دائیں، بائیں اور کتنا ہی عرصہ اس سرمدی نشہ میں گزر جاتا۔ اور جب وُہ آنکھیں کھولتا، تو کمرے میں مکھیوں کے بھنبھنانے کی آواز آتی۔

وہ گردن کے نیچے سے ہاتھ نکالتا، اور لوہے کی چارپائی پر ہاتھ رکھ دیتا گرم گرم ہاتھ جب لوہے کی سرد پٹی پر پڑتے، تو اُس کی آنکھیں سردی اور ٹھنڈک سے کھل جاتیں، وہ ایک جماہی لیتا، اور ٹانگیں پھیلا کر پھر بستر پر دراز ہو جاتا لیکن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتیں، اور اس کی نظریں روشندان کے ٹوٹے ہوئے شیشے سے گذر کر باہر کی فضا میں گھوم جاتیں، وُہ اس چھوٹے سے جھروکے سے بیرونی زندگی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ وُہ اس سوراخ سے سبز پتوں کو دیکھ سکتا تھا۔ جن پر سورج کی کرنیں رقصاں تھیں، وُہ آسمان کے اس نیلے حصہ کو دیکھ سکتا تھا۔ جو پتوں کی اوٹ میں نہ تھا۔ ہرے ہرے پتے کسی ہلتی لڑکی کی طرح آنکھ مچولی کرتے۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی ایک گلا سڑا پتہ اُس کی طرف جھانک کر دیکھتا، اُسے اس گلے سڑے پتے کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا جیسے یہ پتہ اس کی زندگی کی ترجمانی کر رہا ہے، پھر ہوا کا تیز جھونکا آتا اور یہ گلا سڑا پتہ سبز پتوں کی اوٹ میں آ جاتا، اور کبھی کبھی وُہ محسوس کرتا کہ گلا سڑا پتہ ٹہنی سے الگ ہو گیا ہے، اُس کے گرنے کی آواز اُس کے کانوں میں آتی، اور اس کے سارے وجود میں ایک جھرجھری سی آ جاتی، لیکن جلد ہی کسی کے کدال چلانے کی آواز آتی۔ تو اُس کا ذہن اس آواز کی طرف منعطف ہو جاتا۔

دو دن سے مزدور کدال چلا رہا تھا۔ اور اس نے مکان کے اردگرد کی گھاس کو صاف کر دیا تھا۔ صبح ہوتے ہی مزدور اُس کے پاس آیا تھا۔ اور اُس نے اپنا کام دکھلانے کیلئے مجبور کیا تھا۔ واقعی زمین پر گھاس کا نام و نشان نہ تھا۔ لیکن اب زمین زیادہ گندی اور بھدی معلوم ہوتی تھی، جگہ جگہ گھاس کے انبار لگے ہوئے تھے۔ اور پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نہایت بدنما دکھائی دیتے تھے، کیا گھاس کاٹنے سے مکھیاں کم ہو جائیں گی! اُس نے سوچا۔ اور مزدور کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے اُس سے جواب طلب کرنا چاہتا ہے۔ مزدور اُس کی طرف حیران نظروں سے دیکھنے لگا۔ دراصل وُہ اپنے کام کی داد چاہتا تھا۔ اُس نے دو دن سے کتنا کام کیا تھا۔ اُس نے مزدور سے پوچھا "چائے پیو گے"؟ مزدور نے جواب دیا

"چائے؟" اُس نے حسین کو آواز دی، اور کہا۔ کہ "مزدور کو چائے پلاؤ"
اُس نے سوچا وہ انسان ہے، اُسے انسانوں سے ہمدردی ہے۔ لیکن مزدور نے حسین کا نام سنتے ہی چائے پینے سے انکار کر دیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ مسلمان کے گھر کی چائے نہیں پیتا۔ لیکن وہ تو خود بھی ہندو ہے۔ اُس نے سوچا "تو کیا ہوا بابو جی، آپ کا باورچی تو مسلمان ہے!"
وہ غصہ سے لال پیلا ہو گیا، اُس کا جی چاہتا تھا کہ اس مزدور کو دھکے دے کر مکان سے باہر نکال دے، کدال لیکر اس کے سر کو چیر دے، اتنی غریبی کے باوجود اوہام کی گرہیں ابھی تک تر و تازہ ہیں، کیا وہ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا۔ شاید اس کی باتیں کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اُس نے سوچا خاموشی ان باتوں کی بہترین دوا ہے، لیکن اس خاموشی کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ اُس کی ماں نے اُسے کوسا تھا۔ وہ کیوں چپ سا رہتا ہے، بالکل ایک گدھ کی طرح، جو درخت کی اونچی ٹہنی پر بیٹھ کر فضائی تنہائیوں میں کھویا رہتا ہے، وہ لوگوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا۔ کیا مزدور انسان نہیں ہوتے، اُس نے اس مزدور سے باتیں کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن مزدور کا جواب سُن کر اس کا خون کھول اُٹھا تھا۔ ان پڑھوں سے ملکر کچھ حاصل نہیں۔ مزدوروں، نوکروں، چماروں میں بیٹھ کر انسان کچھ نہیں سیکھ سکتا۔

اُس کی ماں ہمیشہ کہا کرتی تھی "تم نوکروں سے بہت پیار کرتے ہو۔ یہ چھوٹے لوگ بہت کمینے ہوتے ہیں، بڑوں میں بیٹھ کر آدمی بڑا آدمی بنتا ہے۔ بیٹا اس شرمیلے پن کو چھوڑ دو۔ بڑوں سے ملنا سیکھو" وہ ان باتوں کو سُن کر گھبرا جاتا۔ دور سے خاموشی کی نرم نرم لہریں اُس کی طرف بڑھتیں، اُسے چاروں طرف سے گھیر لیتیں، اور وہ بستر پر بے سکت اور بے جان ہو کر گر پڑتا۔

آج اُس کا بھائی اُسے کہہ رہا تھا "ایسے کام نہیں چلیگا۔ آخر کب تک میں تمہاری مدد کروں گا۔ ماں باپ کی باتوں کو تم نے رد کر دیا اور تم نے اپنی زندگی سنوارنے کی کبھی کوشش نہ کی۔ تمہاری کالج کی زندگی اتنی نکمی اور ناقابل بیان ہے، کہ اس کا دہرانا میری اپنی ہتک ہے۔ تم ایف۔ اے میں دو بار فیل ہوئے، اور بی۔ اے میں تین بار، اور جب تم نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنی چاہی۔ تو تم جان بوجھ کر بیمار ہو گئے ہیں جانتا ہوں تم اُن دنوں بالکل بیمار نہ تھے، آخر کالج میں دو سال ضائع کرنے سے کیا فائدہ اگر ایم۔ اے میں دو سال ضائع کئے تھے۔ تو کم از کم ایم۔ اے کی ڈگری تو لے لیتے میں تمہارے بارے میں اتنا پریشان اور ایک تم ہو۔ کہ ان باتوں کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے، شاید تم میری مجبوریوں کو نہیں سمجھتے، زندگی کا راستہ کٹھن ہے بہت کٹھن ——— محنت کرنی پڑتی ہے، خون پانی ایک کرنا پڑتا ہے کامیابی یوں حاصل نہیں ہوتی، کالج کی پڑھائی کے بعد تم نے کیا کیا، تم ہمیشہ نوکری سے دُور بھاگتے رہے، کاش تم کسی آفس میں کلرک ہو جاتے، آخر تم کیا چاہتے ہو؟ تم کلرکی سے کیوں دُور بھاگتے ہو؟ بس تم عملی زندگی سے کنارہ کشی کرنا چاہتے ہو، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ کہ تم کیا چاہتے ہو!"

وہ باتیں سُنتا رہا اور بچھے ہوئے قالین پر ہاتھ پھیرتا رہا۔ قالین اُون کے دھاگوں سے بنا ہوا تھا۔ نہایت نفیس اور ملائم اُون تھی، کشمیری بھیڑوں کی اُون نہایت ہی ملائم معلوم ہوتی ہے، اور کبھی کبھی عورتوں کے بالوں سے زیادہ نرم و نازک، ——— اُس کی نظریں قالین کے ایک سرے سے پھسلتی ہوئی دوسرے سرے تک چلی گئیں، سُرخ، سبز، نیلی پیلی اُون۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسی قالین پر قوسِ قزح کے تمام رنگوں کا اجتماع ہو گیا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اُون کے اُبھرے ہوئے دھاگوں پر ہاتھ پھیرتا رہا۔ اور اپنے بھائی کی باتیں سنتا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے بھائی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ کیا اُس کی خاموشی کا خول ہمیشہ کیلئے ٹوٹ جائیگا؟

اُس کا بھائی کہہ رہا تھا "تم میری طرف نہیں دیکھتے؟ میں دن رات کام کرتا ہوں، صبح سے لیکر شام تک دفتر میں قلم گھِستا ہوں، رات کو ٹائپ کرتا ہوں اور جو وقت بچتا ہے، وہ لڑکوں کو پڑھانے میں صرف کرتا ہوں۔ صرف یہی نہیں۔ روزانہ اخباروں کیلئے مزاحیہ مضمون لکھتا ہوں۔ آخر اسی طرح تو میں بالائی آمدنی حاصل کرتا ہوں، اگر میں تمہاری طرح چپ بیٹھا رہتا۔ تو آج فاقے کرتا۔ اور ساتھ ہی تم بھی۔ لیکن تمہارے کان پر تو جُوں تک نہیں رینگتی۔"

بھائی نے اُس کی طرف دیکھا، جیسے وہ ان باتوں کا جواب چاہتا ہے، لیکن وہ خاموش تھا، اُس کا ایک ہاتھ قالین پر تھا، جس کے لمس سے وہ محظوظ ہو رہا تھا۔ اُس کی آنکھیں ٹوٹتے ہوئے روشندان سے باہر کی چیزوں کا جائزہ لے رہی تھیں، مکھیاں بھنبھنا کر بجلی کے تار پر سو

گئی تھیں۔ باہر درختوں کے پتوں پر بارش کے قطرے آہستہ آہستہ پڑ رہے تھے۔ سڑا گلا ہوا پتہ اور گل گیا تھا، اور ٹہنی سے جدا ہونا چاہتا تھا۔ مزدور کدال چلا رہا تھا۔ کبھی کبھی ساتھ والے مکانوں سے بچوں کے رونے کی آوازیں آتیں، یا کوئی نوجوان لڑکی کوئی فلمی گیت گاتی۔ تو وہ چونک پڑتا۔ مزدور کے کدال چلانے کی آواز برابر آتی رہتی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مزدور کام کرتا رہے گا۔ صبح سے لیکر شام تک۔ دور الارم کے بجنے کی آواز آئی۔ مزدور بدستور کام کرتا رہا۔ شاید وہ ساری عمر کام کرتا رہیگا۔ اور اُس کی زندگی کی کدال اس طرح چلتی رہے گی۔

بھائی کا دوست کہنے لگا۔ "میں نے بھی یہی محسوس کیا ہے، کہ تم بہت خاموش رہتے ہو۔ آخر یہاں پڑے پڑے کیا کرتے ہو، کیا تمہارا جی اس کمرے سے نہیں اُکتاتا۔ آخر اس کمرے میں کیا ہے۔ آخر اس بستر میں کیا ہے، جو دن رات اس سے چمٹے پڑے رہتے ہو۔ اور جانے کیا کیا باتیں سوچتے ہو۔ اگر زندگی میں کامیابی چاہتے ہو، تو کچھ کام کرو۔ میں کہتا ہوں رمیش کی طرف دیکھ لو۔ چند دن ہوئے یہاں آیا تھا۔ اُسے کوئی بھی نہیں جانتا یہاں۔ اس کے باوجود وہ لوگوں سے ملنے گیا۔ اگر ایک جگہ نوکری نہیں ملی، تو دوسری جگہ گیا۔ اور وہاں سے نامراد آیا تو تیسری جگہ گیا۔ شیر علی کے گھر وہ دس بار گیا ہوگا۔ آخر وہ بھی تو تمہاری طرح ہی انسان ہے۔ اور پھر اتنی دوڑ دھوپ کے بعد اُسے جگہ مل ہی گئی۔ راجندر کو دیکھ لو۔ شاید میٹرک پاس بھی نہیں، بالکل ڈفر ہے ڈفر۔ لوگوں سے ملتا ہے، اُنہیں اپنی کہانیاں سُناتا ہے، کیا ہوا کہ اُسے ابھی تک نوکری نہیں ملی، رجب علی نے اُس سے وعدہ کیا ہے، کہ وہ اُسے اپنی کمپنی میں جگہ دے دیگا۔"

"وہ راجندر کی طرح بیوقوف نہیں ہے، ہاں، وہ راجندر کی طرح ڈفر نہیں ہے" اُس نے دل میں سوچا۔ یہی الفاظ وہ اپنے بھائی سے کہنا چاہتا تھا، لیکن اُس کا گلہ بھر گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سوکھا سڑا پتہ اُس کے گلے میں اٹک گیا ہے، لیکن بھائی نے شاید یہ الفاظ سُن لئے تھے۔

"کاش تم بھی بیوقوف ہوتے"، اُس کا بھائی یہ کہکر دفتر کو چل دیا۔ وہ دیر تک اس فقرے پر غور کرتا رہا۔ اس فقرے میں زہر کی تلخی تھی، یہ الفاظ سنتے ہی اُس کا دماغ چکرا گیا، اُس نے محسوس کیا۔ کہ ساری زمین پر پھر گھاس اُگ آئی ہے، مکھیاں کمرے میں پھر بھنبھنانے لگی تھیں۔ اور مزدور زور زور سے کدال چلا رہا تھا۔ بچے چیخنے لگے تھے، اور لڑکی چیخ چیخ کر فلمی گیت گا رہی تھی، "میرے پرمیشور" اُس نے سوچا۔ اُس کی پیشانی پر پسینے کے چند قطرے نمودار ہوئے، آنکھوں سے آنسو نکل آئے، اُس نے آنسوؤں کو پلکوں سے باہر نہ نکلنے دیا۔ وہ کچھ نہیں کہے گا۔ اُس نے سوچا۔ وہ اس خاموشی کے خول کو کبھی نہ توڑے گا۔ یہی اُس کی زندگی کا بھید ہے، وہ اس راز کو کبھی افشا نہ ہونے دیگا۔ لیکن بھائی کے فقرے نے اُسے بُری طرح گھائل کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج خاموشی کا مادہ ٹوٹ جائیگا۔ اور اُس کی زندگی کا آخری سرمایہ بھی اُس کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اگر اُس کی محبوب خاموشی نے بھی اُس کا ساتھ چھوڑ دیا، تو پھر وہ کیا کریگا۔ کیا وہ واقعی نکما ہی ہے، کیا اُس نے زندگی میں کوئی جدوجہد نہیں کی، کیا اُس نے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں سوچا؟ کبھی نہیں سوچا! کیا اُس کی زندگی یونہی بیکار اور بے مصرف رہے گی!!

شاید یہ بات نہ تھی، اُس نے اس چھوٹی سی زندگی میں بہت کچھ سیکھا تھا۔ جس کا علم اُس کے بھائی کو نہ تھا۔ اور وہ اپنے بھائی کو بتانا بھی تو نہ چاہتا تھا۔ ہاں یہ درست تھا۔ کہ وہ لوگوں سے بہت کم ملتا، اُن سے کم گفتگو کرتا، اکثر اُن کی باتوں کا ہاں یا نہ میں جواب دیتا، لیکن وہ لوگوں کی موجودگی کو محسوس کر سکتا تھا۔ اُن کی ہر حرکت، ہر بات کا تجزیہ کر سکتا تھا کہ فلاں آدمی نے اُسے کیوں دعوت دی، فلاں آدمی کیوں مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔ فلاں اُس کے پاس روز کیوں آتا تھا، فلاں نے کیوں اُسے چائے پر بلایا۔ فلاں نے اُس کی سفارش کیوں نہ کی۔ یا فلاں نے اُسے آفس میں جگہ کیوں نہ دی، وہ انسانوں کی کمینگی سے کافی آگاہ ہو چکا تھا۔ وہ قدم قدم پر زندگی کے ہر نقطے پر انسانی کمزوریوں کا احساس کر سکتا تھا۔ اور اگر آج اُس کے بھائی نے اُسے بیوقوف یا ڈفر کہہ دیا۔ تو وہ اس فقرے کے نفسیاتی پس منظر کو سمجھ سکتا تھا۔

آخر ان سالوں میں اُس نے کچھ تو سیکھا تھا۔ ان ستائیس سالوں

مس ہو رہی تھی، لطیف، نرم و نازک، بالکل گڑیا کے ریشمی بالوں کی طرح بالکل گڑیا کے اُبھرے ہوئے سینے کی طرح، بالکل گڑیا کے نازک پتلے سُرخ، اور لذت سے چُور لبوں کی طرح ——— وہ محبت کر سکتا ہے وہ مزدوروں کے کدال چلانے کی آواز سن سکتا ہے، پگلی لڑکی ابھی تک گا رہی ہے، وہی فلمی گیت ——— تارے ہیں مرے زخمِ جگر ان میں سما جا! وہ لمحوں میں بھنے ہوئے گوشت کی خوشبو سونگھ سکتا ہے، اُس کے حواسِ خمسہ بالکل درست ہیں، وہ بیوقوف تو نہیں ہے — نہیں، نہیں، وہ بالکل بیوقوف نہیں ہے۔

کاش وہ بیوقوف ہوتا!

علی منظور

فلسفۂ ہست و بود

بہاروں پہ مَیں حکمراں تھا کبھی — یہاں میرا سِکّہ رواں تھا کبھی
یہ گلزار ہے اب جو وقفِ خزاں — مرے حق میں رشکِ جناں تھا کبھی
مَیں غم آشنا ہو گیا اب تو کیا — سرورِ دلِ دوستاں تھا کبھی
مری قدر کیا خاک سمجھے سموم — صبا کا بھی مَیں رازداں تھا کبھی
روش میری مستانہ تھی، کیونکہ مَیں — عناں گیرِ سروِ رواں تھا کبھی
وہ سرورِ رواں اب ملے گا کہاں — یہاں جو مرا ہمعناں تھا کبھی
مَیں اب بن گیا شاعرِ تلخ کام — غزل گوئے شیریں زباں تھا کبھی
بہ دقت ظواہر سمجھتا ہوں اب — حقایق کا میں ترجماں تھا کبھی
غم انگیز اب ہو گئی اُس کی یاد — نشاط آفریں جو سماں تھا کبھی
یہی میرا دل مرجعِ غم ہے اب — یہی میرا دل شادماں تھا کبھی
ترستا ہُوں ایک ایک ساغر کو آج — مرے بس میں رطلِ گراں تھا کبھی
اِسی باغ میں خاک اُڑاتا ہُوں اب — اِسی باغ میں نغمہ خواں تھا کبھی
انہیں کیاریوں میں جو اب خشک ہیں — طرب خیز آبِ رواں تھا کبھی
کھنڈر بن رہا ہے جو یہ خانہ باغ — یقیناً بہشتی مکاں تھا کبھی
یہ میرا چمن ہاں یہ میرا وطن — حقیقت میں جنت نشاں تھا کبھی

سوا اس کے ہے اور کیا انقلاب
عیاں وہ ہُوا جو نہاں تھا کبھی

سالکؔ کانپوری

بجھتی ہوئی شمع

ایک رات۔ آہ وہ عجیب سی رات
سازگارِ غمِ آفریں لمحات
ساری دنیا تھی خواب میں بیہوش
جاگتی تھی، فقط خدا کی ذات

اُن کے "اللہ" وہ موردِ آفات
آئے۔ آنکھوں میں لیکے جوئے فرات
"آؤ، اُس نے تمہیں بلایا ہے
وقتِ آخر کہیگی کوئی بات"

"کون؟" بجھتا ہے جس نے سوزِ حیات
"کون؟" وہ میرا خالقِ جذبات
"کون؟" جو میرے دل کے تاروں پر!
چھیڑ دیتا تھا، آتشیں نغمات!

۲

کیا کہوں، وہ حریمِ دوست کی رات
غم کی کثرت، سکوت کی بہتات
اُس نے میری طرف جو رُخ پھیرا
میری آنکھیں برس پڑیں برسات

کیا قیامت ہے، الحذر اے حیات
اُن کی آنکھوں میں آگئے قطرات
شمع بالیں کی لَو بھڑک اُٹھی
جب اُٹھے اُنکے تھرتھراتے ہات

کیوں نہ برپا ہو محشرِ جذبات؟
کیوں نہ زخمی ہوں دلکے احساسات
خود وہ جاتے ہیں موت کے منہ میں
اور مجھے دیتے ہیں دعائے حیات!

فراقؔ گورکھپوری

غزل

چھلک کے کم نہ ہو ایسی کوئی شراب نہیں
نگاہِ نرگسِ رعنا ترا جواب نہیں
زمین جاگ رہی ہے کہ انقلاب ہے کل،
وہ رات ہے کوئی ذرّہ بھی محوِ خواب نہیں
یہ سیل و برق کے تیور ہیں کارواں کے
کہ روک تھام اجل کی بھی سدِّ باب نہیں
دکھا تو دیتی ہے بہتر حیات کے سپنے
خراب ہو کے بھی یہ زندگی خراب نہیں
ابھی کچھ اور ہو انسان کا لہو پانی
ابھی زمانے کے چہرے پہ آب و تاب نہیں
کچل کے سرجو اُٹھائیں حریفِ فکر نہ کر
کب اُڑتی خاک سواروں کی ہمرکاب نہیں
یونہی رہے بھری دُنیا بنامِ خُلدِ بریں
ہزار شکر مجھے کاوشِ ثواب نہیں
حیات درد ہوئی جا رہی ہے کیا ہوگا
تری نظر کی دعائیں بھی مستجاب نہیں
شکستِ رنگِ رُخِ روزگار دیکھ فراقؔ
وہ مہر و ماہ کے چہروں پہ آب و تاب نہیں

امجد حسین

غسل خانے

فلسفی قسم کے لوگ کہتے آئے ہیں کہ دُنیا ایک باغ ہے اور انسان ایک پھول ——— کھلا اور مرجھا گیا، لیکن ہم کہتے ہیں، غلط، دنیا ایک غسل خانہ ہے اور انسان ایک "غسلیا" ——— نہایا اور چپ سے باہر، یہ کلیہ بس "چند روزہ" زندگی کے مدِنظر قائم کیا گیا ہے۔ غسل خانہ ایک ایسی جگہ ہے، جہاں ہم کم از کم وقت صرف کرتے ہیں، ——— فقط دس منٹ، اور اگر آپ کو اعتراض ہے تو گیارہ سہی، لیکن اس سے تجاوز کرنا زیادتی ہوگی اور زیادتی جتنی انسان چاہے کر سکتا ہے۔ پانی وقت ہے جو ڈونگوں میں ناپا جاتا ہے۔ جو ڈونگا ایک بار سر پہ ڈال لیا گیا، واپس نہیں آ سکتا۔ ہر انسان کی قسمت میں جتنے ڈونگے جسم پر ڈالنا وقف ہوتے ہیں، اتنے ہی ڈالتا ہے اور ٹب یا بالٹی ختم ہو جاتی ہے، کپڑے پہنتا ہے (سفید ہوں تو سبحان اللہ) اور غسل خانے سے باہر ہو جاتا ہے، گویا اس عالمِ فانی یا دنیائے بے ثبات سے کوچ کر گیا ——— انا للہ!

آپ سمجھے نہیں، معاف کیجئے شاید میں ہی بات واضح نہیں کر سکا، یہ فلسفیانہ راز و نیاز تھے، اگر آپ کا ایمان ہے کہ اس غسل خانۂ فانی میں ابھی تک بیچارے فلسفی بستے ہیں اور باوجود اپنے حلیہ اور طور طرار کے بستے چلے جا رہے ہیں۔ تو خیر ورنہ اس بحث کو بے دھڑک مجذوب کی بڑ کہہ کر یکسوئی کر لیجئے، لیجئے پھر اُلجھ گیا!

دراصل میں چاہتا تو تھا کہ بات سے بات نکالوں اور آپ کے سامنے غسل خانوں کے سلسلے میں ایک جغرافیائی نکتہ بیان کروں لیکن بے بس ہوں، بات سے بات نہیں نکل سکتی، نکتہ ملاحظہ فرمایئے ——— کسی ملک کی آب و ہوا کا اندازہ اس ملک کے غسل خانوں کی تعداد سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ چینی سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں (جن کے ترجمے نایاب ہو چکے ہیں) بار بار لکھا ہے کہ ہندوستان کے ہر اوسط درجے کے گھر میں ایک غسل خانہ ضرور ملتا ہے، اور بعض گھروں میں دو دو کا جواز زنانہ اور مردانہ کی تخصیص سے پیدا کیا گیا ہے، اور بعض میں کی عبادت گاہوں کے ساتھ بھی۔ وہ دریا میں اشنان گھاٹ ملحق ہیں، اور جہاں آبادی گنجان ہو گئی ہے بڑے بڑے تالاب بن گئے ہیں۔ برعکس اس کے تبت کے متعلق آثارِ قدیمہ کے جرمن ماہرین کا قیاس ہے کہ وہاں غسل خانوں کا وجود نہیں ملتا، البتہ اب بعض مرکزی شہروں میں وہاں کی حکومت نے چند ایک بنوا رکھے ہیں، جہاں باغیوں اور قاتلوں کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ اور جہاں جسم کو اکڑنے کے سلسلے میں فرنگی ڈاکٹر کچھ تجربات کرتے ہیں، چینی سیاحوں کے اس بیان سے کہ ہندوستان کے گھر گھر میں ایک ایک غسل خانہ تھا اور اس رسم کے اب تک چلے آنے سے بظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانیوں کو غسلِ محض کی ضرورت پیش آتی ہے اور اس کی وجہ اور ہو ہی کیا سکتی ہے کہ وہ جسم کو ٹھنڈا رکھنا چاہتے ہیں، اور سائنس کی رو سے جسم کو اس لئے ٹھنڈا رکھنا پڑتا ہے کہ گرم ہو جاتا ہے، تو اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان ایک گرم ملک ہے، علاوہ ازیں غسل خانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے آب و ہوا محض گرم ہونے کی بجائے گرم مرطوب ہے، بمبئی، مدراس اور کلکتہ کے غسل خانوں میں فلش سسٹم رائج ہونے سے وہاں اور بھی رطوبت آ گئی ہے۔ اور اب تو ڈر ہے کہ اگر تمام ہندوستان میں یہ سسٹم رائج ہو گیا تو ایک ایسا دن بھی آئیگا۔ جب ہندوستان کی آب و ہوا گرم مرطوب کی بجائے محض مرطوب ہی ہو کر رہ جائے گی!

ان الٹی سیدھی باتوں میں آپ کو کوئی دلچسپی ہو تو ہو مجھے بے معنی معلوم ہوتی ہیں اور سچ پوچھئے تو کیا فلسفیانہ اور کیا جغرافیائی مجھے دونوں قسم کی باتوں سے لگاؤ نہیں، اس لئے اکثر مجھے فلسفہ اور جغرافیہ دونوں سے اصولاً کد ہے۔ میرے نزدیک فلسفہ سُلجھے ہوئے انسان کو دوبارہ اُلجھا کر اس کے چہرے (اور اکثر اوقات اس کے حلیہ ہی کو) سوالیہ نشان میں منتقل کر دیتا ہے، اور جغرافیہ ——— پُراسرار مظاہر کو سُلجھا کر (ILLUSION) کے رومان کو ختم کر دیتا ہے، کسی کو اُلجھا کر اس

کے رجحان کو ختم کر دینا یا تو خودکشی کی حمایت کرتا ہے یا پھر لاشعوری قوتوں کو شعوری قوتوں پر حاوی ہونے کے وسیلے پیدا کر کے پاگل خانوں کی اہمیت منوانے کی غیرارادی سعی! یہ خودکشی اور پاگل خانوں کا قصہ جانے کیوں چھڑ گیا۔ یہ جھگڑا چکنے سے رہا۔ کیوں نہ بے خطر ہو کے دو چار سیدھی سادی باتیں کر لیں،

مجھے چند کمیونسٹ دوستوں کی صحبت کا اتفاق ہوا ہے، میں ان لوگوں میں سے تو نہیں البتہ ان کا ساتھی ضرور ہوں۔ ان کا طریقہ ہے کہ جب بھی انہیں فراغت ہوگی، "کمیونسٹ رجیم" کی روشنی میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق خیال آرائی کریں گے، ایک روز ایسی ہی باتیں ہو رہی تھیں کہ میں نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو زور سے بھینچ کر اور ایک جھٹکے سے اُسے کندھے کے برابر لاتے ہوئے کہا۔ "کامریڈز" بھی چوکنے ہو گئے اس لئے کہ میں نے آج تک انہیں اس انداز میں مخاطب نہیں کیا تھا۔ بلکہ مسٹر کہہ کر پکارا کرتا تھا جو بلاشبہ ایک بورژوا لفظ ہے اور اس لئے کمیونسٹ ماحول میں مشکوک نگاہوں کا ہدف ہے، تو میں نے کہا — "کامریڈز! میں مانتا ہوں کہ ہندوستان کی سماجی حالت صد درجہ اصلاح طلب ہے اور ہم اپنی جنم بھومی کو صحیح معنوں میں جنت نشاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر کامریڈز! جہاں ہم اس کے اور پہلوؤں کو سدھاریں گے، وہاں ہمیں بھارت ماتا کے غسل خانوں کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔"

یہاں میں خاموش ہو گیا۔ سب نے مجھ پر نظریں گاڑ دیں، ان انقلابی نگاہوں کی تاب نہ لاتے ہوئے مجھے اپنا بیان جاری رکھنا پڑا۔ — "اس لئے کہ مزدوروں اور کسانوں کی طرح ہمارے غسل خانوں کی حالت بھی ناقابلِ برداشت ہے، اور پھر کامریڈز! نہانے کے بہت سے فائدے ہیں،"

جواب ملا — "ہر وقت کی ہنسی اچھی نہیں ہوتی"

میں نے کہا۔ "کون کہتا ہے اچھی ہوتی ہے"

ایک نے تن کر کہا "We are serious Comerade"

میں نے تن کر جواب دیا "I too Comerade."

آواز آئی۔ "Shut up Comerade."

میں نے کہا — "O.K. Comerade"

اور پھر اپنی گردن پر بڑھے ہوئے گچھے دار بالوں میں انگلیاں پھیر کے چپکا ہو رہا،

جب فراغت ہوئی تو میں نے ایک دوست کو بلایا۔ آپ جذباتی کمیونسٹ کی بجائے کچھ عقلی سے ہیں۔ میں نے کہا "بھئی تم جذبات کی رو میں بہہ گئے تھے۔ غسل خانوں کے متعلق ضرور غور کرنا"

اُس نے بھی مجھے ہنسی میں ٹالنا چاہا۔ لیکن جب میں نے دھمکی دی کہ میں مضمون لکھ رہا ہوں، — جس کا عنوان ہے

"The Historical development of the present day System of our Bathrooms"

تو وہ میری بات سننے پر رضامند ہو گیا، میں نے کہا "تم غسل خانوں کی تاریخی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتے کامریڈ، ہندوستان ہی کو لو، غسل خانوں کو سیاسیات میں کتنا دخل رہا ہے، مغلوں کے زمانے میں جہاں شہنشاہوں کا دربارِ خاص منعقد ہوا کرتا تھا "غسل خانہ" ہی تو کہلواتا تھا، اور پھر آج کل کے G. C. B. کے خطاب پر غور کرو، —

KNIGHT GRAND CROSS OF THE ORDER OF BATH. — کتنا بڑا خطاب ہے۔ اور اس کا تعلق بھی بظاہر غسل خانے ہی سے معلوم ہوتا ہے"

کمیونسٹ دوست بولا "دونوں باتیں Re-actionary ہیں"

میں نے عرض کیا "روس کے غسل خانوں کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں گیا تو مثالیں کہاں سے لاؤں" پھر ارشاد ہوا "چین کی بات کرو"۔ میں نے کہا "اجی کامریڈ! آپ نے کس قدر غیر تاریخی بات کی ہے افیم اور غسل خانے کا تعلق ہی کیا ہے، ۱۸۴۹ء سے پہلے ہوں گے وہاں غسل خانے، اور لینن کا زمانہ بہت بعد میں آتا ہے"

لینن کا نام آنے پر میرے کامریڈ دوست نے مکا ڈھالنا چاہا۔ لیکن کچھ سوچ کر رہ گیا۔

میں نے اپنی دلیل کو جاری رکھا ——— "غسل خانہ وہ انسٹیٹیوشن ہے جس نے ارشمیدس سا سائنسدان پیدا کیا، اگر ارشمیدس غسل خانے میں نہ نہایا کرتا تو اُسے اتنا بڑا الہام کیسے ہوتا، اور سائنس کا اتنا اہم اصول کیسے وضع ہو سکتا۔ ارشمیدس کا نام تک سننے میں نہ آتا"۔ مجھ میں تقریر کا جوش پیدا ہو رہا تھا، لیکن افسوس کا مریڈا اس کا متحمل نہ ہو سکا۔

غسل خانوں کی اصلاح کے سلسلے میں پہلی بات جو مجھے سوجھی وہ ان کی آرائش تھی، غسل خانوں میں بھی ان کے ماحول کے مطابق تصویریں آویزاں ہونی چاہئیں، یہ تصویریں خاص انداز کی ہوں۔ مثلاً ایسے شخص کی بے بسی کا اظہار جس کا صابن نالی میں سے بہ گیا ہو، یا اس شخص کی کیفیت جو صابن کے جھاگ میں لتھڑا پڑا ہوا اور نل میں سے پانی آنا بند ہو چکا ہو، یا ایسی عورت جو بارش میں بھیگ رہی ہو یا کیچڑ سے لت پت ہو، غسل خانے میں لٹکے ہوئے کائنڈ پر صابن، تیل یا پاؤڈر کا اشتہار ضرور ہونا چاہئے!

غسل خانے کی پھسلن سے تو آپ اچھی طرح آشنا ہوں گے، تجربہ نہ سہی، مشاہدہ تو ضرور ہوگا، یہ پھسلن بھی عجیب چیز ہے، نظر آنے کی شے نہیں، بس آپ نے پاؤں جمانے کی کوشش کی اور دھم سے چت ہو گئے، اور بعض اوقات تو آپ ٹیپ ٹالس کرتے کرتے یہ سمجھتے ہیں کہ اچھا ہی ہوا، آپ سنبھل گئے۔ ورنہ چوٹ سہنا پڑتی۔ لیکن اس حقیقت سے کہ انکار ہو سکتا ہے کہ آپ کا سر تو ہوتا ہے ہاتھی میں۔ مگر پاؤں اسی انداز میں متحرک رہے ہوتے ہیں ہوا میں۔ تب آپ غور کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ آپ گرنے کے بعد سنبھلے ہیں یا سنبھلنے کے بعد گرے ہیں، پھر اتنی کی آواز آتی ہے: "کیا ہوا؟" اور آپ "کچھ نہیں" کہہ کر ٹال دیتے ہیں، لیکن آپ کی بھاوج کی ہنس ہنس کے گھگی بندھ جاتی ہے، یہ حادثہ یہیں تک رہے تو خیر، مگر جب چوٹ آتی ہے اور آپ کو لنگڑاتا دیکھ کر پلاٹ سوسائٹی "ہائیں" کہتی ہوئی وجہ پوچھتی ہے اور 'REALLY' - REALLY - کی چنگاریاں برستی ہیں تو آپ شرما جاتے ہیں۔

ہمارے ایک بھائی نہانے کے دھنی ہیں، صبح صبح اگر وہ غسل خانے میں چلے جائیں تو ہم صدقہ کیلئے کالے بکرے کی تلاش میں نکل جاتے ہیں۔ جب وہ نہا رہے ہوں تو آپ غسل خانے کے باہر کھڑے ہو جائیے۔ پانی گرنے کی آواز آتی رہے گی۔ اور آپ کبھی اندازہ نہیں لگا سکیں گے کہ نہانا کب بند ہوگا۔ اس وقت میری خواہش ہوا کرتی ہے کہ کاش سائنس ہمیں ایک ایسا آلہ تیار کر دے جو اگر غسل خانے کے باہر لگا دیا جائے تو یہ ظاہر کر سکے کہ نہانے والا کس منزل پر ہے، صابن مل رہا ہے، تولیہ استعمال کر رہا ہے یا ابھی فقط ناک اور گلے کی درستی سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

فنونِ لطیفہ کا غسل خانہ سے گہرا تعلق ہے، گانے اور ناچ ہی کو لے لیجئے کوئی ہوگا جو ان کی مشق نہ کرتا ہو، لوگ کہتے ہیں کہ فنونِ لطیفہ متمدن سوسائٹی میں پروان چڑھتے ہیں، لیکن یہ بات ہم نہ سمجھ سکے غسل خانے میں تو ہر بات اور صریح طور پر ثمر کا نشانہ ہوتا ہے۔ وہاں فنونِ لطیفہ کا اس قدر چرچا کیوں ہے، کوئی ہوگا جو نہاتے ہوئے اپنے آپ کو استاد عبدالکریم خاں سے زیادہ سمجھتا ہو، آپ نہ سہی کم از کم ہم تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے، اور پھر اس طبع آزمائی کے دوران میں وہ تانیں اڑتی ہیں اور وہ وہ گٹکڑیاں چھوڑی جاتی ہیں کہ اگر استاد عبدالکریم خاں بھی سن پائیں تو کان پکڑیں،

غسل خانے میں کی ہوئی حرکات قطعی طور سے ذاتی حیثیت رکھتی ہیں لیکن بات چھڑ گئی ہے اسلئے آپکو ایک راز سونپتے ہیں، یہ خیال رہے کہ بعد میں ہمارا مذاق نہ اڑنے پائے، جب ہم نے پہلی بار "خون کا خون" دیکھا تو مدتوں ہم غسلخانے میں ہیملٹ بننے کی کوشش کرتے رہے۔ اور جب ہم نے سادھنا بوس کا رقص دیکھا تو کئی مہینے ہر روز کولہے سیدھے بل دینے کی مشق کرتے رہے "ارجن" کا ناچ ناچتے رہے اور اس میں بعض اوقات اس قدر محو ہو جاتے کہ دفتر سے ناغہ کرنا پڑتا۔

ہمارے ایک دوست ہیں۔ تقریر خوب کرتے ہیں، وہ ہمیں بتائیں یا نہ بتائیں ہمیں ہمسایہ ہونے کی بدولت علم ہے کہ جب بھی وہ کسی انعامی مباحثہ میں شریک ہوتے ہیں، تو اپنی تقریر کا ریہرسل ہمیشہ غسل خانے میں کیا کرتے ہیں، وہ دونکا اور نکہ "حضرات" کی نمائندگی کرتے ہوں گے اور بالٹی اور صابن دانی خواتین کی،

المختصر غسل خانے میں آپ ناچیں، گائیں، تقریریں کریں آپ کو یقین ہوتا ہے کہ آپ کی آواز غسل خانے کی دیواریں جذب کر لیتی ہیں اور کوئی نہیں سن سکتا، لیکن کاش آپ جان سکتے کہ یہ محض ایک غلط فہمی ہے اور بس۔

فکر تونسوی

ناتمامی

سرسراتے ہیں جبینوں میں ابھی کچھ سجدے
گیت، پت جھڑ کا یہ کچھ اور ابھی گائیں گے
ابھی اک گوشے میں معبد بھی ہے ناقوس بھی ہے
کچھ خدا آئے ہیں کچھ اور ابھی آئیں گے

کچھ تو باقی ہے! یہ کیا باقی ہے کیا باقی ہے؟
جھلملا اُٹھتے ہیں طاعت کے سہارے اب بھی
ابھی کھو جاتے ہیں تاریکی میں چمکیلے خیال
ٹوٹتے رہتے ہیں یہ ذہن کے تارے اب بھی

اِک تسلی ہی سہی سینۂ ظلمت میں، مگر
کیا خبر ٹوٹ کے یہ تارے کہاں جاتے ہیں؟
اور بنتی ہوئی مِتواج سپیدی کے خطوط
کس کا پہنے ہوئے ملبوس اُبھر آتے ہیں؟

قیوم نظر

ایک گیت

اب کا ہے جتن کرے
جھوٹی تھی سپنوں کی مالا
نِس دن رُوئے اَنکھیں کھونے۔ سوتے جاگے، جاگے سوئے
پل پل آہیں بھرے اب کا ہے جتن کرے
جھوٹی تھی سپنوں کی مالا

کون تجھے اب دیگا سنبھالا
روپ کی مایا، ڈھلتی چھایا۔ جس کو تو نے میت بنایا
وہی ہے تجھ سے پَرے اب کا ہے جتن کرے
کون تجھے اب دیگا سنبھالا

من مندر میں ہُوا اُجالا
"آئیں پجاری جائیں پجارن"۔ جیون جوت جگائیں پجاری
جے جگدیش ہرے اب کا ہے جتن کرے
من مندر میں ہوا اُجالا

مظفر برنی

پیمانِ ابدیّت

بیل کی اوٹ میں، مہندی کی قطاروں کے قریب اِک جواں چُوم رہا ہے کسی دوشیزہ کا ہات
ان کی سرگوشیاں پہنچی ہیں ستاروں کے قریب ان کے ہونٹوں پہ لرزتی ہے ابھی اَن کہی بات

ہڈیاں خون کے دھارے، سڑے جسموں کی قطار بے سری لاشیں ہیں، گلتے ہوئے کچھ ڈھانچے ہیں
یہ عزازیل کے کتوں کا بہیمانہ شکار — یہاں تخریب کے عفریت سدا ناچے ہیں۔
کیا ہے اِنسان کا پیماں ابدیّت کے ساتھ؟
بے سری لاش؟ کہ دوشیزہ کے چُومے ہوئے ہاتھ؟

ابراہیم جلیس

شعلے

میاں فضل دین کی دکان سے جب میں نے نارجٹ کی ایک ساڑی خریدی تو اُس وقت نہ معلوم کمبخت ظہیر کہاں چھپا بیٹھا تھا۔ ساڑی خرید کر جونہی میں نے کامریڈز کلب کے تنگ و تاریک بوسیدہ کمرے میں قدم رکھا تو ظہیر نے میرے ہاتھ سے ساڑی کا پیکٹ چھین کر سب کامریڈز کے سامنے کھولا اور گہری گہری نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے ڈانٹنے لگا۔ "دیکھو بیٹے جو اس بگلے بھگت کو ——— بتاؤ بھائیو وہ کون ہے ——— کون بدنصیب ہے وہ ؟"

سب کامریڈز حیرت سے میرا مُنہ تک رہے تھے جیسے قدرت نے میری پسلی سے کوئی عورت تخلیق ہی نہ کی ہو۔ یا جیسے میرا دل راز و نیازِ عشق کے قابل ہی نہ ہو۔ مجھے ظہیر کی اس بدتمیزی پر غصہ آگیا اور میں نے کڑک کر جواب دیا۔ "میں نہیں بتاتا ——— کوئی بھی ہو۔ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے!"

ظہیر مرعوب ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظروں میں مسکراہٹ نہ تھی۔ صرف آنکھیں میرے چہرے پر لگی ہوئی تھیں۔ جیسے وہ مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو اور سوچ رہا ہو کہ میں ایک امن پسند اشتراکی ہوں یا ایک خاص عمر پر پہنچا ہوا مرد ——— جس طرح ہر مرد کو عورت کی اہانت اور تذلیل کے موقعہ پر غصہ آجاتا ہے میری آنکھوں میں بھی شعلے بھڑکنے لگے ——— اُس وقت وزیر محمد نے مجھے چمکارتے ہوئے کہا۔ "نہ نہ ——— ناراض نہ ہو میرے پیارے کارل مارکس۔ ہم پوچھتے ہیں کہ وہ جینی تمہارے جیسی لمبی تو نہیں ؟"

میں نے مسکراہٹ روکنے کی ناکام کوشش میں منہ پھیرا مگر ساحنی نے دیکھ لیا۔ اور "وہ مارا" کہتا ہوا مجھ سے لپٹ گیا۔ اگر وزیر محمد وہ ہنسی کی بات نہ کہہ دیتا تو شاید میں ظہیر کی قمیص کا کالر پکڑ لیتا۔ اور ساحنی کے ایک طمانچہ بھی لگا دیتا ——— مگر میری مسکراہٹ نے تو خود مجھے ہی شکست دے دی تھی۔

ساحنی نے شرارت سے میرے آگے ہاتھ جوڑے اور جھوٹ موٹ گڑگڑانے لگا۔ "بتا دے نا بھیا۔ وہ کون بدنصیب ہے۔ ہم راون تو نہیں جو تیری سیتا کو بھگا لے جائیں"۔

میں بتانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے دونوں لب مضبوطی سے بھینچ لئے۔ مگر وزیر محمد کو میری ایک کمزوری معلوم تھی۔ اُس نے دھمکی کے طور پر سر ہلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ گدگدی کرنے کے لئے میری پسلیوں کی طرف بڑھائے اور میں تڑپ اٹھا۔

"اچھا ——— اچھا ——— بتاتا ہوں"۔

اب سب کامریڈز میری طرف جھک گئے۔ میں نے جھینپ کر مسکراتے ہوئے کہا "بل ..... قیس"

"کیا کہا ——— بلقیس ——— !" سب یوں چیخ پڑے جیسے کسی نے نعرہ لگا دیا ہو۔ تمام کامریڈز کی نگاہیں میرے ملبوترے چہرے میں گڑی ہوئی تھیں۔ ان نگاہوں میں میں نے کیا کیا دیکھا ——— کسی میں حسرت ——— کسی میں یاسیت ——— کسی میں قنوطیت ——— کسی میں رقابت !

بات یہ ہے کہ سب کامریڈ بلقیس کے صنم خانے کے کافر تھے۔ اور میں ایک ممتاز کافر جس کو بلقیس کی نظروں اور مسکراہٹوں نے نوازا تھا۔ پورے دو سال سے میں بلقیس سے بالکل خاموش طریقے پر محبت کر رہا تھا اور وہ میری محبت کا جواب نہایت پُرامن طریقہ پر دے رہی تھی۔ حتیٰ کہ بلقیس کے کپڑوں کی بُوئے از فر تو ساری فضا میں پھیل گئی تھی۔ مگر عشق ابھی مستور ہی تھا ——— بسا اوقات ہم بھی یہی محسوس کر رہے تھے کہ یہ عارف اور بلقیس محبت نہیں کر رہے بلکہ ان دونوں کے اندر ہی اندر کوئی اور ہستیاں مستور ہیں جو دونوں میں اس قدر مدغم ہو گئی ہیں کہ ایک بالکل نئی ہستی وجود میں آگئی ہے۔

دوپہر کے قریب سب کامریڈ جا چکے تھے۔ کامریڈز کلب کی بوسیدہ چھت کی ٹیڑھی میڑھی شہتیر سے چپکی ہوئی ایک چھپکلی فدا فدا سی غضبناک آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی اور میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ سوچ رہا تھا میں بھی کیا بیوقوف ہوں کہ گدگدی جیسی حقیر دھمکی کے ڈر سے وہ راز بلکہ وہ محبت آشکارا کر دی جو کئی کئی مصیبتیں جھیل کر دل کے نہاں خانے

ٹھنڈا پوشیدہ رکھی تھی - عالمِ ہوش میں سرِ محفل بلقیس کا نام لے لینا ——— کیا یہی آدابِ عشق ہیں ؟ شاید حقیر چھپکلی ذرا ذرا سی غضبناک آنکھوں سے یہی مواخذہ کر رہی ہو ——— اور یہ جارجٹ کی ساڑی !—

اب بلقیس اس کو پہن کر اپنے آپ کو کیا چھپا سکتی ہے - جب کہ خود میں نے اس کو سب کے سامنے عریاں کر دیا ہو -

میرا دل گھبرانے لگا - میں یوں محسوس کر رہا تھا - جیسے اب میری زندگی میں وہ بھیانک انقلاب رونما ہو چکا ہے جو اس انقلاب سے زیادہ بھیانک ہے جس کی ہم تیاریاں کر رہے ہیں - میں نے تہیہ کر لیا کہ اب یہ ساڑی فضل دین کو واپس کر دوں گا - آج ملاقات کا وعدہ ہے مگر جب تک میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا رہے گا - میں بلقیس کو اپنی منحوس صورت نہ دکھاؤں گا - کرسی سے اٹھ کر میں دروازے تک گیا جہاں کامریڈز کلب کا نوکر ایک مرتبہ نثرادِ نو مر چھو کر انگشتوں میں منہ چھپائے اونگھ رہا تھا - میں نے اس کو جھنجھوڑ کر جگایا اور کہا " دیکھو ——— ذرا جائے میاں فضل دین سے کہنا کہ یہ ساڑی پسند نہیں آئی میں آج شام ...."

"بھلا کیوں پسند نہیں آئی ساڑی - میں بھی دیکھوں " - یہ بلقیس کی بابیک سُریلی آواز تھی جس نے میری موٹی اور بے ہنگم آواز کو قطع کر دیا تھا - بلقیس کی صورت دیکھتے ہی میں نے یوں محسوس کیا جیسے کوئی نیا چور پہلی چوری میں پکڑا جائے - بلقیس کے گالوں میں پہلے گلاب کے پھول کھلتے تھے آج وہاں دو انگارے دہک رہے تھے -

اُس نے میری طرف بالکل نئی نظروں سے دیکھا جیسے وہ مجھے پہلی مرتبہ دیکھ رہی ہے - اور پھر ساڑی کا پیکٹ ہاتھ میں لیکر اُسے دیکھتے ہوئے کہا "کامریڈ عارف - یہ ساڑی تو بہت اچھی ہے - کیوں واپس کرتے ہیں آپ - عاشق اگر اپنی محبوبہ کو ساڑی کا تحفہ نہ دے تو عشق مکمل کیسے ہوگا - اور دیکھئے کتنی سستی ہے ہماری محبت - صرف ایک جارجٹ کی ساڑی - اب بلقیس اور بیسوا میں کتنا فرق رہ گیا ہے مسٹر عارف ——— ؟ بہر صورت ہم تاریخ میں کہ ہم ہی وہ پہلے عاشق ہیں جنہوں نے "زنا کی تعمیر مکمل کر دی - اب معاوضہ کا کیا کام ہے - میں یہ جارجٹ کی ساڑی شکریے کے ساتھ قبول کرتی ہوں - خدا حافظ "

"بلقیس ——— بلقیس " ——— میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

مگر بلقیس جا چکی تھی - میں قریب کی کرسی پر گر پڑا - بلقیس نے میرے کانوں اور میری روح میں کیسا مہلک زہر انڈیل دیا تھا - اور اب تو وہ غضبناک چھپکلی بھی رینگ رہی تھی - جیسے اُس نے بھی محاسبہ ختم کر لیا ہو - میں یوں محسوس کر رہا تھا - جیسے بلقیس نے مجھے کرۂ ارض سے دھکیل کر گرد اگرد پھیلی ہوئی اندھیری اور گہری خلاء میں پھینک دیا ہو -

میں نے اپنا سر دونوں ہتھیلیوں میں سنبھال لیا - اُس وقت مرتبہ چھوکرے نے مجھ سے پوچھا " صاحب - چائے لاؤں - "

یہ چھوکرا میری عادت سے خوب واقف ہے - جب کبھی میں اپنا سر دونوں ہتھیلیوں میں سنبھال لیتا ہوں تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ مجھے چائے چاہیے !

مگر کیا چائے بلقیس کے زہر کی تریاق ہے ——— ؟

اِس سانحے کے بعد سے میری زندگی کا اندھیرا پھر گہرا ہونے لگا - اور میں ایک گم کردہ راہ مسافر کی طرح بلقیس کے چہرے کی صرف ایک شعاع - اُس کی جبیں سے پھوٹتی ہوئی صرف ایک کرن - اس کی آنکھوں سے جھانکتے ہوئے صرف ایک تارے کا محتاج تھا کہ میں اپنی راہ ڈھونڈھوں ——— زندگی کی راہ متعین کر لوں -

آٹھ دن گذر گئے - مگر بلقیس کہیں نہ دکھائی دی - اس نے کامریڈز کلب کو خیرباد کہہ دیا تھا اور شاید کالج جانا بھی چھوڑ دیا ہو - میرے دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہو رہے تھے اور ہندوستانی ناولوں کی وہ تمام عورتیں نظروں کے آگے گھوم رہی تھیں جنہوں نے عشق کی رسوائیوں سے بچنے کیلئے قربانگاہِ عزرائیل پر اپنی بھینٹ چڑھا دی تھی - کبھی یہ خیال ڈھارس دیتا کہ اس حادثے سے متاثر ہو کر وہ بیمار نہ ہو گئی ہو کیونکہ جب سے ایم - اے میں فلسفہ لیا تھا - بڑی حساس ہو گئی تھی -

مگر نہ وہ بیمار تھی اور نہ اس نے جان دی - ایک دن میں نے اس کو دیکھا - اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا - بجلی محل کے قریب بلقیس اور وزیر محمد بڑی دیر سے کھڑے نہ جانے کیا باتیں کر رہے تھے - بلقیس جیسی پہلے تھی ویسی ہی اب بھی تھی - مگر اس کے گالوں کے گلاب ضرور کمھلائے ہوئے تھے ——— یہ کیوں ..... ؟

میں سب کچھ سمجھ گیا کہ میری ٹریجیڈی کا پس منظر کیا تھا۔ روایت کے مطابق ہابیل نے اپنے سگے بھائی قابیل کو مار ڈالا تو یہ بیچارہ وزیر محمد تو صرف میرا ایک دوست ہے اور دوست کا مفہوم ہے ایک چھپا ہوا دشمن۔ وزیر محمد کے اندر چھپا ہوا ایک اور وزیر محمد۔ جو عورت کے سامنے مسکرائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ وزیر محمد اور میں دوست کے علاوہ مرد بھی ہیں۔ میں بحیثیت کامریڈ وزیر محمد کے وجود کو بہت ضروری سمجھتا ہوں اور بحیثیت ایک مرد اس کو اسی اوقیانوسِ عدم میں دھکیل دینا چاہتا ہوں جہاں سے وہ آیا ہے۔

اور وزیر محمد جو ایک بائیس سالہ مرد ہے بلقیس پر اس لئے جان دیتا ہے کہ اس کی منگیتر کالی ہے اور وہ وزیر محمد جو کامریڈ ہے ساری سفید فام قوموں سے نفرت کرتا ہے۔ یہ وزیر محمد انگریزوں سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتا اور وہ وزیر محمد ڈبلیو ڈی اینڈ ایچ او ولس کی سگرٹوں پر جان دیتا ہے۔

"انسان کی فطرت کی اصلاح میں مذہب بھی ناکام رہا اور کمیونزم بھی۔ انسانی تاریخ کا یہ ایک آزمایا ہوا تجربہ ہے۔

جب بلقیس چلی گئی۔ تو میں نے پیچھے سے وزیر محمد کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ چونک کر میری طرف مڑا۔ قبل اس کے کہ میں اس کو اس کی نئی زندگی کی مبارکباد دوں اس نے خود ہی کہنا شروع کیا۔ جیسے اس کا جرم مواخذے سے گھبراتا ہو۔ "یار عارف ـــــ تم بھی عجیب بیوقوف ہو۔ سُنا بلقیس کیا کہتی تھی۔ وہ ہم دونوں سے زیادہ پکی کمیونسٹ ہے۔ اس نے کہا کہ عارف مجھے جارجٹ کی ساڑی پہنا کر اپنی ملکیت بنانا چاہتا تھا۔ پرائیوٹ پراپرٹی۔ کیا سمجھے ـــــ؟ مگر یہ صحیح ہے کہ اب بھی وہ تم سے اور تمہارے اندر بھڑکتی ہوئی آگ سے محبت کرتی ہے مگر یہ ملکیت ..... بھئی عجیب فلسفی لڑکی ہے۔ کہتی تھی کہ اس جارجٹ کی ساڑی کی بدولت عارف کے کیریکٹر کی جابی اس کے ہاتھ لگ گئی ـــــ بھلا کیا نازک دماغی ہے یہ ـــــ؟ کیمل ...... لو سگرٹ پیو!"

"بھئی وزیر محمد۔ کچھ بھی ہو۔ بلقیس تمہاری منگیتر سے تو بہت زیادہ خوبصورت ہے"

"کیا کہا" ـــــ وزیر محمد اس غیر متوقع چوٹ سے تڑپ کر بولا۔ مگر میں وزیر محمد سے آگے نکل گیا اور سوچنے لگا کہ فی الحقیقت کون آگے نکل گیا ہے ـــــ؟

انسان بذاتِ خود بہت ڈرپوک ہے۔ بغیر ایک دوسرے کی مدد کے وہ کوئی کام کر ہی نہیں سکتا۔ اسی بزدلی کو چھپانے کیلئے ایک بڑا خوبصورت نام تجویز کیا گیا۔ معاشرتی حیوان۔ اب مجھی کو دیکھئے جب تک بلقیس میری زندگی میں داخل تھی۔ مجھ میں جو ئے شیر لانے کا بھی حوصلہ تھا۔ اب یکہ و تنہا ہو کر بُری طرح زندگی سے ڈرنے لگا ہوں جیسے کوئی گناہِ عظیم مجھ سے سرزد ہوا ہے تو بجز زندگی کے اور کچھ نہیں ـــــ شائد میں زندگی سے بھاگ بھی جاتا۔ مگر سُرخ سویرے کا استقبال مجھے بلقیس سے زیادہ عزیز تھا۔ ورنہ موت تو ایک چھوٹے سے چاقو میں بھی مل سکتی ہے!

کبھی کبھی تنہائی میں میری قنوطیت کے متلاطم سمندر میں ایک جل پری اپنی باہیں پھیلائے میری طرف تیرتی نظر آتی۔ میں سگرٹ پھینک کر کمال وارفتگی میں اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا اور بھرائی ہوئی آواز میں پکار اٹھتا "بلقیس ـــــ کامریڈ بلقیس ـــــ مائی ڈیر بلقیس۔"

اور میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ـــــ بلقیس نے میرا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ مگر بلقیس کی اُمید نے میرا دامن نہ چھوڑا۔ اور میں قدرت سے گڑگڑا کر التجا کرتا کہ کہیں وہ دن نہ آجائے۔ کہ بلقیس کی اُمید بھی میرا ساتھ چھوڑ دے۔ اور میں بالکل ہی لُٹ جاؤں۔

مگر میں ایک انسان ہوں جس کو حوادثاتِ عالم پر کوئی اختیار نہیں۔ جس کی ذمہ دار وہ مشیّتِ ایزدی ہے جس کی آنکھیں نہیں۔ میں تو صرف دُعا مانگ سکتا ہوں۔ دُعا کا پورا ہونا یا نہ ہونا میرے اختیار میں نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ دن ـــــ؟

وہ دن بھی آگیا۔ جب میرے اور بلقیس کے درمیان وزیر محمد ہمیشہ کیلئے آگیا۔ اور آخری کچا دھاگا بھی ٹوٹ گیا جس سے میری کتنی امیدیں بندھی ہوئی تھیں۔

وہ دن تو آگیا۔ مگر قیامت نہیں آئی اور قیامت بھی حسینوں کے وعدہ سے کچھ کم نہیں ہے۔

شادی میں تنوع پیدا کرنے کی غرض سے بلقیس اور وزیر محمد کا نکاح کامریڈز کلب کے تنگ و تاریک کمرے میں پڑھا گیا۔ اپنی ٹھوڑی دونوں ہتھیلیوں پر سنبھال کر میں وزیر محمد کے ماتھے پر جھلکتی ہوئی خوش نصیبی کو دیکھ رہا تھا۔ اس وقت ساہنی نے میری کمر میں ٹھوکا دیتے ہوئے پوچھا۔ "صاحب —— چائے لاؤں ؟"

میں نے مسکرا کر ایک سگریٹ جلائی۔ آج مجھے مطلق غصہ نہیں آیا۔ اس وقت شہتیر پر وہ چھپکلی رینگتی ہوئی آئی۔ ہر روز دیکھتے رہنے سے اس چھپکلی سے میری بڑی دوستی ہو گئی تھی۔ بلکہ بلقیس سے مایوس ہو کر تو میں اس چھپکلی سے ہی محبت کرنے لگا تھا اور اس کو بڑے دلآویز نام دے رکھے تھے —— کامریڈ چھپکلی مائی ڈیر چھپکلی —— ڈارلنگ چھپکلی۔

نکاح کے بعد سب کامریڈ زبغل والے کمرے میں گئے جہاں بلقیس دلہن بنی بیٹھی تھی۔ اس کے گرد اس کی سہیلیوں کا جھرمٹ تھا ستاروں کے جھرمٹ سے زیادہ تابندہ۔ کونے کے صوفہ پر بلقیس کی بوڑھی ماں تھی اور اس کی جھریوں میں مسکراہٹ! میں دروازے میں ٹھٹک کر رہ گیا۔ یہ کیسا طنز ہے! بلقیس نے وہی جارجٹ کی ساری پہنی تھی جو میں نے اس کیلئے میاں فضل دین کی دوکان سے خریدی تھی —— یہ کیا! —— اور ایسا کیوں؟ —— مجھے شوپنہار یاد آگیا۔

بلقیس تمام کامریڈز کے تحفے مسکرا مسکرا کر قبول کر رہی تھی۔ مگر جب مجھے دیکھا۔ تو اس کے گالوں کے کنول مرجھا سے گئے۔ اور آنکھوں پر آنسوؤں کی دھند سی چھا گئی۔ میں خالی ہاتھ تھا —— اپنی لرزتی ہوئی آواز کو کھنکار کر صاف کرتے ہوئے میں نے کہا "مبارک ہو بلقیس —— تمہاری ازدواجی زندگی چودھویں رات کی طرح چمکتی رہے"

بلقیس نے مسکرانے کی ایک نامکمل کوشش کرتے ہوئے شکریہ ادا کرنا چاہا! مگر اس کی زبان کے ہلنے سے قبل ہی میں باہر کے کمرے میں آچکا تھا۔ جہاں بلقیس کے ابا سگار سلگانے کی کوشش میں دیا سلائیاں جلا رہے تھے۔

اب میری زندگی میں کیا رہ گیا تھا۔ نہ بلقیس اور نہ بلقیس کی اُمید۔ میرے دل پر پیٹ اور پیسے کے یوں تو بہت زخم ہیں۔ مگر جتنا کاری گھاؤ عشق کی فسردگی کا لگا تھا اس نے میرے دل میں ویرانی —— طبیعت میں اضمحلال اور لمبے جسم میں جھکاؤ سا پیدا کر دیا تھا۔ سارا سارا دن کامریڈز کلب میں بیٹھا رہتا۔ چائے کی پیالیوں پر پیالیاں انڈیل لیتا۔ کاٹن مل کی چمنی کی طرح میرا منہ ہمیشہ سگرٹوں کا دھواں اگلتا رہتا اور جب شہتیر پر وہ دوست بلکہ محبوبہ چھپکلی رینگتے آتی۔ تو میں مسکرانے لگتا۔ حتیٰ کہ کامریڈز کلب کا مرہٹہ چھوکرا حیران ہو کر پوچھ لیتا "صاحب آج کل آپ کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے۔ ؟"

وہ لڑکا ابھی نو عمر ہے۔ ابھی اس کو جارجٹ کی ساری کے دام معلوم نہیں۔ اسی لئے میں نے اس کو کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا مگر ایک دن وہ خود سمجھ جائیگا کہ انسان کو بعض اوقات نہ جانے کیا ہو جاتا ہے اور اس کو جارجٹ کی ساری کے دام بھی معلوم ہو جائیں گے۔

بلقیس کی شادی کو پانچ مہینے گزر گئے۔ اور میں یوں محسوس کر رہا تھا۔ جیسے میں ایک بڑا ہی کہن سال بوڑھا ہوں جس نے برسوں پہلے بلقیس کو دلہن بنے دیکھا ہے۔

ایک دن میں اپنی مخصوص عادت کے مطابق دونوں ہتھیلیوں پر سر جھکائے اونگھ رہا تھا۔ اور چھوکرا چائے لانے ہوٹل تک گیا تھا کہ چوڑیوں کی ہلکی سی کھنک سے کامریڈز کلب کی ساری فسردہ فضا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ بلقیس میرے سامنے کھڑی تھی۔ اُس کی آنکھوں میں غم کا دھند لکا تھا اور بیضوی چہرے پر بوڑھیوں جیسی سنجیدگی۔ میں نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا "ہیلو۔ بیگم وزیر محمد —— خیریت تو ہے آپ کچھ بیمار نظر آرہی ہیں۔"

بلقیس نے ایک کرسی میرے قریب کھینچ کر پہلے ادھر ادھر دیکھا جیسے کوئی بڑا راز فاش کرنے والی ہے۔ پھر بولی "ڈیر عارف —— مجھے معاف کرنا —— میں نے تمہارے ساتھ بڑا گناہ کیا مگر نہیں —— میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ میں نے تو صرف محبت کی۔ پاک اور منزہ محبت —— اب بھی میں تمہیں دل و جان سے چاہتی ہوں۔ مگر جارجٹ کی ساری نے میری آنکھیں کھول دیں۔ اسی لئے میں نے وزیر محمد سے شادی کر کے ایک مثال قائم کی ہے، کہ محبت اور چیز ہے اور شادی اور چیز۔ محبت

رُوح کی ضرورت ہے اور شادی جسم کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔"

میں نے اپنی اُبھرتی ہوئی ندامت پر طنز کی بھاری چٹان رکھتے ہوئے جواب دیا "مگر بیگم وزیر محمدؐ ——— عورت ہی ایسی مثال قائم کر سکتی ہے مرد تو بس درندہ ہوتا ہے۔"

"عارف ——— عارف میں یہ نہیں کہنا چاہتی تھی۔ میں تو ۔۔۔۔۔۔۔"

اسی اثنا میں چھوکرا چائے لئے اندر آگیا۔ میں نے ایک کپ بلقیس کے لئے پیش کیا۔ بلقیس نے پیالی کے کثیف کنارے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔ "اچھا چھوڑو اس بحث کو ۔۔۔۔۔۔ یہ معاملہ میں تمہاری سمجھ پر چھوڑے دیتی ہوں ۔۔۔۔۔ مگر ایک بہت ہی ضروری بات جو تم سے کہنی ہے وہ یہ ہے ۔۔۔۔۔ شاید وزیر محمدؐ یہاں آجائیں مجھے ان سے پہلے گھر پہنچ جانا چاہئیے۔ ہاں تو وہ بات یہ ہے کہ جس وزیر محمدؐ کو ہم کامریڈ سمجھ رہے ہیں۔ وہ آستین کا سانپ ہے۔ گورنمنٹ کی بین پر جھومنے والا سانپ۔ کل رات کا ذکر ہے۔ میں سوئی نہیں تھی۔ بلکہ یونہی رضائی اوڑھے لیٹی تھی۔ کہ وزیر محمدؐ کہیں باہر سے آئے۔ مجھے سوتا سمجھ کر بڑی دیر تک کچھ لکھتے رہے۔ اور پھر ایک لفافے کو تجوری میں بند کر کے بستر پر لیٹ گئے ——— بڑی دیر کے بعد جب وہ گہری نیند میں خراٹے بھرنے لگے۔ تو میں نرم نرم قدموں سے تجوری تک گئی اور اُسے کھول کر دیکھا۔ ایک لفافہ پر پولیس کمشنر کا پتہ درج تھا۔ اور اندر تمہارے اس مضمون کی نقل جو گذشتہ اگست کے بڑے پرانے پوشیدہ جلسے میں پڑھا گیا تھا۔ مزید برآں ہمارے بہت سے کامریڈز کے پتے اور مصروفیتیں اور ہمارے پوشیدہ پریس کے متعلق بھی بہت سی معلومات بہم پہنچائی گئی تھیں۔ میں نے جلدی جلدی اسی مضمون کے نیچے وزیر محمدؐ کا نام ٹائپ کر دیا۔ اور ایک گمنام پرچی کمشنر پولیس کے نام لکھ کر سویرے ہی ڈاک میں ڈال دی ہے اور یہ تو وہ پرچیاں جو میں نے اس لفافے سے نکالی ہیں ——— میں اب چلتی ہوں۔ دیکھو کسی کو معلوم نہ ہو کہ میں یہاں آئی تھی۔"

بلقیس کوندے کی طرح لپک کر باہر نکل گئی۔ اور میں نے ایک سگریٹ جلا کر شہتیر سے چپکی ہوئی چھپکلی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "کامریڈ چھپکلی ——— کچھ سُنا تم نے؟ ——— بلقیس کیا کہہ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔"

بیچارہ وزیر محمدؐ۔ وہ سمجھتا تھا کہ بلقیسیت اشتراکیت سے زیادہ پیاری ہے۔ مگر یہ بلقیسیت تو اب اسی کے خلاف ایک محاذ بن گئی ہے۔ واہ ری عورت! ——— یہ کیا عذاب نازل کر لیا اس نے۔ اس کی پھوٹتی ہوئی جوانی تو کیسہ زر سے زیادہ شوہر کی محتاج ہے میری محبت سے زیادہ اس کو اپنے سہاگ کی ضرورت ہے۔

بلقیس ——— تو نہ فلسفی ہے اور نہ عورت ——— بلکہ ایک طاقت ہے۔ ایک مضبوط کردار ——— ایک قربانی ۔۔۔۔۔

چند ہی دنوں بعد وزیر محمدؐ پر گورنمنٹ کو دھوکا دینے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ سب کامریڈ عدالت میں موجود تھے۔ میں بھی ایک کونے میں ساتھی کے کندھے پر ہاتھ رکھے وزیر محمدؐ کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

گواہی میں جب بلقیس کا نام پکارا گیا تو سب کامریڈز حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور میں تو یوں محسوس کر رہا تھا جیسے میں زمین پر نہیں کھڑا ہوں۔ بلکہ ایک غیر مرئی سطح پر قدم جمانے کی کوشش میں قلابازیاں کھا رہا ہوں ——— بلقیس شہتیر پر رینگنے والی چھپکلی کی طرح نیم جان کٹہرے میں آئی۔ اس وقت ساری عدالت پر قبرستان کا دھوکا ہو رہا تھا۔ جیسے بلقیس گواہی دینے نہیں آئی، بلکہ ہندوستان کی پرانی رسم ستی کو پھر سے تازہ کرنے آئی ہے۔

بلقیس نے لڑکھڑاتی زبان میں کہنا شروع کیا "میرے شوہر وزیر محمدؐ پانچویں کالم سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر انہوں نے محض اپنے ذریعۂ معاش کی خاطر گورنمنٹ کی نوکری اختیار کی۔ کامریڈ عارف کے نام سے جھوٹی رپورٹیں لکھ کر رات کے سناٹے میں مجھ سے ٹائپ کرواتے تھے۔ اور دوسری طرف خود اندرونی طور پر گورنمنٹ کی بیخ کنی کی خاطر اپنے ان مضامین کے ذریعے عوام میں زہر پھیلاتے تھے۔ جن کو پولیس کی تلاشی نے ہمارے گھر سے برآمد کیا ہے۔ میں نے ایک گمنام پرچی کمشنر پولیس کو بھیجی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کے خلاف کسی قسم کی بغاوت کو اُبھرنے دیا جائے ۔۔۔۔۔ بس مجھے کچھ اور نہیں کہنا ہے۔"

عدالت پر ایک سکتہ طاری تھا۔ اور بلقیس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اُس نے اپنی بوڑھی ماں کے سینے پر سر جھکا کر ساری فضا میں ایک درد سا گھول دیا تھا۔ اور جب جج نے فیصلے میں وزیر محمد کو تین سال قید بامشقت کی سزا سنائی تو عدالت شہد کی مکھیوں کے چھتے کی طرح گونجنے لگی۔ وزیر محمد کو کٹہرے سے اتارا گیا۔ بلقیس نے ایک لمحہ کیلئے آنکھیں پھاڑ کر اس کو دیکھا۔ دوڑ کر اُس سے لپٹ گئی اور اُس کے گریبان میں مُنہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اب نہ وہ کامریڈ تھی نہ فلسفی اور نہ محبوب۔ بلکہ صرف بلقیس — ایک عورت — ایک بیوی۔

شریر ساہنی نے اس وقت مجھے جھنجوڑ کر کہا "عارف — واقعی بلقیس تجھ سے محبت کرتی تھی۔" ظہیر نے طنزاً کہا۔

"اور دیکھا تم نے — وہی جارجٹ کی ساڑی پہن رکھی تھی۔"

میں نے ظہیر اور ساہنی کی طرف غضبناک آنکھوں سے دیکھا۔

بیچاری عورت . . . . . .

فراق گورکھپوری

شامِ عیادت

(بستر علالت سے حضرت فراق کی ایک نظم — مرسلہ: جناب متین حسن حکیم بی اے)

یہ کون مسکراہٹوں کا کارواں لیے ہوئے
شباب و شعر و رنگ و نور کا دھواں لیے ہوئے
دھواں کہ برق حسن کا مہکتا شعلہ ہے کوئی
چٹیلی زندگی کی شادمانیاں لیے ہوئے
لبوں سے پنکھڑی گلاب کی حیات مانگے ہے
کنول سی آنکھ سو نگاہ مہرباں لیے ہوئے
قدم قدم پہ دے اٹھی ہے لو زمین رہگذر
ادا ادا میں بے شمار بجلیاں لیے ہوئے
نکلتے بیٹھتے دلوں کی آہٹیں نگاہ میں
رسیلے ہونٹ فصل گل کی داستاں لیے ہوئے
خطوط رخ میں جلوہ گر وفا کے نقش سربسر
دل غنی میں کل حساب دوستاں لیے ہوئے
وہ مسکراتی آنکھیں جن میں رقص کرتی ہے بہار
شفق کی، گل کی، بجلیوں کی شوخیاں لیے ہوئے
ادائے حسن برق پاش، شعلہ زن، نظارہ سوز
فضائے حسن اودی اودی بدلیاں لئے ہوئے
جگانے والے نغمۂ سحر ابد کے ساز میں
نمی، نیند لانے والی لوریاں لئے ہوئے
وہ نرگس سیاہ، نیم باز، میکدہ بدوش
اندھیری مست راتوں کی جوانیاں لئے ہوئے
تغافل و خمار اور بے خودی کی اوٹ میں
نگاہیں اک جہان کی ہوشیاریاں لئے ہوئے
بری نشے بھری رگوں میں وہ چہکتا بولتا لہو
وہ سوچتا ہوا بدن خود اک جہاں لئے ہوئے
ز فرق تا قدم تمام چہرہ جسم نازنیں
لطیف جگمگاہٹوں کا کارواں لئے ہوئے
"تبسمش تکلمے، تکلمش ترنمے"
نفس نفس میں تھرتھراتا ساز جاں لئے ہوئے
جبین نور جس پہ پڑ رہی ہے نرم چھوٹ سی
خود اپنی جگمگاہٹوں کی کہکشاں لئے ہوئے
"ستارہ بار و مہ چکان و خور فشاں" جمال یار
جہان نور کارواں بکارواں لئے ہوئے
وہ زلف خم بہ خم شمیم مست سے دھواں دھواں
وہ رخ چمن چمن بہار جاوداں لئے ہوئے
یہ ہستی جمال کائنات خواب کائنات
بہ گردش نگاہ دور آسماں لئے ہوئے
یہ کون نو بہار ناز آیا، عضو عضو میں
جوانیاں، جوانیوں میں آندھیاں لئے ہوئے
یہ کون آنکھ پڑ رہی ہے مجھ پہ اتنے پیار سے
وہ بھولی سی، وہ یاد سی کہانیاں لئے ہوئے
یہ کس کی مہکی مہکی سانسیں تازہ کر گئیں دماغ
شبوں کے راز، شبنموں کی نرمیاں لئے ہوئے
یہ کن نگاہوں نے مرے گلے میں باہیں ڈال دیں
جہاں بھر کے دکھ سے درد سے اماں لئے ہوئے
نگاہ یار دے گئی مجھے سکون بے کراں
وہ بے کہی وفاؤں کی گواہیاں لئے ہوئے
مجھے جگا رہا ہے موت کی غنودگی سے کون
نگاہوں میں سہاگ رات کا سماں لئے ہوئے
مری فسردہ اور بجھی ہوئی جبیں کو چھو لیا
یہ کس نگاہ کی کرن نے ساز جاں لئے ہوئے

سجے ہیں چہرے پہ حیات رہمسا سی مسکرائی
تبسم سحر ہے اسپتال کی اداس شام
مرا وہ رس کا پینا، آنکھوں کا ستارہ آگیا
ترے نہ آنے تک اگرچہ مہربان تھا اک جہاں
تو آگیا، تو گئیں یہ شام جگمگا اٹھی!
فضائے اسپتال نے کہ رنگ و بو کی کروٹیں
فراق آج پچھلی رات کیوں نہ مر رہوں کا اب

نہ جانے کب کے آنسوؤں کی داستاں لئے ہوئے
یہ کون آگیا انشاط بے کراں لئے ہوئے
نظر نظر میں التفات شادماں لئے ہوئے
میں رو کے رہ گیا دل سوز غم نہاں لئے ہوئے
بہار لہلہا اٹھی شمیم جاں لئے ہوئے
ترے جمال لالہ گوں کی داستاں لئے ہوئے
حیات ایسی شامیں ہوگی یہ کہاں لئے ہوئے

—— (۲) ——

مگر نہیں کچھ اور سلطنت تھی اس کے اپنے بال
اسی نئے جہاں میں آدمی بنیں گے آدمی
اسی نئے جہاں میں آدمی بنیں گے دیوتا
خدائی آدمی کی ہوگی اس نئے جہاں پہ
سلگتے دل شرر فشاں و شعلہ بار برق پاش!
تمام قول اور قسم نگاہ ناز یار تھی
نیا جنم ہوا مرا کہ زندگی نئی ملی
نہ دیکھا آنکھ اٹھا کے عہد نو کے پردہ دار وقت
ہم انقلابیوں نے یہ جہاں بچا لیا مگر

جمال دیدۂ یار تھے نیا جہاں لئے ہوئے
جبیں پہ شاہکار دہر کا نشاں لئے ہوئے
طہارتوں کا فرق پاک پر نشاں لئے ہوئے
ستارے دیں کے دل پہ پیش گوئیاں لئے ہوئے
گزرتے دن حیات نو کی سرخیاں لئے ہوئے
طلوع زندگی نو کی داستاں لئے ہوئے
جبیں کو آج شام کی نشانیاں لئے ہوئے
گزر گیا زمانۂ یاد رفتگاں لئے ہوئے
ابھی ہے اک جہاں وہ بدگمانیاں لئے ہوئے

—— (۴) ——

نئے زمانے میں اگر اداس خود کو پاؤں گا
عیادت حبیب سے وہ آج زندگی ملی!
اگرچہ ڈاکٹر نے مجھ کو موت سے بچا لیا
نگاہ یار تجھ سے اپنی منزلیں میں پاؤں گا

یہ شام یاد کر کے اپنے غم کو بھول جاؤنگا
خوشی بھی چونک چونک اٹھی غم کی آنکھ کھل گئی
پر اس کے بعد تیری آنکھ نے مجھے جلا لیا
تجھے جو بھول جاؤں گا تو راہ بھول جاؤں گا

—— (۵) ——

قریب تر میں ہو چلا ہوں دکھ کی کائنات سے
وہ دکھ سہے کہ مجھ پہ کھل گیا ہے درد کائنات
یہ بے تصور جاندار درد جھیلتے ہوئے
وہ زیست کی کراہ جس سے بیقرار ہے فضا
کفن ہے آنسوؤں کا دکھ کی ساری کائنات پر
جو آنکھ جاگتی رہی ہے آدمی کی موت پہ
سکھ اگیا ہے دکھ میرا ادا پیر جانثار

میں اجنبی نہیں رہا حیات سے ممات سے
ہے اپنے آنسوؤں سے مجھ پہ آئینہ غم حیات،
یہ خاک و خون کے پتلے اپنی جان کھینچتے ہوئے
وہ زندگی کی آہ جس سے کانپ اٹھتی ہے فضا
حیات کیا انہیں حقیقتوں سے ہونا بے خبر
وہ ابر رنگ زندگی کو بھی دیکھتی ہے سادہ تر
نگاہ یار تھی یہاں بھی آج میری رہنما

یہی نہیں کہ مجھ کو آج زندگی نئی ملی!
حقیقتِ حیات مجھ پہ سو طرح سے کھل گئی!
گواہ ہے یہ شام اور نگاہِ یار ہے گواہ
خیالِ موت کو میں اپنے دل میں اب نہ دوں گا راہ
جیوں گا ہاں جیوں گا اے نگاہِ آشنائے یار
سدا سہاگ زندگی ہے اور جہاں سدا بہار

(۲)

ابھی تو کتنے ناشنیدہ نغمۂ حیات ہیں
ابھی نہاں دلوں میں کتنے رازِ کائنات ہیں!
ابھی تو زندگی کے ناچشیدہ رس ہیں سینکڑوں
ابھی تو ہاتھ میں ہم اہلِ غم کے جس میں سینکڑوں
ابھی وہ لے رہی ہیں میری شاعری میں کروٹیں
ابھی چمکنے والی ہیں چھپی ہوئی حقیقتیں
ابھی تو بحر و بر پہ سو رہی ہیں میری وہ صدائیں
سمیٹ لوں انہیں تو پھر وہ کائنات کو جگائیں
ابھی تو روح بن کے ذرّے ذرّے میں سماؤں گا
ابھی صباح بن کے میں افق پہ تھرتھراؤں گا
ابھی تو میری شاعری حقیقتیں لٹائے گی!
ابھی مری صدائے درد اک جہاں پہ چھائے گی
ابھی تو آدمی اسیرِ دام ہے غلام ہے
ابھی تو زندگی صدائے انقلاب کا پیام ہے
ابھی تمام زخم و داغ ہے تمدنِ جہاں
ابھی رخِ بشر پہ ہیں بہیمیت کی جھائیاں
ابھی مشیتوں پہ فتح پا نہیں سکا بشر
ابھی مقدروں کو بس میں لا نہیں سکا بشر
ابھی تو اس دکھی جہاں میں موت ہی کا دور ہے
ابھی تو جس کو زندگی کہیں وہ چیز اور ہے
ابھی تو خون تھوکتی ہے زندگی بہار میں
ابھی تو رونے کی صدا ہے نغمۂ ستار میں
ابھی فضائے دہر لے گی کروٹوں پہ کروٹیں
ابھی تو سو رہی ہیں ہواؤں کی وہ سنسناہٹیں
کہ جن کو سنتے ہی حکومتوں کے رنگ رخ اڑیں
چپیٹیں جن کی سرکشوں کی گردنیں مروڑ دیں
ابھی تو سینۂ بشر میں سوتے ہیں وہ زلزلے
کہ جن کے جاگتے ہی موت کا بھی دل دہل اٹھے
ابھی تو بطنِ غیب میں ہے اس سوال کا جواب
خدائے خیر و شر بھی لا نہیں سکا تھا جس کی تاب
ابھی تو گود میں ہیں دیوتاؤں کی وہ ماہ و سال
جو دیں گے بڑھ کے برقِ طور سے حیات کو جلال
ابھی رگِ جہاں میں زندگی مچلنے والی ہے!
ابھی حیات کی نئی شراب ڈھلنے والی ہے
ابھی چھری ستم کی ڈوب کر اچھلنے والی ہے
ابھی تو حسرت اک جہاں کی نکلنے والی ہے۔
ابھی تو گھن گرج سنائی دے گی انقلاب کی
ابھی تو گوش بر صدا ہے بزمِ آفتاب کی
ابھی تو پونجی واد کو جہان سے مٹانا ہے
ابھی تو سامراجوں کو سزائے موت پانا ہے
ابھی تو دانت پیستی ہے موت شہریاروں کی
ابھی تو خون اتر رہا ہے آنکھ میں ستاروں کی
ابھی تو اشتراکیت کے جھنڈے گڑنے والے ہیں
ابھی تو جڑ سے کشت و خوں کے تخم اکھڑنے والے ہیں
ابھی پرولتاریت کا راج ہونے والا ہے
ابھی بہت جہاں میں کام کاج ہونے والا ہے
مگر ابھی تو زندگی مصیبتوں کا نام ہے
ابھی تو نیند موت کی مرے لئے حرام ہے

یہ سب پیام اک نگاہ میں وہ آنکھ دے گئی
بیک نظر کہاں کہاں مجھے وہ آنکھ لے گئی

مشتاق جلیلی

یہ جوانی

سیڑھیوں پر مڈبھیڑ ہو گئی۔ جھجھک تنگی کے باعث شانے سے شانہ چھو گیا۔ میں نے نیچے اتر کر دیکھا۔ وہ وہیں کھڑی تھی۔ میری نظریں اپنی سمت پا کر وہ آگے بڑھ گئی — ابر کے ایک ٹکڑے نے سورج کو اپنے آغوش میں چھپا لیا۔

عجیب فطرت ہے۔ بالکل مردوں جیسی۔ مجھے تو اس سے نفرت ہو گئی بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ زندگی کو جوانی کی مسرتیں حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیا جائے۔ — سنا گیا ہے کہ کشمیر کی سیر کے دوران میں اس نے کسی سے دل لگایا تھا۔ مگر وہ بھی محض نفس کی تشنگی بجھانے کی خاطر۔ اور جب وہ سرزمین چھوٹ گئی۔ تو گویا سب کچھ چھوٹ گیا۔ لیکن ایک نے بھی اس کی پلکوں کو آنسوؤں سے تر نہ پایا۔ جیسے اس کی زندگی اس تمام عرصے میں یک رنگ رہی۔ — اسی طرح بمبئی میں بھی دل کی بازی کھیلی گئی۔ مرد کے مضبوط اور بھاری جسم پر نازک نازک انگلیاں نچائی گئیں۔ نظروں میں حسن کی شراب حل کر دی گئی۔ ہونٹوں پر گفتگوئے محبت کی سنجیدگی لوٹتی رہی۔ مگر آخر کیا ہوا؟ یہ سب کچھ خواب ہو گیا — قدرت نے طبیعتوں کی بھی عجیب ساخت رکھی ہے۔ اتنی گری ہوئی ذہنیت! انسانیت کا خون خود صنف نازک کے ہاتھوں! وہ بھی محض اس لئے کہ ایک مرد سے جوانی کی سچی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کتنا خطرناک نظریہ ہے یہ اگر ان خیالات کے اثرات بے شمار لڑکیوں کے دل و دماغ پر مسلط ہو کر انہیں گمراہ کر دیں۔ اور پھر ان کا ایک گروہ بن جائے۔ اور اس میں اتنی ترقی ہو کہ دنیا کی کسی عورت کو دنیا شریف نہ کہہ سکے!۔ میں تو اسکے سائے سے بھی ڈرنے لگا۔

رات گئے تک "پیانو" پر گنگنانے کی آواز آتی رہی۔ کھڑکی بند کرنے کے باوجود کمرے کی فضا میں نغموں کی گردشیں جاری رہیں۔ عجیب آواز تھی۔ بالکل آبشار کی رفتار کی طرح۔ ہوا کے ایک تیز جھونکے سے کھڑکی کھل گئی۔ چاندنی چاند پہ رقصاں تھی۔ رات کا سکوت جلنے بجھنے سر دانی میں سنور رہا تھا۔ پھر نہ جانے نیند میری آنکھوں میں کیسے سما گئی؟

ناشتہ پر بحث چھڑ گئی۔ اس کا خیال تھا کہ ہر چیز مادہ سے پیدا ہوتی ہے اسکے زیر اثر ساری دنیا کی زیست کا انحصار ہے۔ عالم موجودات کا دوسرا نام مادہ ہے۔ اور اس کا انجام فنا کی سمت مائل ہے کسی ایسی غیر فانی طاقت یا قوت کا وجود نہیں جس کی وجہ سے سارا نظام کائنات قائم ہے اور اسی تخیل کا نام دنیا والوں نے گمراہی رکھ دیا ہے — مجھے کیا خبر تھی کبھی اس موضوع پر بھی بحث کرنی ہوگی۔ پہلے سے پتہ ہوتا تو باقاعدہ تیاری کی جاتی۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ وہ خیالات بچپن سے پرورش پاتے ہوئے جوان ہو گئے تھے۔ ہماری دلیلوں سے نہیں مٹ سکتے تھے — یہ تو اچھی خاصی گمراہی ہے اچھی خاصی دہریت ہے۔ مجھے تو اس سے کچھ خوف محسوس ہونے لگا۔

لڑائی کی کوئی بات نہیں اگر کوئی مجھ سے بات بات پر لڑنا چاہے۔ تو میں کب تک سہہ سکتا ہوں۔ پہلے تو خواہ مخواہ شطرنج کھیلنے پر مجبور کیا گیا۔ اور جب آخری چال مات کی چلی گئی۔ تو بگڑ گئی۔ کہ یہ چال بھابی نے اشارے سے بتائی ہے۔ وہ بیچاری تو یہ بھی نہیں جانتیں کہ فرزیں کسے کہتے ہیں اور گھوڑا کیا ہے میں نے بھی اسے کھری کھری سنائیں کھیل تو آتا نہیں۔ مگر کھیلنے کا شوق دیکھو۔ اگر ایسے ہی مات دینے کا شوق ہو تو فرزیں اٹھا کر بادشاہ کے سامنے کیوں نہیں رکھ دیتیں؟ مجھے مات ہو جائے گی — وہ اس پر بھی بگڑیں مجھے بے اختیار غصہ آ گیا میں نے بساط الٹ دی۔ اس سے کبھی شطرنج نہ کھیلنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا آیا۔ ایک گھنٹہ، دو گھنٹے، تین گھنٹے — قریب ہی چوڑیاں بجنے کی آواز آئی۔ اور اسکے ساتھ ہی ایک اس سے بھی زیادہ دلکش صدا گونج اٹھی "خفا تو نہیں ہو گئے نمو جی؟"

عجیب سوال تھا۔ خفا نہ ہونے کی صورت کیا تھی۔ گردن کی جنبش سے میں نے "نہیں" کہا۔ ... دیر تک پڑھنے میں مصروف رہا۔ ایک بار پھر چوڑیاں بجنے کی آواز آئی۔ میں نے پلکیں اٹھائیں۔ وہ جا چکی تھی۔

صبح سویرے میں بہت دور نکل گیا۔ دریا چڑھاؤ پر تھا۔ میں وہیں ایک ناہموار ٹیلے پر بیٹھ گیا۔ پانی کی روانی کی مسلسل آوازیں آ رہی تھیں۔ موجوں کی لپک جھپک بالکل بہکی ہوئی معلوم ہوتی۔ نظروں نے سطح کو چیر کر آگے نکل جانا چاہا۔ مگر دھندلی ہو گئیں۔ سامنے پہاڑی کی چوٹی پر ایک درخت ہوا کے

جھونکوں سے ہل رہا تھا۔ اور پھر انہیں فطرت کے بے پناہ شاہکاروں کے بالائی حصوں پر قدرت کی ایک سنہری دیوار تیزی سے پھیلتی گئی۔ اور میں انہیں منظروں کی دلربائی اور بے پناہ دلچسپیوں میں کھو گیا۔ اور کھوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میرا وجود خود مجھے ایک منظر معلوم ہونے لگا۔

چمن کی سمت کیاریاں کچھ سے تو بوندیں کر بارش ہونے لگی۔ اور وہ بھی اتنے زور کی کہ ایک قدم تک آگے بڑھنا دشوار ہو گیا۔ وہیں پاس ہی ایک درخت کے نیچے مجھے ٹھہرنا پڑا ——— پھر پائل کی چاپ سنائی دی اور وہ چمن کے ایک گوشے سے نکل کر دوڑتی ہوئی میرے پاس آ گئی۔ — عریاں بانہوں پر پانی کے موتی کے قطرے بڑے ہی پیارے لگ رہے تھے۔ کھلی ہوئی زلفیں بھیگے بھیگے چہرے کے اردگرد یوں لگتی تھیں جیسے رات دن کی آغوش میں دم توڑ رہی ہو۔ لباس کے نیچے ریشمی بالا ذرا سے تر ہو جانے سے کچھ ہلکی اور خفیف سی رنگ پانی کی ہموار سطح پر روشنی کے عکس کی طرح معلوم ہوتی۔ ظالم کس غضب کی حسین معلوم ہو رہی تھی ——— ہم بھیگنے کی کوشش میں بہت بھیگ گئے تھے۔ آنچل کی آڑ میں درخت بھی ابر کا ایک ٹکڑا بن گیا۔ شاخوں اور پتوں کی راہوں سے پانی کی بوندیں مترشح ہو ہو کر اس کی دھانی ساڑی میں جذب ہوتی گئیں۔ وہ ہمیں ستاتی چھیڑتی رہی اور میرے جسم سے لگا گئی۔ بولی "بالکل بھیگ گئے۔ اس سے اچھا تو یہ تھا کہ آسمان کے نیچے کھڑے ہو جاتے۔ بھیگنے کی حسرت تو نکل جاتی۔"

میں نے کہا "پھر ارادہ کیجئے۔"

وہ مسکرا کر رہ گئی

امی نے ہماری کس مپرسی کی حالت کھڑکی سے دیکھی اور ملازمہ کے ہاتھ دو چھتریاں بھجوائیں۔ وہ ساڑی کی پیروں کو سمیٹتی ہوئی آگے بڑھی۔ پھر نہ جانے کچھ دور جا کر پیر کیسے پھسل گیا۔ پانی کی ٹھنڈی موجوں میں دھم سے آواز آئی۔ بے اختیار میرے لبوں سے قہقہہ نکل گیا۔ اور میں اپنے کمرے کی سمت چلا آیا۔

جھنجھلا آئی کہ ——

"سنا ہے آپ خوب گاتے ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے دو چار سریلے نغمے مجھے عنایت فرمائیں۔"

یہ کیا شرارت ہے جس شخص میں آج تک ایک شعر گنگنانے کی صلاحیت ہی نہ پیدا ہوئی ہو اس سے گانا سننے کی فرمائش کیا معنی رکھتی ہے؟ جانو۔ دلربائیم

دلربا! یہ سب دیکھیے ضرور ہے لیکن بجانے کی خلش دل میں ابھی تک یک ہی ہوئی ہے۔ مثلاً شنوک کا کرو کو گاتے دیکھ کر کیا میں خوش ہوتا ہوں۔ یہ میں ہی جانتا ہوں۔ وہ بھی انسان ہیں۔ اور میں بھی ایک انسان ہوں۔ کاش مجھے گانا آتا۔ چٹھی کی پشت پر میں نے جواب دیا کہ —

"قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ نہ مجھے گانے سے لگاؤ ہے۔ نہ بجانے سے واسطہ"

دیر تک کرشن چندر کا افسانہ "ٹوٹے ہوئے تارے" پڑھتا رہا۔ عجیب افسانہ تھا کمبخت جی ہی نہیں بھرا۔ ایک بار اور پڑھ گیا ——— کمبخت لکھنے والے بھی کیا لکھتے ہیں۔ جیسے زندگی پلکوں پر ناچ رہی ہو۔ یہ لکھتے کیسے ہیں، یہ بھی میری سمجھ میں نہ آ سکا۔ میں بھی ایک افسانہ لکھوں گا۔ یہ تہیہ ناممکن نہیں۔ وہ دیر تک پڑا سوچتا رہا۔ یہ مجھے ہنسی کیوں آ گئی؟ شاید میں نہ لکھ سکوں۔ خیر اب نہ سہی مگر زندگی میں ایک دو ایک افسانہ تو ضرور لکھوں گا۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنی زندگی کا افسانہ بنا لوں گا۔ یہ پھر مجھے ہنسی کیوں آ گئی؟

شام کی چائے کمرے ہی میں پی گئی۔ دن بھر یہاں پڑے پڑے دل گھبرا گیا۔ پھر سامنے لان میں چہل قدمی ہوتی رہی ——— وہ صحن کے دروازے سے آئی۔ ایک گوشے سے بھابی بھی آ نکلیں۔ دونوں باہم ملے ہوا کہ برج کھیلیں گے۔ بھائی جان بڑی تلاش کے بعد ملے۔ وہ تو بھابی کا اصرار تھا کہ انہیں کھیل کے لئے رضامند کر لیا۔ ورنہ ان جیسے خشک آدمی تو دنیا میں چند ہی ہوں گے۔ اس کی خواہش پر مجھے اس کا پارٹنر بننا پڑا۔ گول میز کے چاروں سمت ہم بیٹھ گئے۔ پھر انگلیوں کی زد میں اکا۔ دہلا۔ بادشاہ۔ تو کبھی اینٹ کا شمار۔ پھر "نو ٹرمپ"۔ "نو ریٹیل"۔ "ڈبل"۔ "ری ڈبل" کے خاموش ہنگامے ——— پتوں سے میری نظر ہٹی۔ اور میز کے نیچے سے ہوتی ہوئی اودی شلوار سے ٹکرا گئی۔ پھر سیدھی ہو گئی۔ پیازی رنگ کا دوپٹہ گردن کے اردگرد چہرے کی رنگت کی طرح نکھرا ہوا۔ کانوں میں لانبے لانبے آویزے اور دلآویز بندے شانوں کو چھونے کی ناکام کوشش میں مصروف۔ اٹھتے پتوں کی آڑ میں چہرے کا عکس جیسے بادل سے جھلکتی ہوئی چاندنی۔ دونوں ہاتھ کہنی سے اوپر اٹھے ہوئے بالکل سنگِ مرمر کے مجسمے کی طرح۔ بائیں ہاتھ کی نازک کلائی کو ایک چھوٹی سی گھڑی جکڑے ہوئے ——— میری نگاہیں ذرا جھکیں۔ اور بیاد میز کی سطح سے پھسل کر "زون" کی طرح دو ہموار گولائیوں سے مس ہو گئیں۔ میں نے

ر ہاتھوں میں سمیٹے ہوئے پتے آنکھوں کے سامنے رکھ دیئے۔ اور پھر رانی غلام
دکی ——— تھرڈ نو ٹرمپ پر ڈبل ہو گیا۔ اس نے ری ڈبل کر دیا کھیل
سنی سی پھیل گئی۔ مجھے بڑی تیاری سے کھیلنا پڑا۔ اور کسی نہ کسی طرح آخر
نے بنا ہی لئے۔ اس نے تالی بجا کر کچھ اس انداز میں "شاباش" کہا۔ کہ
ب ہنس پڑے۔ میں شرما سا گیا۔

کھیل کافی دیر میں ختم ہوا۔ بھائی جان اور بھابی زینوں سے اترنے
ایک انگڑائی کے دوران میں میری نظریں اس پر جا پڑیں۔ وہ مجھے دزدیدہ
ہوں سے دیکھ رہی تھی بہکی بہکی سی نظروں میں محبت اور فریب کی ملی جلی
ی لہروں سے رہی تھیں۔ میرے قدم آگے بڑھ گئے۔ —— آہستہ سے آواز آئی ——
وی میں رک گیا۔ وہ میرے قریب آئی۔ اور مجھے بڑے غور سے دیکھتی ہوئی
"یہ آپ کے لب تشنہ کیوں ہیں" عجیب بے ڈھنگا سوال تھا۔ میں نے ایک
فلسفیانہ انداز اس پر ڈالی۔ مجھے پھانسنا چاہتی ہے۔ آوارہ کہیں کی!

رات سو جانے کی کوشش میں جاگتا رہا۔ حسن و عشق کا فلسفہ ذہن
وادیوں میں چکر لگاتا رہا اور یونہی بھٹکتا دور نکل گیا ——— جوانی، محبت
ندگی سب بیکار باتیں ہیں۔ ان سب سے حاصل؟ کچھ نہیں بجز الجھنوں
گمگناہ؟ اس کے کیا معنی ہیں؟ جب کوئی اپنی بانہوں میں کھینچنا چاہے
گریز کی کیا وجہ؟ شباب کی لذتوں کے حصول میں اگر کچھ نامناسب سی حرکتیں
زد ہو جائیں تو کیا حرج؟ ——— رہی محبت اس کا تو کوئی سوال نہیں۔
مقدس جذبہ تو کسی "نیک سیرت" ہی کے لئے پیدا کیا جا سکتا ہے ———
ں تو صرف جوانی کے ساتھ اک چھیڑ چاہئے۔ اک سرور آمیز دل لگی۔
کے لئے نشاط و کیفیت آگیں فضاؤں میں جب گہری گہری سانسوں کی
داؤں میں مرمریں ہونٹوں پر سارے جسم کا خون نہ سمٹ آئے تو کچھ نہیں۔
تیلی انگلیاں، ہتھیلیوں میں مہندی کی گہری گہری سرخی اور اس میں
مہندی کی نازک نازک لکیریں جسم میں ایک والہانہ کسمساہٹ جوانی کا پلکوں
چھایا ہوا نشہ۔ وفور شوق میں ڈوبی ہوئی گفتار سحر آگیں تکمیل حیات
لئے کم نہیں ——— یہ رگوں میں حرارت سی کیسی آ گئی۔ اف میں کہاں سے
اں پہنچ گیا۔ میں نے زور سے آنکھیں موند لیں ——— مگر نیند کہاں!

یونہی گلاب کے کونڈے میں لوٹے سے پانی ڈالنے لگا۔ کچھ ہی دور
کھڑی ہوئی نظر آئی۔ میں نے چلو سے اس پر پانی پھینک دیا۔ وہ پلٹ
کر کچھ دیر مجھے گھورتی رہی۔ اس کے لبوں کو فردوسی تبسم کھینچنے لگا۔ گردن کو بل
دیتی ہوئی وہ بولی۔ "یہ کیا شرارت ہے۔"

میں نے جواب میں کچھ بوندیں اور اچھال دیں۔ اسکی پیشانی پر حسین سی
کچھ اور شکنیں پڑ گئیں۔ وہ تیزی سے میری طرف بڑھی۔ میں نے ایک گلاب کا
پھول توڑ کر اس کی سمت بڑھایا۔ پھول لیتے وقت انگلیوں سے انگلیاں
مس ہو گئیں۔ پھر نگاہوں کا ایک ایسا تصادم ہوا کہ وہ گھبرائی اور پیچھے
ہٹ گئی۔ سامنے ہی ایک سرو سے ایک بلبل اڑا اور ایک پھول پر بیٹھ گیا۔
میری نظریں پھول جیسے چہرے پر پڑیں اور اس کے یاقوتی ہونٹوں کو چھوتی
ہوئی افق کے دھندلکے میں گم ہو گئیں۔

دس بجے تک تو گپ ہی لڑتی رہی اور اس میں کشمیر کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ
کہنے لگی رگھوناتھ میں جھیل کے کنارے کنارے گھومتی رہی۔ یونہی کچھ دور آگے
بڑھ گئی۔ مٹی چکنی تھی۔ پیر پھسلا تو پانی میں جا گری۔ پہلے تو بے حد گھبرائی
مگر جب قدم سنبھلے تو معلوم ہوا کہ کنارے پر صرف کمر تک ہی پانی ہے۔ پھر میں
موجوں سے کھیلنے لگی۔ یکایک میرے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک بہت بڑا
مگرمچھ نظر آیا۔ اف میرے ہاتھ پیر پھول گئے۔ مجھے تو دنیا گھومتی ہوئی نظر
آئی۔ اب نکلنے کی کوشش کرتی ہوں مگر نکل نہیں پاتی۔ بصد مشکل نکلی۔ پھر
تو وہاں ایک منٹ نہ رکا گیا ——— رات بھر نیند نہیں آئی۔ اور آئی بھی تو
مگرمچھ کے خوف سے آنکھ کھل کھل گئی۔

میں نے اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبا لی ——— وہ کچھ لمحے خاموش رہی
پھر اس نے بتایا کہ "ڈل" میں بجرے کس طرح پانی میں رینگتے رینگتے ایک جگہ
سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ جھیل کی ناہمواری بلندی اور آبشاروں کی
مسلسل روانی پرسکوت منظروں میں شامل ہو گئی ہے۔ کبھی کبھی چاندنی کرنیں
کی زد میں آ کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کی بوندا باندی سینۂ آب پر بیشمار
نقش و نگار بنا دیتی ہے۔ عجیب دنیا ہے۔ بالکل سپنوں جیسی۔ میرا ذہن دیر
تک کشمیری دنیا میں اڑتا رہا ——— سائبان کی فضا کافی سرد ہونے کی وجہ
سے وہ اٹھی اور اپنے کمرے کی سمت بڑھنے لگی۔ دور جا کر اس نے کہا۔
"شطرنج کھیلو گے رضوی؟"

میں اسکے نقوش قدم پر چلنے لگا۔ کمرہ کافی آراستہ نظر آیا۔ کھڑکیوں
اور دروازوں پر سبزی مائل ریشمی پردے چھوٹے ہوئے۔ چاروں کونے میں

لانبے لانبے گلدان جن میں رنگ رنگ کی مصنوعی پتیاں فریب نظر بنی ہوئی تھیں۔ صوفے کا سیٹ عین درمیان میں دائرے کی شکل میں پڑا تھا۔ دائیں سمت دیوار سے لگا ہوا بہت خوبصورت سنگاردان۔ اس کے دونوں بازوؤں پر سنگ مرمر کے دو مجسمے بل کھائے ہوئے اسکے مقابل میں ایک "پیانو" اور پھر سیاہی وارنش فرش کا۔ اب کافی حصہ ریشمی قالین سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور اس پر سلک کے نرم نرم تکیے بکھرے ہوئے۔

"کمرے کی قسمت کہیں آج تک چمکی" اس نے بجلی کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔ سارے کمرے میں سبز روشنی بکھر گئی۔ قالین پر میں نے بساط کھول دی۔ چپل کو تلووں سے جدا کرتی ہوئی، وہ میرے مقابل بیٹھ گئی۔ سینٹ کی خوشبو دار گرد پھیلی اور تنفس کو تو اور تیز کر دیا۔ ——— بازی بساط پر دیر تک کھلتی رہی۔

اس نے سیدھے مہرے چلانا شروع کئے۔ بساط پر مہرے ناچتے گئے۔

اور رات ظلمت کے تیز دھارے پر بہتی گئی۔ نیم دراز تکیے کو سیدھے پہلو میں دبائے ہوئے وہ شاعر کے حسین تخیل کی طرح اچھوتی نظر آتی ——— گھڑی نے ایک بجایا۔ اس نے گھوڑا اٹھایا اور کالے گھر پر رکھ دیا۔ میں فرزیں کو گھوڑے کی زد سے بچانے میں مصروف ہو گیا ——— رات جب اچھی طرح بھیگ چکی تو اس نے بساط الٹتے ہوئے، ایک شرابی ایسی انگڑائی لی۔ اور لیٹ گئی۔ نگاہوں کے خطوط ملے اور الگ ہو گئے۔ میری نظریں گداز بازوؤں سے ہوتی چہرے کا طواف کرنے لگیں۔ سرخ سرخ رخساروں پر پلکوں کے عکس شبنم کی جبیں پر پچھلی رات کے سائے کی طرح معلوم ہوتے ——— اس نے ایک اور انگڑائی لی۔ اور دایاں پیر بائیں زانو پر رکھ دیا۔ ساڑی کھسکی اور پیر کے اگلے حصے کو عریاں کر دیا۔ دل دھڑک اٹھا۔ جوانی کی امنگیں میرے سارے جسم پر۔ رنگینی، نگاہیں اور خاموشی بہاروں کی شام بن گئی ——— پلو دور تک سرکا ہوا۔ سیاہ بال کچھ سنورے کچھ بکھرے اور "لپ اسٹک" میں لپٹے ہوئے ہونٹ۔ وہ بھی یاقوتی! ——— میری نظریں لبوں سے ہٹیں اور جالی کے کرتے میں سے ہوتی ہوئی آسمانی رنگ کی چوڑیوں پر لوٹنے لگیں۔ یکایک ساری فضا میں مستیاں پھیل گئیں۔ دل میں ایک ہیجان سا مچ گیا۔ شباب کی ایک طوفانی موج اٹھی۔ اور اردگرد چھا گئی۔ جذبات کی کیف آگیں ہوائیں آئیں اور جسم کو چھو کر گذر گئیں۔ رنگین ہونٹوں میں کچھ خفیف سی جنبش ہوتی ہیں اس سمت جھکا ——— میرے ہاتھ دراز ہو گئے۔ چوڑیوں کی شہنائی ایسی مستی فروش صدائیں بار بار فضا میں لرز اٹھیں۔ کوئی سیدھے سانسوں کے قریب ہوتا گیا۔ اور میری رفتار حیات مجھے تیز ہوتی ہوئی معلوم ہوئی ——— روشنی کی تابانی میں اس کی نورانی پیشانی پسینے کے ہلکے ہلکے قطروں سے جھلملا گئی ——— میں نے ہاتھ بڑھایا۔ کھڑکی سے پردہ دور ہو گیا۔ میری نظریں کھڑکی سے ہوتی ہوئی دور تک چلی گئیں۔ اور پھر بادلوں کے طوفان میں چاند کی ننھی سی کشتی ڈگمگائی اور ڈگمگا کر ڈوب گئی۔

وہ چہلقدمی کرتی ہوئی گنگناتی رہی میں سنگاردان پر بیٹھا ہوا دیکھتا رہا۔ چوٹی گردن کی سمت مڑتی ہوئی اس کے ہاتھ میں آگئی۔ اور اس کے حسن میں کچھ اور اضافہ کر دیا۔ بجلی کے گلوب پر ایک چڑیا آکر بیٹھ گئی پھر ایک پتنگا بھی اڑتا ہوا اسکے قریب آگیا۔ وہ دریچے پر جا بیٹھی۔ اور پھر جوڑے کو اپنی سمت آتے دیکھا تو اڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ یہ بھی عجیب دنیا ہے ——— وہ بدستور ٹہل رہی تھی۔ میں نے آنکھوں کے اشارے سے اسے بلایا۔ وہ آگئی میں نے دونوں ہاتھ اس کے شانوں پر رکھ دیئے۔ ہتھیلی کی پشت سے کان کے بندے ٹکرا گئے۔

"تم نے حسن دیکھا ہے؟" میں نے اسے اور قریب کرتے ہوئے کہا۔

"کشمیر کا حسن مشہور تو ہے لیکن مجھے تو وہاں کوئی خاص بات نظر نہ آئی ——— اس نے یوں ہی کہہ دیا۔

شانے جھنجھوڑتے ہوئے میں نے پوچھ لیا۔ "تم ایکٹرسوں میں کسے حسین سمجھتی ہو؟"

وہ چوٹی سے کھیلتی کھیلتی رک کر بولی "نسیم ——— نہیں کانن ——— یہ بھی نہیں نینا ——— ہاں نینا"۔

"تم نے حسن دیکھا ہی نہیں" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "دکھاؤں؟"

سر کی جنبش سے اس نے "ہاں" کہا۔ اس کی آنکھیں میری آنکھوں سے مل گئیں۔ لبوں پر ایک مغرور مسکراہٹ پھیل گئی۔ جھکی ہوئی نگاہیں میرے چہرے پر پڑیں۔ اور آئینے کے گول دائرے میں گھومتی ہوئی پھر جھک گئیں۔

زندگی عجیب ہو گئی کھوئی کھوئی سی۔ تین دن سے کالج جانا نہیں ہوا حاضری کم ہو گئی۔ تو پھر امتحان کیسے دیا جائیگا۔ دو دیکھئے۔ اس سال نہ سہی۔ مگر یہ زندگی، جوانی، محبت یہ سب ہیں کیا؟ میں ان تینوں کا تجزیہ کسی فلسفے کی کتاب میں دیکھوں گا۔ محبت کا تو میں قائل نہیں ——— سینے میں جلن کیوں ہونے لگی؟ یونہی ہو گئی۔ دو چار دن کے لئے کہیں چلا جاؤں تو کیا حرج ہے؟

دل سنبھل جائیگا۔ مگر یہاں کب جی نہیں بہلتا۔ پھر یہ الجھن کیوں؟ پرچوں میں اکثر پڑھا گیا ہے کہ زندگی میں ایک نہ ایک سے محبت ضرور ہو جاتی ہے۔ بغیر اس کے زندگی زندگی نہیں سمجھی جاتی ——— محبت اور زندگی کا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ سمندر ہے وہ اس کی گہرائی۔ کہتے ہیں کہ محبت ہو جاتی ہے کی نہیں جاتی ——— کہنے والوں کا کیا جو جی میں آیا کہہ دیا ——— ضمیر کی آواز کیا ہوئی۔ یہ دیوار پر کیسے نقوش؟ چہرے جیسی گولائی۔ بکھرے بکھرے گیسو۔ سرخ سرخ رخسار، بہکی بہکی آنکھیں۔ تیکھے تیکھے ہونٹ۔ میں نے گھبرا کر دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو مل دیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ میری سمجھ میں یہ نہ آسکا کہ چاندنی دھندلی تھی کہ فضا ہی ایسی تھی۔

دوپہر کو بادام کے حلوے کی طشتری لئے وہ میرے کمرے میں آئی میں پیٹ بھر تک کھاتا رہا۔ وہ مسہری پر بیٹھی ہوئی ٹانگیں ہلاتی رہی۔ بدہضمی ہو جانے کے ڈر سے میں نے ہاتھ روک لیا۔ اس کے اصرار پر کچھ اور کھا لیا۔ صراحی کی سمت بڑھا تو اس نے ہاتھ تھام لئے۔ اور الماری پر رکھا ہوا بسکٹ کا ڈبہ سامنے کھول دیا ——— پان کا ایک بیڑا نازک نازک انگلیوں کی زد میں بڑھا اور لبوں سے مس ہوتا ہوا دانتوں میں دب گیا۔ میں نے اپنے ہاتھ نقرئی شانوں پر رکھ دیئے اور اسے اپنی سمت کھینچ لیا۔ یہ کیسی دیوانگی؟

امی برس پڑیں۔ یہ دس دس بجے تک سونا کیسا؟ پڑھنے لکھنے والے لڑکوں کے یہ ڈھنگ نہیں ہوتے ——— یہ تو بالکل سچ کہا گیا۔ لیکن میری مجبوریاں وہ کیا جانیں؟ رات بھر جاگنے کے بعد صبح آنکھ کیونکر کھل سکے گی یہ انہیں کیا معلوم۔ مگر اب کیا کیا جائے۔ ٹھیک کل سے دروازے کے باہر تالا لگا کر سوؤنگا۔ امی سمجھے گی۔ کہیں باہر گیا ہے۔

شام ہوتے ہوتے تو سر میں درد اور بڑھ گیا۔ "اسپرو" کی دو گولیاں کھائیں کچھ افاقہ نہ ہوا ——— وہ "بام" کی شیشی لئے میرے پاس آئی میرے سر کو اپنے آغوش میں لیتے ہوئے بولی "درد ویسے ہی ہے؟" میں نے اشاروں میں "ہاں" کہا پھر نہ جانے مرمریں زانو پر میرا سر کب تک رکھا رہا۔ گورے گورے ہاتھ۔ کبھی تو میرے چہرے کا ہالہ بن گئے۔ اور کبھی میرے بازوؤں کو سمیٹ سمیٹ لیا۔ وہ بالوں سے کھیلتی گئی۔ اپنی انگلیوں سے اس نے میری آنکھیں موند لیں۔ پھر تو وہ ہنسی اور ہنستی چلی گئی۔ بالکل جھیل کے کناروں کی طرح! مجھے اپنی زندگی مسرتوں کے طوفان میں بہتی ہوئی معلوم ہوئی اور مجھے اتنا بھی یاد نہ رہا کہ زندگی بھر میں کبھی میرا سر دکھا بھی تھا۔

شام کا دھندلکا ہر سمت پھیل گیا۔ پل پر چلتے چلتے میرے قدم تیز ہو گئے آج صبح سے اسے نہیں دیکھا۔ نہ سہی۔ پھر یہ قدم کیوں تیز ہو گئے؟ کمرے میں پہنچا۔ تو معلوم ہوا سینما گئی ہے۔ دل بیٹھ گیا۔ لیکن بے ریکارڈ بجا بجا کر سنتا گیا۔ گھڑی پر نظر بھی کی جمی رہی ——— وہ سیڑھیوں پر چپل کھٹکھٹاتی زریں آنچل اڑاتی ہوئی آئی۔ میں نے اس پر ایک قہر آلود نگاہ ڈالی۔ اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سی چمک پیدا ہوئی۔ اس نے میری گردن میں باہیں ڈال دیں۔
یہ میری آنکھیں آنسوؤں سے کیوں بھیگ گئیں؟

وہ پیانو پر گانا سناتی گئی۔ نغموں کی پھوار میں میرا رواں رواں بھیگ گیا۔ جب گاتے گاتے تھک گئی۔ تو مجھے پیانو سیکھنے پر مجبور کرنے لگی۔ یہ مذاق مجھے اچھا نہ معلوم ہوا۔ مگر اس نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا ہی لیا۔ اس کے گائے ہوئے گانوں میں سے میں نے ایک گانا انتخاب کیا "موری اٹریا ہے سونی موہن نہیں آئے" وہ بڑی محنت سے سکھانے لگی۔ مگر میرا سیکھنا کوئی آسان بات تو نہ تھی۔ تین پتیاں آگے کی دبیں۔ اس میں وہ اور لگ گئیں اور جب اوپر سے لوٹ آئے تو ذہن سے اگلی پتیاں سب غائب ——— وہ بہت بگڑی کہ عجیب ذہن ہے۔ کوئی چیز دماغ میں بیٹھتی ہی نہیں۔ یہ کوئی تلوار چلانا تھوڑے ہی ہے۔ رات ہی کیوں نہ گذر جائے۔ سکھا کر چھوڑوں گی۔ عجیب مشکل میں جان پھنس گئی۔ کمبخت انگلیاں تو کسی طرح چلتی ہی نہ تھیں۔ جب تک میرا جسم پسینے سے نہ بھیگ گیا اس وقت تک میں اچھی طرح نہ بجا سکا۔

رات اس کا ہاتھ دیکھتا رہا اور جی میں جو آیا کہہ گیا۔ اس پر وہ ایک واقعہ سنانے لگی۔ ایک صاحب تھے نوجوان۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے۔ ایک دن جب وہ دفتر سے لوٹنے لگے تو راستے میں ایک "جوگی نما نجومی" مل گیا۔ اس کے بیحد اصرار پر انہوں نے اپنا ہاتھ دکھا دیا۔ ویسے تو اس نے بہت سی باتیں بتلائیں اور ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ ٹھیک آج سے چھ مہینے بعد جان کا دھوکا ہے۔ انہوں نے ایک اکنی اس کے ہاتھ پر دھری اور آگے بڑھ گئے گھر بھی نہ پہنچ پائے تھے کہ ساری باتیں ذہن سے نکل گئیں۔ ایک دن صبح وہ اٹھے تو ان کی طبیعت سست تھی۔ شام تک بخار آگیا۔ دفعتاً ان کو یاد آیا کہ آج سے ٹھیک چھ مہینے پہلے ایک جوگی نے جان کے دھوکے کے

بارے میں کہا تھا بس یہ خیال آنا تھا کہ بخار چڑھنا گیا۔ بڑے بڑے ڈاکٹر بلوائے گئے۔ باقاعدہ علاج شروع ہو گیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور فائدہ ہوتا بھی کیسے؟ وہم جو ہو گیا تھا۔ آخر وُہ زیادہ دن نہ جی سکے —— اسی لئے تو کہتے ہیں کہ وہم کی چنگاری جیتے جی نہیں بجھتی۔ میرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا مجھے تو کوئی وہم نہیں!

چمن میں نل کی ٹونٹی سے پانی چھوٹنے کی کوشش میں وُہ بھیگ بھیگ گئی جسم سمیں پر ساڑی کی بھیگی سلوٹیں بالکل سینہ آب میں شفق کی دھاریں کی طرح معلوم ہوتی تھیں۔ وُہ اسی طرح میرے پاس آئی۔ میرا ہاتھ اُس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور میری چھوٹی سی انگلی کو اپنی ایک حسین انگوٹھی سے آراستہ کر دیا۔ میں نے انگوٹھی اتارنے کی کوشش کی تو اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے —— میرے لب کسی خاص جذبے کے تحت جھکے اور اودے نگیں سے پیوست ہو گئے۔

مجھے "چاند پر مٹوری اڑ رہا ہے سونی موہن نہیں آئے" گاتا دیکھ کر اس کے لبوں پر منّا جیسی مسکراہٹ کھیل گئی جب میں نے یہ بول الاپا۔ "برکھا کی رُت ہے ساون کا مہینہ" تو وُہ سبک سبک سروں سے گنگنا اٹھی "ما دھو بنا کیسے جینا" اور میں بجاتا گیا۔ "آ دجی آ دجی" وہ گاتی گئیں۔ "راہ میں تین بچھائے موہن نہیں آئے" —— مجھ پر ایک وارفتگی سی چھا گئی۔ گانا ختم ہو گیا تو وہ بولی "چلو آج تمہیں ایک دوسرا گانا سکھائیں"۔ میں "اچھا" کہتے ہوئے اٹھا اور تیزی سے اپنے کمرے کی سمت بھاگ گیا۔

وہ باتوں باتوں میں بتا گئی کہ گھر چھوٹے ہوئے بہت دن ہو گئے کشمیر میں چھ مہینے بمبئی میں چار مہینے اور یہاں آ کر نو مہینے گذر گئے۔ وُہ بہت جلد لکھنؤ چلی جائیگی —— میری سانس لمحہ بھر کے لئے رُکی۔ سامنے گملے میں رکھے ہوئے پھول کی شاداب پتیاں ویران نظر آنے لگیں۔ اس گلشن سے بھی زیادہ ویران جس کے سارے پھول گر چکے ہوں اور جس کے کانٹوں کی نوکیں دھوپ کی شدید تپش سے خمیدہ ہو گئی ہوں۔

وُہ چلی گئی۔ شاید مجھ سے جی بھر گیا —— چلو اچھا ہوا۔ مجھے کیا۔ میرا کتنا وقت ضائع ہو گیا۔ اب تک بی۔ اے ہوتا، خیر پھر سہی!

کتابیں کہاں کہاں ملیں میز کے نیچے مچھر دان کے اوپر بکس کے پیچھے۔ لیکن خیر مل تو گئیں۔ ابا سے کہونگا کہ ایک ٹیوٹر رکھ دیا جائے۔ کیونکہ انگریزی میں کمزور ہوں۔ وہ لازماً رکھ دینگے۔ پھر تو پڑھائی بڑے زوروں سے شروع ہو جائیگی پھر فی۔ اے کیا ایم اے کر لونگا۔ ذرا سکون تو ملے۔

جی چاہتا ہے روئی نور دئے چلا جاؤں۔ ٹہلتوں تو ہٹستار ہوں کھڑا رہوں تو جی میں آتی ہے کھڑے ہی کھڑے زندگی کے سارے دن بیت جائیں لیٹوں تو یہ خیال کہ ہمیشہ کے لئے آنکھ بند ہو جائے عجیب کشمکش ہے رات کی تاریکی میں تو دنیا انتہائی چھوٹی سی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب صبح ہو تو پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی وسعت لامحدود ہے اور یہ دنیا کتنی ہی روح پرور کتنی ہی دلفریب کیسی کیسی رنگینیوں سے آراستہ ہو گئی؟ پر مجھ سے واسطہ؟

نہ جانے طبیعت آپ ہی آپ کیوں چڑچڑی سی ہو گئی۔ پرسوں خواہ مخواہ باجی سے الجھ گیا۔ چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھا لیا کہ باجی مجھے گھر سے نکل جانے کو کہتی ہیں۔ گالیاں سُن لیتا۔ مار لیتیں تو کوئی حرج نہ تھا۔ مگر یہ گھر چھوڑنے کو کیوں کہا گیا۔ اور پھر خود ہی میں نے اپنے کان پکڑے اور سیدھا اپنے کمرے میں آ کر لیٹ رہا۔

کل چھوٹے بھائی کو میں نے اس بات پر خوب پیٹا کہ وہ میرے کمرے کی طرف سے ہو کر کیوں گذرا۔ امی دوڑتی ہوئی اسے چھڑانے آئیں۔ ابا نے آنکھیں دکھائیں۔ بھائی جان یہ کہتے ہوئے دفتر چلے گئے۔ کہ "پاگل ہو گیا ہے"۔ انھوں نے کیا صحیح کہا۔ واقعی ایسی حرکتیں تو انسانوں سے سرزد نہیں ہو سکتیں۔ تو گویا میں پاگل ہوں؟ یہ بھی عجیب سوال ہے۔

آج پل پر سے گزرتے ہوئے میں رُک گیا۔ اور دل میں بے اختیار یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ پل پر سے چھلانگ لگا دوں —— اب سوچتا ہوں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو کیا ہوتا۔ زندگی پُرسکون ہو جاتی۔ نیند اور سرور چھا جاتا۔ کائنات کے یہ بے ڈھنگے ہنگامے نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔ ہر طرف سکوت ہی سکوت ہوتا۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی ہوتی —— اور پھر دفعتاً آنکھوں کے سامنے اک آگ کا زبردست شعلہ بھڑکا۔ اور جلدی سے میں نے دونوں آنکھیں ہاتھوں سے موند لیں۔

رات بھر سینے میں جلن رہی۔ کھانسی کے ہلکے ہلکے جھٹکے سے آتے رہے اور کئی بار پسینے سے سارا جسم بھیگ بھیگ گیا —— لیکن یہ دق کی کوئی خاص علامت نہیں۔ یہ مرض تو بے احتیاطی سے ہو جاتا ہے۔ یا پھر خاندانی اثرات سے۔ اور یہاں دونوں چیزوں کا وجود نہیں۔ نہ کوئی دق کا مریض میرا دوست ہے۔ نہ باپ دادا کو یہ مرض ہوا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غم سے

اسلئے سبھی یہ مرض ہو جاتا ہے ——— ہو گا، مجھے اس سے کیا؟

غضنفر امروفون بجا رہا تھا۔ دیکھا ڈ بجھنے لگا۔ "گوری اٹریا ہے سونی موہن نہیں آئے" میرے دل میں اک آگ سی لگ گئی۔ اور جب آواز "برکھا کی رُت ہے ساون کا مہینہ" پر پہنچی تو بے اختیار آنسو نکل پڑے ——— "تا دھو بنا پیسے جیتیا" گی تا میں گر نجیب تو میں نے دوڑ کر ریکارڈ کو اٹھایا اور اُسے زمین پر دے مارا ——— غضنفر رونے لگا۔ میں نے ایک چپت رسید کی۔

طبیعت مضمحل کی مضمحل رہی۔ دوا کی چار شیشیاں بڑے پابندی سے استعمال کیں۔ مگر وہی کاہلی اور سستی لیکن اب دوا نہ پیونگا۔ یہ آخری فیصلہ ہے۔ کیا میں کوئی بیمار ہوں۔

لوگ کہتے ہیں تمہارے چہرے پر شگفتگی نہیں ——— بکتے ہیں۔ جیسے میرا حال خود مجھے نہیں معلوم ——— جھوٹے کہیں کے۔

آج شمع ہوئی بتی روشن کی۔ تڑپتے میں خون کی دھاریاں نظر پڑیں روشنی گل ہو گئی۔ ہر سمت خوفناک اندھیرا کانپا اور میں اسی بے پایاں تاریکی میں دُور افق کو چھونے کے لئے دوڑ گیا ——— شاید خواب کی بات ہو!

احسان دانش

زلزلے کے دیوتا سے!

اے رجز خوانِ تغیر، شہسوارِ انقلاب! — تیری ہر موجِ تنفس ہے شرارِ انقلاب
کیسے کیسے کر رہے ہیں اہلِ زر اعمال دیکھ — ہو رہی ہے کس طرح انسانیت پامال دیکھ
محفلِ عالم میں یہ اندھیر یہ پرخاش دیکھ — میں سمجھتا ہوں کہ تیرے کان ہیں آنکھیں نہیں
نبضِ انساں میں مروت کا لہو باقی نہیں — دوستوں میں اب وفاداری کی خو باقی نہیں
برہمن زادوں کو توقیرِ بتاں پہ اعتراض — خاک کے پتلوں کو خالقِ جہاں پر اعتراض
منزلِ اخلاص میں ہے مکر و فن کی رہبری — چھڑ رہی ہے امن کے پردے میں جنگ زرگری
قلبِ انساں نے وہ استبداد کا پکڑا ہے رنگ — دیکھ کر جس کو گڑے جاتے ہیں غیرت سے پلنگ
تیرہ کاری سے ضمیروں پر اندھیرے چھا گئے — دشمنی کے فرض رسمِ دوستی میں آ گئے
فتنے برپا ہیں سیاست کے جنونِ خام سے — بڑھ رہی ہے برہمی تنظیمِ نو کے نام سے
تلخیاں ہیں روح میں زہرابۂ آلام کی — صبح کے رخ پہ جھلکتی ہے سیاہی شام کی
سینۂ انصاف اپنی تابنا کی کھو چکا — سادہ کاری ان تمدن کا ملمع ہو چکا
نیکیوں کی راہ میں بدکاریوں کی بھیڑ ہے — عقل کے جھنڈے تلے عیاریوں کی بھیڑ ہے
ضو نہیں ایماں کی انساں کے دلِ گمراہ میں — لاکھ شیطانوں کے پہرے ہیں خدا کی راہ میں
پشتِ مذہب پر وہ کذب و افترا کا بار ہے — ریڑھ کی ہڈی مڑکنے کے لئے تیار ہے
اب سیاست ہے نہ مذہب ہے نہ رہبر ہے نہ راہ — جس طرف جاؤ شقاوت جس طرف دیکھو گناہ

۲

دیکھ! انسانوں کا دل لرزے زمانہ ہو گیا — کوئٹہ کا قصۂ خونیں پرانا ہو گیا
اٹھ ذرا گاؤ زمیں کروٹ کے دو اک گام چل — غیرتِ احساس بھی کچھ چاہیئے کروٹ بدل
کیا ہے تیرے سامنے سرمایہ داری کی اساس — خونِ دولت سے بجھاتے ہوئے ذروں کی پیاس
ان کے گردوں بوس محلوں کو الٹ کر ڈال دے — قبر کے سانچوں میں ان کی زندگی کو ڈھال دے
کھولتے لاوے میں سامانِ طرب بہنے لگے — شورشِ ہستی عدم کی داستاں کہنے لگے
ان کے لاشے لائقِ گور و کفن مانے نہ جائیں — ان کے چہرے اس طرح بگڑیں کہ پہچانے نہ جائیں
روئی کی صورت دھنک کر نرم کر دے کوہسار — خاک میں روپوش ہو جائیں لہکتے لالہ زار
زلزلے کے ساز پر اس طرح مینا رے ہوں دنگ — جس طرح کٹ کر ہوا میں ڈگمگاتا ہے پتنگ
فرشِ خاکی سے یہ ناپاکی جھٹک کر جھاڑ دے — ان کے ایوانوں پہ مسماری کے جھنڈے گاڑ دے

ادارہ

نقد و نظر

دروازہ ۔ کرشن چندر ایم اے کے ڈراموں کا مجموعہ قیمت عہ مطبوعہ اُردو اکیڈیمی لاہور ہندوستان کے محبوب ترین افسانہ نگار کرشن چندر نے محکمۂ ریڈیو سے منسلک ہو کر اُردو دان طبقے پر یہ خطرہ مسلط کر دیا تھا کہ سادہ معصوم کرشن مشینی ماحول کے شور و غضب میں دب کر رہ جائیگا اور اس کی تحریروں میں وہ رعنائی، وہ اثر اور وہ جدت نہیں رہے گی جس نے اس نوجوان کو اردو افسانہ نگاری کی صف اوّل میں نمایاں جگہ بخشی تھی ؂

لیکن دروازہ کے ڈرامے پڑھ کر یہ خطرہ دور ہو جاتا ہے۔ ان ڈراموں میں بھی کرشن کی قوت تحریر ویسے ہی دلپذیر ہے۔ اسی طرح نفسیات انسانی کے کامیاب تجزیے کرتا ہے، جاگیردارانہ نظام کی زرّین تھوں کو کھرچ کر وہ ہمیں لرزہ خیز زندگی کے لرزاش نمونے دکھاتا ہے۔ احول و قوانین کی جکڑبندیوں میں گھٹے ہوئے نوجوانوں کے کچلے ہوئے جذبات اور مسلے ہوئے احساسات کی تصویر کشی کرتا ہے اس کے ڈراموں میں بھی یہی وہ خوش آئند مذہب محبت کار فرما ہے جو اُسکے افسانوں کی جان ہے۔ ان ڈراموں میں سے اکثر ریڈیو کے ذریعے نشر ہو چکے ہیں اور یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ ریڈیو کی پابندیوں کے علی الرغم کرشن چندر اپنی نگارش کے حسن کو بے داغ رکھنے پر کیسا قادر ہے ؂　　(ا ۔ ن ۔ ق)

ہندوستانی تمدّن مصنف ایشوراٹوپا ۔ ناشر ادارہ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن قیمت ۸؎ ۔ یہ اُردو تصنیف، جامعہ عثمانیہ کے ایک ہونہار و ذہین "ایشوراٹوپا" کی تخلیق ہے، کتاب کا موضوع ایک اچھوتے رجحان اور ہندوستانی ادب میں بڑھتے ہوئے جدید تحقیقاتی تقاضوں کا نتیجہ ہے۔ آج کے ہندوستانی تمدن کی ترتیب و ترکیب میں ماضی کے کتنے انقلابات اور تغیر پذیر افکار کو دخل رہا ہندوستانی سماج پر جاگیرداروں اور کروہوں کے عہد بعہد ثقافتی اثرات نے کتنی گہری چھاپیں لگائیں، ان سب امور کے متعلق نہایت ٹھوس حقائق کی روشنی میں بحث کی گئی ہے، تمدنی تبدیلیوں میں چند ظاہری محرکات کے پس منظر ایک ایسی باطنی ہلچل بھی ہوتی ہے جو غیر محسوس لیکن دور رس نتائج کی تخلیق میں مصروف رہتی ہے اور جب وہ داخلی تحریکیں اپنے پورے جاہ و جلال اور تمکنت میں ہمارے سامنے ظاہر ہوتی۔ اور ہم کو اپنے مستحکم نظریات میں جکڑتی دکھائی دیتی ہیں تو ہم چونک اٹھتے ہیں ؂

"ہندوستانی تمدن" کا مصنف تاریخ کا ایک ایسا طالب علم ہے جس نے جماعتی مسائل کے مختلف عوامل کو نئے نئے فکری زاویوں سے ابھارا ہے، وہ قدم قدم پر ہمارے استعجاب میں حقائق کی آمیزش کر کے تحقیقی دور کا ایک جدید باب لکھتا چلا جاتا ہے، پھر ہندوستان کتنی ہی قومی مذہبی سیاسی اور معاشی تہذیبوں سے مرکب ہے۔ کتنی ہی اقوام اور کتنے ہی مذاہب اپنی مخصوص آبائی روایات کی بتدریج ملاوٹ سے ہندوستانی تمدن کی ساخت میں حصہ لیتے رہے ہیں، فاضل مصنف نے ان سب تمدنوں کے عمل و ردِ عمل کو بالخصوص پیش نظر رکھا ہے ؂

پہلی جلد صرف ہندوستان قدیم کے تمدنی محرکات پر مشتمل ہے جنہیں راوڑی تہذیب سے لیکر بدھی تمدن تک کا زمانہ شامل ہے۔ اگرچہ زبان کے استعمال میں معمولی سی بے اعتنائی ضرور جھلکتی ہے لیکن اتنی نہیں کہ موضوع کی دشواری کی خاطر نظر انداز نہ کی جا سکے ؂　(ف)

ماہ لقا اور دوسری نظمیں ۔ از عزیز احمد۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ سب رس کتاب گھر حیدرآباد دکن۔ اس کتاب کے مصنف نے خود نوشت تمہید میں اپنی تین ڈرامائی نظموں "ماہ لقا"، "عمر خیام" اور "فردوس بر روئے زمین" کے متعلق بہت بڑے دعاوی کیے ہیں لیکن کتاب کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کو شاعری پر عبور حاصل نہیں، نہایت سست بندشیں ہیں، الفاظ کا نہایت ناکام اور بے رس انتخاب ہے، جگہ جگہ فنی غلطیاں ہیں اور کئی مقامات تو ایسے

نیا اردو ادب

ہم ایک اصلاحی پروگرام لے کر میدان میں آئے تھے اور ہر قسم کی مشکلات کے باوجود [illegible] کو نظرانداز نہیں ہونے دیا۔ اگر چہ وہ وقت ابھی بہت دور ہے جب ہمیں اپنی محنت کا پورا معاوضہ مل سکیگا۔ لیکن کم از کم اتنا ضرور ہوا کہ اب ملک کا اہل نظر طبقہ ہماری کوششوں کو تحسین کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ ذیل میں مکتبہ اردو کی مطبوعات کی فہرست دی جاتی ہے اس فہرست سے مکتبہ اردو کی علمی اور ادبی سرگرمیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اگر آپ نے اس فہرست کو سرسری نظروں سے دیکھنا بھی گوارا کیا تو آپ محسوس کرینگے کہ ہماری ادبی خدمات کا سلسلہ کتنا دراز ہے اور ملک کا شاید ہی کوئی نامور مصنف ہو جسکا تعاون ہمیں حاصل نہ ہو۔ ان حالات میں کیا آپ کا یہ فرض نہیں کہ آپ ہماری خدمات کی داد دیں اور مکتبہ اردو کی سرپرستی کو اپنا مستقل شعار بنالیں۔

تاریخ

کمیونسٹ کی حکومت	باری	
انقلاب فرانس	باری	-/۸/-
قانون کیا ہے؟		-/۸/-
مسلم کا تاریخی کارنامہ	ایم آئی ین زاہد	۱/-/-
تاریخ یونان	جے۔ بی بیوری	(زیر طبع)
تزک بابری	ظہیر الدین بابر	"
سلطنت روما	جے۔ بی بیوری	"

سوانح

گورکی کی ڈائری	حسن عباس	-/۸/-
کارل مارکس	باری	-/۸/-
استالین	مارشل وارشلوف	-/۸/-
ساتا ہری	خلیل احمد دوسرا ایڈیشن	(زیر طبع)
عصمت انونو	ثریا اندرمان	-/۸/-
محمد عربی	باری	-/۸/-
رضا شاہ پہلوی	محمد اشرف عطا	-/۸/-
ترالسکی	نریندر ناتھ سیٹھ	-/۸/-
ہمارا لینن	مائل ملیح آبادی	-/۸/-
لینن (بحیثیت ایک انسان)	کلارا زٹکن	-/۸/-
کولمبس	میلا رام وفا	-/۸/-
سیرت امام ابن تیمیہ	غلام جیلانی برق	۲/۴/-
ہندوستان کے لیڈر	یوسف مہر علی	-/۸/-
سبھاش بوس	گوپال متل	-/۸/-
گاندھی	"	-/۸/-
جواہر لعل نہرو	"	-/۸/-
ابوالکلام آزاد	عبد اللہ بٹ	-/۸/-
تانیا	مترجمہ ساحر لدھیانوی	-/۸/-
Aspects of Abul Kalam Azad		1-12
ٹالسٹائی	منصور جالندھری	(زیر طبع)
نپولین	"	"

افسانے

نئے زاوئے	(مرتبہ) [illegible]	[illegible]
منٹو کے افسانے	سعادت حسن منٹو	[illegible]
رنگ و بو	سید ایمان [illegible]	[illegible]
باسی پھول	علی عباس حسینی	[illegible]
طلسم خیال	کرشن چندر	[illegible]
ٹوٹے ہوئے تارے	"	[illegible]
دانہ و دام	راجندر سنگھ بیدی	[illegible]
کونپل	اپندر ناتھ اشک	[illegible]
حسن کی قیمت	حکیم احمد شجاع	[illegible]
شعلے	[illegible]	[illegible]
صحرانورد کے خطوط	میرزا ادیب	[illegible]
عورتوں کے افسانے	کوثر چاند پوری	[illegible]
دنیا کی حور	"	[illegible]
لق لق کے افسانے	حاجی لق لق	[illegible]
پرواز لقلق	"	[illegible]
سرکش روحیں	خلیل جبران	[illegible]
پھول اور کانٹے	گوپال متل	[illegible]
منظر و پس منظر	اختر اورینوی	[illegible]
بگولے	احمد ندیم قاسمی	[illegible]
طلوع و غروب	"	[illegible]
۳ پیسے کی چھوکری	قاضی [illegible]	[illegible]
رفیق تنہائی	علی عباس حسینی	[illegible]
گرہن	راجندر سنگھ بیدی	[illegible]
شبستان الم	زبیدہ سلطانہ	[illegible]
[illegible]	سہیل عظیم آبادی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]